الکتاب

آیات بیّنات

جاء عیسیٰ بالبیّنات

حصہ پنجم

فَهَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَن تَأْتِيَهُم بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا

احمد عیسیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وخاتم النبیّن

ھذا القرآن اپنے نزول سے قیام الساعت تک کی احسن تاریخ اور قرب قیام الساعت احمد عیسیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت و پہچان اور عقیدہ ختم نبوت نامی بت کی حقیقت اسی قرآن کی روشنی میں

خود کو مسلمان کہلوانے والے عیسیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت پر دو گروہوں میں تقسیم ہیں ان میں سے اکثریت کا نہ صرف کہنا ہے بلکہ ماننا ہے کہ قرب قیام الساعت سے قبل عیسیٰ رسول اللہ کی بعث ہوگی لیکن جب ان سے سوال کیا جاتا ہے کہ کیا ان کا قرآن میں ذکر ہے تو وہ اپنے اس عقیدے ونظریے کو قرآن سے ثابت نہیں کر پاتے اور اس کی بنیاد احادیث کے نام پر روایات کو قرار دیتے ہیں یوں دوسرا گروہ جن کا کہنا، ماننا اور دعویٰ ہے کہ قرآن عیسیٰ رسول کی بعث سے بالکل خالی ہے اس لیے کسی عیسیٰ نے نہیں آنا یوں ان کا یہ عقیدہ ونظریہ ہے کہ قرآن ایسے کسی بھی عیسیٰ یا رسول کی بعثت سے بالکل خالی ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان میں سے کون سچا اور کون جھوٹا ہے کیونکہ ظاہر ہے دونوں تو سچے ہو نہیں سکتے یا تو ان میں سے ایک ہی سچا ہے یا پھر دونوں کے دونوں ہی غلط ہیں بے بنیاد و باطل ہیں اور حقیقت دونوں کے برعکس کچھ اور ہے تو حقیقت آخر کیا ہے؟
جہاں قرآن سے قرب قیام الساعت بعث کیے جانے والے احمد عیسیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کریں گے تو وہیں یہ بھی واضح کریں گے کہ آخر یہ قرآن ہے کیا جس سے نہ صرف حق ہر لحاظ سے کھل کر واضح ہو جائے گا بلکہ دونوں گروہوں سمیت باقی جتنے بھی ان موضوعات پر لب کشائی کر رہے ہیں سب کے سب کی حقیقت کھل کر واضح ہو جائے گی اور اس کے علاوہ عقیدہ ختم نبوت نامی بت بھی پاش پاش ہو جائے گا۔

یہ قرآن کیا ہے؟ کسی سے بھی یہ سوال کرلیں آپ کو اس کا جواب نہیں ملے گا اور اگر کوئی آپ کو اپنی طرف سے جواب سمجھ کر دے گا تو وہ محض جہالت ہوگی نہ کہ اس سوال کا جواب، اس کی حقیقت آپ پر بالکل کھل کر تب واضح ہوگی جب آپ خود یہ جان لیں گے کہ یہ قرآن ہے کیا؟
قرآن کیا ہے انتہائی غیر معمولی حق آپ پر بالکل کھول کھول کر واضح کرتے ہیں۔
اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۔ الزمر ۲۳
اَللّٰهُ اللہ ہے، اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہے اللہ؟ تو آگے اسی سوال کا جواب موجود ہے نَزَّلَ ''نزل'' جملہ ہے جو کہ دو الفاظ ''ن اور زل'' کا مجموعہ ہے، ''ن'' کے معنی ہیں ہم یعنی اللہ اور ''زل'' کے معنی ہیں ایک طرف سے دوسری طرف یعنی کسی کی طرف آنا یا جانا۔
اور یہاں یہ بات واضح ہونی چاہیے کہ یہ زل '' ز '' والا ہے یعنی اس کا پہلا حرف '' ز '' ہے اس کے علاوہ ایک ذل '' ذ '' والا ہے۔ '' ذ '' والے ذل کے معنی بھی یہی ہیں کہ ایک طرف سے دوسری طرف آنا یا جانا لیکن اس میں یہ اضافی ہے کہ ایسے ایک طرف سے دوسری طرف آنا یا جانا کہ پستی کی طرف جانا، پستیوں میں جانا۔
اس آیت میں '' ز '' والا زل ہے جس کے معنی ہیں ایک طرف سے دوسری طرف یعنی کسی کی طرف آنا یا جانا، خواہ وہ کسی کی طرف دائیں سے بائیں،

بائیں سے دائیں یا پھر اوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر آنا جانا۔

نَــــزَّلَ اللہ کہہ رہا ہے کہ ہم یعنی اللہ نزل ہوا ایک طرف سے دوسری طرف آیا اب سوال یہ پیدا ہوتا کہ کیا ہے جو اللہ نزل ہوا ہے؟ تو آگے اسی سوال کا جواب موجود ہے اَحۡسَنَ الۡحَدِیۡثِ حدیث ''حدث'' سے ہے جس کے معنی ہیں کچھ بھی ہونا یعنی کوئی بھی واقعہ ہونا حدث کہلاتا ہے کچھ بھی ہونا مثلاً کوئی واقعہ ہوتا ہے تو یہ حدث ہے، کوئی ایجاد ہوتی ہے تو یہ حدث ہے، کوئی گھر یا عمارت کی تعمیر ہوتی ہے تو یہ حدث ہے کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو یہ حدث ہے یعنی جو کچھ بھی ہوتا ہے اور ہو رہا ہے سب کا سب حدث کہلاتا ہے۔

اور اسی سے حدیث ہے جس کے معنی ہیں کہ جو حدث یعنی جو کچھ بھی ہوا وہ کب کہاں کیوں کیسے ہوا وغیرہ جسے اردو میں تاریخ کہتے ہیں۔

حدیث کہتے ہیں تاریخ کو کہ جو ہوا وہ کب کہاں کیسے کیوں ہوا وغیرہ اور آیت میں نہ صرف الحدیث ہے جس کے معنی بنتے ہیں مخصوص تاریخ بلکہ حدیث کے ''ث'' کے نیچے زیر کا استعمال کیا گیا ''الحدیثِ'' جس کے معنی بنتے ہیں اپنے نزول سے لیکر آگے مستقبل کی تاریخ یعنی اپنے نازل ہونے سے لیکر الساعت کے قیام تک کی تاریخ۔

الحدیثِ کے پیچھے ''احسن'' کے الفاظ کا استعمال کیا گیا جو کہ دو الفاظ کا مجموعہ ہے شروع میں ''الف'' اور آگے ''حسن'' ہے شروع میں الف کے استعمال سے سوالیہ بن جاتا ہے اور آگے اسی سوال کا جواب موجود ہے ''حسن''۔ حسن کے معنی ہیں بہترین جیسے انگلش میں تین ڈگریاں ہوتی ہیں گڈ، بیٹر، بیسٹ 'Good, Better, Best'' تو ان میں تیسری ڈگری جو کہ بیسٹ ہے اس سے اوپر کوئی نہیں بیسٹ کو عربی میں حسن کہتے ہیں اور احسن کے معنی بنتے ہیں کیا ہے حسن؟ یعنی کیا ہے جس سے بہتر کوئی ہے ہی نہیں؟ جس سے حسن کوئی ہے ہی نہیں یعنی جس سے بہتر کوئی ہے ہی نہیں اسے احسن کہتے ہیں۔

اب یہاں تک آیت کو انتہائی آسان الفاظ میں آپ کے سامنے رکھتے ہیں اور اس طرح کہ موضوع کا احاطہ ہو۔

اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحۡسَنَ الۡحَدِیۡثِ اللہ نے جو اتارا وہ اپنے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک جو کچھ بھی ہونا ہے یا ہونا تھا اس کے بارے میں ہے کہ وہ سب کا سب کب کیسے کیسے اور کیوں ہوا اس کا ایسا بہترین علم ہے کہ اس سے بہتر کوئی علم ہو ہی نہیں سکتا یعنی اللہ نے جو اتارا وہ اپنے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کی ایسی بہترین تاریخ ہے کہ اس سے بہتر کوئی تاریخ ہو ہی نہیں سکتی۔

اب سوال کرتے ہیں انسانوں سے جو اس وقت دنیا میں آباد ہیں کہ اللہ یعنی ایشور نے کیا اتارا تو ہندوؤں کا کہنا ہے کہ اللہ نے ویدیں اتاریں، گیتا، پران اور مہابھارتا اتاری، پارسیوں کے پاس ان کا مذہبی مواد ہے ان کا کہنا ہے کہ اللہ نے وہ اتارا، یہودیوں کے پاس اپنی کتابیں ہیں وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے وہ سب اتارا جو ان کے پاس ہے، عیسائیوں کے پاس بائبل ہے ان کا کہنا ہے کہ اللہ نے بائبل اتاری اور مسلمانوں کے پاس قرآن، اس کے تراجم و تفاسیر اور روایات کی کتابیں ہیں یوں مسلمانوں کا کہنا ہے کہ اللہ نے قرآن اتارا جو کہ نہ صرف عربی متن میں ہے بلکہ یہ تراجم و تفاسیر ہیں یہ سب بھی اور احادیث کے نام پر روایات کی کتابیں اتاریں۔

اللہ نے اس آیت میں کسی ایک بھی مذہبی کتاب کا نام نہیں لیا کہ اللہ نے فلاں مذہب کی فلاں نامی کتاب اتاری بلکہ اللہ نے کہا ہے کہ اللہ نے صرف اور صرف وہ اتارا جو اپنے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کی ایسی بہترین تاریخ ہے کہ اس سے بہتر کوئی تاریخ ہو ہی نہیں سکتی۔

اس لیے اب دیکھنا یہ ہے کہ ان میں سے وہ کون سا مواد ہے جو ''احسن الحدیثِ'' ثابت ہوتا ہے یعنی اپنے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کی ایسی بہترین تاریخ کہ اس سے بہتر کوئی تاریخ ہو ہی نہیں سکتی اس کے علاوہ اللہ نے کچھ نہیں اتارا تھا جو لوگ سینوں سے لگائے بیٹھے ہیں۔

اب دیکھیں کہ کون سا مواد اس شرط پر پورا اترتا ہے جو بھی مواد اس شرط پر پورا اترتا ہے وہ اللہ کا اتارا ہوا ہے۔ خود کو مسلمان کہلوانے والوں کی اکثریت کا دعویٰ ہے کہ ایک تو قرآن تراجم و تفاسیر کی صورت میں اللہ کا اتارا ہوا ہے اور صرف قرآن ہی نہیں بلکہ احادیث کے نام پر روایات کی کتابیں بھی اللہ ہی کی اتاری ہوئی ہیں، تو یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر قرآن کے ساتھ اس کے تراجم و تفاسیر اور روایات کی کتابیں بھی احسن ثابت ہو جائیں تو بلاشک وشبہ یہ سب بھی اللہ ہی کا اتارا ہوا ہے اور اس کے علاوہ بھی کچھ شرائط ہیں جو اللہ نے آگے واضح کر دیں۔

کِتٰبًا ایک ہی کتاب۔ زیر '' ِ '' آئے تو مستقبل کا صیغہ بن جاتا ہے، زبر '' َ '' آئے تو ماضی کا، پیش '' ُ '' آئے تو حال کا، دو زیر '' ٍ ''

’’ آئیں تو جتنا پھیلاؤ آسکتا ہے جتنی وسعت آسکتی ہے یعنی جتنا آگے سے آگے جایا جاسکتا ہے جایا جائے گا یعنی جمع کا صیغہ بن جاتا ہے کُل کا کُل ، دوزبر ’’ ً
’’ آئیں تو سکڑ پن آتا ہے جتنا پیچھے سے پیچھے جایا جاسکتا ہے اور دو پیش آئیں ایک پیش سیدھی اور دوسری اس کے اوپر الٹی ’’ دو پیش ‘‘ تو شئے جب تک موجود ہوتی ہے اس کی پوری زندگی کا احاطہ کیا جارہا ہوتا ہے اس پورے وقت کا ذکر کیا جارہا ہوتا ہے جب تک شئے اپنے وجود میں آنے سے لیکر موت تک موجود ہوتی ہے۔

یہاں لفظ کتاب پر دوزبر کا استعمال کیا گیا کِتبًـــا جس سے کتاب میں سکڑ پن آئے گا یعنی کتاب کو جتنا پیچھے سے پیچھے لے جایا جاسکتا ہے اتنا پیچھے لے جایا جائے گا اور وہ ایک ہی کتاب بنے گی اس سے پیچھے کتاب کو نہیں لے جایا جاسکتا یوں کِتبًا کے معنی بنتے ہیں ایک ہی کتاب۔

یعنی اللہ نے جو اتارا تھا وہ نہ صرف اپنے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کی احسن یعنی ایسی بہترین تاریخ ہے کہ اس سے بہتر کوئی تاریخ ہو ہی نہیں سکتی بلکہ وہ ایک ہی کتاب ہے۔ تو جس کے لیے بھی یہ دعویٰ کیا جائے کہ وہ اللہ کا اتارا ہوا ہے تو دیکھا جائے گا کہ پہلی بات وہ اپنے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کی ایسی بہترین تاریخ ثابت ہوتی ہے جس سے بہتر کوئی تاریخ ہے ہی نہیں؟ اور دوسری بات یہ ہے کہ کیا وہ ایک ہی کتاب ثابت ہوتی ہے؟
اور ایک ہی کتاب کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ دو گتوں کے درمیان اوراق پر مشتمل ایک جلد کی بات ہو رہی ہے بلکہ ایک ہی کتاب کا مطلب ہے کہ جیسے درخت ایک وجود ہے اس درخت کے بارے میں جتنا بھی علم ہے اسے بیشک ایک سے زائد جگہوں پر لکھا جائے، دس بیس یا ہزاروں صفحات پر مشتمل کئی جلدوں میں لکھا جائے اور بے شک ان کے لکھنے والے الگ الگ ہوں اور مختلف اوقات میں لکھا گیا ہو لیکن جب اس سارے علم کو دیکھا جائے تو کہیں پر بھی ربط نہ ٹوٹے وہ ایک ہی کتاب بن جائے یعنی جیسے ایک سے سو تک گنتی میں ربط ہوتا ہے ایسے ہی سارے کے سارے علم میں ربط قائم ہوگا تو وہ ایک ہی کتاب ہے اور اگر کہیں ربط قائم نہیں ہوتا کہ وہ الگ سے کوئی علم ہے کسی اور وجود کے بارے میں ہے تو وہ ایک نہیں بلکہ دو کتابیں ہو جائیں گی ایسے ہی جہاں جہاں ربط ٹوٹتا جائے کہ الگ الگ علم ثابت ہو جائے تو جتنی بار ربط ٹوٹے گا اتنی ہی کتابیں وجود میں آجائیں گی۔
دنیا میں جو جو بھی دعویٰ کرتا ہے کہ فلاں فلاں اللہ کا اتارا ہوا ہے تو اسے دیکھا جائے گا کہ کیا وہ احسن الحدیثِ ثابت ہوتا ہے؟ کیا وہ ایک ہی کتاب ثابت ہوتا ہے؟ اگر تو وہ ان شرائط پر پورا اترتا ہے تو بلا شک وشبہ وہ اللہ کا اتارا ہوا ہے اور اگر وہ ان شرائط پر پورا نہیں اترتا تو وہ اللہ کا اتارا ہوا نہیں ہے بلکہ اسے اللہ سے منسوب کیا جارہا ہے۔
اب جو خود کو مسلمان کہلواتے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ احادیث کے نام پر روایات کی کتابیں اللہ کی اتاری ہوئی ہیں تو کیا وہ سب کی سب ایک ہی کتاب ثابت ہوتی ہیں؟ کوئی لاکھ کوشش کر لے وہ انہیں ایک ہی کتاب ثابت نہیں کرسکتا تو جو ایک ہی کتاب ثابت نہ ہو بلکہ ان کے لکھنے والوں نے تو خود جگہ جگہ لکھ دیا کتاب الفلاں، کتاب الفلاں تو وہ ایک ہی کتاب کیسے ثابت ہوسکتی ہے جب کہ خود تسلیم کر رہے ہیں کہ یہ بہت سی کتابیں ہیں۔
پھر یہی نہیں بلکہ اللہ نے آگے مزید بھی کچھ شرائط واضح کر دیں جن میں ایک مُّتَشَـابِهًا ہے جس کے معنی ہیں کہ اس میں شبہ موجود ہے اور شبہ کہتے ہیں ایک شئے بالکل سامنے ہو جو آنکھوں سے دیکھا جارہا ہو کانوں سے سنا جارہا ہو یا پڑھا جارہا ہو لیکن اس کی اصل حقیقت کیا ہے اس کے بارے میں علم چھپا دیا گیا اس کے بارے میں علم اللہ کے علاوہ کسی کے پاس نہیں۔
جسے بھی اللہ سے منسوب کیا جارہا ہو کہ وہ اللہ کا اتارا ہوا ہے تو دیکھیں کیا وہ متشابہاً ثابت ہوتا ہے؟ یعنی وہ نظر تو سب کو آرہا ہو، سنائی تو سب کو دے رہا ہو لیکن اس کا علم چھپا ہوا ہے اس کا علم اللہ کے علاوہ یا ان کے علاوہ کسی کے پاس نہیں جنہیں اللہ علم دے دیتا ہے۔
تو دیکھیں کیا احادیث کے نام پر روایات کی کتابیں متشابہاً ثابت ہوتی ہیں؟ یعنی سامنے تو سب کے ہیں لیکن ان کا معاملہ ایسا ہے کہ جو لکھا ہوا ہے وہ اصل حقیقت نہیں بلکہ اصل حقیقت اس کے پردے میں چھپا دی گئی جس کا علم اللہ کے علاوہ یا ان کے علاوہ کسی کے پاس نہیں جنہیں اللہ نے علم دے دیا؟
اب جب احادیث کے نام پر روایات کی کتابوں کو دیکھیں تو یہ بات بالکل کھل کر واضح ہو جاتی ہے کہ یہ متشابہاً نہیں ہیں کیونکہ کسی بچے کے سامنے رکھیں تو وہ بھی جو پڑھے گا اس سے مراد وہی لے گا، کوئی جوان اور بوڑھا پڑھے گا تو وہ بھی اس سے مراد وہی لے گا ایسا احساس تک نہیں ہوگا کہ اصل حقیقت یا اصل علم کو چھپا دیا گیا بلکہ جو کچھ بھی ہے بالکل کھلم کھلا سامنے ہے۔ تو جو متشابہاً ثابت ہی نہ ہو وہ اللہ کا اتارا ہوا کیسے ہوسکتا ہے؟

پھر یہی نہیں اللہ نے ایک اور شرط بھی عائد کردی مَّثَانِيَ. مثانی کہتے ہیں ایک کے بعد اس دوسرے کا ہونا کہ جس سے دونوں کے درمیان ربط قائم ہوجائے جیسے ایک کے بعد دو، دو کے بعد تین، تین کے بعد چار، چار کے بعد پانچ وغیرہ۔ یعنی اللہ نے جو اتارا وہ نہ صرف اپنے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کی ایسی بہترین تاریخ ہے کہ اس سے بہتر کوئی تاریخ ہے ہی نہیں بلکہ وہ ایک ہی کتاب ہے، وہ متشابہاً ہے یعنی وہ نظر تو سب کو آرہا ہے لیکن وہ ایسے ہے کہ اس کا علم اللہ کے علاوہ کسی کے پاس نہیں یا ان کے علاوہ جن کو اللہ نے علم دے دیا ہو جو راسخون فی العلم ہیں اور پھر اللہ نے جو اتارا وہ مثانی بھی ہے یعنی وہ ایسا ہے کہ اس میں اول تا آخر ایسے ربط قائم ہے جیسے ایک وجود ہو اور وجود میں تمام کے تمام پرزوں کا آپس میں گہرا ربط قائم ہوتا ہے جیسے جسم میں اعضاء ایک دوسرے سے مشروط ہوتے ہیں جیسے ایک کے بعد دو، دو کے بعد تین، تین کے بعد چار، چار کے بعد پانچ آتا ہے وغیرہ۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ احادیث کے نام پر جن روایات کی کتابوں کو اللہ کا اتارا ہوا قرار دیا جاتا ہے کیا وہ کتابیں ان میں موجود مواد مثانی ثابت ہوتا ہے؟ کیا اول تا آخر ان میں موجود روایات کا معاملہ ایسا ہے کہ جیسے جسم میں تمام اعضاء ایک دوسرے سے مربوط و مشروط ہوتے ہیں؟ اگر نہیں جو کہ بالکل بھی مثانی ثابت نہیں ہوتیں تو پھر اس کے باوجود جو انہیں اللہ کا اتارا ہوا کہتے ہیں وہ اللہ کیساتھ شرک عظیم کررہے ہیں وہ اللہ پر افتراء کررہے ہیں جس کا انہیں کوئی حق نہیں ہے، بغیر علم کے اللہ سے وہ منسوب کررہے ہیں جو اللہ نے کہا ہی نہیں جو اللہ نے اتارا ہی نہیں۔

اب دنیا کے کسی بھی مواد کو لے لیں جس جس کے بارے میں بھی انسانوں کا دعویٰ ہے کہ وہ اللہ یعنی ایشور، گاڈ، ایل وغیرہ کا اتارا ہوا ہے اور اسے ان شرائط پر پرکھیں کیا ان میں سے کچھ بھی ان شرائط پر پورا اترتا ہے؟ جو ان شرائط پر پورا اترے وہ اللہ کا اتارا ہوا ہے اور جو ان شرائط پر پورا نہیں اترتا وہ قطعاً اللہ کا اتارا ہوا نہیں ہے خواہ اس کے حق میں پوری دنیا کے انسان ہی کیوں نہ جمع ہوجائیں۔

جب دنیا کے تمام تر مذہبی مواد کو اکٹھا کیا جائے اور اسے ان شرائط پر پرکھا جائے تو صرف اور صرف ایک ہی کتاب ان تمام شرائط پر پورا اترتی ہے اور وہ ہے یہ القرآن اور وہ بھی اپنے اصل عربی متن پر مشتمل یا عربی متن کیساتھ چند روایات ہیں جن کو ہم آپ کے سامنے لے آئے۔ اس کے علاوہ کوئی ایک بھی کتاب یا کچھ بھی ایسا نہیں ہے جو ان شرائط پر پورا اترتا ہو یہاں تک کہ اس قرآن کے تراجم و تفاسیر کے نام پر جو کچھ بھی موجود ہے خواہ وہ دنیا کی کسی بھی زبان میں ترجمہ و تفسیر کیا گیا وہ سب کا سب بھی اللہ کا اتارا ہوا ثابت نہیں ہوتا۔

کوئی ایک بھی ترجمہ و تفسیر ایسی نہیں ہے جو اپنے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کی احسن تاریخ ثابت ہو، جو ایک ہی کتاب ثابت ہو، جو متشابہاً ثابت ہو اور جو مثانی ثابت ہو۔ جس سے یہ بات بھی بالکل کھل کر واضح ہوجاتی ہے کہ وہ لوگ جو تراجم و تفاسیر کو اللہ کا کلام قرآن قرار دیتے ہیں وہ بغیر علم کے اللہ پر افتراء عظیم کرتے ہیں وہ اللہ پر عظیم بہتان باندھتے ہیں۔ تمام کے تمام تراجم و تفاسیر جو کہ ان میں سے کسی ایک شرط پر بھی پورا نہیں اترتے وہ اللہ کا کلام نہیں بلکہ شیاطین کا کلام ہیں۔

خواہ ساری کی ساری دنیا اکٹھی ہوجائے اور کہے کہ یہ تراجم و تفاسیر اللہ کا کلام ہیں اللہ کے اتارے ہوئے ہیں یہ قرآن ہیں تو اللہ پر کوئی فرق نہیں پڑنے والا اللہ کے نزدیک ان کی کوئی اہمیت وحیثیت نہیں وہ سب اللہ کے شریکوں کا کلام ہے ان کا کام ہے نہ کہ اللہ کا۔

یہ بات بہت کڑوی ہے لیکن یہ حق ہے جسے دنیا کی کوئی بھی طاقت غلط ثابت نہیں کرسکتی خواہ کچھ ہی کیوں نہ کرلے۔

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحۡسَنَ الۡحَدِيۡثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ . الزمر ۲۳

اللہ ہے اتاری اس نے اپنے نزول سے لیکر الساعت کے قیامت تک کی ایسی بہترین تاریخ کہ اس سے بہتر کوئی تاریخ ہے ہی نہیں یعنی اللہ نے جو اتارا تھا وہ اپنے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک جو کچھ بھی ہونا تھا اس کے بارے میں علم ہے، ایک ہی کتاب ہے متشابہاً ہے یعنی سب کے سامنے ہونے کے باوجود کسی کو بھی علم نہیں ہے اس کا علم اللہ کے علاوہ کسی کے پاس نہیں یا ان کے علاوہ جن کو اللہ نے علم دیا جو کہ راسخون فی العلم ہیں، مثانی بھی ہے یعنی اس نے جو کچھ بھی اتارا اس کا آپس میں ایسا ربط قائم ہے جیسے کہ جسم میں تمام کے تمام اعضاء آپس میں مربوط و مشروط ہوتے ہیں یا جیسے ایک کے بعد دو، دو کے بعد تین، تین کے بعد چار، چار کے بعد پانچ ہوتا ہے وغیرہ اور یہ بات بالکل کھل کر واضح ہوچکی کہ ان تمام شرائط پر صرف اور صرف یہ قرآن اپنے اصل متن عربی کیساتھ

ہی پورا اترتا ہے جس سے یہ بات بالکل کھل کر واضح ہوگئی کہ یہ قرآن اپنے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کی بہترین تاریخ ہے اس قرآن میں وہ سب کا سب موجود ہے جو کچھ بھی اس کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک ہونا تھا۔ آج جو کچھ بھی ہو رہا ہے اس سب کی آج سے چودہ صدیاں قبل ہی اس قرآن کی آیات کی صورت میں تاریخ اتار دی گئی تھی۔

اب جبکہ نہ صرف اللہ کا کہنا ہے کہ یہ قرآن اپنے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کی احسن تاریخ ہے بلکہ آپ پر بھی یہ بات بالکل کھل کر واضح ہو چکی لیکن اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر اس قرآن کو کھول کر دیکھا جائے تو اس قرآن میں اس کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کی تاریخ کی بجائے ماضی کی تاریخ ملتی ہے جیسا کہ درج ذیل میں آپ چند آیات کو دیکھ سکتے ہیں۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ. قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ. قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ. اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ. اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ. فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ.

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ. قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ. قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ. اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ. اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْطَةً فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ. قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ. قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ. فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ

وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ. وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ. قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ. قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ. فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ. فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ. فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ.

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ. اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ. وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ. فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ. وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ.

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ. وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ

تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَاذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلاً فَكَثَّرَكُمْ وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ. الاعراف ۵۹ تا ۸۶

یہ صرف سورۃ الاعراف کی چند آیات ہیں جن میں آپ دیکھ رہے ہیں کہ گزشتہ رسولوں اور اقوام کی بات کی گئی ان چند آیات کے علاوہ پورے کا پورا قرآن گزشتہ انبیاء ورسولوں، بنی اسرائیل، آل فرعون اور باقی ہلاک شدہ اقوام کے ذکر سے بھرا پڑا ہے اور آپ خود اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ قرآن میں جن قوموں جن لوگوں کا ذکر کیا گیا یہ تمام کے تمام تو ماضی کا قصہ بن چکے، مثلاً نوح اور ان کی قوم جن کی طرف نوح اور نوح کے خاتم سے نکل کرآنے والے النبیّن کو بھیجا گیا ہر کوئی جانتا ہے وہ ماضی کا قصہ بن چکے، ھود اور اسے جس قوم کی طرف بھیجا گیا یعنی قوم عاد ہر کوئی جانتا ہے کہ ماضی کا قصہ بن چکے، صالح اور وہ قوم جس کی طرف صالح کو بھیجا گیا یعنی قوم ثمود ماضی کا قصہ بن چکے، شعیب اور جن کی طرف شعیب کو بھیجا گیا یعنی قوم مدین ماضی کا قصہ بن چکے، لوط اور اس کی قوم ماضی کا قصہ بن چکے، موسیٰ اور آل فرعون ماضی کا قصہ بن چکے، امت بنی اسرائیل ماضی کا قصہ بن چکی۔

یہ چند آیات ہیں پورا قرآن ان گزشتہ ہلاک شدہ اقوام کی آیات سے بھرا پڑا ہے جو کہ ہر کوئی جانتا ہے اور قرآن خود بار بار یہ واضح کرتا ہے کہ یہ تمام کی تمام اقوام اور رسول ماضی کا قصہ بن چکے۔ اب جبکہ قرآن میں ماضی کی اقوام کی تاریخ ہے تو پھر یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اللہ قرآن میں ایسا کہے کہ اس نے جو اتارا وہ اپنے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کی احسن تاریخ ہے؟ یعنی ایک طرف اللہ یہ کہے کہ مستقبل کی تاریخ ہے اور دوسری طرف قرآن میں مستقبل کی بجائے ماضی کی تاریخ ہو، قرآن ماضی کی تاریخ سے بھرا پڑا ہو تو یہ قرآن میں اختلاف سامنے آجاتا ہے اور اگر اختلاف ثابت ہو جائے جو کہ بظاہر نظر آرہا ہے تو پھر بلا شک وشبہ جس میں اختلاف ثابت ہو جائے وہ اللہ کا اتارا ہوا تو ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ اسی قرآن میں اللہ نے خود یہ کہا ہے کہ اگر قرآن غیر اللہ کے ہاں سے ہے تو اس میں اختلاف کثیر پاؤ گے اور اگر اللہ کی طرف سے ہے اللہ کے ہاں سے ہے تو پھر اس میں رائی برابر بھی اختلاف نہیں پاؤ گے جیسا کہ درج ذیل آیت میں آپ دیکھ رہے ہیں۔

اَفَلاَ يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلاَفًا كَثِيْرًا. النساء ۸۲

کیا پس نہیں تدبر کر رہے القرآن، جو کچھ بھی تم پر کھول کھول کر پڑھا جا رہا ہے تمہاری راہنمائی، تمہاری ہدایت کے نام پر جو کچھ بھی تم پر پڑھا جا رہا ہے اور اگر اللہ کے علاوہ کسی اور کے ہاں سے ہے تو پھر یہ بات طے شدہ ہے کہ تم اس میں اختلاف کثیر پا رہے ہو یعنی اگر اللہ کے ہاں سے ہے تو اس میں تم اختلاف نہیں پاؤ گے اور اگر اللہ کے ہاں سے نہیں ہے تو پھر تم اس میں بہت زیادہ اختلاف پاؤ گے کہ ایک مقام پر کچھ بات کی جا رہی ہے اور دوسرے مقام پر کچھ اور آپس میں کوئی ربط ہی نہیں کسی بات کا۔

اب اگر یہ قرآن واقعتاً اللہ کے ہاں سے ہے اللہ کا اتارا ہوا ہے غیر اللہ کا نہیں ہے تو پھر اس میں اختلاف نہیں ہونا چاہیے اور اگر اس میں اختلاف ثابت ہو جائے تو اللہ کے ہاں سے نہیں۔

پیچھے آپ نے جان لیا کہ سورۃ الزمر کی آیت ۲۳ میں اللہ کا کہنا ہے یہ قرآن اپنے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کی ایسی بہترین تاریخ ہے کہ اس سے بہتر کوئی تاریخ ہے ہی نہیں اور دوسری طرف اس قرآن میں دیکھیں تو مستقبل کی تاریخ نظر آنا تو بہت دور کی بات ہے بلکہ الٹا اس کے بالکل برعکس ماضی کی تاریخ سے قرآن بھرا پڑا ہے، ان قوموں کا ذکر کیا گیا جو ماضی میں گزر چکیں جس سے بظاہر تو اس قرآن میں اختلاف ثابت ہو جاتا ہے۔

اب اصول اور قانون یہ ہے کہ اگر کسی کی بھی بات میں بظاہر اختلاف نظر آتا ہے تو ایسا نہیں کہ بندہ خود سے ہی یہ فیصلہ کر کے بیٹھ جائے کہ ہاں اختلاف ثابت ہو چکا بلکہ اگر کہیں کسی کی بھی بات میں اختلاف نظر آئے تو سب سے پہلے اس کی تصدیق کی جائے گی کہ کیا حقیقت میں اختلاف ہے، جو نظر آ رہا ہے حقیقت وہی ہے یا پھر کہیں میرے سمجھنے میں کوئی غلطی تو نہیں ہوئی، مجھ سے کوئی پہلو پوشیدہ رہ گیا جس وجہ سے میں بات کو صحیح سے سمجھ نہیں پایا اور اسی وجہ سے مجھے اختلاف نظر آ رہا ہے جس کے لیے لازم ہے کہ جس کی بات ہے اس سے وضاحت طلب کی جائے کہ آپ کی بات میں مجھے فلاں جگہ اختلاف نظر آ رہا ہے آخر ایسا کیوں ہے کیا واقعتاً اختلاف ہے یا پھر میرے سمجھنے میں کوئی غلطی ہوئی کوئی پہلو مجھ سے پوشیدہ رہ گیا جس وجہ سے مجھے اختلاف نظر آ رہا ہے؟ یہ تو ہے کسی بھی عام شخص کے حوالے سے بات، جب کسی بھی عام شخص کے حوالے سے یہ اصول وقانون ہے کہ اگر کسی کی بات میں بظاہر کہیں اختلاف نظر آئے

تو اسے اختلاف تسلیم کر لینے کی بجائے پہلے اس کی تصدیق کی جائے گی جس کے لیے جس نے بات کی اس سے وضاحت طلب کی جائے گی تو پھر جب بات کی جائے اللہ کی تو کسی بھی صورت ایسا نہیں کیا جاسکتا کہ خود سے طے کر لیا جائے کہ اختلاف ثابت ہو گیا بلکہ اللہ سے سوال کیا جائے کہ اے اللہ تُو نے ایک مقام پر ایسا کہا اور دوسرے مقام پر اس کے بالکل برعکس ہے بظاہر نظر آنے والے اس اختلاف کی حقیقت کیا ہے؟

اور پھر کسی بھی صورت یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ اسی قرآن میں جو کہ پیچھے آیت گزر چکی اس میں اللہ نے کہا ہے کہ یہ قرآن متشابہاً ہے۔ آپ کو ہر لمحے یہ بات مدنظر رکھنی ہے کہ اللہ نے کہا ہے اللہ نے جو اتارا وہ متشابہاً بھی ہے یعنی وہ سامنے تو ہے جو ہر کسی کو نظر آ رہا ہے لیکن اس کا علم اللہ کے علاوہ کسی کے بھی پاس نہیں یا ان کے علاوہ جن کو اللہ نے علم دے دیا۔

اور جبکہ آپ کا شمار ان میں سے نہیں ہے جو راسخون فی العلم ہیں تو پھر اس لیے ہوسکتا ہے آپ کو جو اختلاف نظر آ رہا ہے وہ اختلاف ہو ہی نہیں بلکہ آپ کے سمجھنے میں کوئی غلطی ہوئی ہو اصل علم جو اللہ کے پاس ہے وہ آپ پر نہ کھلا ہو۔ اس لیے آپ پر لازم ہے کہ آپ اللہ سے سوال کریں کہ اے اللہ اگر اس میں اختلاف نہیں تو پھر یہ اختلاف سامنے کیوں آ رہا ہے آخر وہ کون سا پہلو ہے جو ہم سے ابھی بھی پوشیدہ ہے جس کی وجہ سے ہمارے سامنے اختلاف آ رہا ہے تو اللہ اس کا جواب یوں دیتا ہے۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فَاَبٰى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا. الاسراء ۸۹

وَلَقَدْ اور تحقیق کہ یعنی تمہیں سننے دیکھنے اور جو سن اور دیکھ رہے ہو اسے سمجھنے کی صلاحیتیں دیں تو اسی لیے کہ تم اپنی طرف سے پوری تحقیق کر لو اپنے گھوڑے دوڑا لو جو کہا جا رہا ہے وہی تمہارے سامنے آئے گا یہ اللہ کے قانون میں قدر میں طے شدہ ہے صَرَّفْنَا ہم ہر پہلو سے ہر لحاظ سے پھیر پھیر کر سامنے لے آئے لِلنَّاسِ لوگوں کے لیے فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ اس قرآن میں مِنْ كُلِّ مَثَلٍ وہ تمام کا تمام جو کچھ بھی لوگوں کو اس قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک پیش آنا ہے جو کچھ بھی ان کے درمیان ہونا ہے انہیں پیش آنا ہے وہ سب کا سب تمام کا تمام مثلوں سے سامنے لے آئے یعنی اس قرآن میں ماضی میں پیش آنے والے واقعات میں سے صرف ان کا اور اس طرح کے الفاظ میں ذکر کیا جو ہو بہو اسی طرح قرآن کے نزول سے الساعت کے قیام تک پیش آئیں گے فَاَبٰى اَكْثَرُ النَّاس پس اس بات کو ماننے سے انکار کر دیا لوگوں کی اکثریت نے یعنی لوگوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد نے اس بات کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا کہ اس قرآن میں اللہ نے وہ سب کا سب مثلوں سے سامنے رکھ دیا اور ہر پہلو سے سامنے رکھ دیا جو کچھ بھی اس قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک لوگوں کو پیش آنا ہے جس جس حوالے سے بھی انہیں راہنمائی درکار ہے سب کا سب مثلوں سے ہر پہلو سے ان کے سامنے رکھ دیا۔ اور کیوں انسانوں کی اکثریت نے اس بات کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اس کی وجہ بھی اللہ نے آگے واضح کر دی اِلَّا كُفُوْرًا مگر اس لیے کہ جو کچھ بھی انہیں دیا گیا سننے دیکھنے اور جو سنتے اور دیکھتے ہیں اسے سمجھنے کی صلاحیتیں، وہ مال ہو، اولاد ہو، ذہانت ہو، کچھ کرنے کی صلاحیتیں ہوں، کوئی عہدہ مرتبہ یا مقام ہو، ان کو جو جسم دیا جو اعضاء دیئے، جو زندگی دی، جو وقت دیا یا جو کچھ بھی دیا ان میں سے کسی کا بھی یا ان کا اس مقصد کے لیے استعمال نہیں کرنا چاہتے جس مقصد کے لیے انہیں یہ سب دیا گیا، انسانوں کی اکثریت ان سب کا اپنی خواہشات کی اتباع میں اپنی مرضیوں کے مطابق استعمال کرنا چاہتی ہے اس لیے انہوں نے اس بات کو ماننے سے انکار کر دیا کہ اس قرآن میں سب کا سب موجود ہے کیونکہ اگر یہ اس بات کو مان لیتے ہیں اور قرآن سے اپنے ہر سوال کا جواب تلاش کرتے ہیں تو پھر جسے قرآن دین کہتا اس پر قائم ہونے سے ان کی خواہشات پر کاری ضرب پڑے گی، یہ قرآن جسے الصلاۃ کہتا ہے اسے قائم کرنے سے ان کی خواہشات کا قتل ہو جائے گا اور یہی اکثریت نہیں چاہتی کہ ایسا ہو اس لیے یہ انکار کر دیتے ہیں اور قرآن کے برعکس اوروں سے رجوع کرتے ہیں قرآن کے شریک گھڑ کر قرآن کے شریکوں کی طرف جاتے ہیں۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلاً. الکھف ۵۴

اس آیت کے پہلے حصے میں بھی وہی کہا گیا جو پچھلی آیت کے پہلے حصے میں کہا گیا اور اس آیت کے اگلے حصے میں کہا گیا وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلاً اور یہ تو اللہ کے قانون میں، قدر میں طے شدہ ہے کہ انسان اکثریت معاملات میں جھگڑا کرنے والا ہے سو جھگڑا ہی کیا یعنی قرآن کی بات تسلیم کرنے کی بجائے

اپنی خواہشات واپنے خودساختہ الٰھوں کی باتوں کو قرآن پر ترجیح دی جب بھی قرآن نے کسی معاملے میں راہنمائی کی تو اپنی جہالت کو دلائل کے نام پر قرآن پر پیش کیا اور قرآن کے مدمقابل اور اشیاء کو لا کھڑا کیا، وہ بات نہ تسلیم کی جو قرآن نے کی، جو بھی اللہ کا بھیجا ہوا آیا اور اس نے قرآن کی طرف دعوت دی تو قرآن کی بات ماننے کی بجائے اس کیساتھ جدل ہی کیا کہ نہیں قرآن میں راہنمائی موجود نہیں ہے قرآن میں سب کچھ نہیں ہے، کیا ہمارے آباؤ اجداد، ہمارے ملّاں وغیرہ سب کے سب غلط اور تُو اکیلا سچا ہے؟ ایسے ہی آج جس طرح قرآن کی بات کرنے والے سے جدل کیا جاتا ہے۔

ان آیات میں اللہ نے یہ بات بھی واضح کردی کہ قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک لوگوں کو جو جو معاملات بھی پیش آنے تھے یا پیش آنے ہیں، ان کے ہر سوال کا جواب اسی قرآن میں سامنے لا رکھا اور نہ صرف سامنے لا رکھا بلکہ پھیر پھیر کر ہر پہلو سے اور تمام کا تمام مثلوں سے سامنے لا رکھا یعنی اس قرآن میں اس قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک جو کچھ بھی ہونا تھا یا ہونا ہے وہ چھوٹے سے چھوٹا واقعہ ہو یا پھر بڑے سے بڑا سب کے سب کی تاریخ اس قرآن کی صورت میں مثلوں سے اتار دی۔

مطلب یہ کہ آپ اس قرآن میں دیکھتے ہیں بار بار جگہ جگہ وہ لوگ جو گزر چکے ان کا ذکر آتا ہے بہت سے واقعات کا ذکر آتا ہے جو ماضی میں ہو چکے جس وجہ سے بظاہر ایسا لگتا ہے کہ قرآن ان کی بات کر رہا ہے ان کے بارے میں بتا رہا ہے جو ماضی میں گزر چکے جو اس قرآن سے پہلے ہی اس دنیا سے جا چکے یعنی الاولین لیکن حقیقت یہ نہیں ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ سب کی سب مثلیں ہیں۔

ماضی میں جو کچھ بھی ہوا اس میں سے وہ اور ایسے الفاظ میں اتارا کہ جو اس قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک جو کچھ بھی ہونا ہے ایک ایک لمحے کا احاطہ کرے ہر چھوٹے اور بڑے واقعے کی تاریخ ہے، اللہ چونکہ العزیز الحکیم ہے اس لیے یوں نہ صرف مثلوں کی صورت میں قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کی تاریخ ہے بلکہ ماضی میں جو کچھ ہوا اس کا علم بھی اللہ نے اس قرآن میں رکھ دیا اس کی تاریخ بھی اتار دی۔

جہاں نوح اور قوم نوح کا ذکر ہے تو وہ اصل میں نوح اور اس کی قوم کا ذکر نہیں اصل میں نوح کی مثل اور اس کی قوم کی مثل قوم کا ذکر ہے جس نے اس قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام کے دوران آخر میں بالکل الساعت کے قریب آنا تھا ایسے ہی قرآن میں جہاں جہاں بظاہر الاولین کا ذکر ملتا ہے وہ الاولین کا ذکر نہیں ہے بلکہ ان کی مثلوں کی صورت میں اس قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام کے دوران والوں کی تاریخ ہے۔

اب دیکھیں اسی کو اللہ نے بالکل دوٹوک الفاظ میں بھی واضح کر دیا جیسا کہ درج ذیل آیت میں آپ دیکھ رہے ہیں۔

فَجَعَلۡنٰهُمۡ سَلَفًا وَّمَثَلاً لِّلۡاٰخِرِيۡنَ. الزخرف ۵۶

پس کر دیا ہم نے انہیں سلفاً یعنی الاولین جو کہ اس قرآن کے نزول سے قبل اس زمین پر آباد تھے انہیں ایک ایک کو گزرے ہوئے کر دیا، جو دنیا میں آئے تھے اب گزرے ہوئے ہو چکے اور نہ صرف انہیں سلف یعنی گزرے ہوئے کر دیا بلکہ انہیں مثل کر دیا الآخرین کے لیے یعنی اس قرآن کے نزول سے لیکر قیام الساعت تک کے دوران آنے والوں کے لیے۔

یعنی وہ جو الاولین ہیں جو اس سے پہلے گزر چکے وہ نہ صرف گزرے ہوئے کر دیئے گئے بلکہ انہیں مثل کر دیا بعد والوں کے لیے جس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ قرآن میں جہاں گزشتہ لوگوں کا ذکر کیا گیا وہاں اصل میں ان کا ذکر نہیں بلکہ وہاں موجودہ لوگوں کا ذکر ہے۔ جہاں قوم نوح کا ذکر کیا گیا وہاں اصل میں قوم نوح کا ذکر نہیں بلکہ انہیں تو سلف کر دیا گیا اور نہ صرف سلف بلکہ مثل کر دیا گیا بعد والوں کے لیے اس لیے وہاں قوم نوح کی مثل موجودہ قوم کا ذکر ہے اور جہاں نوح کا ذکر کیا گیا وہاں اصل میں نوح کا ذکر نہیں بلکہ نوح کو تو سلف کر دیا گیا وہاں اس کی مثل رسول کا ذکر ہے جسے اس قوم اس امت کے آخرین میں آنا تھا جس نے بالکل نوح کی طرح آکر عذاب عظیم سے متنبہ کرنا تھا اور اس کی موجودگی میں عذاب آنا ہے۔

ایسے ہی جہاں جہاں بھی سلف کا ذکر ہے وہاں اصل میں سلف کا ذکر نہیں بلکہ سلف کی مثل سے بعد والوں کا ذکر کیا گیا ہے ایسے ہی جہاں جہاں امت بنی اسرائیل کا ذکر کیا گیا وہاں امت بنی اسرائیل کا ذکر نہیں بلکہ بنی اسرائیل تو سلف ہو چکے وہاں ان کی مثل موجودہ امت کا ذکر ہے خود کو مسلمان کہلوانے والوں کی تاریخ ہے۔

سورۃ الزخرف کی یہ آیت دہلا کر رکھ دینے والی ہے کہ جو بھی الاولین ہیں جو اس قرآن کے نزول سے قبل یا اس سے قبل دنیا میں آئے نہ صرف انہیں گزرا ہوا کر دیا

بلکہ مثل کر دیا الآخرین کے لیے تو اس قرآن میں جہاں جہاں بھی سلف کا ذکر ملتا ہے وہ اصل میں ان کی مثل موجودہ قوم موجودہ امت کی تاریخ ہے سلف کی مثلوں سے۔

اب آپ خود دیکھیں اور فیصلہ کریں کہ آیا یہ قرآن متشابہاً ثابت ہوتا ہے یا نہیں؟ اگر آپ اسے متشابہاً تسلیم نہیں کرتے یا آپ کو قرآن کے متشابہاً ہونے کا علم نہیں ہوگا تو آپ کے وہم وگمان میں بھی یہ بات نہیں آئے گی کہ یہ قرآن اپنے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کی تاریخ ہے اور پھر کس طرح ہے بلکہ آپ یہی سمجھیں گے کہ اس قرآن میں یہ سب ان کی لائینیں ہیں جو اس قرآن کے نزول سے قبل اس زمین پر آباد تھے جنہیں عربی میں الاولین کہا جاتا ہے یوں آپ اپنی زبان اور عمل سے دعویٰ کر رہے ہیں کہ اس قرآن میں اساطیر الاولین ہیں۔

آپ کے وہم وگمان میں بھی یہ نہیں ہوگا کہ جہاں جہاں الاولین کا ذکر ملتا ہے وہ ان کا ذکر نہیں بلکہ وہ تو اس قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام کے دوران آنے والوں کی تاریخ ہے مثلوں سے اور آپ وہاں انہیں لوگوں کا ذکر سمجھیں گے آپ یہی سمجھیں گے کہ یہ انہیں گزشتہ اقوام کا ذکر ہے انہیں گزشتہ رسولوں کو ذکر ہے، امت بنی اسرائیل کا ذکر ہے ان میں سے کسی کے بھی ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہیں یعنی آپ قدم قدم پر اپنی زبان اور اپنے اعمال سے اس بات کے دعویدار ہوں گے کہ اس قرآن میں اساطیر الاولین ہیں۔

اب دیکھیں اگر کوئی قرآن کے متشابہاً ہونے کو تسلیم نہیں کرتا جو کہ تمام کے تمام مترجمین میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے اور نہ ہی کوئی مفسر ایسا آپ کو نظر آئے گا جس نے قرآن کو متشابہاً تسلیم کیا ہو کیونکہ اگر قرآن کو متشابہاً تسلیم کر لیا جائے جس کا مطلب ہے کہ اس قرآن میں جو کچھ بھی سامنے نظر آ رہا ہے حقیقت یہ نہیں ہے بلکہ حقیقت اس کے برعکس کچھ اور ہے جسے اللہ نے چھپا دیا جس کا علم صرف اور صرف اللہ کے پاس ہے اس لیے اللہ کے علاوہ اس قرآن کو کوئی بھی بیّن نہیں کرسکتا یعنی کھول کر واضح نہیں کرسکتا اور نہ ہی کسی بھی صورت قرآن کا ترجمہ وغیرہ کیا جاسکتا ہے لیکن ان لوگوں نے قرآن کو متشابہاً تسلیم کرنے کی بجائے اس کا کفر کرتے ہوئے جو سامنے نظر آ رہا ہے اسے ہی حقیقت سمجھ کر تراجم وتفاسیر کر دیئے۔ تو ایسے تمام کے تمام لوگ جن کو علم ہی نہیں کہ قرآن متشابہاً ہے اور جو قرآن کو متشابہاً تسلیم نہیں کرتے ان کے نزدیک اس قرآن میں کیا ہے آج آپ یہ حقیقت کھلنے پر چونک جائیں گے کیونکہ آج سے پہلے آپ کا بھی انہی میں شمار ہوتا تھا اور اس سے آپ پر قرآن کا متشابہاً ہونا کیا ہے یہ بھی مزید کھل کر واضح ہو جائے گا۔

کسی کے بھی سامنے قرآن کی ان آیات کو رکھا جائے جن میں بظاہر گزشتہ لوگوں کا ذکر ملتا ہے جیسے کہ درج ذیل آیات میں نوح اور اس کی قوم کا ذکر ہے۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَالَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ. قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ. قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ. اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ. اَوَ عَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ. فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ. الاعراف ۵۹ تا ۶۴

اب سوال کیا جائے کہ ان آیات میں کس کا ذکر ہو رہا ہے تو آگے سے جواب آئے گا کہ یہ نوح اور اس کی قوم کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

ایسے ہی درج ذیل آیات کو سامنے رکھیں۔

وَاِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَالَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ. قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ. قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ. اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ. اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْطَةً فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ. قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ

مِنَ الصّٰدِقِيْنَ. قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ. فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ.

الاعراف ٦٥ تا ٧٢

ان آیات کو سامنے رکھتے ہوئے ان لوگوں سے سوال کریں ان سے پوچھیں کہ ان آیات میں یہ کن کا ذکر ہو رہا ہے تو جواب آئے گا کہ یہاں ھود اور قوم عاد کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

ایسے ہی درج ذیل آیات کو سامنے رکھ کر یہی سوال کریں۔

وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ. وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ. قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ. قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ. فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ. فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ. فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ. الاعراف ٧٣ تا ٧٩

تو جواب ملے گا کہ یہ قوم ثمود اور صالح علیہ السلام کا ذکر ہو رہا ہے۔

ایسے ہی درج ذیل آیات کو سامنے رکھ کر یہی سوال کریں۔

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ. وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَاذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ. وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ. قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ. قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ. وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ. فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ. الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ. فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ.

الاعراف ٨٥ تا ٩٣

تو جواب ملے گا کہ یہ قوم مدین اور شعیب علیہ السلام کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

ایسے ہی قوم لوط ہو، اخوان لوط ہوں، آل فرعون ہوں، موسیٰ اور بنی اسرائیل والی آیات ہوں یا پھر عیسیٰ ابن مریم اور بنی اسرائیل والی آیات تو یہی جواب آئے گا کہ یہ انہیں سب کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

یہ تمام کے تمام لوگ اس قرآن کے نزول سے پہلے یا اس سے پہلے دنیا سے آ کر جا چکے جنہیں عربی میں الاولین کہا جاتا ہے اور قرآن میں الاولین کے بارے

میں جتنی بھی لائنیں ہیں لائنوں کو اساطیر کہا جاتا ہے یوں انہیں اساطیر الاولین کہا جائے گا۔ یعنی ایسے تمام کے تمام لوگ جن کو علم ہی نہیں کہ قرآن متشابہاً ہے کہ اس میں جو سامنے لکھا نظر آ رہا ہے وہ اصل حقیقت نہیں بلکہ اصل حقیقت چھپا دی گئی جو کہ اس کے بالکل برعکس ہے وہ سب کے سب اسی کو حقیقت سمجھتے ہیں جو سامنے نظر آ رہا ہے جس کا مطلب بالکل واضح طور پر یہ بنتا ہے اور وہ خود اس بات کا اقرار کر رہے ہیں کہ قرآن میں یہ تمام کا تمام الاولین کا ذکر ہے ان کی لائنیں ہیں جسے عربی میں اساطیر الاولین کہا جائے گا۔

اب دیکھیں یہی بات اللہ نے اس قرآن میں بھی بیان کر دی یہی آج اس موجودہ دور میں موجود قرآن کے دعویداروں خود کو مسلمان کہلوانے والوں کی تاریخ بھی آج سے چودہ صدیاں قبل ہی اللہ نے اس قرآن میں اتار دی تھی کہ جب ان سے پوچھا جائے کہ جو اللہ نے اتارا تھا وہ کیا ہے تو آگے سے کہتے ہیں اساطیر الاولین یعنی اس سے پہلے جو اس دنیا میں آئے تھے اور گزر چکے یہ سب کا سب ان کا ذکر ہے قرآن میں ان کی لائنیں ہیں جیسا کہ درج ذیل آیات میں آپ خود اپنی آنکھوں سے آج ایسا کہنے والوں کی تاریخ دیکھ رہے ہیں جو آج سے چودہ صدیاں قبل ہی اتار دی گئی تھی۔

اِذَا تُتْلٰی عَلَیْہِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ. القلم ۱۵، المطففین ۱۳

جب تلاوہ کی گئی اس پر ہماری آیات یعنی جب انسان پر اللہ کے بھیجے ہوئے اللہ کے رسول کے ذریعے اللہ کی آیات کی تلاوہ کی گئی پوری ترتیب کیساتھ اللہ کی آیات کو کھول کھول کر واضح کیا گیا تو انسان نے آگے سے جواب دیا قَالَ کہا یعنی آگے سے انسان کا ردعمل کیا ہے جواب کیا ہے اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ اساطیر الاولین ہیں یعنی یہ جو بھی قرآن میں گزشتہ لوگوں کے بارے میں آیات آئی ہیں یہ تو محض الاولین کی سطریں ہیں اس سے بڑھ کر کچھ نہیں۔

پیچھے آپ پر واضح کیا جا چکا کہ اساطیر الاولین اس طرح ثابت ہوتی ہیں جب یہ کہا جائے کہ یہ تو گزشتہ لوگوں کی بات کی جا رہی ہے جس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور یہی موجودہ انسانوں کا کہنا ہے وہ جو قرآن پر ایمان رکھنے کے دعویدار ہیں اور مزید کیا کہتے ہیں یہ بھی اللہ نے قرآن میں بیان کر دیا۔

لَقَدْ وُعِدْنَا ھٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ اِنْ ھٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ. النمل ۶۸

تحقیق کہ یعنی تم اپنی تحقیق کر لو تمہارے سامنے یہی بات آئے گی وعدہ ہے یہ ہمارا، ہم اور ہمارے آباؤ اجداد اس سے پہلے نہیں ہے یہ مگر اساطیر الاولین۔

یعنی یہ ہمارا وعدہ ہے تم اپنی تحقیق کر لو تمہارے سامنے یہی آئے گا ہم یعنی موجودہ وہ لوگ جو قرآن کی ترجمانی کے دعویدار ہیں جو علماء و مفسر ہیں اور جو ہمارے آباؤ اجداد یعنی وہ جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں جنہوں نے قرآن کے تراجم و تفاسیر لکھی ہیں ان سب کے سب کے تراجم و تفاسیر اٹھا کر دیکھ لو ان کو چھان پھٹک لو تمہیں ایک ہی بات ملے گی کہ نہیں ہے یہ مگر اساطیر الاولین ہیں یعنی اس قرآن میں جو اس قرآن کے نزول سے پہلے دنیا میں آئے جو کہ الاولین ہیں ان کی لائنیں ہیں اس سے بڑھ کر وہ سب کچھ بھی نہیں ہے ان کا ہمارے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں وہ تو محض ان کے بارے میں اللہ ہمیں بتا رہا ہے جس کا کوئی مقصد نہیں ہے۔

جہاں نوح کا لفظ آیا تو وہاں نوح کا ذکر ہو رہا ہے جہاں اس کی قوم تو اسکی قوم کا ذکر ہو رہا ہے اس طرح قرآن میں ایسی تمام کی تمام الاولین کی ہی سطریں ہیں۔

وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ مَّا ذَآ اَنْزَلَ رَبُّکُمْ قَالُوْٓا اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ. النحل ۲۴

اور جب کہا گیا ان کو جو اس وقت دنیا میں موجود ہیں کیا تھا جو اتارا تھا تمہارے ربّ نے؟ تو آگے سے جواب دے رہے ہیں اساطیر الاولین یعنی ہمارے ربّ نے جو اتارا تھا وہ اساطیر الاولین ہیں۔

آج اس وقت جو انسان موجود ہیں آج جب ان پر اللہ اپنے رسول احمد عیسیٰ کے ذریعے قرآن کی ایسی تمام آیات کو کھول کھول کر واضح کر رہا ہے آج ان سے پوچھا گیا کہ بتاؤ یہ سب کیا ہے؟ کیا ہے جو اتارا تھا تمہارے ربّ نے؟ تو یہ لوگ آگے سے یہی کہہ رہے ہیں کہ اساطیر الاولین ہیں یعنی وہ جو اس قرآن سے قبل یا اس سے قبل گزر چکے ان کی لائنیں ہیں ان کا ذکر کیا گیا۔ اور آج آپ کسی سے بھی پوچھ لیں آپ کو یہی جواب ملے گا کہ یہ ان قوموں کا ذکر کیا جا رہا ہے ان کی بات کی جا رہی ہے جو قوموں جو لوگ گزر چکے۔

کسی سے بھی پوچھ لیں کہ قرآن میں جہاں جہاں اللہ نے کسی بشر کو مخاطب کیا ''ک'' کے استعمال سے جس کا معنی ہے تُو تو وہاں ''ک'' سے مراد کون ہے تو جواب آئے گا کہ محمد، اسی طرح جہاں رسول کی اطاعت کے الفاظ آئے تو وہاں رسول سے مراد محمد، جہاں اللہ اپنے رسول کے ذریعے اس وقت کے لوگوں سے

مخاطب ہے تو کہا جاتا ہے یہ مشرکین مکہ کا ذکر ہے اور کون نہیں جانتا کہ نہ صرف محمد گزر چکا اسے گزرے ہوئے چودہ صدیاں ہوگئیں بلکہ اس وقت جو موجود تھے وہ سب کے سب بھی گزر چکے اور اگر قرآن میں انہی گزرے ہوؤں کا ہی ذکر ہے تو پھر اساطیر الاولین کسے کہا جاتا ہے؟ یہی تو ہے اساطیر الاولین کہنا کہ اس قرآن میں الاولین کی لائنیں ہیں۔

وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۔ الانفال ۳۱

اور جب ہمارا بھیجا ہوا رسول تلاوہ کر رہا ہے ان پر ہماری آیات یعنی ہماری آیات کو پوری ترتیب کیساتھ کھول کھول کر واضح کر رہا ہے تو آگے سے ان کا ردعمل یہ ہے تحقیق سن چکے ہم اگر ہمارا قانون ہوتا یعنی اگر یہی دین ہوتا ہمارے نزدیک تو ہم اس کے لیے بالکل ایسے ہی کہتے یعنی ہمارے نزدیک یہ دین نہیں ہے اگر ہم بھی اسے دین سمجھتے جسے تُو دین کہہ رہا ہے تو ہم بھی یہی سب کہتے جو تُو کہہ رہا ہے کہ یہ مثلیں ہیں۔ جسے تُو دین کہہ رہا ہے وہ دین ہے ہی نہیں اس لیے نہیں ہے یہ مگر اساطیر الاولین ہیں۔ یعنی یہ قرآن میں جو کچھ بھی گزشتہ لوگوں کے بارے میں آیا ہے اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں یہ دین نہیں ہے یہ تو محض الاولین کی سطریں ہیں ان کے قصے وکہانیوں سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں۔

یہ ہے قرآن کا دعویٰ۔ صرف اسی چھوٹے سے مقام پر آپ پر یہ بات واضح ہوگئی کہ نہ صرف واقعتاً قرآن متشابہاً ہے بلکہ اس قرآن میں اس کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کی تاریخ ہے آج ان موجودہ لوگوں کی تاریخ آپ نے خود اس قرآن میں دیکھ لی جو نسل در نسل اپنے آباؤاجداد سے لیکر آج تک یہ کہتے اور مانتے ہوئے چلے آرہے ہیں کہ قرآن میں اساطیر الاولین ہیں۔

حالانکہ اللہ نے بار بار کھول کھول کر واضح کر دیا کہ قرآن میں اساطیر الاولین نہیں بلکہ مثلیں ہیں مثلوں سے قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام کی تاریخ اتاری تھی اللہ نے۔

یہاں تک جو واضح ہوا اسے بالکل مختصراً واضح کرتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں۔

اللہ نے کہا کہ اللہ نے جو اتارا وہ نہ صرف احسن الحدیثِ ہے یعنی اپنے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کی احسن تاریخ ہے

ایسی بہترین تاریخ کے اس سے بہتر کوئی تاریخ ہے ہی نہیں لیکن جب قرآن میں دیکھا جائے تو قرآن میں اس کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کی تاریخ کے تو کوئی آثار نہیں ملتے بلکہ اس کے بالکل برعکس ماضی کی تاریخ ملتی ہے ان لوگوں کا ذکر ملتا ہے جو اس قرآن کے نزول سے پہلے دنیا میں آئے جس سے بظاہر قرآن میں اختلاف نظر آتا ہے اگر یہ اختلاف ثابت ہوجائے تو یہ قرآن اللہ کے ہاں سے نہیں بلکہ غیر اللہ کے ہاں سے ثابت ہوجاتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس میں اختلاف نہیں اور اگر یہ اختلاف سامنے آیا تو اس کی وجہ ہی یہی ہے کہ کسی کو علم ہی نہیں کہ قرآن متشابہاً ہے یعنی سامنے تو سب کے ہے لیکن اس کا علم اللہ کے علاوہ کسی کے پاس نہیں اور علم کے نہ ہونے ہی کی وجہ سے بظاہر یہ اختلاف نظر آتا ہے۔

جب اللہ نے واضح کر دیا کہ حقیقت کیا ہے اصل علم کیا ہے جو چھپا دیا تھا تو بالکل واضح ہوجاتا ہے کہ نہ صرف قرآن میں اختلاف نہیں ہے بلکہ جو اختلاف بظاہر نظر آتا ہے وہ اسی وجہ سے ہی نظر آتا ہے کیونکہ کسی کو علم ہی نہیں کہ قرآن متشابہاً ہے۔ اللہ نے واضح کر دیا کہ جو اس قرآن کے نزول سے پہلے آئے یعنی الاولین انہیں نہ صرف سلف یعنی گزرا ہوا کر دیا بلکہ مثل کر دیا الآخرین کے لیے یوں جہاں جہاں قرآن میں الاولین کا ذکر ملتا ہے وہ ان کی تاریخ نہیں بلکہ ان کی مثلوں سے قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کی تاریخ ہے اور اسی کو اللہ نے قرآن میں اور مختلف پہلوؤں سے بھی بالکل واضح کر دیا کہ اللہ نے اس قرآن میں جو کچھ بھی اس کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک لوگوں کو پیش آنا ہے اس سب کے سب کا ہر پہلو سے ذکر کر دیا مثلوں سے۔

یعنی اس قرآن میں گزشتہ لوگوں کی صورت میں اس قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کے لوگوں کی تاریخ ہے اور پھر اب آگے دیکھیں اللہ کا اور مزید کیا کہنا ہے اس قرآن کے بارے میں۔

وَکَذٰلِکَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا وَّصَرَّفْنَا فِیْهِ مِنَ الْوَعِیْدِ لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ اَوْ یُحْدِثُ لَهُمْ ذِکْرًا۔ طٰہٰ ۱۱۳

اللہ نے جو اتارا یعنی قرآن اسی کے بارے میں اللہ کا اس آیت کے اگلے حصے میں کہنا ہے اَوْ کیا ہے اور؟ یعنی یہ قرآن اور کیا ہے آگے اس کا جواب دیا جارہا

ہے یُحۡدِثُ جو بھی حدثہ یعنی واقعہ ہو رہا ہے کچھ بھی ہو رہا ہے لَهُمۡ ذِكۡرًا یہ قرآن ان کو جو اس حدثے کے دوران موجود ہیں یعنی اس وقت میں موجود ہیں جب حدثہ ہو رہا ہے انہیں یاد دلا رہا ہے کہ یہ تھا وہ واقعہ وغیرہ جس کی آج سے چودہ صدیاں قبل ان آیات کی صورت میں تاریخ اتار دی تھی مثلوں سے۔ کیا ہے اور؟ جیسے ہی کوئی حدثہ ہو رہا ہے یعنی کوئی بھی واقعہ ہو رہا ہے تو اس قرآن کی آیات ان لوگوں کو جو اس وقت موجود ہوتے ہیں انہیں یاد دلا دیتی ہیں کہ یہ تھا وہ واقعہ جس کی آج سے چودہ صدیاں قبل ان آیات کی صورت میں تاریخ اتار دی گئی تھی یعنی اس قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک جو جو کچھ بھی ہونا تھا ان میں سے جب بھی کچھ ہوتا ہے تو اس قرآن کی آیات یاد دلا دیتی ہیں کہ یہ وہ واقعہ تھا جس کی تاریخ آج سے چودہ صدیاں قبل ان آیات کی صورت میں اتار دی گئی تھی مثلوں سے۔

اب سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ قرآن اپنے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کی بہترین تاریخ ہے یعنی اس میں وہ سب کا سب موجود ہے جو کچھ بھی اس قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک ہونا تھا اور دوسری بات مثلوں سے تاریخ اتاری گئی وہ جو اس سے پہلے گزر چکے انہیں نہ صرف سلف یعنی گزرا ہوا کر دیا بلکہ مثل کر دیا بعد والوں کے لیے یعنی اس قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک آنے والوں کے لیے، یوں جہاں جہاں بھی سلف کا ذکر کیا گیا وہ اصل میں ان کا ذکر نہیں بلکہ ان کی صورت میں ان کی مثل بعد والوں کی تاریخ ہے اور پھر اللہ نے یہ بھی واضح کر دیا کہ ان میں سے جب بھی کوئی واقعہ رونما ہو رہا ہوتا ہے تو اس قرآن ہی کی اس واقعہ کی تاریخ پر مبنی آیات یاد دلا دیتی ہیں کہ یہ وہ واقعہ تھا جس کی ان آیات کی صورت میں آج سے چودہ صدیاں قبل تاریخ اتار دی گئی تھی۔

جس سے دو باتیں جو کہ چونکا اور دہلا کر رکھ دینے والی ہیں وہ کھل کر واضح ہو جاتی ہیں کہ اس قرآن کی کوئی بھی آیت اس وقت تک بیّن نہیں ہو سکتی یعنی کھل کر واضح نہیں ہو سکتی اس کا علم انسانوں کو نہیں مل سکتا جب تک کہ وہ آیت جس واقعہ کی تاریخ ہے وہ واقعہ رونما نہیں ہوتا لوگوں کو وہ واقعہ پیش نہیں آ جاتا جیسے ہی کوئی بھی واقعہ ہوگا تو اس قرآن کی آیات بیّن ہو جائیں گی یعنی کھل کر واضح ہو جائیں گی وہ واقعہ وہ حادثہ یعنی جو بھی ہوگا اس کے مشاہدے سے ہی قرآن کی اس سے متعلقہ آیات کھلیں گی بغیر مشاہدے کے قرآن کی کوئی ایک آیت بھی نہیں کھل سکتی۔

اور جب تک کہ وہ واقعہ ہو نہیں جاتا تب تک قرآن کی اس واقعہ کی تاریخ پر مبنی آیات کسی بھی صورت بیّن نہیں ہو سکتیں یعنی کھل کر واضح نہیں ہو سکتیں وہ متشابہ ہی رہیں گی یوں جن جن لوگوں نے قرآن کے تراجم وتفاسیر کیں ان پر یہ بہت بڑا سوال کھڑا ہو جاتا ہے کہ آخر انہوں نے قرآن کے تراجم وتفاسیر کس طرح کر دیئے؟

ایک ہی صورت میں قرآن کی کچھ آیات کو بیّن کیا جا سکتا ہے یعنی ان کی تفسیر کرنا ممکن ہے وہ بھی اس صورت کہ وہ آیات جن جن واقعات کی تاریخ تھیں ان واقعات کا علم ہونا اور اس کی بنیاد پر لوگوں پر واضح کیا جا سکتا ہے کہ دیکھو یہ ہے اس آیت کی اصل حقیقت جو اس واقعہ کے ہونے سے پہلے تک چھپی رہی تھی اور اس طرح پورے قرآن کی تفسیر یا ترجمہ تو کسی بھی صورت ممکن نہیں ہے سوائے اللہ کے جو کہ اللہ اپنے رسول کے ذریعے ہی بیّن کرتا ہے۔ اب جبکہ یہ بات بالکل کھل کر واضح ہو چکی کہ ایک کام جو ہے ہی ناممکن تو اس کو ممکن بنانے والوں نے کیسے ممکن کر دکھایا؟

یہ ہے پہلی بات کہ جو بھی ایسا شخص سامنے آیا جس نے قرآن کے ترجمے وتفسیر کا دعویٰ کیا یعنی اپنے عمل سے اس نے ترجمہ وتفسیر کر دکھایا تو وہ نظر آنے میں کتنا ہی معصوم کیوں نہ نظر آتا ہو، اسے دنیا کتنا ہی قابل احترام کیوں نہ سمجھتی ہو وہ اللہ کا دشمن ہے وہ بہت بڑا مجرم ہے اس کو حق نہیں تھا جو اس نے اپنے عمل سے دعویٰ کر کے لوگوں کی کثیر تعداد کو گمراہ کر دیا۔

اور دوسری بات یہ ہے کہ جب قرآن میں اس کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کی تاریخ ہے چھوٹے سے چھوٹے واقعے کی تاریخ موجود ہے تو پھر انتہائی عظیم واقعہ اللہ کے رسول عیسیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے بارے میں کیا قرآن خاموش ہو سکتا ہے؟ سورج کا اس کے مغرب سے طلوع ہو رہے ہونا، یاجوج اور ماجوج، فتنہ الدجّال، الدابۃ الارض، زمین سے النار کا نکلنا، الدخانٍ سمیت جو انتہائی بڑے بڑے اور غیر معمولی واقعات ہیں، الساعت کی اشراط ہیں کیا ان کے بارے میں قرآن خالی ہو سکتا ہے؟ کیا قرآن ان واقعات پر خاموش رہ سکتا ہے؟

نہیں کسی بھی صورت نہیں۔ ایسا ممکن ہی نہیں کہ اگر قرآن اپنے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کی ایسی بہترین تاریخ ہو جس سے بہتر کوئی تاریخ ہو ہی نہیں

سکتی ، اس میں اس کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک چھوٹے سے چھوٹے واقعے کی بھی تاریخ مذکور ہو اور اتنے بڑے بڑے عظیم واقعات کی تاریخ موجود نہ ہو؟ قرآن ان سے خالی ہو؟ ایسا ممکن ہی نہیں۔

قرآن میں ان تمام کے تمام واقعات کی تاریخ مذکور ہے لیکن وہی بات کہ قرآن متشابھاً ہے نظر تو سب کو آرہا ہے لیکن علم اللہ نے چھپا دیا اللہ کے علاوہ علم کسی کے پاس نہیں اور اللہ اس وقت تک علم ظاہر نہیں کرتا جب تک کہ اس کا وقت نہیں آجاتا یعنی جو بات اللہ نے اسی قرآن میں واضح کر دی کہ ان میں سے جب جب جو واقعہ پیش آئے گا تو قرآن یاد دلا دے گا کہ یہ تھا وہ واقعہ جس کی آج سے چودہ صدیاں قبل ان آیات کی صورت میں تاریخ اتاری تھی۔

یعنی قرآن میں نہ صرف ان تمام واقعات کی تفاصیل موجود ہیں بلکہ اس وقت تک وہ علم ظاہر نہیں ہوگا وہ آیات کھل کر واضح نہیں ہوں گی جب تک کہ ان میں سے ہر واقعہ وقوع پذیر نہیں ہوجاتا جب جب جو جو واقعہ وقوع پذیر ہورہا ہوگا تب تب اسی قرآن کی آیات یاد دلا دیں گی کہ یہ تھا وہ واقعہ جس کی ان آیات کی صورت میں آج سے چودہ صدیاں قبل تاریخ اتار دی گئی تھی۔

تو جب تک الدجّال آنہیں جاتا تب تک اللہ قرآن سے الدجّال کی تاریخ پر مبنی آیات کو بیّن نہیں کرے گا ایسے ہی جب تک دابۃ الارض نکل نہیں آتا تب تک اللہ قرآن سے ہی اس کی تاریخ پر مبنی آیات کو بیّن نہیں کرے گا یعنی کھول کھول کر واضح نہیں کرے گا ایسے ہی دخانٍ ہوں یا پھر وہ واقعہ کے جس کا پوری دنیا کے انسانوں کو انتظار ہے دنیا کا ہر مذہب کسی نہ کسی صورت میں اس واقعہ کا انتظار کر رہا ہے کہ اللہ کے رسول عیسیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کا واقعہ۔

جب عیسیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ہوگی تب قرآن پر لازم ہے کہ قرآن عیسیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کرے اور قرآن کھول کھول کر واضح کر دے کہ یہ تھا وہ واقعہ جس کی تاریخ پر مبنی کثیر آیات آج سے چودہ صدیاں قبل اتاری گئیں اور وہ تمام کی تمام آیات عیسیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بعثت سے پہلے کسی بھی صورت کھل کر واضح نہیں ہوسکتی تھیں۔

جب عیسیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ہونا تھی تب جب اللہ کا رسول آیات کو کھول کھول کر واضح کرے گا تو اکثریت کا کہنا یہی ہوگا کہ کیا یہ اکیلا حق پر ہے؟ کیا اس اکیلے کو قرآن سمجھ آیا؟ کیا اس سے پہلے جو قرآن کی ان تمام آیات کے تراجم وتفاسیر کیے گئے وہ سب کے سب غلط اور یہ اکیلا سچا ہے؟ نہیں ایسا نہیں ہوسکتا۔

حالانکہ اے عقل کے اندھو جب اللہ نے قرآن میں یہ بات واضح کر دی کہ جب تک ان میں سے کوئی واقعہ پیش نہیں آتا تب تک اس کی تاریخ پر مبنی آیات کھل کر واضح ہو ہی نہیں سکتیں ان کا علم اللہ کے علاوہ کسی کے پاس ہو ہی نہیں سکتا اللہ ان کا علم تب تک ظاہر ہی نہیں کرے گا تو پھر تمہارے آباؤ اجداد نے پورے کے پورے قرآن کے تراجم وتفاسیر کس بنیاد پر کر دیئے؟ تمہارے آباؤ اجداد کے کذاب، مکار اور مجرم ہونے کی گواہی تو پورے کا پورا قرآن دے رہا ہے، اللہ خود گواہی دے رہا ہے تم لوگ پھر بھی نہیں مان رہے، پھر بھی اپنی آنکھیں نہیں کھول رہے، کیا اس سے بھی بڑھ کر حق واضح ہوسکتا ہے؟

اب دیکھیں ایک عظیم راز جو آپ پر کھول کر واضح کیا جا رہا ہے۔ آپ سے سوال ہے کہ آج میں نے یعنی "احمد عیسیٰ" نے آکر وہ سب کا سب کھول کھول کر واضح کر دیا ہے جس میں بھی مجھ سے پہلے لوگ اختلاف میں پڑے ہوئے تھے، دین کیا ہے اسے کھول کھول کر رکھ دیا اور واضح کر دیا کہ مجھ سے پہلے کسی کو بھی دین کا علم نہیں تھا اس قدر جہالت پھیل چکی تھی، جو بھی میں دعوت دے رہا ہوں جو میرا کردار ہے بدلے میں مجھے اکثریت کی طرف سے ہر طرح کی گالیوں، تہمتوں اور ملامتوں وغیرہ سے نوازا جا رہا ہے، میرے ساتھ دشمنی کے لیے کسی بھی سطح پر جانے اور کسی بھی حد کو پار کرنے سے گریز نہیں کیا جا رہا، اکثریت کا کہنا ہے کہ کیا یہ اکیلا سچا ہے اکیلا حق پر ہے اور ہمارے آباؤ اجداد، ہمارے بڑے بڑے علماء، مفتیان، شیوخ اور حضرت وغیرہ کیا سب کے سب باطل ہیں جھوٹے ہیں؟ نہیں نہیں ایسا نہیں ہوسکتا بلکہ یہ اکیلا غلط ہے یہ باطل ہے یہ یہودیوں کا ایجنٹ ہے، یہ عیسائیوں کا ایجنٹ ہے، یہ ہندوؤں کا ایجنٹ ہے، یہ اسلام دشمن ہے، یہ اسلام دشمن قوتوں کا مہرہ ہے، یہ ایک بہت بڑا اور عظیم فتنہ ہے، اس کے علاوہ بھی طرح طرح کے فتوے لگائے جا رہے ہیں تو کیا یہ کوئی چھوٹا واقعہ ہے آج جو ہورہا ہے؟

یہ چودہ صدیوں میں پیش آنے والا ایک عظیم واقعہ ہے تو کیا قرآن اس سے خالی ہوسکتا ہے؟

آخر اس واقعے کی بھی تو اس قرآن میں تاریخ ہونی چاہیے اور اگر آپ لوگ سچے ہیں تو قرآن میں آپ کا کردار سچوں میں سامنے آنا چاہیے اور اگر میں کذاب ہوں تو قرآن کو مجھے کذاب کہنا چاہیے آج اس واقعہ کی تاریخ پر مبنی جو آیات چودہ صدیاں قبل اتاری گئیں انہیں آج کھل کر واضح ہونا چاہیے اور اگر ایسا نہیں ہوتا تو پھر قرآن اپنے تمام تر دعوؤں میں جھوٹا ثابت ہو جاتا ہے۔

تو اب آپ کو دعوت ہے کہ میرے خلاف اپنا کردار دیکھیں اور قرآن میں اس کی تاریخ تلاش کریں اور دیکھیں کہ کیا قرآن آپ لوگوں کو اہل حق کہہ رہا ہے آپ کی تصدیق کر رہا ہے یا پھر قرآن اس کے بالکل برعکس آپ کو کذاب، اللہ کے دشمن اور مجھے اللہ کا رسول صادق وامین کہہ رہا ہے، قرآن میری تصدیق کر رہا ہے، میرے ایک ایک لفظ کی تصدیق کر رہا ہے؟

اب دیکھیں قرآن کا آج اس واقعے کے بارے میں کیا کہنا ہے۔

فَجَعَلۡنٰهُمۡ سَلَفًا وَّمَثَلاً لِّلۡاٰخِرِيۡنَ. الزخرف ۵۶

پس کر دیا ہم نے انہیں سلفاً یعنی جو بھی اس قرآن کے نزول سے پہلے اس دنیا میں آئے انہیں ایک ایک کو گزرے ہوئے کر دیا اور نہ صرف انہیں ایک ایک کو گزرے ہوئے کر دیا بلکہ انہیں ایک ایک کو مثل کر دیا الآخرین کے لیے یعنی اس قرآن کے نزول کے بعد آنے والوں کے لیے اس کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک آنے والوں کے لیے۔

آپ پیچھے بھی تفصیل کیساتھ یہ جان چکے ہیں کہ قرآن میں مثلوں سے قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کے لوگوں کا ہی ذکر کیا گیا ہے۔ جہاں قوموں کا ذکر ہے تو وہاں اصل میں ان قوموں کا ذکر نہیں بلکہ ان کی مثل موجودہ قوم یعنی دنیا میں آباد موجودہ لوگوں کا ذکر ہے جو کہ ایک قوم کی صورت اختیار کر چکے ہیں۔ جہاں امت کا ذکر ہے تو وہاں اصل ذکر موجودہ امت کا ہے لیکن قرآن میں اس امت کا نام نہیں لیا گیا کیوں کہ قرآن میں مثلیں بیان کی گئی ہیں اور جہاں رسولوں ونبیوں کا ذکر ہے تو وہاں اصل میں ان رسولوں ونبیوں کا ذکر نہیں جو گزر چکے بلکہ وہ اس امت میں آنے والے رسولوں اور نبیوں کا ذکر کیا گیا۔

اس قرآن کے نزول سے پہلے تک جو جو بھی دنیا میں آیا خواہ وہ کوئی قوم تھی، امت تھی، رسول تھے یا نبیّن سب کے سب ایک ایک کو گزرے ہوئے کر دیا اور ایسا نہیں کہا گیا کہ ان میں سے کسی کو استثنیٰ دیا گیا نہیں بلکہ آیت کی ابتداء ''ف'' کیساتھ ہوتی ہے جو شدت کیساتھ تاکیداً بات ہو رہی ہے کہ جیسا کہا جا رہا ہے بالکل ویسا ہی ہے اس میں رائی برابر بھی کوئی شک وشبہ نہیں **فَجَعَلۡنٰهُمۡ سَلَفًا** پس کر دیا انہیں ایک ایک کو گزرے ہوئے۔ اب اگر کوئی یہ کہے کہ نہیں فلاں رسول کو تو اللہ نے آسمانوں پر اٹھایا اور وہ زندہ ہے جیسے کہ بنی اسرائیل میں سے یہود کا کہنا ہے الیاس کو زندہ آسمانوں پر اٹھا لیا گیا تھا وہ دوبارہ آئیں گے اسی طرح عیسائیوں اور خود کو مسلمان کہلوانے والوں کا کہنا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم کو زندہ آسمانوں پر اٹھا لیا وہ بھی دوبارہ آئیں گے اگر ان لوگوں کے ان عقائد کو مان لیا جائے تو یہ عملاً قرآن کا کفر یعنی انکار ہوگا زبان سے بے شک آپ قرآن پر ایمان کے دعویدار ہوں مگر یہ محض دھوکا ہوگا جو آپ خود اپنے آپ کو دے رہے ہیں اللہ نے دوٹوک الفاظ میں یہ بات واضح کر دی کہ اس قرآن کے نزول سے پہلے جو جو بھی دنیا میں آیا انہیں ایک ایک کو گزرے ہوئے کر دیا ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں کہ جو آیا تھا اور سلف نہ ہو چکا ہو۔

اب یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جو بھی اس قرآن کے نزول سے پہلے آئے اگر انہیں ایک ایک کو سلف کر دیا گیا یعنی گزرے ہوئے کر دیا گیا تو پھر جو عیسیٰ کے دوبارہ دنیا میں آنے کا ذکر ملتا ہے اس کی حقیقت کیا ہے؟ کیا عیسیٰ نے نہیں آنا؟ اور اگر آنا ہے تو پھر وہ کون سا عیسیٰ ہے اگر عیسیٰ ابن مریم نہیں تو؟

تو اس سوال کا جواب تو قرآن خود یہیں اسی آیت میں دے رہا ہے ذرا غور کریں جو بھی اس قرآن کے نزول سے پہلے دنیا میں آئے انہیں ایک ایک کو گزرے ہوئے کر دیا نہ صرف گزرے ہوئے کر دیا بلکہ انہیں ایک ایک کو مثل کر دیا الآخرین کے لیے یعنی ان کے بعد آنے والوں کے لیے تو اس سے بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم بنی اسرائیل میں آئے تھے بقول قرآن انہیں پس سلف کر دیا کہ ان کے سلف ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے اور نہ صرف انہیں سلف کر دیا یعنی گزرا ہوا کر دیا بلکہ انہیں مثل کر دیا الآخرین کے لیے تو اس کا مطلب کہ جس عیسیٰ کے آنے کا ذکر ملتا ہے یا عقیدہ آج تک پایا جاتا ہے وہ عیسیٰ ابن مریم نہیں بلکہ ابن مریم تو سلف ہو چکا اور انہیں مثل کر دیا الآخرین کے لیے تو وہ ابن مریم کی مثل عیسیٰ نے آنا تھا۔

جہاں جہاں قرآن میں عیسیٰ ابن مریم کا ذکر ملتا ہے وہ اصل میں اس امت کے آخر میں بعث کیے جانے والے عیسیٰ کی تاریخ ہے سلف کی مثل سے۔ تھوڑا سا غور

کریں گے تو ساری بات سمجھ میں آجائے گی کہ امت بنی اسرائیل کا قرآن میں بار بار ذکر کیا گیا جو امت سلف ہو چکی جب امت بنی اسرائیل سلف ہو چکی تو اسے مثل کر دیا گیا بعد والی امت کے لیے یوں قرآن میں جہاں جہاں امت بنی اسرائیل کا ذکر ہے وہ اصل میں موجودہ امت کا ذکر کیا جا رہا ہے مثل کی صورت میں۔

امت بنی اسرائیل سلف ہو چکی تو اس امت کے بعد جو امت آخر تھی وہ یہ موجودہ امت ہے امت محمد یوں یہ امت، امت بنی اسرائیل کی مثل ہے۔ بنی اسرائیل کے شروع میں موسیٰ کو بعث کیا گیا موسیٰ کو سلف کر دیا گیا تو اس امت کے شروع میں موسیٰ کی مثل محمد کو بعث کیا گیا، اُس امت کے آخر میں عیسیٰ ابن مریم کو بعث کیا گیا اور عیسیٰ ابن مریم سلف ہو چکا تو اس امت کے آخر میں ابن مریم کی مثل عیسیٰ کو بعث کیا جانا تھا۔

اب آگے دیکھیں سورۃ الزخرف کی اگلی آیت میں کیا کہا گیا جو آپ کو چونکا دے گا۔

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلاً اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ. الزخرف ۵۷

وَلَمَّا اور جو کہ سلف کی مثل ضُرِبَ اسے ہر طرح سے کھول کھول کر واضح کر دیئے جانے کے باوجود اسے چھپا دیا گیا اس کے باوجود ہم اسے سامنے لے آئے۔ اب یہاں تک یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ سلف اور مثل تو بہت ساروں کو کیا گیا یہاں کس کی بات ہو رہی ہے کون سے سلف کی مثل کی بات ہو رہی ہے جسے سامنے لایا گیا تو آگے اسی سوال کا جواب موجود ہے ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلاً ابن مریم یعنی مریم کے بیٹے کی مثل کو اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ تب تیری قوم یعنی محمد کی قوم اس سے پوری شدت کیساتھ روکی جا رہی ہے بالکل یہی ماضی میں بھی ہو چکا یعنی ماضی میں بھی اسی طرح روکا جا چکا۔

اب یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب ابن مریم کی مثل عیسیٰ کو سامنے لایا گیا تب محمد کی قوم کو اس سے روکا جا رہا ہے یعنی اس کی کسی بات کو تسلیم نہیں کرنا ان کی دعوت پر کان نہیں دھرنے، اس کے خلاف محاذ کھولا جا رہا ہے لوگوں کو اس کے خلاف اکسایا جا رہا ہے اشتعال دلایا جا رہا ہے تو ایسا کرنے والے کون ہیں؟

کون ہیں جو لوگوں کو ابن مریم کی مثل عیسیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ہونے پر اس سے روک رہے ہیں؟

تو اس سوال کا جواب بالکل واضح ہے اور قرآن میں جگہ جگہ اس سوال کا جواب موجود ہے۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَالَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ. الاعراف ۵۹

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ. الاعراف ۶۰

ان آیات میں نوح کا اس کی قوم کی طرف بھیجے جانے کا ذکر کیا گیا اور رسول کیوں بھیجا جاتا ہے قرآن اس کا جگہ جگہ جواب دے رہا ہے کہ رسول بھیجا جاتا ہے البیّنات کیساتھ یعنی رسول آکر حق کھول کھول کر واضح کر دیتا ہے اس قدر کھول کھول کر واضح کر دیتا ہے کہ کم سے کم عقل کو بھی سمجھ آجائے کہ حق کیا ہے اور دوسری بات رسول نہ صرف بشارت دیتا ہے بلکہ متنبہ بھی کرتا ہے یعنی وہ انسانوں کو جو کر رہے ہوتے ہیں نہ صرف ان کے اعمال کا انجام کیا ہے اسے کھول کھول کر ان پر واضح کر دیتا ہے بلکہ ان کو متنبہ بھی کرتا ہے، ان پر واضح کرتا ہے کہ اپنے ان مفسد اعمال کو ترک کر دو ورنہ عنقریب تمہارا انجام کیا ہونے والا ہے پھر اگلی آیت میں ذکر کیا گیا کہ نوح کی مخالفت کی گئی نوح کیخلاف محاذ کھولا گیا اور وہ محاذ کھولنے والے کون تھے ان کا ذکر کیا گیا قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖٓ کہا اس کی قوم کے الملا نے۔ ملا کہتے ہیں ان لوگوں کو جو بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہوتے ہیں جو راہنمائی کر رہے ہوتے ہیں جنہیں لیڈر کہا جاتا ہے جن کے پیچھے لوگ چلتے ہیں ان کی باتیں مانتے ہیں۔ نوح کی قوم سے جو الملا تھے یعنی جو بڑے تھے جو راہنما بنے ہوئے تھے انہوں نے کہا اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ اس میں کچھ شک نہیں ہم تو تجھے دیکھ رہے ہیں ہر لحاظ سے سو فیصد گمراہیوں میں، تجھے تو حق کا علم ہی نہیں تجھے تو دین کی الف ب کا بھی علم نہیں۔

اب ذرا غور کریں نوح کیا کرنے آئے تھے؟ نوح تو حق واضح کرنے آئے تھے اب اگر کوئی ان کی مخالفت کرتا ہے کوئی یہ کہتا ہے کہ اس شخص یعنی نوح کو دین کی الف ب کا بھی علم نہیں تو وہ کون ہو سکتا ہے؟

وہی لوگ ہو سکتے ہیں اور تھے جو نوح کے آنے سے پہلے اس گدی پر بیٹھے ہوئے تھے جو اس وقت دین کے حق کے ٹھیکیدار بنے ہوئے تھے جیسے آج ملاں طبقہ ہے جو مختلف القابات سے جانا جاتا ہے۔

اسی طرح باقی رسولوں کا بھی ذکر کیا گیا جو کہ آگے اپنے موضوع کے تحت تفصیل کیساتھ ذکر آئے گا اور پھر ہر رسول کو ساحر کہا گیا۔ ساحر سحر سے ہے اور سحر کہتے

ہیں کسی شئے پر دسترس پانے کو کنٹرول پانے کو اسے اپنے تابع کرنے کو اور ساحر کہتے ہیں جو مخلوقات پر دسترس پانے کا علم رکھتا ہے مخلوقات کو کنٹرول کرنے کا علم رکھتا ہے انہیں اپنی مرضی کیمطابق استعمال کرنے کا علم رکھتا ہے۔ اب ذرا غور کریں اگر آپ کسی مخلوق پر دسترس پانا چاہتے ہیں تو ایسا کیسے ممکن ہے؟ ایسا ایک ہی صورت ممکن ہے کہ آپ اس کے بارے میں علم حاصل کریں پھر اس علم کے ذریعے اس پر آپ دسترس پا سکتے ہیں اسے اپنے تابع کر سکتے ہیں جیسے آج بادلوں کو تابع کیا جا چکا، اگانے پر دسترس پالی گئی، کتنی ہی مخلوقات کو مسخر کیا جا چکا ہے یعنی ان پر دسترس پالی گئی ہے اور جو لوگ ایسا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں جو ایسا کر رہے ہیں ان کو عربوں کی زبان عربی میں ساحر کہا جاتا ہے مگر آپ انہیں سائنسدان کے نام سے جانتے ہیں۔

ہر رسول کو ساحر یعنی سائنسدان کہا گیا اب آپ کو یہ بات بھی کھل کر سمجھ آجائے گی کہ کیوں ہر رسول کو ساحر یعنی سائنسدان کہا گیا اور ساتھ یہ بھی کہا گیا کہ اس کو تو دین کی الف ب کا بھی علم نہیں۔ اس لیے کیونکہ جب جب بھی رسول آتا ہے تو اس وقت سو فیصد گمراہیاں ہی ہوتی ہیں کسی کو بھی دین کا علم نہیں ہوتا اور دین کے نام پر خرافات گھڑ رکھی ہوتی ہیں، جب بھی رسول آیا تو اس نے حق کھول کھول کر واضح کیا اور بدلے میں اسے کہا گیا کہ اسے تو دین کی الف ب کا بھی علم نہیں یہ تو صرف سائنس کی باتیں کرتا ہے یہ تو سائنسدان ہے۔

اب آپ خود اس سوال کا جواب تلاش کریں کہ آج کس کیساتھ ایسا ہو رہا ہے اور کون کر رہے ہیں؟ حقیقت بالکل آپ کے سامنے ہے کہ جب ابن مریم کی مثل عیسیٰ کو سامنے لایا گیا تو اس وقت دین کے ٹھیکیدار ملاں طبقے نے لوگوں کو اس سے پوری شدت کیساتھ روکنا شروع کر دیا ان کا کہنا ہے کہ یہ تو ساحر یعنی سائنسدان ہے اس کو تو دین کا علم ہی نہیں اس کے قریب بھی مت جانا اس کی بات نہ سننا اس کی دعوت پر کان بھی نہ دھرنا۔

وَقَالُوٓا ءَ اٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْن۔ الاعراف ۵۸

اور کہہ رہے ہیں یعنی ابن مریم کی مثل عیسیٰ کے ردعمل میں جو کہہ رہے ہیں وہ یہ ہے کہ کیا ہمارے جو اٰلِهَة ہیں یعنی وہ لوگ جن کی اطاعت ہم کر رہے ہیں جن کی بات ہم مان رہے ہیں جن کے پیچھے ہم چل رہے ہیں اتنے بڑے بڑے مفسر، علامہ، حضرت، مفتیان، شیوخ، محدث، نامور بڑی بڑی اسلامی یونیورسٹیاں، مدارس، اتنی بڑی بڑی شخصیات جنہوں نے تراجم وتفاسیر کیے، امام وہ سب خیر ہیں یعنی ان کی بات ماننے میں فائدہ ہے بہتری ہے وہ سچے ہیں یا پھر یہ اکیلا؟ کیا اس اکیلے کو سمجھ آیا کہ حق کیا ہے باقی کسی کو حق سمجھ نہ آیا جو ہمارے اتنے بڑے بڑے علماء، محدثین، امام وغیرہ ہیں؟ اس اکیلے کو قرآن کی سمجھ آگئی یہ اکیلا سچا ہے اور باقی سب کے سب غلط ہیں یہ اکیلا حق پر اور کیا باقی سب کے سب آج تک باطل تھے؟ اگر اس کی باتوں کو مان لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آج تک ہمارے امام، علماء، محدثین، آباؤاجداد سب کے سب کیا باطل پر تھے؟

مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ہم نے آج سے چودہ صدیاں قبل بالکل کھول کھول کر واضح کر دیا تھا ابن مریم کی مثل کے بارے میں کہ کون ہوگا کیسا ہوگا اس کی بعثت کب اور کیسے ہوگی لیکن تم لوگوں نے تمہارے آباؤاجداد نے حق کو چھپا دیا ایسے ایسے باطل عقائد ونظریات گھڑ لیے کہ جس عیسیٰ کو آخرین میں بعث کرنے کا وعدہ کیا تھا اس کی شخصیت کو مکمل طور پر چھپا دیا گیا اس کے باوجود ہم پھر سامنے لے آئے نہ صرف ابن مریم کی مثل عیسیٰ کو سامنے لے آئے بلکہ سارا حق پھر کھول کھول کر واضح کر دیا تو کیا اس لیے اسے سامنے لائے ہیں ہر طرح سے چھپا دیئے جانے کے باوجود تیرے لیے مگر کہ اس کیساتھ جدل کیا جائے؟ یعنی کہ اس کی دعوت کو تسلیم کرنے کی بجائے اس کے ساتھ جھگڑا کیا جائے اس کیخلاف محاذ کھولا جائے بغیر کسی دلیل کے اس کی باتوں کی مخالفت کی جائے یہاں تک کہ اس نے حق ہر پہلو سے تم پر کھول کھول کر واضح کر دیا؟ نہیں ہم اس لیے اسے سامنے نہیں لائے بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ بلکہ یہ لوگ اس وقت جو موجود ہیں جن میں جن سے ابن مریم کی مثل کو بعث کیا گیا ہے جن میں ابن مریم کی مثل موجود ہے یہ لوگ ہیں ہی جھگڑالو جھگڑنے والے بات نہ ماننے والے کہ اس کے خلاف محاذ کھولے ہوئے ہیں یہ سب ماضی میں بھی ہو چکا۔

یعنی سب سے پہلی بات کہ ہم نے آج سے چودہ صدیاں قبل محمد کے ذریعے تم لوگوں میں بعث کئے جانے والے اپنے رسول عیسیٰ کے بارے میں سب کچھ کھول کھول کر واضح کر دیا تھا لیکن تم لوگوں نے کیا کیا؟ تم لوگوں نے اس کے بارے میں اتنا جھوٹ گھڑ گھڑ کے پھیلا دیا ایسے ایسے عقائد ونظریات گھڑ کر پھیلا دیئے کہ اس پر مکمل طور پر پردہ ڈال دیا کہ کوئی بھی اسے پہچان نہ سکے، تمہارے اس سب کرنے کے باوجود ہم نے تم پر عظیم احسان کیا کہ ہم نہ صرف آج ابن مریم کی مثل کو تمہارے سامنے لے آئے بلکہ اس کے حوالے سے حق ہر لحاظ سے کھول کھول کر سامنے لے آئے کہ دنیا کی کوئی طاقت اسے غلط ثابت نہیں کر سکتی اور نہ

ہی کوئی شک وشبہ رہ جاتا ہے۔

تو ہم نے اس لیے تم پر یہ عظیم احسان نہیں کیا اس لیے ابن مریم کی مثل کو سامنے نہیں لائے جو تم اس کیساتھ کر رہے ہو، لوگوں کو اس کی طرف جانے سے روک رہے ہو، اس کے خلاف محاذ کھولے ہوئے ہو، اس کیساتھ دشمنی کر رہے ہو، اس پر طرح طرح کے الزامات لگا رہے ہو، تہمتیں وملامتیں کر رہے ہو اور جس حد تک دشمنی میں بڑھ سکتے ہو آگے بڑھ رہے ہو، اس کے خلاف انہی بے بنیاد و باطل عقائد کا سہارا لیکر لوگوں کو اس سے روک رہے ہو کہ عیسیٰ نے زندہ آسمان سے اترنا تھا یہ تو آسمان سے نہیں اترا، وہ تو بنی اسرائیل والا عیسیٰ تھا یہ تو آج ہم میں ہی پیدا ہوا، اس کے پاس تو معجزات ہونا تھا لیکن اس کے پاس تو معجزات نہیں ہیں وغیرہ وغیرہ۔

تو ہم اس لیے سامنے نہیں لائے کہ تم اس کے ساتھ ایسا کرو کہ ہم ایسا کرنے کے لیے اسے سامنے لائے ہیں بلکہ ہم تو اس مقصد کے لیے سامنے لائے کہ تم پر حق واضح کر دیا جائے کیوں کہ تم رات دن دعائیں کرتے رہے اور کر رہے ہو کہ اے اللہ ہمیں ہدایت دے، ہمیں حق دیکھا، ہم پر حق کھول کھول کر واضح کر دے، اب اگر تم حق کو تسلیم کرنے کی بجائے ہمارے بھیجے ہوئے ابن مریم کی مثل عیسیٰ کیساتھ ایسا کرتے ہو تو جان لو ہم نے ایسا نہیں کہا ہم اس مقصد کے لیے سامنے نہیں لائے بلکہ تم لوگ ہو ہی ایسے تم لوگ ماضی میں بھی رسولوں کیساتھ ایسا ہی کر چکے ہو۔

اب ذرا غور کریں محمد کے بعد سے آج تک کیا کبھی ایسا ہوا؟ اور کیا آج پہلی بار نہیں ہو رہا؟ کیا آج میرے بارے میں یہ نہیں کہا جا رہا ہے کہ کیا یہ اکیلا حق پر ہے اور ہمارے علما، حضرت، مفتیان، شیوخ، مفسر، امام، محدث وغیرہ سب کے سب باطل تھے؟ کیا اس اکیلے کو ہی آج حق سمجھ آیا آج تک باقی کسی کو حق سمجھ نہ آیا؟

کیا آج یہ سب میرے ساتھ نہیں ہو رہا؟ میرے ساتھ دشمنی نہیں کی جا رہی؟ لوگوں کو میری دعوت سننے سے روکا نہیں جا رہا؟ مجھ پر طرح طرح کے الزامات، تہمتیں اور ملامتیں نہیں کی جا رہیں؟ میرے خلاف طرح طرح کے محاذ نہیں کھولے جا چکے؟ حقیقت آج آپ کے سامنے ہے۔

اس امت کے اس قوم کے آخرین میں جب احمد عیسیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بعث کیا جانا تھا تو اس سے پہلے اس کے بارے میں ایسے باطل عقائد و نظریات کو عام ہونا تھا کہ کوئی بھی اسے پہچان نہ سکے اور کیا آج اللہ نے عیسیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں پھر سے سارا حق کھول کھول کر اس طرح واضح نہیں کر دیا کہ دنیا کی کوئی بھی طاقت چاہ کر بھی غلط ثابت نہیں کر سکتی اور ہر ایک کے لیے حجت ہے؟ حق ہر لحاظ سے آپ کے سامنے ہے اور پھر آگلی آیت میں ہے

اِنۡ هُوَ اِلَّا عَبۡدٌ اَنۡعَمۡنَا عَلَيۡهِ وَجَعَلۡنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ. الزخرف ۵۹

اِنۡ هُوَ اِلَّا عَبۡدٌ نہیں ہے ھُوَ یعنی ابن مریم کی مثل عیسیٰ مگر جب تک وہ دنیا میں موجود ہے اور جو وہ کر رہا ہے وہ غلامی کر رہا ہے **اَنۡعَمۡنَا عَلَيۡهِ** انعام کیا ہم نے اس پر۔ انعام کی ضد ہے عذاب، انعام کے معنی ہیں کہ اللہ نے جن اعمال کے کرنے کا حکم دیا یعنی احسن اعمال، کسی بھی بشر کے احسن اعمال کے رد اعمال بھی احسن ہی آتے ہیں کسی بھی احسن عمل کا رد عمل جو کہ احسن آتا ہے جس سے فائدہ ہی فائدہ ہوتا ہے عربی میں انعام کہلاتا ہے اور اس کے بالکل برعکس وہ اعمال جن سے اللہ نے منع کیا یعنی مفسد اعمال، کسی بھی بشر کے اپنے ہی ہاتھوں سے کیے ہوئے مفسد اعمال کے رد اعمال بھی برے اور ہلاکت خیز ہی آتے ہیں جس سے انسان کو نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اسے عربی میں عذاب کہتے ہیں۔

یعنی احسن عمل کا رد عمل بھی احسن ہی آتا ہے جس میں خیر یعنی فائدہ ہی فائدہ ہوتا ہے اسے انعام اور مفسد عمل کا رد عمل تباہ کن آتا ہے جس میں شر یعنی نقصان کا ہی سامنا کرنا پڑتا ہے اسے عربی میں عذاب کہتے ہیں۔

ابن مریم کی مثل عیسیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب اللہ سامنے لایا اس کے باوجود اس کے بارے میں ایسے ایسے بے بنیاد و من گھڑت عقائد و نظریات اخذ کیے جا چکے تھے جس سے اس کی حقیقت پر بالکل پردہ پڑ چکا تھا ابن مریم کی مثل عیسیٰ کی پہچان یا اس کی بعثت بالکل چھپا دی گئی تھی اس سب کے باوجود جب اللہ عیسیٰ کو سامنے لے آیا اور عیسیٰ اللہ کے رسول نے اس ذمہ داری کو پورا کرنا شروع کیا یعنی جب ابن مریم کی مثل عیسیٰ آیا تو اس نے سب کچھ کھول کھول کر رکھ دیا حق کھول کھول کر واضح کر دیا تو سامنے سے جو رد عمل سامنے آیا وہ یہی کہ کیا یہ اکیلا سچا ہے؟ اس اکیلے کو ہی دین سمجھ آ گیا باقی سب کے سب کیا باطل ہیں وغیرہ

وغیرہ؟ اس کے علاوہ جب انہوں نے دیکھا کہ یہ تو ہمیں میں سے ہے ہمیں میں پیدا ہوا، پلا بڑھا، ہماری ہی طرح ایک بشر ہے جو کھاتا ہے، پیتا ہے، بالکل ہماری ہی طرح نظر آتا ہے، ہماری ہی زبان بولتا ہے تو ایسا کیسے ہوسکتا ہے کہ یہ عیسیٰ ہو یہ اللہ کا رسول ہو؟

نہیں ایسا نہیں ہوسکتا بھلا ایک پنجابی اور اردو بولنے والا کس طرح اللہ کا رسول ہوسکتا ہے؟ اگر تو کوئی عرب ہوتا کسی دوسری قوم سے ہوتا تو چلو پھر بھی سوچا جا سکتا تھا لیکن ہمیں میں سے اور پنجابی اور اردو بولنے والا؟ نہیں نہیں یہ اللہ کا رسول نہیں ہوسکتا، ہماری ہی طرح کھاتا پیتا ہے، اسے ہماری ہی طرح حاجات لاحق ہیں اس کے بیوی بچے ہیں اسے اللہ کا رسول عیسیٰ تسلیم کرلیں ایسا کیسے ہوسکتا ہے؟ یہ اللہ کا رسول نہیں ہوسکتا ہم اسے کیسے رسول مان لیں اسے کیسے وہی عیسیٰ تسلیم کرلیں جس کے آنے کی بشارت دی گئی اور آج تک اس کا انتظار کیا جاتا رہا۔

پھر اس کے پاس تو معجزات نہیں ہیں، یہ تو آسمانوں سے نہیں اترا، جس عیسیٰ نے آنا تھا اس کے پاس تو معجزات ہونے تھے اسے تو آسمانوں سے اترنا تھا جو عیسیٰ کے بارے میں ہمارے عقائد ونظریات ہیں یہ ان میں سے کسی پر بھی پورا نہیں اترتا اس لیے یہ عیسیٰ اللہ کا رسول نہیں ہوسکتا۔

یعنی خود کو امت محمد کہلوانے والوں نے اس امت کے آخر میں آنے والے عیسیٰ کے حوالے سے طرح طرح کے نظریات وعقائد گھڑ رکھے ہیں طرح طرح کے تصورات گھڑ رکھے ہیں تو ایسے میں اگر کوئی ایسا بشر سامنے آجاتا ہے جو ان کی توقعات اور تصورات کے بالکل برعکس ہو تو ظاہر ہے ان کے لیے یہ بہت عجیب سی بات ہوگی اور سب سے بڑی بات تو یہ کہ یہ کیسا رسول ہے جو پنجابی اور اردو وغیرہ بولتا ہے تو اسی کا اللہ نے جواب دے دیا۔

اِنۡ هُوَ اِلَّا عَبۡدٌ اَنۡعَمۡنَا عَلَيۡهِ یہ لوگ تو کہتے ہیں کہ کیا یہ اکیلا سچا ہے تو اللہ نے کہا کہ یہ عیسیٰ اصل میں ہے کیا؟ یہ عیسیٰ اصل میں تمہاری ہی طرح انسان نہیں ہے بلکہ یہ تو ھُوَ ہے یعنی اللہ اس کی صورت میں تم سے کلام کر رہا ہے یہ ھُوَ ہے۔

اور آپ پیچھے جان چکے کہ ھُوَ اللہ ہے یعنی جو کچھ بھی موجود ہے اور اور کرتے جاؤ تو جب اور ختم ہو کر ماضی میں چلا جائے تو ایک ہی وجود سامنے آئے گا جو کہ اللہ ہے تو جو کچھ بھی موجود ہے اگر تو الحی القیوم ہے تو اللہ ہی کی ذات ہے اللہ ہے اللہ کا وجود ہے اور اگر الحی القیوم نہیں ہے یعنی جس مقصد کے لیے وجود دیا گیا خلق کیا گیا اس مقصد کو جان کر پہچان کر اس کو پورا نہیں کر رہا اس پر ہر لمحے قائم نہیں ہے تو اللہ نہیں بلکہ اس کا شریک ہے تو یہ ابن مریم کی مثل عیسیٰ اللہ کا رسول کیا ہے یہ ایک تو ھُوَ میں آتا ہے اور دوسرا یہ الحی القیوم ہے یہ جب تک موجود ہے اللہ ہی کی غلامی کر رہا ہے جس کے سبب ہم نے اس پر انعام کیا یعنی اسے اپنی غلامی کے بدلے اس مقصد کے لیے چن لیا۔

مطلب یہ کہ یہ جو تم نے عیسیٰ کے لیے شرائط گھڑ رکھی تھیں اللہ کے ہاں ایسی کوئی شرائط نہیں ہیں کہ ان پر پورا اترے گا تو رسول ہوسکتا ہے ورنہ نہیں جیسے کہ اس کی زبان پنجابی وار دو کیوں ہے یہ عرب کیوں نہیں یہ ہمیں میں سے کیسے ہوسکتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اللہ کے ہاں رسول کے انتخاب کے لیے ایسی شرائط کوئی معنی نہیں رکھتیں اور نہ ہی کوئی وجود رکھتی ہیں بلکہ اللہ کے ہاں رسول کے انتخاب کے لیے صرف اور صرف ایک ہی شرط ہے اور وہ ہے صرف اور صرف اللہ کی خالص غلامی کرنا۔

تو جو کوئی بھی ہوتا خواہ وہ کالا ہوتا، گورا ہوتا، کوئی عربی ہوتا یا عجمی یا کوئی بھی ہوتا وہ خالص اللہ کی غلامی کرتا تو اس کا اس مقصد کے لیے انتخاب کیا جاتا، اب اگر اللہ نے عیسیٰ کی بعثت کے لیے جو شرط عائد کیں اس پر یہ پورا اترا تو اس میں اچنبے والی کون سی بات ہے؟ اگر تم میں سے کوئی بھی اس شرط پر پورا اترتا تو اس کا انتخاب کرلیا جاتا لیکن تم لوگوں نے کیا کیا؟ تم نے بھی تو وہی کیا جو بنی اسرائیل نے کیا ان سے بھی وعدہ کیا تھا کہ ہم تم میں تمہی سے اپنا رسول بعث کریں گے تمہارے آخرین میں جب تم ضلالِ مبینِ میں ہوں گے تو جب وہ وقت آیا تو بجائے یہ کہ کوئی سوچتا کہ رسول نے اس مسیحا نے جس کا وعدہ کیا گیا اس نے ہمیں میں سے ہی تو آنا ہے ہمیں میں سے ایک مرد اور ایک عورت کی اولاد ہوگا تو کیوں نہ ہم وہ مرد و عورت بنیں ان میں سے کسی نے بھی ایسا سوچنے اور ایسا بچہ وجود میں لانے کی بجائے یا ایسا بننے کی بجائے خود ساختہ عقائد ونظریات کی بنیاد پر انتظار ہی کیا اور جب اس کو بعث کیا تو انہوں نے نہ صرف اس کی ماں پر زنا کی تہمت لگائی بلکہ اسے اللہ کا رسول تسلیم کرنے کی بجائے تمہاری ہی طرح اعتراضات کرتے ہوئے اس کا کذب کیا اس کیساتھ دشمنی کی اور یہی سمجھ رہے تھے کہ وہ اللہ کے چہیتے ہیں اور بہت بڑا معرکہ انجام دے رہے ہیں اور آج تم کیا کر رہے ہو؟ کیا آج تم نے بھی وہی نہیں کیا اور وہی نہیں کر رہے؟

جان لو یہ احمد عیسیٰ ہمارا رسول ہے وہی رسول جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا جس کو آخرین میں بعث کیا جانا تھا اور یہ ایسے ہی اس مقام پر نہیں پہنچا بلکہ اس کی پوری

زندگی میں جھانکو اس کو طرح طرح سے آزمایا گیا یہ ہر آزمائش پر پورا اترا، کہیں بھی اس نے اپنی خواہشات کی اتباع نہیں کی، اس نے اللہ کی غلامی میں کسی بھی رشتے کو رکاوٹ نہیں بننے دیا کوئی ناراض ہوا کسی نے پاگل کہا کسی نے ملامت کی کسی نے تہمتیں لگائیں اور کسی نے دشمنی کی اس کے باوجود اس نے کسی کی ملامت کی پرواہ نہیں کی وہ سب برداشت کیا اگر پرواہ کی تو صرف اور صرف اپنے ربّ کی، طرح طرح سے آزمایا گیا سخت سے سخت حالات سے گزارا گیا ہر طرح کی قربانی دی کہیں بھی نہیں ڈگمگایا ثابت قدم رہا کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔ تو کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے؟ کوئی ایسا بنا؟ نہیں نا؟ بلکہ تم سب کے سب تو اس کے بالکل برعکس انتظار کر رہے تھے کہ وہ آسمانوں سے اترے گا کیا اللہ نے کہیں تم سے ایسا وعدہ کیا تھا؟ نہیں بالکل نہیں بلکہ آج تک تم اللہ پر افتراء کرتے رہے۔

اگر تم میں سے کسی نے اللہ کی غلامی کی ہوتی تو اس پر واضح کر دیا جاتا کہ عیسیٰ نے تمہی میں سے آنا ہے جب تمہی میں سے آنا ہے تو پھر اگر وہ سوچتا کہ وہ میں ہی کیوں نہیں ہو سکتا اگر میں ان شرائط پر پورا اتروں تو کیا اللہ اس کا اس مقصد کے لیے انتخاب نہ کرتا؟ اگر وہ لالچ کے تحت ایسا بننے کی کوشش کرتا تو اللہ کبھی بھی اس کا انتخاب نہ کرتا کیوں کہ کوئی اللہ کو دھوکا نہیں دے سکتا صرف اسی کا ہی انتخاب ہوتا جو واقعتاً خالص اللہ کا غلام ہوتا۔ تو اگر اس نے یعنی احمد عیسیٰ نے حق کو پہچان کر اس پر عمل کیا خالص اللہ کی غلامی اختیار کی خواہ کتنے ہی سخت حالات کیوں نہ آئے ان میں ڈٹ گیا حق پر کسی قسم کا سمجھوتہ نہ کیا تو پھر اس میں اچنبے والی کون سی بات ہے کہ ایک پنجابی و اردو بولنے والا اللہ کا رسول ہے۔

او رائے عقل کے اندھو ذرا غور تو کرو کیا تم اردو و پنجابی بولنے والے نہیں؟ کیا تمہاری زبان اردو نہیں ہے؟ جب تمہاری زبان اردو ہے تو پھر یہ تو ہم نے قدر میں کر دیا کہ تم میں سے ہی تمہارے طرف تمہاری ہی زبان میں اپنا رسول بعث کرنا تھا نہ کہ تم میں کسی غیر قوم سے اور غیر زبان میں۔

وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اور کر دیا ہم نے اسے یعنی اس امت اس قوم کو مثل بنی اسرائیل کی۔

پیچھے یہ بات بالکل کھول کر واضح کی جا چکی کہ الاولین جو کہ اس قرآن کے نزول سے پہلے دنیا میں آئے انہیں ایک ایک کو سلف یعنی گزرے ہوئے کر دیا اور نہ صرف گزرے ہوئے کر دیا بلکہ انہیں ایک ایک کو مثل کر دیا الآخرین کے لیے بعد والوں کے لیے۔ اس آیت کے آخر میں اسے بنی اسرائیل کی مثل کرنے کا کہا گیا تو بنی اسرائیل امت تھی جو کہ سلف ہو چکی تو یہاں وَجَعَلْنٰهُ اسے یعنی اس موجودہ امت جو کہ امت محمد ہے اسے کر دیا مَثَلًا لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مثل بنی اسرائیل کی۔ یہ لوگ جو طرح طرح کے اعتراضات اٹھا رہے ہیں جو خود کو امت محمد ہونے کے دعوے دار ہیں خود کو مسلمان کہلوانے والے ہیں انہیں امت بنی اسرائیل کی مثل کر دیا۔

مطلب یہ کہ جس طرح بنی اسرائیل کے آخرین میں عیسیٰ ابن مریم کو بعث کیا گیا تو جو کچھ بنی اسرائیل نے اس کیساتھ کیا یہ امت جو کہ بنی اسرائیل کی مثل ہے یہ امت ابن مریم کی مثل عیسیٰ کیساتھ بالکل ویسا ہی کرے گی اور پھر نتیجہ بالکل ویسا ہی نکلے گا جیسا نتیجہ پہلے بنی اسرائیل میں نکل چکا۔ بنی اسرائیل میں سے ان کی طرف عیسیٰ ابن مریم کو بعث کیا گیا البیّنات کیساتھ جب بنی اسرائیل میں عیسیٰ ابن مریم کو بعث کیا گیا تو اس نے اس وقت وہ سب کھول کھول کر رکھ دیا جس میں بھی وہ آپس میں اختلافات کر رہے تھے حق اس قدر کھول کھول کر رکھ دیا کہ بنی اسرائیل کے ملاؤں کی حقیقت چاک کر کے رکھ دی کوئی بھی ملاں اس کا سامنا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا تھا ان ملاؤں پر ہر لحاظ سے واضح ہو چکا تھا کہ یہی وہی المسیح اللہ کا رسول ہے جس کا اللہ نے وعدہ کیا ہوا ہے لیکن ان ملاؤں نے استکبار کیا کہ اگر ہم اسے رسول تسلیم کریں گے تو ہم آج تک جو کرتے آئے وہ سب کا سب باطل یوں لوگ ہمارے بارے میں کیا سوچیں گے اور اپنی دکانداری کو بچانے کے لیے انہوں نے یہی منصوبہ بندی کی کہ علم کے میدان میں تو اس کا مقابلہ ہو ہی نہیں سکتا جو بھی اس کے مقابلے میں سامنے آئے گا وہ بالکل ننگا ہو جائے گا وہ منہ دکھانے کے لائق بھی نہیں رہے گا اس لیے بہتر یہی ہے کہ عوام کو اس کے خلاف بھڑکایا جائے اشتعال دلایا جائے جب لوگ اس کے خلاف سڑکوں پر نکلیں گے تو حکومت پر دباؤ پڑے گا جس کے نتیجے میں اس کے خلاف فساد فی الارض کا مقدمہ درج کروا کر اسے بذریعہ صلیب قتل کر دیا جائے اور اگر اس کو رستے سے نہ ہٹایا تو ہم ملاں پوری دنیا کے سامنے ننگے ہو جائیں گے اگر عوام تک اس کی دعوت پہنچ گئی لوگوں نے اس کی دعوت کو سننا دیکھنا شروع کر دیا تو اس کی دعوت میں ایسا جادو ہے کہ کوئی بھی انکار یا رد نہیں کر سکتا اس لیے صرف اور صرف یہی کہ اسے رستے سے ہٹا دیا جائے، وہ اپنے اس مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے جیسے بنی اسرائیل اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے بالکل اسی طرح یہ امت جو کہ بنی اسرائیل کی مثل ہے یہ بھی اپنے

مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتی یہ اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے۔

بنی اسرائیل میں بعث کیے جانے والے عیسیٰ ابن مریم اللہ کے رسول کا مکمل واقعہ پیچھے تفصیل کیساتھ گزر چکا اس لیے یہاں صرف موضوع کے اعتبار سے مختصر بات کی گئی تا کہ موضوع زیادہ طویل نہ ہو جائے۔

پھر اگلی آیت کی صورت میں آج سے چودہ صدیاں قبل آج کی تاریخ اتارتے ہوئے اللہ کا کہنا ہے۔

وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنكُم مَّلَٰٓئِكَةً فِى ٱلْأَرْضِ يَخْلُفُونَ. الزخرف ٦٠

وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنكُم اور اگر ہمارا قانون ہے اس مقصد کے لیے تمہی سے یعنی اگر زمین پر تم بشر آباد ہو زمین پر تمہیں خلف کیا گیا یعنی زمین کا اختیار تمہیں دیا گیا تو ہمارا قانون یہی ہے کہ تمہی میں سے ہی رسول بعث کیے جائیں مَّلَٰٓئِكَةً فِى ٱلْأَرْضِ يَخْلُفُونَ اگر ملائکہ زمین میں خلف ہوتے یعنی زمین کا اختیار ان کو دیا جاتا ان کے پاس ہوتا تو ظاہر ہے ہم ملائکہ میں ملائکہ سے ہی رسول بھیجتے لیکن کیا زمین پر ملائکہ آباد ہیں؟ کیا تم ملائکہ ہو؟ اگر تم ملائکہ ہوتے تو ہم ملائکہ کو ہی رسول بعث کرتے مگر جبکہ تم بشر ہو تو عقل کے اندھو پھر کیوں شور مچا رہے ہو؟ اتنے اچھل کیوں رہے ہو؟ چیخ چلا کیوں رہے ہو؟ اعتراضات کیوں کر رہے ہو؟ بلاوجہ کہ یہ ہماری ہی طرح کا ہے ہماری ہی زبان بولنے والا کھاتا پیتا بیوی بچوں والا ہے وغیرہ وغیرہ؟ جب تم انسان بشر ہو تو تمہی میں سے بشر ہی رسول بھیجا جائے گا نا؟

تم انسان بشر ہو تو رسول بھی بشر ہی ہو سکتا ہے جو تمہاری ہی زبان بولنے والا ہو جو تمہی میں سے ہو، تا کہ تم پر حق کھول کھول کر واضح کر دے کہ تمہارے پاس کسی قسم کا کوئی عذر باقی نہ رہے اس لیے یہ بشر رسول ہے تمہی میں سے تمہاری طرف اس لیے اس میں اچنبے کی کوئی بات نہیں۔

آگے اللہ نے آج اس امت اس قوم کے آخر میں بعث کیے جانے والے عیسیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہچان کے لیے عظیم نشانیاں بیان کر دیں ایسی نشانیاں کہ کسی کے لیے بھی اس کی پہچان مشکل نہ رہے۔

وَإِنَّهُۥ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَٱتَّبِعُونِ هَٰذَا صِرَٰطٌ مُّسْتَقِيمٌ. الزخرف ٦١

وَإِنَّهُۥ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ اور اس میں کچھ شک نہیں وہ یعنی ابن مریم کی مثل عیسیٰ اللہ کا رسول جسے امت محمد کے آخر میں بعث کیا گیا اس کا جتنا بھی علم ہے یعنی جو بھی علم اس کے ذریعے تمہارے سامنے لایا جا رہا ہے وہ اس الساعت کے لیے ہے جو آگے آنے ہی والی ہے۔

اس آیت میں عیسیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غیر معمولی پہچان اللہ نے واضح کر دی۔ عیسیٰ کی پہچان یہ ہے کہ جو بھی علم ہوگا اس کے پاس وہ سارے کا سارا الساعت کا ہی علم ہوگا اس سے بالکل کھل کھل کر تم پر واضح ہو جائے گا کہ الساعت کیا ہے اور وہ تمہارے سر پر آ چکی ہے اب وقت بالکل ختم ہو چکا جو کچھ بھی ہونا تھا وہ ہو چکا جو کچھ بھی آنا تھا وہ آ چکا۔

آج تک الساعت کا ترجمہ قیامت کیا جاتا رہا اور پھر یہ کہا جاتا رہا کہ قیامت کا علم صرف اللہ ہی کے پاس ہے قیامت کا علم تو کسی رسول کے پاس بھی نہیں تھا یہاں تک کہ محمد علیہ السلام کے پاس بھی نہیں تھا قیامت اچانک ہی آ جائے گی۔ اب اگر اس بات کو حق مان لیا جائے تو پہلی بات کہ قرآن میں کہیں بھی یہ نہیں لکھا کہ قیامت کا علم اللہ کے پاس ہے اللہ اس کا علم ظاہر نہیں کرے گا اور وہ اچانک آ جائیگی البتہ یہ بات الساعت کے حوالے سے کی گئی لیکن وہ بھی اس طرح نہیں جس طرح آج تک پھیلا کر عام کر دی گئی۔ بلکہ قرآن میں القیامت اور الساعت دو الگ الگ الفاظ کا استعمال ہوا ہے اور آج تک دونوں کا ترجمہ قیامت ہی کیا جاتا رہا حالانکہ قرآن الحکیم ہے اگر ان دونوں کا مطلب ایک ہی ہے تو پھر قرآن الحکیم نہیں ہو سکتا اور اگر قرآن الحکیم ہے تو پھر قرآن میں استعمال کیے جانے والے الفاظ کے درمیان اگر معمولی سے معمولی فرق بھی آتا ہے تو وہ فرق لازم تھا اسے کسی بھی صورت نظرانداز نہیں کیا جا سکتا ورنہ آپ نہ صرف قرآن بلکہ اللہ کے بھی العزیز الحکیم ہونے کا کفر کر رہے ہوں گے خواہ آپ زبان سے لاکھ دعوے کریں کہ اللہ الحکیم ہے۔

دوسری بات کہ اگر الساعت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے اور وہ اسے ظاہر نہیں کرے گا اور الساعت اچانک ہی بغیر بتائے آجائے گی تو پھر اس آیت میں ابن مریم کی مثل عیسیٰ کے لیے یہ الفاظ استعمال کیوں کیے گئے؟ وَإِنَّهُۥ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ اس میں کچھ شک نہیں وہ یعنی ابن مریم کی مثل عیسیٰ اس کو جو بھی علم ہے اس کی

ساری کی ساری دعوت وہ سارے کا سارا علم جو اس کی دعوت کی صورت میں ظاہر کیا جائے گا وہ الساعت کا علم ہے جو آگے آنے والی ہے۔ یعنی الساعت کے آنے سے فوراً پہلے عیسیٰ کو بعث کیا جائے گا اور عیسیٰ کے ذریعے الساعت کا علم انسانوں پر ظاہر کر دیا جائے گا کھول کھول کر رکھ دیا جائے یہاں تک کہ ہر ایک پر واضح ہو جائے گا کہ اب الساعت سر پر آ چکی اس کے باوجود اگر نہیں مانیں گے تو دنیا و آخرت میں سوائے ہلاکت کے ان کے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا۔
تیسری بات یہ ہے کہ اس امت کے آخر میں آنے والا عیسیٰ جو کہ بنی اسرائیل میں بھیجے جانے والے عیسیٰ ابن مریم کی مثل ہوگا اس کی پہچان یہ بتادی گئی کہ اس کا جو بھی علم ہوگا وہ الساعت کے لیے ہوگا جو کہ آگے آنے ہی والی ہوگی۔

اب آتے ہیں اس طرف کہ کیا الساعت جسے آج تک قیامت کہا جاتا رہا اس کا علم صرف اور صرف اللہ ہی کے پاس ہے اور اللہ اسے کبھی نہیں ظاہر کرے گا اور وہ اچانک ہی آ جائے گی؟ تو یہ جان لیں قرآن کی ایک آیت کی بنیاد پر ایسا کہا جاتا ہے لیکن وہ آیت مکمل بیان نہیں کی جاتی بلکہ اس آیت کی بنیاد پر آج تک ایک عظیم دھوکا دیا جاتا رہا جسے ابھی آپ پر واضح کیے دیتے ہیں۔

يَسْئَلُوْنَکَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ. الاعراف ۱۸۷

یہ وہ آیت ہے جس کی بنیاد پر آج تک یہ جھوٹ لوگوں کے دماغوں میں راسخ کر دیا گیا کہ الساعت کا علم اللہ کے سوا کسی کے پاس نہیں اور وہ اچانک ہی آ جائے گی کسی کو اس کا علم ہی نہ ہوگا حالانکہ حقیقت کیا ہے وہ ابھی آپ پر واضح ہو جاتی ہے۔

يَسْئَلُوْنَکَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا

يَسْئَلُوْنَکَ یہ جملہ ہے جو کہ چار الفاظ کا مجموعہ ہے ''ی سئلو ن ک'' شروع میں ''ی'' خودی کا اظہار کرتا ہے جسے ایک مثال سے سمجھ لیجئے مثلاً آپ کسی بھی مخلوق کو دیکھیں تو ایسا لگتا ہے جیسے کہ خود ہی وہ کام کر رہی ہے درخت خود ہی بڑا ہو رہا ہے خود ہی پھل دے رہا ہے خود ہی ہوائیں چل رہی ہیں حالانکہ کیا حقیقت یہی ہے؟

مثلاً آپ اپنے ہی جسم کے اعضاء کی مثال سامنے رکھ لیجئے جب آپ اپنے ہاتھوں سے کچھ کر رہے ہوتے ہیں تو نظر آنے میں ایسا لگتا ہے کہ ہاتھ خود بخود ہی کچھ کر رہے ہیں اسی طرح ٹانگیں خود بخود ہی چل رہی ہیں دل خود بخود ہی دھڑک رہا ہے حالانکہ حقیقت یہ نہیں ہوتی پورا جسم آپ کے اختیار میں ہوتا ہے آپ دماغ کے ذریعے جسم کو کنٹرول کرتے ہیں دماغ جسم کے تمام اعضاء کو جو حکم دیتا ہے وہ ویسا ویسا کرتے ہیں۔ ہاتھ خود بخود نہیں کر رہے ہوتے بلکہ دماغ انہیں حکم دے رہا ہوتا ہے لیکن دیکھنے والے کو یہی لگتا ہے کہ جیسے خود بخود ہی کر رہے ہیں۔ اس خود کے لیے کسی بھی لفظ کے شروع میں ''ی'' کا استعمال ہوتا ہے۔

اگلا لفظ ہے ''سئلو'' جو کہ سئل سے ہے سئل کہتے ہیں اپنی حاجت روائی کے لیے کسی کی طرف لپکنا جسے سوال کرنا کہتے ہیں جیسے کوئی فقیر کہتا ہے ایک روٹی کا سوال ہے یعنی مجھے ایک روٹی کی حاجت ہے میں اپنی اس حاجت کو پورا کرنے کے لیے آپ کی طرف آیا ہوں۔ سئل کیساتھ ''وْ'' کا استعمال ہوا جو اسے حال کا صیغہ بنا دیتا ہے یعنی سوال کیا جا رہا ہے کوئی حاجت ہے جسے پورا کرنے کے لیے اس کی طرف لپکا جا رہا ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کس کی طرف لپکا جا رہا ہے کس سے سوال کیا جا رہا ہے؟ تو آگے اسی سوال کا جواب دے دیا گیا ''ن'' جس کے معنی ہیں ہم یعنی اللہ کہہ رہا ہے کہ اللہ سے سوال کیا جا رہا ہے پھر آگے لفظ ''ک'' کا استعمال کیا گیا جس کے معنی اللہ جس سے خطاب کر رہا ہے جس سے بات کر رہا ہے یعنی اللہ کا رسول جو اللہ کا نمائندہ ہے کہ اللہ کی طرف سے تُو ہے جس سے سوال کیا جا رہا ہے جس نے اس سوال کا جواب دینا ہے اس لیے انہیں ان کے سوال کا جواب دے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر سوال کیا ہے؟ آگے اسی کا جواب دے دیا گیا **عَنِ السَّاعَةِ** آگے آنے والی الساعت کے بارے میں۔ یعنی سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ ''الساعۃ'' کیا ہے ''الساعۃ'' کے معنی کیا ہیں؟ الساعت کسے کہتے ہیں ان کو اس کا ہی نہیں علم اور دوسری بات **اَيَّانَ مُرْسٰهَا** کہ کب وہ سر پر آ چکی ہوگی یعنی وہ وقت کب ہے کون سا وقت ہے جب وہ بالکل سر پر آ چکی ہوگی کہ آئے ہی چاہتی ہے **قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ** جواب دے اس میں کچھ شک نہیں جو اس کا علم ہے وہ میرے ربّ کے ہاں ہے یعنی اس ذات میں وہ علم ہے جس نے مجھے وجود دیا اور میری تمام تر ضروریات کو وجود میں لا کر مجھے فراہم کر رہی ہے میری تمام تر حاجات پوری کر رہی ہے۔

يَسْئَلُوْنَکَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا یہ جو گویا کہ خود ہی سوال کیا جا رہا ہے اللہ کہہ رہا ہے کہ وہ سوال اللہ سے کیا جا رہا ہے اور پھر اللہ اپنے رسول کو کہہ رہا

ہے کہ انہیں ان کے اس سوال کا جواب دے کیونکہ جب سوال اللہ سے کیا جا رہا ہے تو پھر اللہ کی ذمہ داری ہے کہ اللہ سے کیے جانے والے سوال کا جواب اللہ دے اور اللہ جواب دیتا ہے اپنے رسول کے ذریعے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کس طرح اور کون سوال کر رہا ہے جو گویا کہ خود بخود ہی سوال کیا جا رہا ہے اور پھر کس سے کیا جا رہا ہے کیا اللہ سے کیا جا رہا ہے؟ تو آپ ذرا غور کریں انسانوں کی ایک بڑی تعداد جو کہ خود کو مسلمان کہلواتے ہیں تقریباً ہر کسی کی اس سوال میں دلچسپی ہے کہ الساعت جسے وہ قیامت کا نام دیتے ہیں وہ کب آئے گی جب الساعت کو قیامت کا نام دیتے ہیں تو اس سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ انہیں بذات خود الساعت کا بھی علم نہیں ہے جس کے بارے میں ان کا سوال ہے اور پھر وہ اس سوال کو لیکر ان لوگوں سے رجوع کرتے ہیں جنہیں وہ اللہ کے نمائندے تصور کرتے ہیں اور انہیں علماء کے نام پر معاشرے میں جانا جاتا ہے اور پھر وہ آگے سے کیا جواب دیں گے؟ کیوں کہ لوگ تو ان کی طرف اس لیے جاتے ہیں کہ ان کا سوال تو اللہ سے ہوتا ہے اور وہ اللہ سے اپنے سوال کے جواب کے لیے ان لوگوں کی طرف جاتے ہیں جنہیں وہ اللہ کا نمائندہ سمجھتے ہیں کہ یہ لوگ ہمیں ہمارے سوال کا جواب دے دیں گے تو کیا وہ لوگ جو علماء نامی طبقہ ہے وہ ان کے سوال کا جواب دے پاتے ہیں؟ نہیں بالکل نہیں۔ کیونکہ جواب تو وہ تب دے پائیں جب وہ اللہ کے نمائندے ہوں جب وہ اللہ کے نمائندے ہیں ہی نہیں تو پھر وہ اس سوال کا جواب کیسے دے سکتے ہیں جو سوال ان سے کیا ہی نہیں جا رہا بلکہ اللہ سے کیا جا رہا ہے۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ آج تک جن جن لوگوں نے اس سوال کا جواب دینے کی کوشش کی اپنی کتابوں اپنی تقریروں یا جو بھی دعوت کا ذریعہ رہا اس کے ذریعے تو الساعت کی جگہ لفظ قیامت کا استعمال کیا جس سے یہ بات بالکل کھل کر واضح ہو جاتی ہے کہ جو لوگ الساعت کو قیامت کہہ رہے ہیں ان کو تو الساعت کا ہی علم نہیں اگر انہیں الساعت کا علم ہوتا تو وہ کبھی بھی اسے قیامت نہ کہتے، اب جنہیں بذات خود الساعت کا ہی علم نہیں وہ اس کا جواب خاک دے پائیں گے۔

اس لیے اللہ اپنے نمائندے یعنی اپنے رسول کو کہہ رہا ہے کہ یہ جو گویا کہ خود ہی سوال کیا جا رہا ہے یہ سوال ہم سے یعنی اللہ سے ہے اور تُو انہیں اس سوال کا جواب دے اور سوال ہے الساعت کے بارے میں۔ ان پر واضح کر دے کہ الساعت کیا ہے اور پھر ان کا یہ بھی سوال ہے کہ وہ وقت کب ہوگا کون سا وقت ہوگا جب الساعت جو کہ آگے آنے والی ہے وہ بالکل سر پر آ چکی ہوگی کہ آئی ہی چاہتی ہے۔

قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ آگے اللہ نے کہا کہ انہیں یہ جواب دے کہ اس میں کچھ شک نہیں اس کا جو بھی علم ہے میرے ربّ کے ہاں ہے لَا یُجَلِّیْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ نہیں وہ اسے جل کرے گا یعنی اچانک ہی ظاہر کر دے گا اس کے وقت کو یعنی جب اس کا وقت ہوگا مگر ھُوَ یعنی میرا ربّ الساعت کے علم کو اس وقت اچانک ہی ظاہر کر دے گا جب اس کے علم کو ظاہر کرنے کا وقت آ جائے گا جبکہ وہ بالکل سر پر آ چکی ہوگی۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسا کیوں کہا؟ اس کا جواب بالکل واضح ہے کیونکہ سورت الزخرف میں یہ بات اللہ نے واضح کر دی کہ الساعت کا علم تو ابن مریم کی مثل عیسیٰ کے ذریعے ظاہر کیا جائے گا تو ظاہر ہے جب تک ابن مریم کی مثل عیسیٰ کو ربّ بعث نہیں کرتا تب تک جو بھی اللہ کا نمائندہ ہوگا اس کو یہ جواب دینا ہے کہ الساعت کا جو بھی علم ہے میرے ربّ کے ہاں ہے جب اس کا علم ظاہر کرنے کا وقت آئے گا اس کے علم کو ظاہر کر دے گا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ وقت کب ہوگا وہ کون سا وقت ہوگا اس وقت کی پہچان کیا ہوگی جب اللہ الساعت کا علم جل یعنی اچانک ہی ظاہر کر دے گا اور اللہ علم کو ظاہر کرے گا جیسے اس کا قانون ہے یعنی اپنے رسول کے ذریعے اور پھر وہ کون سا رسول ہوگا اس کا جواب بھی سورت الزخرف میں دے دیا کہ وہ ابن مریم کی مثل عیسیٰ ہوگا۔ وہ عیسیٰ الساعت کے علم کے لیے بعث کیا جائے گا اس عیسیٰ کے ذریعے جو بھی علم ظاہر کیا جائے گا وہ آگے آنے والی الساعۃ کا علم ہوگا۔

اب اگر یہ بات واضح ہو جائے یعنی اس سوال کا جواب مل جائے کہ وہ وقت کب ہوگا تو یہ بات بھی خود بخود واضح ہو جاتی ہے کہ ابن مریم کی مثل عیسیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعث کب ہوگی یعنی جب الساعت کا علم ظاہر کیا جانا ہے جب وہ وقت آ جائے گا تو اس وقت عیسیٰ رسول اللہ کو بعث کیا جائے گا۔

اس لیے اب سب سے پہلا سوال یہ بنتا ہے کہ وہ وقت کب کون سا ہوگا جب الساعت کا علم جل یعنی اچانک ہی ظاہر کر دیا جائے گا انسانوں پر واضح کر دیا جائے گا اس وقت کی پہچان کیا ہے؟ تو اسی کا جواب سورت لقمان میں دے دیا گیا۔

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّا ذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ. لقمان ۳۴

اِنَّ اللّٰہَ لفظ اللہ کی ''ہ'' پر زبر ہے جس سے لفظ اللہ ماضی کا صیغہ بن جاتا ہے یوں لفظ اللّٰہَ کے معنی بنیں گے اللہ تھا۔ اِنَّ اللّٰہَ اس میں کچھ شک نہیں اللہ تھا، ہر کوئی جانتا ہے کہ اللہ تو ماضی نہیں بن سکتا یعنی ماضی کا قصہ تو وہ بنتا ہے جس کی موت ہو جائے جو مٹ جائے جو فنا ہو جائے مگر اللہ کے لیے تو موت ہے ہی نہیں اس لیے اللہ ماضی کا قصہ نہیں بن سکتا جب حقیقت یہ ہے تو پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ لفظ اللہ کی ''ہ'' پر زبر کا استعمال کیوں کیا گیا جس کے معنی اللہ تھا بنتے ہیں پھر اس کا مطلب کیا ہے اس کا معنی کیا ہے؟ تو اسے ایک مثال سے سمجھ لیں مثلاً آپ ایک شخص کو جانتے ہیں جو کہ کسان ہے اب کافی عرصہ کے بعد آپ اس شخص کے گاؤں یا شہر میں اسے ملنے جاتے ہیں تو آپ وہاں جا کر اس کا پتہ معلوم کرنے کے لیے اس کا نام لیتے ہیں مثلاً عمران، آپ پوچھتے ہیں کہ عمران کا گھر کون سا ہے؟ سامنے سے جواب آتا ہے کونسا عمران؟ کیونکہ عمران تو کئی ہیں آپ کون سے عمران کو ملنا چاہتے ہیں؟ تو پھر آپ کہتے ہیں کہ عمران کسان اب سامنے والا کہتا ہے کہ اب عمران کسان نہیں ہے عمران کسان تھا۔ مطلب یہ کہ اب وہ کسان نہیں رہا بلکہ وہ کوئی اور پیشہ اختیار کر چکا ہے جس کی وجہ سے اب عمران کسان تھا ہو چکا۔

اب ذرا غور کریں عمران ماضی کا قصہ نہیں بنا بلکہ کسان ماضی کا قصہ بنا عمران تو موجود ہے بالکل اسی طرح اس آیت میں جو کہا جا رہا ہے اس میں کچھ شک نہیں اللہ تھا تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ ماضی کا قصہ بن چکا کیونکہ اللہ کے لیے تو موت ہے ہی نہیں اس لیے یہاں کوئی اور بات ہو رہی ہے جسے جاننا ہو گا کہ وہ کیا ہے کس طرح اللہ کو تھا کیا جا رہا ہے تو آگے اسی کا جواب دیا جا رہا ہے عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ اس کے ہاں ہے علم الساعت کا جو آگے آنے والی ہے یعنی اس میں کچھ شک نہیں وہ اللہ تھا ہو چکا جس کے پاس الساعت کا علم ہے مطلب یہ کہ اب اللہ کے علاوہ اوروں کے پاس بھی الساعت کا علم آ چکا ہے اس لیے الساعت کا علم صرف اور صرف اللہ کے ہاں ہے اب یہ بات ماضی کا قصہ بن چکی اب اللہ الساعت کا علم جل یعنی اچانک ہی ظاہر کر چکا جس وجہ سے اوروں کے پاس بھی الساعت کا علم آ گیا انسانوں پر الساعت کا علم واضح کیا جا چکا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کب ایسا ہو گا جب اللہ ہی کے پاس الساعت کا علم ہے یہ بات ماضی کا قصہ بن جائے گی تو آگے اسی کا جواب دے دیا گیا وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ الغیث کی ''ث'' پر زبر کا استعمال کیا گیا جس سے یہ لفظ بھی ماضی کا صیغہ بن جاتا ہے وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ اور اتار رہا ہے بارش یہ ماضی کا قصہ بن جائے گا یعنی جب تک صرف اور صرف اللہ ہی بارشیں برسا رہا ہے تب تک الساعت کا علم صرف اور صرف اللہ ہی کے ہاں ہے لیکن جب صرف اور صرف اللہ بارشیں برسا رہا ہے یہ ماضی کا قصہ بن جائے گا اللہ کے علاوہ انسان بھی بارشیں برسانا شروع کر دیں گے تب اللہ الساعت کا علم اچانک ہی ظاہر کر دے گا۔

اب ذرا غور کریں کیا آج بارشیں صرف اور صرف اللہ ہی برسا رہا ہے یا پھر اللہ کے علاوہ انسانوں کو بھی یہ صلاحیت حاصل ہو چکی اور انسان بھی اللہ کے ساتھ اس کے عرش میں شریک بنتے ہوئے بارشیں برسا رہے ہیں؟ تو حقیقت آپ کے سامنے ہے آج پوری دنیا میں انسان الدجّال کے ذریعے بارشیں برسا رہے ہیں ۔ تو اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب آج انسان بھی بارشیں برسا رہے ہیں تو کیا آج ہی وہ وقت ہے جب اللہ نے الساعت کا علم ظاہر کرنا تھا تو آگے اسی کا جواب آ جاتا ہے کہ صرف یہی نہیں بلکہ جب اس کے علاوہ مزید یہ بھی ہونا شروع ہو جائے وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ اور علم ہے جو بھی ارحام میں ہے یعنی جو حاملہ ہیں ان کے پیٹوں میں کیا ہے۔ مطلب یہ کہ جب تک صرف اور صرف اللہ ہی کو علم ہے کہ ارحام یعنی حاملہ کے پیٹوں میں کیا ہے مؤنث ہے یا مذکر اور بالکل مکمل ٹھیک ٹھاک ہے یا عیب دار تب تک الساعت کا علم بھی صرف اور صرف اللہ ہی کے پاس ہے لیکن جب اللہ کے علاوہ اوروں کو بھی یہ علم حاصل ہو جائے اوروں یعنی انسانوں کے پاس بھی یہ صلاحیت آ جائے گی ارحام میں کیا ہے تب یہ بات ماضی کا قصہ بن جائے گی کہ صرف اور صرف اللہ ہی کے پاس الساعت کا علم ہے تب الساعت کا علم صرف اور صرف اللہ ہی کے پاس ہے تھا ہو جائے گا۔ تب ہو جائے گا کہ الساعت کا علم صرف اور صرف اللہ ہی کے پاس تھا اب نہیں اب تو اس کے علاوہ اوروں کے پاس بھی الساعت کا علم آ چکا ہے انسانوں پر بھی الساعت کا علم ظاہر ہو چکا ہے۔

تو آج غور کریں کہ کیا انسان کو یہ صلاحیت حاصل ہو چکی ہے یا نہیں؟ اللہ کے علاوہ اوروں کے پاس بھی یہ علم ہے کہ نہیں کہ حاملہ کے پیٹوں میں کیا ہے؟ تو حقیقت آپ کی آنکھوں کے سامنے ہے آج اللہ کے علاوہ انسان کے پاس بھی یہ علم ہے کہ ارحام میں کیا ہے مؤنث یا مذکر اور پھر بالکل ٹھیک ہے یا پھر عیب دار۔ تو اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا آج ہی وہ وقت ہے جب الساعت کا علم صرف اور صرف اللہ ہی کے پاس ہے یہ بات ماضی کا قصہ بن جائے گی یعنی الساعت کا علم اللہ ظاہر کر دے گا جس وجہ سے اللہ کے علاوہ انسانوں کے پاس بھی الساعت کا علم آ چکا ہو گا تو اللہ نے آگے اس کا بھی جواب دے دیا کہ صرف یہی نہیں بلکہ

اس کے ساتھ ساتھ مزید یہ بھی وَمَا تَدْرِیْ اورنہیں جان لیا جاتا نَفْس' نفس کہتے ہیں جاندار شئے کو نَفْس' جو بھی جاندار شئے موجود ہے مَّا ذَا کیا ہے وہ جو تَکْسِب جو بھی صلاحیتیں ووسائل ہوں ان کے استعمال سے جو بھی حاصل کرنا جان لینا غَدًا ٹرانسفام ہونا یعنی اشیاء میں تبدیلیوں کا واقع ہونا کہ شئے کن کن تبدیلیوں سے اور کیسے گزرتی ہے جیسے کسی بھی شئے کا لائف سائیکل ہوتا ہے۔ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّا ذَا تَکْسِبُ غَدًا اور جب تک کہ انسان کو جو صلاحیتیں دی گئیں یا جو بھی وسائل دیئے گئے جو کچھ بھی دیا گیا اس کا استعمال کر کے یہ نہیں جان لیا جاتا کہ جو جانداراشیاء ہیں خلیے سے لیکر بشر تک وہ کن کن تبدیلیوں سے اور کس طرح گزر کر وجود میں آتی ہیں کسی بھی جاندار میں کیسے اور کس وجہ سے تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔

اب ذرا غور کریں کیا آج انسان یہ سب نہیں جان چکا کہ جو جاندار مخلوقات ہیں ان کے لائف سائیکل کیا ہیں؟ یہاں تک کہ خلیے میں کیسے اور کیوں تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں یعنی وہ تمام کا تمام علم جس کی بنیاد پر میڈیکل یعنی فارماسوٹیکل انڈسٹری کھڑی ہے جس کی وجہ سے ہی ادویات بنائی جارہی ہیں۔ مخلوقات کے لائف سائیکل، یہ بشر کن کن تبدیلیوں سے گزرتا ہے کیسے گزرتا ہے ڈی این اے جینز وغیرہ کیا یہ سب علم آج انسانوں نے حاصل نہیں کرلیا؟ اور کیا یہ ان کا کسب نہیں ہے؟ یعنی یہ جو میڈکل کے شعبے سے متعلق جتنا بھی علم ہے زراعت سے متعلق جتنا بھی علم جس سے بیجوں میں چھیڑ چھاڑ اور تبدیلیاں کی جارہی ہیں کیا یہ سب کا سب علم انسانوں نے جو انہیں صلاحیتیں دی گئیں جو کچھ انہیں دیا گیا ان کا استعمال کر کے ہی حاصل نہیں کیا؟ حقیقت آج آپ کے سامنے ہے آج یہ علم اللہ کے علاوہ انسان بھی جان چکا اور اسی کی بنیاد پر میڈیکل انڈسٹری کھڑی ہے۔ ڈی این اے میں جینز میں تبدیلیاں کر کے مخلوقات میں من چاہی تبدیلیاں کی جارہی ہیں فصلوں اور بیجوں میں من چاہی تبدیلیاں کی جارہی ہیں اور یہ سب آج آپ کی آنکھوں کے سامنے ہے کیا یہ آج سے پہلے انسانوں کو علم تھا؟ کیا اس الدجّال کے ظہور سے قبل صرف اور صرف اللہ ہی کو اس کا علم نہ تھا؟

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب یہ بھی اللہ کے علاوہ اوروں کو حاصل ہو چکا تو کیا آج یہی وہ وقت ہے جب الساعت کا علم صرف اور صرف اللہ ہی کے پاس ہے یہ بات ماضی کا قصہ بن جانا تھی اور اللہ کے علاوہ انسانوں کے پاس بھی الساعت کا علم آجانا تھا جسے اللہ نے ظاہر کرنا تھا اپنے رسول عیسیٰ کے ذریعے؟ تو اس کا جواب بھی اللہ نے دے دیا کہ نہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ جب مزید یہ صلاحیت بھی حاصل ہوجائے وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ۔ اَرْضٍ لفظ ارض کے "ض" کے نیچے دوزیریں ہیں جس کا معنی بنتا ہے زمین کا انگ انگ یعنی زمین میں جہاں جہاں بھی مُوْتُ موت کہتے ہیں اس مواد کو جس مواد سے کوئی بھی جاندار شئے وجود میں آتی ہے جیسے آپ اپنی ہی ذات میں غور کریں تو آپ پر واضح ہوجائے گا کہ آپ زمین کے عناصر سے وجود میں آئے جو کہ ذرات کی صورت میں پوری زمین میں بکھرے پڑے ہیں۔

وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ' بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اورنہیں جان لیا جاتا جو جاندار شئے ہے وہ جس مواد سے وجود میں آئی ہے وہ ذرات کی صورت میں زمین کے انگ انگ میں کہاں موجود ہے۔ مثلاً یہ بشر بھی نفس ہے تو یہ کس مواد سے وجود میں آیا؟ یہ جس مواد سے وجود میں آیا وہ مواد ذرات کےصورت میں زمین میں کہاں کہاں موجود ہے؟ اس کے لیے سب سے پہلے تو یہ علم ہونا چاہیے کہ بشر کس مواد سے وجود میں آیا وہ عناصر کیا کیا ہیں؟ اس کے بعد ہی یہ جانا جاسکتا ہے کہ وہ عناصر زمین میں کہاں کہاں موجود ہیں۔

اب ذرا غور کریں کی آج یہ بھی اللہ کے علاوہ اوروں یعنی انسانوں کو علم حاصل نہیں ہو چکا کہ جتنے بھی نفس یعنی جاندار مخلوقات ہیں وہ کس مواد سے وجود میں آتی ہیں؟ اپنی ہی مثال لے لیجیے کہ آپ کا جسم کس مواد سے وجود میں آیا وہ کون کون سے عناصر ہیں اور وہ زمین میں کہاں کہاں کس حال میں موجود ہیں؟ آج یہ سب علم انسان کو حاصل ہو چکا کہ جاندار مخلوقات کن عناصر سے وجود میں آئیں ان کی جو موت ہے یعنی وہ مواد جس سے وہ وجود میں آئیں وہ مواد کن کن عناصر پر مشتمل ہے اور وہ عناصر زمین میں کہاں کہاں موجود ہیں۔

اللہ نے کہا تھا کہ الساعت کا علم اس وقت تک اللہ ہی کے پاس رہے گا جب تک کہ اس کے ظاہر کرنے کا وقت نہیں آجاتا اور جب اس کے ظاہر کرنے کا وقت آجائے گا تب اس کے علم کو ظاہر کر دیا جائے گا پھر سوال یہ پیدا ہوا کہ وہ وقت کون سا ہوگا اس وقت کی پہچان کیا ہے تو اللہ نے اس وقت کی پہچان قرآن کے دوسرے مقام پر بیان کر دی اس کے لیے چار شرائط بیان کیں جب وہ چاروں پوری ہوجائیں تب وہی وقت ہوگا جس وقت اللہ نے الساعت کا علم اچانک ہی ظاہر کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ اور آپ یہ جان چکے ہیں کہ آج وہ چاروں شرائط پوری ہو چکی ہیں آج وہی وقت ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اللہ الساعت کا علم اچانک ہی ظاہر کیسے کرے گا؟ تو اس کا جواب بالکل واضح ہے کہ انسان چونکہ بشر ہیں تو انہیں میں سے کسی بشر کا اللہ انتخاب کرتا ہے جو اس کا رسول کہلاتا ہے اللہ اس رسول کے ذریعے انسانوں سے کلام یعنی بات کرتا ہے تو اللہ اپنے کسی بشر رسول کے ذریعے ہی الساعت کا علم اچانک ہی ظاہر کردے گا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ کونسا رسول ہوگا کیا اس کا اللہ نے کوئی ذکر کیا؟ تو اس کا جواب بھی اللہ نے بالکل واضح الفاظ میں دے دیا یہاں تک کہ اس کا نام تک بتا دیا کہ وہ عیسیٰ اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ اس میں کچھ شک نہیں وہ یعنی عیسیٰ اس کا جو بھی علم ہوگا الساعت جو آگے آنے والی ہے اسی کے لیے علم ہوگا عیسیٰ کے بعثت کا مقصد الساعت جو آگے آنے والی ہے اس کا علم جل یعنی اچانک ہی انسانوں پر ظاہر کرنا ہوگا۔

اب آپ سے سوال ہے کہ جب وہ وقت آج آچکا تو پھر کیا اللہ کے وعدے کے عین مطابق احمد عیسیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں آنا چاہیے تھا؟ کیا اللہ اپنا وعدہ بھول گیا؟ اللہ نے اس وقت جو وقت آج ہے آج جس وقت میں آپ موجود ہیں اس وقت عیسیٰ کو بھیجنا تھا جو کہ اللہ نے خود وعدہ کیا تھا تو کیا اللہ بھول گیا یا پھر اللہ نے اپنا وعدہ پورا کر دیا کہ احمد عیسیٰ تمہارے درمیان موجود ہے لیکن کسی کو نظر نہیں آ رہا؟ جان بوجھ کر اپنی آنکھیں بند کر رہے ہیں؟ ذرا غور تو کریں کون ہے وہ جس کی ساری کی ساری دعوت ہی الساعت کا علم ہے جس نے نہ صرف یہ واضح کیا کہ الساعت کیا ہے بلکہ تم پر کھول کھول کر واضح کر دیا کہ الساعت تمہارے سر پر آچکی۔ کیا وہ میں ہی اللہ کا رسول عیسیٰ نہیں ہوں؟ اگر انکار کرتے ہو تو اپنا دعویٰ سچا ثابت کر کے دکھاؤ؟ اگر سچے ہو تو آؤ میدان میں؟ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا پس نہ ان روکنے والوں کیساتھ عیسیٰ کی طرف جانے سے رک جانا اور گمراہیوں کی طرف چلے جانا، ان لوگوں کی باتوں میں نہ آجانا یہ جو روک رہے ہیں ان کا شکار ہو کر دور نہ ہو جانا عیسیٰ سے، کہیں ان کی باتوں میں آ کر ان کے پیچھے چل کر دشمنی نہ کر بیٹھنا یعنی یہ جو عیسیٰ رسول للہ کے خلاف یعنی میرے خلاف محاذ کھولے ہوئے ہیں میری مخالفت کر رہے ہیں میرے خلاف لوگوں کو اکسا رہے ہیں میرے ساتھ دشمنی کر رہے ہیں یہ ملاں طبقہ کہیں ان کی وجہ سے مجھ سے بدک نہ جانا ان کی طرف نہ چلے جانا وَاتَّبِعُوْنِ اور صرف اور صرف میری اتباع کرو یعنی میرے ہی پیچھے چلو جو میں کہہ رہا ہوں جو میں دعوت دے رہا ہوں اس کو تسلیم کرتے ہوئے اس پر عمل کرو هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ یہ ہے صراط مستقیم یہ ہے وہ لائن جس پر قائم ہونا مقصد ہے جسے قائم کرنے کے لیے دنیا میں بھیجا گیا۔

وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ. الزخرف ٦٢

وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ اور نہ روک دے تمہیں، شیطان ہے جو تمہیں روک رہا ہے۔ شیطان جملہ ہے جو کہ دو الفاظ کا مجموعہ ہے پہلا لفظ ہے شئ جس کے معنی جو کچھ بھی وجود رکھتا ہے وہ سب کی سب اشیاء ہیں مثلاً مال، اولاد، والدین، درخت، چرند پرند یہاں تک کہ جو کچھ بھی ہے سب کا سب اشیاء ہیں اور دوسرا لفظ ہے ''طان'' جس کے معنی ہیں کسی کو اس کی منزل اس کے مقصد تک پہنچنے میں رکاوٹ ڈالنا آڑے آجانا جس وجہ سے وہ اپنی منزل سے غافل ہو جائے اور اپنی منزل تک نہ پہنچ سکے یا مقصد پورا نہ کر سکے۔

کسی کو بھی جب اس کے مقصد کے حصول سے روکا جاتا ہے تو روکنے کے کئی طریقے ہوتے ہیں مثلاً پیار سے روکا جا سکتا، زور زبردستی سے بھی روکا جا سکتا، جذباتی بلیک میل کے ذریعے بھی روکا جا سکتا ہے، کسی کی توجہ اپنی طرف مائل کر کے اسے اس کے مقصد سے غافل کر کے روکا جا سکتا ہے، کسی کو اپنے پیچھے لگا کر اسے اس کے مقصد سے روکا جا سکتا ہے، اپنے پیچھے بھڑکا کر لگایا جائے یا پھر پیار سے مائل کر کے، یعنی روکنے کے بہت سے طریقے ہیں۔ تو ہر وہ شئے جو انسان کے مقصد کو پورا کرنے میں رکاوٹ بنتی ہے اسے روکتی ہے اسے عربی میں شیطان کہا جاتا ہے۔

شیطان کیا ہے اسے سمجھنے کے لیے پہلے آپ پر آپ کا مقصد واضح ہونا چاہیے آپ کو آپ کی منزل کا علم ہونا چاہیے تب ہی آپ یہ فیصلہ کر سکیں گے کہ کیا شئے آپ کے اور آپ کی منزل آپ کے مقصد کے درمیان آ رہی ہے رکاوٹ بن رہی ہے جو شئے رکاوٹ بن رہی ہے خواہ وہ جان بوجھ کر رکاوٹ بن رہی ہو یا پھر وہ کسی دوسرے کا آلہ کار ہو یا پھر آپ خود اس کے لالچ میں، اس سے متاثر ہو کر یا کسی بھی طرح سے اس کے پیچھے چل پڑتے ہیں اور اپنے مقصد سے غافل ہو چکے ہیں شیطان کہلائے گی۔

سورۃ الزخرف کی ان آیات میں مقصد بتایا گیا ہے ابن مریم کی مثل عیسیٰ کی اطاعت واتباع ہر حال میں کہ جب احمد عیسیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آ گیا تو خواہ کچھ بھی ہو جائے اس کی اتباع کرنی ہے اسی کے پیچھے چلنا ہے اور تمہارے اور عیسیٰ کی اتباع کے درمیان جو بھی آئے وہ شیطان ہے۔ شیطان کیا ہے الفاظ سے اس کے معنی واضح کر دیئے گئے اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ معنی سچ ہیں تو آگے دیکھیں آیت کے اگلے حصے میں قرآن خود شیطان کی وضاحت کر رہا ہے کہ شیطان کیا ہے۔

اِنَّهٗ اس میں کچھ شک نہیں جو موجود ہے شیطان ہے۔اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا موجود ہے تو اسی کا آگے جواب دے دیا گیا لَكُمْ تم کو جو سننے دیکھنے اور جو سن اور دیکھ رہے ہو اسے سمجھنے کی صلاحیتیں دی گئیں تو آخر کیوں دی گئیں؟ سنو، دیکھو اور سمجھو کیا ہے جو موجود ہے جو عَدُوٌّ دشمنی کر رہا ہے مُّبِيْنٌ دو الفاظ کا مجموعہ ہے ''م اور بین'' م موجودگی کا اظہار کرتا ہے یعنی جو موجود ہے آگے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا موجود ہے تو آگے اسی کا جواب دے دیا گیا ''بین'' بین کہتے ہیں کسی بھی شئے کا ہر لحاظ سے ہر پہلو سے کھلم کھلا سامنے ہونا جس کا کوئی بھی پہلو چھپا ہوا نہ ہونا، مبین کے معنی ہیں ہر وہ شئے جو کھلم کھلا ہر لحاظ سے سامنے موجود ہے واضح موجود ہے اب ذرا غور کریں وہ کیا ہے؟ یعنی جب آپ ان صلاحیتوں کا اس مقصد کے لیے استعمال کریں گے تو آپ کے سامنے یہ دنیا ہی آئے گی حیات الدنیا، جس میں مال، اولاد، بیوی، والدین، بہن بھائی، دوست، رشتے دار، مختلف فرقے، گروہ، جماعتیں، تنظیمیں، ادارے، ملک، سرحدیں، تہمتیں، ملامتیں، کاروبار اور باقی ہر طرح کا دنیاوی مال ومتاع آ جاتا ہے یہی سب کا سب یا ان میں سے ہی کچھ آپ کے مقصد میں رکاوٹ بن رہا ہے کسی نہ کسی طریقے سے۔

تو آیت میں بھی بالکل کھول کر واضح کر دیا گیا کہ جو کچھ بھی کھلم کھلا موجود ہے وہ تمہارے لیے دشمن ہے دشمنی کر رہا ہے وہ شیطان ہے۔ اللہ نے ہر بات کو ہر معاملے کو قرآن میں ہر پہلو سے پھیر پھیر کر بیان کر دیا اسی طرح وہ کیا ہے جو انسان کا دشمن ہے جو انسان کو منزل تک پہنچنے میں رکاوٹ بنتا ہے وہ یہی سب کچھ ہے جو کچھ ہر طرف موجود ہے۔ انسان اللہ کی طرف بڑھنے کی بجائے ان کے پیچھے چل پڑتا ہے اور یوں اللہ سے ہی غافل ہو جاتا ہے۔ اسی کو اللہ نے قرآن میں دوسرے مقام پر حیات الدنیا کہا اسی کو تیسرے مقام پر تمہارا مال، تمہاری اولاد، تمہارے رشتے دار وغیرہ اگر تمہارے لیے تمہارے اور اللہ کے درمیان رکاوٹ بنتے ہیں تو انہیں شیطان قرار دیا۔ شیطان کیا ہے بالکل واضح ہو گیا۔

اور آپ اگر تھوڑا سا بھی غور کریں تو آپ پر یہ بات واضح ہو جائے گی کہ جب بھی کوئی رسول آیا تو اصل میں کون رکاوٹ بنا جس نے رسول واضح ہو جانے کے بعد بھی شکوک وشبہات پیدا کیے اس کی اتباع سے روک دیا؟ تو آپ کے سامنے یہی حیات الدنیا ہی آئے گی خواہ وہ مال کی صورت میں آئے بیوی بچوں کی صورت میں یا کسی بھی صورت میں۔ رسول کی اتباع کرنے سے رشتے دار چھوٹ جائیں گے، اپنے اپنے نہیں رہیں گے، مال واولاد تک سے ہاتھ دھونے پڑیں گے، سختیوں کا سامنا کرنا پڑے گا تو انہیں سب سے بچنے کے لیے رسول کی بجائے ان سب کی اتباع کی جاتی ہے ان سب کے پیچھے چلا جاتا ہے اپنا رخ ان سب کی طرف کر لیا جاتا ہے۔

آج بھی اللہ یہی کہہ رہا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ شیطان تمہیں روک دے عیسیٰ کی اتباع کرنے سے عیسیٰ کا ساتھی بننے سے کیونکہ اگر تم عیسیٰ کی طرف بڑھو گے تو تمہارا مال رکاوٹ بن جائے گا کیوں کہ تمہارا مال تمہیں چھوڑنا پڑے گا اور مال میں بہت کشش ہوتی ہے وہ رکاوٹ بن جاتا ہے، کہیں ایسا نہ ہو جو ملاّں طوفان کھڑا کر کے جھوٹی افواہیں اور طرح طرح کے حربے استعمال کر کے عیسیٰ سے روکنے کی کوشش کر رہے ہیں تو تم ان ملاّؤں کے جھوٹ مکروفریب کا شکار ہو کر رک جاؤ، کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگوں کی ملامتوں کی وجہ سے رک جاؤ کیوں کہ لوگ تو اسی لیے ملامتیں کر رہے ہیں تاکہ کوئی عیسیٰ کے قریب بھی نہ جائے تاکہ وہ ان ملامتوں کے ذریعے لوگوں کو عیسیٰ کی اتباع سے روک دیں، کہیں تمہارے رشتے دار تمہیں نہ روک دیں یعنی ان کی وجہ سے نہ رک جانا، کہیں حکومتوں کا خوف نہ تمہیں روک دے، کہیں لوگوں کا خوف نہ تمہیں روک دے، کہیں تمہارا ذریعہ معاش تمہیں نہ روک دے، کہیں تمہاری خواہشات تمہیں نہ روک دیں، کہیں لوگ تمہیں اشتعال دلائیں تو تم غصے میں آ کر ان کے پیچھے اپنا وقت ضائع کرنے میں مصروف ہو جاؤ اور عیسیٰ سے غافل ہو جاؤ کہیں یہ شئے بھی نہ تمہیں روک دے، کہیں کوئی تمہارا دوست بن کے نہ تمہیں روک دے، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم مخالف سمت جا رہے ہو اور کوئی تمہیں داد دیتا رہے تاکہ تمہیں لگے کہ تم بہت اچھا کر رہے ہو اور یوں اپنی ہی خواہشات کی اتباع میں مگن ہو کر عیسیٰ کی اتباع سے رک جاؤ یعنی کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی بھی وجہ تمہیں عیسیٰ کی اتباع

سے روک دے خواہ وہ کسی طاقت ور کا ڈر یا مفلسی کا خوف ہی کیوں نہ ہو۔

اور آج جب عیسیٰ اللہ کا رسول آ گیا ہے تو غور کریں کیا طرح طرح سے میری اتباع سے روکا نہیں جا رہا؟ سب سے بڑی رکاوٹ تو یہی حیات الدنیا ہے جو کھلم کھلا ہر طرف موجود ہے یہی سب شیطان ہے کہ اگر عیسیٰ کی دعوت کو تسلیم کر لیا جائے تو ہمیں سب کچھ چھوڑنا پڑے گا مشینوں کا استعمال ترک کرنا پڑے گا ٹیکنالوجی سے آسانیوں، سہولتوں و آسائشوں سے ہاتھ دھونے پڑیں گے تو لہذا نہیں ہم اس جنت کو نہیں چھوڑ سکتے۔

اس کی دعوت تو پتھر کے زمانے میں لے جانے والی ہے اگر اس کی بات مان لی جائے اس کے پیچھے چلا جائے تو ہمیں یہ سب چھوڑنا پڑے گا اور اگر یہ سب چھوڑ دیں گے تو زندہ کیسے رہیں گے، کھائیں گے کیا، پئیں گے کیا، پہنیں گے کیا، سفر کیسے کریں گے، ایک دوسرے سے روابط کیسے رکھیں گے یعنی آج سب سے بڑی رکاوٹ یہی شیطان ہے یہی حیات الدنیا جو دنیا آج عظیم فتنہ الدجّال سے مزین نظر آ رہی ہے اس کو چھوڑنا اتنا آسان تھوڑا ہی ہے پھر اس کے علاوہ کہ کیا یہ اکیلا حق پر ہے اس اکیلے کو ہی حق سمجھ میں آیا آج تک کسی کو حق سمجھ نہ آیا ایسا کیسے ہو سکتا ہے اس لیے اس کی دعوت کو کیسے مان لیا جائے۔

اب اگر کوئی اس قدر واضح کر دیئے جانے کے باوجود بھی میری اتباع کرنے سے رک جاتا ہے وہ شیطان کی ہی اتباع کرتا ہے یعنی شیطان جو کچھ بھی ہر طرف کھلم کھلا موجود ہے اس کی طرف ہی اپنا رخ کرتا ہے اسی کے پیچھے اپنی صلاحیتوں، مال و اولاد کا استعمال کرتا ہے تو وہ جان لے کہ اس کے ہاتھ میں سوائے خسارے کے کچھ نہیں آئے گا سوائے دنیا و آخرت میں ہلاکت کے کچھ نہیں آئے گا۔

وَلَمَّا جَآءَ عِيۡسٰى بِالۡبَيِّنٰتِ قَالَ قَدۡ جِئۡتُكُمۡ بِالۡحِكۡمَةِ وَ لِاُبَيِّنَ لَكُمۡ بَعۡضَ الَّذِىۡ تَخۡتَلِفُوۡنَ فِيۡهِ‌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوۡنَ. الزخرف ۶۳

وَلَمَّا اور جو کہ یعنی ابن مریم کی مثل جَآءَ آ گیا عِيۡسٰى عیسیٰ بِالۡبَيِّنٰتِ البیّنات کیساتھ۔

آج تک لوگوں کے دماغوں میں یہ بات ڈال دی گئی کہ عیسیٰ جب آئے گا تو اس کی پہچان بہت آسان ہے اور پہچان یہ ہے کہ وہ مردوں کو زندہ کرے گا جس کا مطلب یہ لیا جاتا ہے کہ وفات شدگان کو دوبارہ جیتا جاگتا کر دے گا اندھوں کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرے گا تو ان کی بصارت پلٹ آئے گی، کوڑھ کے مریضوں کے جسم پر ہاتھ پھیرے گا تو ان کا کوڑھ یعنی جلدی بیماریاں فوری ختم ہو جائیں گے وہ شفایاب ہو جائیں گے، وہ یہ بتا دیا کرے گا کہ تم کیا کھا کر آئے اور تم نے گھروں میں کیا ذخیرہ کر رکھا ہے وہ بڑے بڑے معجزات دکھائے گا اس لیے عیسیٰ کی پہچان بہت آسان ہے جب آئے گا تو بہت آسانی سے پہچان لیں گے۔

یعنی لوگوں کا کہنا ہے اور آج تک کہا جا رہا ہے کہ عیسیٰ معجزات کیساتھ آئے گا اور حقیقت یہ ہے کہ یہ سب کی سب خرافات ہیں جو ملّاں طبقے نے گھڑ رکھی ہیں اللہ نے اس آیت میں عیسیٰ کی پہچان ان کے بالکل برعکس بتائی کہ عیسیٰ آ گیا البیّنات کیساتھ یعنی جب آیا تو اس نے سب کچھ کھول کھول کر رکھ دیا اس نے آیات کو بیّنات میں بدل دیا نہ کہ وہ معجزات کیساتھ آنے والا ہے۔ بنی اسرائیل کی طرح تم بھی انتظار میں ہی رہو گے ایسا کوئی عیسیٰ نہیں آئے گا جو تمہارے اپنے خودساختہ تصورات ہیں جب ایسا کوئی عیسیٰ ہے ہی نہیں تو وہ آنے سے رہا یہاں تک کہ تم ہلاک کر دیئے جاؤ گے اور ہلاکت تمہارے سر پر آ چکی۔

اللہ نے اس آیت میں عیسیٰ کی پہچان بالکل دوٹوک الفاظ میں واضح کر دی کہ عیسیٰ البیّنات کیساتھ آ گیا تو ذرا غور کرو کیا میں البیّنات کیساتھ نہیں آیا پھر مزید آگے دیکھو قَالَ قَدۡ جِئۡتُكُمۡ بِالۡحِكۡمَةِ کہا عیسیٰ نے تحقیق کر لو اپنے گھوڑے دوڑا لو جو قدر میں کر دیا گیا وہی ہوا کہ میں تم میں تمہی سے آ گیا البیّنات کیساتھ اور حکمت کیساتھ وَ لِاُبَيِّنَ لَكُمۡ بَعۡضَ الَّذِىۡ تَخۡتَلِفُوۡنَ فِيۡهِ یہ جو میں البیّنات اور حکمت کیساتھ تمہارے طرف آیا ہوں کھول کھول کر رکھ دینے کے لیے تمہارے لیے وہ کچھ جس میں تم اختلاف کر رہے ہو اور اختلاف کر رہے تھے یعنی تم فرقوں اور گروہوں میں تقسیم ہو ہر فرقے کا کہنا ہے کہ فلاں بات میں وہ حق پر ہے باقی سب باطل پر اس طرح جس جس میں تم اختلاف کر رہے ہو اس سب کو تمہارے لیے کھول کھول کر تمہارے سامنے لانے کے لیے آیا ہوں۔

آج آپ خود اپنی آنکھوں سے یہ سب دیکھ رہے ہیں کہ یہ لوگ خود اپنی زبان سے اس بات کا اعتراف کر رہے ہیں کہتے ہیں کہ یہ بال کی کھال اتارتا ہے الفاظ کو پکڑ کر انتہائی باریکیوں سے بات کرتا ہے بھلا ایسے بھی ہوتا ہے یہ چھوٹے سے چھوٹے پہلو کو چھوٹے سے چھوٹے فرق کو بھی نظرانداز نہیں کرتا۔ یعنی یہ لوگ خود اپنی زبانوں سے اعتراف کر رہے ہیں کہ یہ احمد عیسیٰ حکیم ہے یہ حکمہ کیساتھ آیا ہے۔

حکمہ حکم سے ہے حکم کہتے ہیں کب، کہاں، کیسے، کتنا، کیوں سمیت جتنے بھی سوالات ہیں ان کے جوابات کو مثلاً آپ نے کھانا بنانا ہے اس کے لیے کیا کیا درکار ہے یہ علم کہلاتا ہے اب اس علم کا صحیح استعمال حکمہ کہلاتا ہے یعنی کب آگ جلانی ہے کتنی جلانی ہے کب برتن رکھنا ہے کتنا گرم کرنا ہے کب کب کیا کیا کتنا کتنا

ڈالنا ہے اور کتنا کتنا پکانا ہے کہ بہترین مطلوبہ کھانا تیار ہو جائے حکمہ کہلاتی ہے۔ اگر کہیں بھی کوئی تبدیلی کی جاتی ہے کوئی شئے پہلے اور بعد میں ڈال دی جاتی ہے، کم یا زیادہ پکایا جاتا ہے تو بہترین مطلوبہ کھانا بننے کی بجائے خراب ہو جائے گا جس سے فائدے کی بجائے ہر لحاظ سے نقصان ہی نقصان ہوگا۔ اگر میں قرآن میں الفاظ کی ترتیب پر زور دیتا ہوں چھوٹے سے چھوٹے فرق کو بھی نظرانداز نہیں کرتا انتہائی صبر اور ترتیب کیساتھ دعوت دے رہا ہوں لوگ طرح طرح کے سوالات کے جوابات چاہتے ہیں لیکن ہر کام کو اس کے وقت پر رکھتا ہوں تو اور حکمہ کسے کہتے ہیں؟ کیا میں حکمہ کیساتھ نہیں بھیجا گیا؟ حقیقت آپ کے سامنے ہے۔

اور میں نے کیا سب کچھ کھول کھول کر نہیں رکھ دیا انتہائی حکمہ کیساتھ وہ سب کا سب جس میں آج تک خود کو مسلمان کہلوانے والے اختلافات میں پڑے ہوئے تھے؟ مثلاً کوئی کہہ رہا تھا کہ الدجّال آئے گا تو کوئی کہہ رہا تھا کہ الدجّال نام کی کوئی شئے نہیں، کوئی کسی انسان کو الدجّال قرار دے رہا تھا اور دوسروں کو الدجّال کے موضوع پر باطل قرار دے رہا تھا تو کوئی الدجّال جن کو قرار دے رہا تھا، کوئی الدجّال یہودیوں وعیسائیوں کے علماء کو قرار دے رہا تھا تو کوئی یہ کہہ رہا تھا کہ الدجّال جن اور انسان کے ملاپ سے آنے والی مخلوق ہوگی تو کیا ان میں سے کوئی ایک بھی سچا تھا کوئی ایک بھی اس موضوع پر اس طرح بات کر سکا کہ جس نے ہر ایک کو لاجواب کر دیا ہو حق کھول کھول کر واضح کر دیا ہو؟ نہیں بالکل نہیں اور آج کیا میں نے یعنی عیسیٰ نے الدجّال کیا ہے جس میں آج تک اختلاف کیا جا رہا تھا اسے ہر لحاظ سے ہر پہلو سے کھول کھول کر نہیں رکھ دیا؟ کیا کوئی کم سے کم عقل بھی ایسا ہے جس کی عقل میں نہ آ گیا ہو کہ الدجّال کیا ہے بشرطیکہ وہ میری دعوت کو سن دیکھ لے؟ کیا کوئی میری طرف سے کھولے جانے والے حق کو غلط ثابت کر سکتا ہے؟ کیا دنیا کی کوئی بھی طاقت اس حق کو غلط ثابت کر سکتی ہے؟ اسی طرح طلوع الشّمس من مغربھا یعنی طلوع ہو رہا ہے سورج جہاں سے غروب ہو رہا ہے کیا آج تک اس میں بھی اختلاف میں نہیں پڑے ہوئے تھے اور کس نے آ کر اسے بھی کھول کھول کر رکھ دیا؟

کیا دابۃ الارض کے موضوع پر بھی اختلافات میں نہیں پڑے ہوئے تھے؟ اور آج کس نے اس موضوع کو بھی کھول کھول کر رکھ دیا کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کو بھی غلط ثابت نہیں کر سکتی؟

کیا علامات واشراط الساعت میں سے ایک النار یعنی زمین سے نکلنی والی ٹھنڈی آگ میں بھی اختلاف نہیں کیا جا رہا تھا اور کس نے آج اسے بھی ہر پہلو سے کھول کھول کر رکھ دیا؟

کیا قسطنطنیہ کی فتح میں بھی اختلاف نہیں کر رہے تھے؟ اور کس نے آ کر اسے بھی کھول کھول کر رکھ دیا کہ دنیا کی کوئی طاقت غلط ثابت نہیں کر سکتی؟

کیا غزوہ ہند میں اختلاف نہیں کیا جا رہا تھا اور کس نے آج غزوہ ہند کی حقیقت کو بھی کھول کھول کر رکھ دیا؟

کیا عرب، روم اور فارس کی فتح میں بھی اختلاف میں نہیں پڑے ہوئے تھے اور کس نے آ کر آج انہیں بھی کھول کھول کر رکھ دیا؟

کیا غزوۃ الأعماق اور دابق میں بھی اختلاف میں نہیں پڑے ہوئے تھے اور کس نے آ کر آج انہیں بھی کھول کھول کر رکھ دیا؟

کیا شیطان میں بھی اختلاف نہیں کر رہے تھے اور کس نے آ کر شیطان کو بھی کھول کھول کر رکھ دیا کہ دنیا کی کوئی طاقت اسے غلط ثابت نہیں کر سکتی؟

کیا دخانٍ میں بھی اختلاف نہیں کر رہے تھے اور کس نے آ کر الدخانٍ کی حقیقت بھی کھول کھول کر رکھ دی کہ دنیا کی کوئی طاقت اسے غلط ثابت نہیں کر سکتی؟

کیا الصلاۃ میں بھی اختلاف نہیں کر رہے تھے اور کس نے آ کر الصلاۃ کو بھی ہر لحاظ سے ہر پہلو سے کھول کھول کر رکھ دیا کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کا رد نہیں کر سکتی اسے غلط ثابت نہیں کر سکتی؟

کیا زکاۃ میں بھی اختلاف نہیں کر رہے تھے اور کس نے آ کر زکاۃ کو کھول کھول کر رکھ دیا کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کا رد نہیں کر سکتی اسے غلط ثابت نہیں کر سکتی؟

کیا صوم میں بھی اختلاف نہیں کر رہے تھے اور کس نے آ کر صوم کو کھول کھول کر رکھ دیا کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کا رد نہیں کر سکتی اسے غلط ثابت نہیں کر سکتی؟

کیا حج میں بھی اختلاف نہیں کر رہے تھے اور کس نے آ کر حج کو کھول کھول کر رکھ دیا کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کا رد نہیں کر سکتی اسے غلط ثابت نہیں کر سکتی؟

کیا قبر اور عذاب قبر میں بھی اختلاف نہیں کر رہے تھے اور کس نے آ کر اسے بھی کھول کھول کر رکھ دیا کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کا رد نہیں کر سکتی اسے غلط ثابت نہیں کر سکتی؟

کیا ذی القرنین میں بھی اختلاف نہیں کر رہے تھے اور کس نے آ کر اسے بھی کھول کھول کر رکھ دیا کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کا رد نہیں کر سکتی اسے غلط ثابت نہیں کر سکتی؟

کیا الساعت میں بھی اختلاف نہیں کر رہے تھے اور کس نے آ کر اسے بھی کھول کھول کر رکھ دیا کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کا رد نہیں کر سکتی اسے غلط ثابت نہیں کر سکتی؟

کیا القیامہ، یوم یبعثون، الآخرہ، جہنم وغیرہ میں بھی اختلاف نہیں کر رہے تھے اور کس نے آ کر انہیں بھی کھول کھول کر رکھ دیا کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کا رد نہیں کر سکتی اسے غلط ثابت نہیں کر سکتی؟

کیا القارعہ میں بھی اختلاف نہیں کر رہے تھے اور کس نے آ کر اسے بھی کھول کھول کر رکھ دیا کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کا رد نہیں کر سکتی اسے غلط ثابت نہیں کر سکتی؟

کیا الحاقہ میں بھی اختلاف نہیں کر رہے تھے اور کس نے آ کر اسے بھی کھول کھول کر رکھ دیا کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کا رد نہیں کر سکتی اسے غلط ثابت نہیں کر سکتی؟

کیا آدم وخلق آدم میں بھی اختلاف نہیں کر رہے تھے اور کس نے آ کر آج اسے ہر لحاظ سے ہر پہلو سے کھول کھول کر رکھ دیا کہ دنیا کی کوئی طاقت اسے غلط ثابت نہیں کر سکتی؟

کیا مہدی میں بھی اختلاف نہیں کر رہے تھے اور کس نے آ کر اسے بھی کھول کھول کر رکھ دیا کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کا رد نہیں کر سکتی اسے غلط ثابت نہیں کر سکتی؟

کیا عیسیٰ میں بھی اختلاف نہیں کر رہے تھے اور کس نے آ کر اسے بھی کھول کھول کر رکھ دیا کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کا رد نہیں کر سکتی اسے غلط ثابت نہیں کر سکتی؟

کیا خاتم النبیّن میں بھی اختلاف نہیں کر رہے تھے اور کس نے آ کر اسے بھی کھول کھول کر رکھ دیا کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کا رد نہیں کر سکتی اسے غلط ثابت نہیں کر سکتی؟

کیا جس جس میں اختلاف کر رہے تھے ہر فرقے کا اس معاملے میں یہی دعویٰ تھا کہ صرف وہی حق پر ہے باقی سب باطل پر ہیں حالانکہ تمام کے تمام ہی باطل پر تھے ہر اس موضوع کو ہر اس بات کو کس نے کھول کھول کر رکھ دیا کہ دنیا کی کوئی طاقت چاہ کر بھی کسی کا رد نہیں کر سکتی اسے غلط ثابت نہیں کر سکتی؟ حقیقت آپ کے سامنے ہے وہ صرف اور صرف ابن مریم کی مثل عیسیٰ نے آج آ کر سب کچھ کھول کھول کر رکھ دیا یعنی میں احمد عیسیٰ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے آج آ کر ہر اس کو کھول کھول کر رکھ دیا جس میں بھی مجھ سے پہلے اختلافات میں ہی پڑے ہوئے تھے تو ذرا غور کریں کہ کون ہے اللہ کا رسول عیسیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟ کیا میں ہی نہیں ہوں اور کیا کوئی اور ہے یا ہو سکتا ہے؟ کیا حق ہر لحاظ سے آپ کے سامنے نہیں ہے؟

حقیقت ہر لحاظ سے آپ کے سامنے ہے عیسیٰ اللہ کا رسول آج آپ میں موجود ہے جو کہ البیّنات کیساتھ آ گیا نہ صرف البیّنات کیساتھ بلکہ حکمہ کیساتھ اور اس نے حکمہ کیساتھ ہر اس معاملے کو کھول کھول کر رکھ دیا ہر اس بات کو کھول کھول کر رکھ دیا جس میں آج تک یہ لوگ آپس میں اختلافات کا شکار تھے، دین کیا ہے ہر کوئی اپنا اپنا دائرہ لگا کر اسے ہی دین حق قرار دے رہا تھا اور دوسروں کو باطل کہہ رہا تھا حالانکہ سب کے سب باطل پر تھے اور ہیں اور میں نے آج آ کر دین حق کو ہر لحاظ سے ہر پہلو سے کھول کھول کر رکھ دیا۔

فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوْنَ. پس یہ جو کچھ بھی تم کر رہے ہو یعنی جو بھی اعمال تم کر رہے ہو یہ کس سے بچ رہے ہو؟ پس اللہ تھا جس سے بچنا ہے، ذرا غور کرو یہ جو بھی اعمال تم کر رہے ہو کس سے بچنے کے لیے کر رہے ہو؟ یہ چھوٹی چھوٹی مشکلات، مصیبتوں، تکالیف سے بچنے کے لیے ترقی کے نام پر مفسد اعمال کر رہے ہو یہ تم ان چھوٹی چھوٹی تکالیف ومشقتوں سے تو بچ رہے ہو لیکن تم اصل میں اللہ سے دشمنی کر رہے ہو کیونکہ آسمانوں وزمین میں جو بھی مفسد اعمال کر رہے ہو یہ تم اللہ کیساتھ دشمنی کر رہے ہو یہ اللہ ہی کا وجود نظر آ رہا ہے جس کے ساتھ تم اپنے اعمال سے دشمنی کر رہے ہو اس لیے تم اللہ سے نہیں بچنے والے اگر بچنا ہے تو اللہ سے بچو۔ اگر اللہ سے بچنا چاہتے ہو تو میری اطاعت کر رہے ہو؟ یعنی جو میں کہہ رہا ہوں میری ہی بات مانو اسی پر عمل کرو اگر ایسا کرتے ہو تب تم اللہ سے بچ رہے ہو ورنہ آج تم اللہ کیساتھ دشمنی کر کے اس کے شریک بنتے ہوئے ترقی وخوشحالی کے نام پر آسائشوں وسہولتوں کے نام پر کیے جانے والے اعمال کی بنا پر چھوٹی چھوٹی دنیاوی مشکلات اور تکالیف سے تو بچ رہے ہو مگر اللہ کیساتھ دشمنی کر رہے ہو اور دنیا وآخرت میں اللہ کے عذاب سے نہیں بچ سکتے، عذاب عظیم تمہارے سر پر آ کھڑا ہے جو کہ آیا ہی چاہتا ہے جس سے تم نہیں بچ سکو گے۔

اللہ سے بچنا کیا ہے؟ اللہ سے بچنے کو اس وقت تک نہیں جانا جا سکتا جب تک کہ یہ نہ جان لیا جائے کہ اللہ کیا ہے اور پیچھے ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کیا جا چکا کہ اللہ کیا ہے۔ آسمانوں وزمین میں جو کچھ بھی آپ کو نظر آ رہا ہے یہ سب کا سب اللہ کی آیات ہیں یعنی جب آپ ان میں غور کریں گے ان کی گہرائی میں جائیں گے تو سامنے اللہ آئے گا آپ پر واضح ہو جائے گا کہ یہ اللہ ہی کا وجود نظر آ رہا ہے جو کچھ بھی نظر آ رہا ہے۔ اب آپ اپنے اعمال میں غور کریں آپ کس کیساتھ دشمنی کر رہے ہیں؟ کیا آپ آسمانوں وزمین میں مفسد اعمال نہیں کر رہے؟ کیا آسمانوں وزمین میں جنہیں آپ مخلوقات کا نام دیکر ان میں چھیڑ چھاڑ کر رہے ہیں جب یہ اللہ ہی کا وجود ہے تو پھر اللہ کیساتھ دشمنی نہیں کر رہے اللہ کو نہیں چھیڑ رہے؟

جیسے اگر آپ کے جسم کے کسی حصے کو کوئی چھیڑ رہا ہو اس میں پنگے لے رہا ہو تو آپ اسے یہ سوچ کر برداشت کریں گے کہ ہو سکتا ہے باز آ جائے اور اگر وہ باز نہ آئے اور برداشت کی حد پار ہو جائے تو آپ پہلے زبان سے منع کریں گے اگر پھر بھی وہ باز نہیں آتا تو پھر لاتیں اور مکے حرکت میں آئیں گے آپ ردعمل کا اظہار کریں گے جس کے نتیجے میں اسے ہلاکت کا سامنا کرنا پڑے گا بالکل اسی طرح یہ جو کچھ بھی آپ کو نظر آ رہا ہے یہ اللہ کی آیات ہیں اللہ ہے جو چھپا ہوا ہے اور اللہ کا تھوڑا سا حصہ نظر آ رہا ہے جب آپ ان میں چھیڑ چھاڑ کرو گے تو یہ آپ اللہ میں چھیڑ چھاڑ کر رہے ہو اور پھر آپ کے ان مفسد اعمال کو اس چھیڑ چھاڑ کو اس لیے برداشت کیا جاتا رہا کہ ہو سکتا ہے آپ باز آ جائیں لیکن جب آپ باز نہ آئے اور برداشت کی حد سے باہر ہو گیا تو آپ کو پہلے تو زبان کیساتھ منع کیا جائے گا اگر پھر بھی باز نہیں آتے تو پھر اللہ عاجز نہیں آ گیا آپ اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے بلکہ پھر اللہ کی جن آیات میں چھیڑ چھاڑ کر رہے ہو وہ ردعمل کا اظہار کریں گی اللہ کا ہاتھ حرکت میں آئے گا اور آپ دنیا و آخرت میں ہلاکت کا شکار ہو جاؤ گے۔

اس لیے جو کچھ تم کر رہے ہو یہ تم اللہ سے نہیں بلکہ چھوٹی چھوٹی دنیاوی تکالیف ومشقتوں سے بچنے کے لیے ایسے اعمال کر رہے ہو تو اگر اللہ سے بچنے کی بجائے ان سے بچتے ہو تو جان لو پھر تم اللہ کے عذاب کا شکار ہو جاؤ گے پھر تمہیں اللہ سے کوئی نہیں بچا سکتا اس لیے اگر تم اللہ سے بچنا چاہتے ہو تو میری اطاعت کرو جو میں کہہ رہا ہوں اسی کو تسلیم کرتے ہوئے اسی پر عمل کرو ورنہ مارے جاؤ گے۔

جان لو یہ جو کچھ بھی تمہیں نظر آ رہا ہے یہ اللہ ہی کا وجود تمہیں نظر آ رہا ہے یہ اللہ کی آیات ہیں اس لیے ان میں چھیڑ چھاڑ نہ کرو جو بھی صلاحیتیں تمہیں دی گئی جو کچھ بھی تمہیں دیا گیا تو ان کا استعمال جن مقاصد کے لیے کر رہے ہو ان کے لیے نہ کرو ورنہ تمہیں اللہ سے کوئی نہیں بچا سکتا اب بھی وقت ہے میری بات مان لو اس سے پہلے کہ دیر ہو جائے۔

اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ رَبِّیْ وَربُّکُمْ فَاعْبُدُوْہُ ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ. الزخرف ۶۴

اِنَّ اللّٰہَ لفظ اللہ کی ''ہ'' پر زبر ہے جس سے یہ جملہ اللہ ماضی کا صیغہ بن جاتا ہے جس کے معنی بنیں گے اللہ تھا اِنَّ اللّٰہَ اس میں کچھ شک نہیں اللہ تھا، اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسا کیوں کہا گیا کہ اللہ تھا؟ تو اس کا جواب بالکل واضح ہے کہ اس وقت انسان جسے اللہ سمجھ رہے ہیں وہ اللہ نہیں ہے بلکہ جو اللہ ہے اسے تو انہوں نے تھا کر دیا ہوا ہے۔ کبھی لوگوں کو علم تھا کہ اللہ کیا ہے لیکن آج کسی کو بھی نہیں علم کہ اللہ کیا ہے ہر کوئی اپنے اپنے عقیدے ونظریے کو اللہ کا نام دے رہا ہے جسے یہ اللہ کہہ رہے ہیں وہ اللہ ہے ہی نہیں بلکہ یہ تو اپنے عقائد ونظریات کو اللہ کہہ رہے ہیں۔

اب اگر حقیقت یہ ہے تو پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اللہ کیا ہے؟ تو اسی کا جواب آگے دے دیا گیا ھُوَ ہے اللہ۔ ھُوَ دو الفاظ کا مجموعہ ہے پہلا لفظ ''ہ'' جو کہ کسی بھی شئے کی طرف اشارے کے لیے استعمال ہوتی ہے ''ہُ'' پر پیش ہے جس سے یہ حال کا صیغہ بن جاتا ہے جس کے معنی بنتے ہیں اس شئے کی طرف اشارہ کیا جا رہا ہے جو موجود ہے اور ''و'' کے معنی ہیں اور ''وَ'' پر زبر کے آنے سے یہ ماضی کا صیغہ بن جاتا ہے جس کے معنی بنیں گے اور ماضی کا قصہ یعنی تھا ہو گیا۔

اب ذرا غور کریں کیا آپ کے آس پاس کچھ بھی موجود ہے؟ کوئی بھی ایسی شئے موجود ہے جس کی طرف اشارہ کیا جا سکے؟ تو آپ کو بہت سی اشیاء نظر آئیں گی ان میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کریں مثلاً درخت موجود ہے۔ اب آپ سے سوال کیا جاتا ہے کہ کیا صرف درخت ہی ہے یا کچھ اور بھی ہے تو آپ جواب دیں گے کہ نہیں صرف درخت ہی موجود نہیں بلکہ اور بھی بہت کچھ موجود ہے تو آپ کو کہا جائے کہ تب تک اور اور کرتے جائیں جب تک کہ ''وَ'' یعنی اور ختم نہیں ہو جاتا اور جب اور ختم ہو کر ماضی کا صیغہ بن جائے تو جو وجود سامنے آئے تو ایک ہی وجود سامنے آئے گا اور کچھ ہوگا ہی نہیں اور جو وجود ہے اللہ ہے۔

یعنی جو موجود ہے اور اور کرتے جائیں جب تک کہ اور ختم ہو کر ماضی میں نہیں چلا جاتا یہاں تک کہ کُل کا کُل سامنے آجائے گا اسے عربی میں ھُوَ کہتے ہیں یہ ہے اللہ۔

رَبِّی میرا ربّ، ربّ کہتے ہیں اس ذات کو جس نے عدم سے وجود میں لایا اور پھر اس کی ضروریات کیا ہیں تمام کی تمام ضروریات خلق کر کے اسے مہیا کر رہی ہے۔ رَبِّی میرا ربّ ہے یعنی جس نے مجھے عدم سے وجود میں لایا اور میری کیا ضروریات ہیں انہیں خلق کر کے مجھے فراہم کر رہا ہے وَ ربُّکُم اور تمہارا ربّ یعنی جب تمہارا وجود نہیں تھا تو تمہیں عدم سے وجود میں لایا اور تمہاری کیا کیا ضروریات ہیں انہیں خلق کر کے تمہیں فراہم کر رہا ہے۔ اب ذرا اپنی ہی تخلیق میں غور کریں اور پھر اپنی ضروریات میں غور کریں کہ آپ کی ضروریات کیا ہیں اور انہیں کون خلق کر کے آپ کو مہیا کر رہا ہے؟ جب آپ غور کریں گے تو کیا یہی سب سامنے نہیں آئے گا جو آپ کو نظر آ رہا ہے؟ کیا فطرت ہی آپ کے سامنے نہیں آئے گی؟

جب آپ کا وجود نہیں تھا تو ایک مرد اور عورت نے آپ کو وجود دیا جو آپ کے والدین کہلاتے ہیں تو کیا وہی آپ کے ربّ ہیں؟ اگر تو صرف اور صرف وہی ہیں جنہوں نے آپ کو وجود میں لایا اور آپ کی تمام ضروریات آپکو خلق کر کے مہیا کر رہے ہیں تو بلا شک وشبہ وہی آپ کے ربّ ہیں اور اگر ایسا نہیں تو پھر صرف اور صرف وہ ہی ربّ نہیں بلکہ پھر آپ کو مزید غور کرنا ہو گا تب ربّ کیا ہے کھل کر آپ کے سامنے آجائے گا۔

والدین سے پہلے آپ اپنے والد میں نطفہ کی صورت میں تھے وہ نطفہ اس رزق سے وجود میں آیا جو رزق آپ کے والد نے کھایا آپ کے والد نے پھل سبزیاں فروٹ وغیرہ یعنی نباتات وغیرہ کھائیں گوشت اور دودھ وغیرہ کو اپنا رزق بنایا تو وہ گوشت کہاں سے آیا؟ جانوروں سے، نباتات کہاں سے آئیں؟ زمین سے، جیسے جیسے آپ غور کرتے چلے جائیں گے تو یہی مخلوقات سامنے آئیں گے جو آسمانوں وزمین میں آپ کو نظر آ رہی ہیں یعنی نباتات میں غور کریں تو وہ کیسے وجود میں آئیں ان میں زمین کا اپنا کردار، سمندروں کا اپنا، ہواؤں کا اپنا، سورج کا اپنا، چاند کا اپنا یہی مخلوقات جب اپنے اپنے مقام پر رہتے ہوئے اپنی اپنی ذمہ داری کو پورا کرتی ہیں تو نباتات وجود میں آتی ہیں۔

اسی طرح آپکی ضروریات کیا ہیں ان میں غور کریں سانس لینے کے لیے آکسیجن اور آکسیجن آپ کو درخت خلق کر کے فراہم کر رہے ہیں درختوں کو کون خلق کر رہا ہے یعنی جیسے جیسے آپ غور وفکر کرتے چلے جائیں گے تو ہر لحاظ سے کیا ھُوَ یعنی یہی سب سامنے نہیں آئے گا جو بھی موجود ہے تو پھر میرا اور آپ کا بھی ربّ کون ہوا؟ یہی ذات جو ہر طرف آپ کو نظر آ رہی ہے۔

اب ذرا غور کریں جب آپ کو اسی ذات نے وجود دیا ہے اور آپ میں جو بھی صلاحیتیں ہیں وہ اسی ذات نے آپ میں رکھیں تو آخر اس نے آپ کو کیوں وجود دیا؟ کس مقصد کے لیے آپ میں یہ سب صلاحیتیں رکھیں جو آپ میں موجود ہیں؟ اور آپ ان کا استعمال کس مقصد کے لیے کر رہے ہیں کس کے پیچھے کر رہے ہیں؟

آپ کو جو کچھ بھی دیا گیا وہ مال ہو، اولاد ہو، ذہانت ہو، صلاحیتیں ہوں، کسی پر اختیار ہو یا کچھ بھی دیا گیا ہو تو وہ کس نے دیا؟ کیا اللہ نے آپ کو نہیں دیا؟ اسی ربّ نے نہیں دیا؟ جب اللہ نے ہی آپ کو دیا ہے تو پھر کس مقصد کے لیے دیا یہ فیصلہ کون کرے گا؟ کیا اس کا فیصلہ اللہ کے علاوہ کوئی دوسرا کرے گا؟ کیا اللہ کے علاوہ کسی اور کو اسکا اختیار ہے؟ اگر نہیں تو پھر ذرا غور کریں آپ ان سب کا کس کے پیچھے استعمال کر رہے ہیں؟ جس کے پیچھے آپ ان کا استعمال کر رہے ہیں اسے عربی میں اس کی عبادت کہتے ہیں آپ اس کی عبادت کر رہے ہیں۔

آپ کو یہ سب کس مقصد کے لیے دیا اس کو جاننا بہت آسان ہے کسی بھی شیئ کا مقصد کیا ہے اس میں غور کریں کہ اس میں کیا صلاحیتیں موجود ہیں اس میں موجود صلاحیتیں واضح کرتی ہیں کہ اس کی تخلیق کا مقصد کیا ہے۔ مثلاً آگ کا مقصد کیا ہے یہ آگ میں موجود صلاحیتیں واضح کر دیتی ہیں کہ آگ میں جلانے کی خصوصیات ہیں آگ مادے کو دوبارہ پہلی حالت گیسوں میں لوٹانے کی صلاحیت رکھتی ہے اسی طرح گدھے کا مقصد کیا ہے؟ آپ جو کام گدھے سے لیتے ہیں کیا وہی بکری سے لے سکتے ہیں؟ نہیں کیونکہ بکری میں مشقت کی صلاحیتیں موجود نہیں اس لیے بکری کا یہ مقصد نہیں ہے بالکل اسی طرح آپ کو اللہ نے کیوں وجود دیا اگر اس مقصد کو جاننا چاہتے ہیں تو اپنے اندر موجود صلاحیتوں کو دیکھیں کہ آپ میں کون سی صلاحیتیں موجود ہیں جب آپ غور کریں گے تو آپ پر واضح ہو جائے گا کہ آپ میں سننے، دیکھنے اور جو کچھ سنتے اور دیکھتے ہیں اسے سمجھنے کی صلاحیت، جو سمجھتے ہیں اسے کرنے کی صلاحیت خلق کرنے کی صلاحیت،

رازق بننے کی صلاحیت، مالک بننے کی صلاحیت، زمین پر سفر کرنے کی صلاحیت یعنی باقی مخلوقات اگر زمین میں پرزوں کی حیثیت رکھتی ہیں تو آپ میں ڈرائیور، زمین کی دیکھ بھال کرنے کی صلاحیتیں ہیں۔

اب اگر آپ چاہیں تو ان صلاحیتوں کا غلط استعمال کریں اپنی مرضی کے مطابق استعمال کریں جس سے آسمانوں و زمین میں خرابیاں ہوں گی اور بالآخر تباہیاں آئیں جس کا شکار زمین کی تمام مخلوقات ہوں اور اگر آپ چاہیں تو ان صلاحیتوں کا احسن استعمال کرتے ہوئے زمین میں کسی بھی قسم کی کوئی خرابی نہ ہونے دیں تمام مخلوقات آپ کی وجہ سے سلامت رہیں کسی کو بھی کسی بھی قسم کے نقصان کا سامنا نہ کرنا پڑے فَـاعْبُدُوْهُ پس کس کی عبادت کر رہے ہو؟ یعنی یہ جو کچھ بھی تمہیں دیا گیا تو کس کے لیے ان سب کا یا ان میں سے کسی کا بھی استعمال کر رہے ہو؟ یہ جو وجود موجود ہے اسی نے تمہیں یہ سب دیا تمہیں سننے، دیکھنے اور جو سنتے دیکھتے ہو اسے سمجھنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی صلاحیتیں دیں، مال دیا، اولاد دی، یہ جسم دیا، کرنے کی صلاحیتیں دیں یا کچھ بھی دیا تو اسی وجود نے دیا یہ جو وجود نظر آ رہا ہے تو اس نے کسی اور کے لیے نہیں دیا بلکہ تمہیں یہ سب اس وجود نے اپنے لیے دیا یہ اسی کا ہے اسی کے لیے ہے اس لیے ان سب کا اسی وجود کے لیے استعمال کرو اسی وجود کے پیچھے استعمال کرو نہ کہ اس کے خلاف استعمال کرو اس کے ساتھ دشمنی میں استعمال کرو یہ ہے ربّ کی عبادہ اس لیے اسی ربّ کی عبادہ کرو۔

کچھ بھی تمہیں اس نے دیا جو بھی صلاحیتیں اس نے تمہیں دیں ان کا اسی کے لیے استعمال کرو۔ آپ کو جو کچھ بھی دیا گیا آپ جس کے پیچھے اس کا استعمال کریں گے وہ آپ اس کی عبادہ کرتے ہیں اس لیے جس جس کے پیچھے اس سب کا استعمال کر رہے ہو جو کچھ تمہیں دیا گیا اس کے پیچھے ان کا استعمال نہ کرو یہ صلاحیتیں یا سب کچھ اس سب کے لیے استعمال کرنے کے لیے نہیں دیا گیا۔ یہ سب اللہ نے دیا تو یہ سب اللہ ہی کے لیے ہونا چاہیے اس سب کا استعمال اللہ کے لیے ہی کرو یہ ہے اس کی عبادہ یعنی غلامی پس اسی کی غلامی کرو هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ یہ ہے وہ لائن جسے قائم کرنے کے لیے تمہیں اس دنیا میں لایا گیا تمہیں وجود دیا گیا یہ ہے صراط مستقیم۔

اللہ نے آج سے چودہ صدیاں قبل اس امت میں آنے والے عیسیٰ کی علامات بیان کر دیں ان میں ایک علامت یہ بھی بیان کر دی کہ عیسیٰ کی دعوت یہ ہوگی اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّىْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ اب آپ خود غور کریں کہ یہ دعوت کس کی ہے کس نے کھول کھول کر واضح کر دیا کہ اللہ کیا ہے؟ کس نے کھول کھول کر واضح کر دیا کہ جسے تم اللہ کہتے ہو ایسا کوئی اللہ وجود نہیں رکھتا یہ محض تمہارے اپنے من گھڑت تصورات ہیں جن کا حقیقت کیساتھ دور دور تک کوئی تعلق نہیں، ایسا کوئی اللہ نہیں جو تم کہتے ہو آسمانوں پر چڑھ کر بیٹھا ہوا ہے بلکہ اللہ هُوَ ہے اور ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کر دیا کہ هُوَ کیا ہے۔ هُوَ ہی میرا ربّ ہے اور تمہارا ربّ بھی اس لیے پس اسی کی غلامی کرو جو کچھ بھی تمہیں دیا گیا اس کا استعمال اسی کے لیے کرو جو تم کر رہے ہو یہ اس کی غلامی یعنی عبادت نہیں ہے۔ کیا یہ سب میری دعوت نہیں ہے؟ کیا میں کسی فرقے، گروہ، کسی دائرے کسی طرف دعوت دے رہا ہوں؟ اور میرے علاوہ سب کے سب کی دعوت ان کے فرقوں و گروہوں کی طرف نہیں ہے؟ صرف اور صرف اللہ ہی طرف دعوت اللہ کو ربّ بنانے کی دعوت، یہ سب کی سب دعوت کس کی ہے؟ کیا یہ سب کی سب دعوت میری نہیں؟ جب یہ سب کی سب دعوت میری ہے تو پھر عیسیٰ کون ہے؟ حق ہر لحاظ سے آپ پر کھل کھل کر واضح ہو چکا کہ میں اللہ کا رسول عیسیٰ ہوں اگر تم لوگ دنیا و آخرت میں فلاح چاہتے ہو تو میری اطاعت و اتباع کرو۔

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ. الزخرف ۶۵

فَـاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ابن مریم کی مثل عیسیٰ نے آ کر وہ سب کا سب کھول کھول کر رکھ دیا حق ہر لحاظ سے واضح کر دیا جس میں اس کے آنے سے پہلے اختلاف کر رہے تھے ہر کوئی خود کو اس معاملے میں حق پر اور دوسروں کو باطل کہہ رہا تھا عیسیٰ نے آ کر سب کا سب کھول کھول کر رکھ دیا اب چاہیے تو یہ تھا کہ حق اس قدر واضح ہو جانے کے بعد حق کو تسلیم کر لیا جاتا مگر اس کے باوجود اختلاف ہی کیا جو ان کے درمیان گروہ موجود ہیں جو فرقے، تنظیمیں، جماعتیں وغیرہ بنی ہوئی ہیں یعنی چاہیے تو یہ تھا کہ حق اس قدر کھل جانے کے بعد حق کو تسلیم کر لیا جاتا اور اگر تسلیم نہیں کرتے تو ظاہر ہے اسی لیے تسلیم نہیں کر رہے کہ یہ پہلے سے ہی حق پر ہیں اور آج جو احمد عیسیٰ نے کھول کھول کر واضح کر دیا یہ حق نہیں ہے اب اگر یہ اپنے دعوے میں سچے ہیں اگر یہ حق پر ہیں تو پھر عیسیٰ کی دعوت کو باطل ثابت کریں؟ ان کو کھلم کھلا چیلنج ہے اگر یہ عیسیٰ کی یعنی میری دعوت کو غلط ثابت نہیں کر سکتے اسے غلط باطل و بے بنیاد ثابت نہیں کر سکتے یا خود کو حق ثابت نہیں کر سکتے

اور حسب سابق آپس میں اختلافات میں ہی پڑے رہتے ہیں تو پھر جان لیں کہ ان کا انجام کیا ہے فَوَيۡلٌ لِّلَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡ عَذَابِ يَوۡمٍ اَلِيۡمٍ پس ویل ہے ان لوگوں کے لیے جو ظلم کر رہے ہیں ان کے اپنے ہی کیے ہوئے مفسد اعمال کے رد اعمال جو انتہائی بھیانک ہیں ان کے لیے سزا ہیں جو ایک لمبی مدت ہے جس میں ہر طرح کی اذیت ناک سزائیں ہیں۔

هَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنۡ تَاۡتِيَهُمۡ بَغۡتَةً وَّهُمۡ لَا يَشۡعُرُوۡنَ. الزخرف ٦٦

هَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ کس کا انتظار کر رہے ہو، جب عیسیٰ آیا تو عیسیٰ نے کہا کہ کس کا انتظار کر رہے ہو؟ تو آگے سے جواب آیا کہ ابھی تو بہت کچھ ہونا باقی ہے جس جس کا ہم انتظار کر رہے ہیں یعنی عیسیٰ آیا تو عیسیٰ کیا ہے؟ عیسیٰ تو اللہ کا رسول ہے اور اللہ اپنے رسول کو بھیجتا ہے البیّنات کیساتھ تا کہ وہ حق بالکل کھول کھول کر واضح کر دے تو عیسیٰ نے کہا کہ کس کا انتظار کر رہے ہیں مطلب کہ مجموعی طور پر انہیں دکھا کہ انہیں کہاں کہاں راہنمائی درکار ہے تو دیکھا کہ یہ تو انتظار کر رہے ہیں کہ ابھی تو طلوع الشّمس من مغربھا ہونا ہے اور ہر کوئی اس کی طرح طرح کی تاویلات میں مصروف ہے کوئی کہتا ہے کہ یہ حق ہے اور کوئی کہتا ہے کہ نہیں جو میں کہہ رہا ہوں وہ حق ہے یوں اس کے انتظار میں ہیں تو عیسیٰ نے طلوع الشّمس من مغربھا کی حقیقت کھول کھول کر رکھ دی اور واضح کر دیا کہ وہ تو کب کا ہو چکا یوں حق اس قدر کھول کھول کر رکھ دیا کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کا رد نہیں کر سکتی اسے غلط ثابت نہیں کر سکتی۔

عیسیٰ نے پوچھا کس کا انتظار کر رہے ہو تو آگے اسے ان کی طرف سے بات آئی کہ ابھی تو یاجوج اور ماجوج نے آنا ہے ان کے انتظار میں ہیں اور ہر کوئی یاجوج اور ماجوج کے حوالے سے طرح طرح کی کہانیاں گھڑے ہوئے یاجوج اور ماجوج کے انتظار میں ہے تو عیسیٰ نے یاجوج اور ماجوج کو بھی کھول کھول کر رکھ دیا کہ یاجوج اور ماجوج کیا ہیں اور وہ کب کے کھل چکے یاجوج اور ماجوج کے حوالے سے سب کچھ کھول کھول کر رکھ دیا، اس قدر کھول کھول کر رکھ دیا کہ دنیا کی کوئی طاقت حق کو غلط ثابت نہیں کر سکتی۔

کس کا انتظار کر رہے ہو؟ تو جواب ملا جو یہ دھڑا دھڑ کتابوں کی کتابیں چھاپ رہے ہیں کہ ابھی تو ایک آگ نے نمودار ہونا ہے اس کے انتظار میں ہیں تو عیسیٰ نے اس آگ کی حقیقت بھی کھول کھول کر رکھ دی کہ وہ النار کیا ہے اور وہ تو نہ صرف کب کی نکل چکی بلکہ آج تمہاری آنکھوں کے سامنے ہے جس کو دنیا کی کوئی طاقت غلط ثابت نہیں کر سکتی۔

کس کے انتظار میں ہو تو آگے سے جواب دے رہے ہیں کہ ابھی تو دخانٍ نے ظاہر ہونا ہے اور پوری دنیا میں بھر جانا ہے تو عیسیٰ نے دخانٍ کو بھی کھول کھول کر واضح کر دیا اور انہیں ان کی آنکھوں سے دکھا دیا کہ دیکھو دخانٍ نہ صرف آ چکیں بلکہ پوری دنیا کی فضا میں بھی بھر چکیں لوگوں کو ڈھانپ چکیں عذاب الیم بن چکیں اور دنیا کی کوئی طاقت اس حق کو غلط ثابت نہیں کر سکتی۔

کس کا انتظار کر رہے ہو تو ان کا کہنا ہے کہ ابھی تو تیس کے قریب دجالون کذابون نے آنا ہے جن میں سے ہر ایک کا گمان ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے تو عیسیٰ نے کھول کھول کر واضح کر دیا کہ جن کا تم انتظار کر رہے ہو نہ صرف وہ کب کے آ چکے بلکہ تم بذات خود انہیں اماموں کے نام پر اپنے رسول تسلیم کر چکے ہوئے ہو اور دنیا کی کوئی طاقت حق کا رد نہیں کر سکتی۔

کس کا انتظار کر رہے ہو تو ان کا کہنا ہے کہ ابھی تو الفرات سے ذھب اور خزانے کا جبل نمودار ہونا ہے تو عیسیٰ نے اسے بھی کھول کھول کر واضح کر دیا کہ وہ بھی نکل چکا۔

کس کا انتظار کر رہے ہو؟ تو غزوۃ الھند کی تیاریاں کر رہے ہیں غزوۃ الھند ہونے والا ہے اس کا انتظار کر رہے ہیں تو عیسیٰ نے غزوۃ الھند کی حقیقت کھول کھول کر رکھ دی ان پر واضح کر دیا کہ وہ تو کب کا ہو چکا اور دنیا کی کوئی طاقت اس کا رد نہیں کر سکتی اسے غلط ثابت نہیں کر سکتی۔

کس کا انتظار کر رہے ہو؟ تو فتح قسطنطنیہ کا انتظار کر رہے ہیں تو عیسیٰ نے فتح قسطنطنیہ کی حقیقت کھول کھول کر رکھی دی کہ وہ تو کب کا ہو چکا اور دنیا کی کوئی طاقت اس کا رد نہیں کر سکتی اسے غلط ثابت نہیں کر سکتی۔

کس کا انتظار کر رہے ہو؟ تو عرب، فارس وروم کی فتح کا انتظار کر رہے ہیں عیسیٰ نے ان کی حقیقت بھی ہر لحاظ سے کھول کھول کر رکھ دی کہ یہ سب بھی ماضی میں کب کا ہو چکا۔

کس کا انتظار کر رہے ہو؟ تو غزوۃ الاعماق اور دابق کا انتظار کر رہے ہیں تو عیسیٰ نے اس کی حقیقت بھی کھول کھول کر رکھ دی کہ یہ بھی ہو چکے۔

کس کا انتظار کر رہے ہو؟ تو کہہ رہے ہیں دابۃ الارض کا انتظار کر رہے ہیں ابھی تو دابۃ الارض نے نکلنا ہے تو عیسیٰ نے دابۃ الارض کی حقیقت بھی کھول کھول کر رکھ دی دابۃ الارض انہیں ان کی آنکھوں کے سامنے دکھا دیا اس قدر واضح کر دیا کہ دنیا کی کوئی طاقت اسے غلط ثابت نہیں کر سکتی۔

کس کا انتظار کر رہے ہو؟ تو ان کا کہنا ہے کہ ہم زمین کے دھنسنے کا انتظار کر رہے ہیں ابھی تو زمین بھی نہیں دھنسی تو عیسیٰ نے زمین کے دھنسنے کی حقیقت بھی کھول کھول کر رکھ دی کہ یہ بھی ہو چکا آج تم یہ سب اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو کہ پوری دنیا میں زمین جگہ جگہ سے دھنس رہی ہے۔

کس کا انتظار کر رہے ہو؟ تو ان کا کہنا ہے کہ الدجّال کا انتظار کر رہے ہیں ابھی تو الدجّال نے ظاہر ہونا ہے تو عیسیٰ نے الدجّال کو بھی کھول کھول کر رکھ دیا یہاں تک کہ باب لد سے الدجّال کا قتل کر دیا یعنی عیسیٰ سے پہلے الدجّال موجود تھا لیکن کسی کو بھی نظر نہیں آ رہا تھا ہر کوئی ان اشیاء کو اپنے لیے فائدہ مند سمجھ رہا تھا تو عیسیٰ نے آ کر اللہ کے عطا کردہ خالص علم کی بنیاد پر الدجّال کا قتل کر دیا ان اشیاء پر پڑا دجل کا پردہ چاک کر دیا یوں الدجّال کا باب لد سے قتل کر دیا کہ دنیا کی کوئی طاقت اسے غلط ثابت نہیں کر سکتی خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے۔

کس کا انتظار کر رہے ہو؟ تو ان کا کہنا ہے کہ مہدی کا انتظار کر رہے ہیں عیسیٰ نے مہدی کی بھی حقیقت کھول کھول کر رکھ دی کہ جتنے بھی مہدیوں نے آنا تھا وہ سب کے سب ماضی میں آ چکے اب ان میں سے کوئی نہیں آنے والا۔

کس کا انتظار کر رہے ہو؟ تو ان کی طرف سے جواب آیا کہ عیسیٰ کا انتظار کر رہے ہیں تو عیسیٰ نے عیسیٰ کی بھی حقیقت کھول کھول کر رکھی اور ان پر بالکل واضح کر دیا کہ عیسیٰ تمہارے درمیان تمہارے سامنے موجود ہے هَلْ يَنظُرُونَ اب بھی کس کا انتظار کر رہے ہو؟ اب تو سب کا سب آ چکا اِلَّا السَّاعَةَ مگر الساعت تھی یعنی اب جس کا انتظار کرنا ہے وہ صرف اور صرف الساعت تھی اب سوائے الساعت کے کچھ نہیں رہ چکا اب سوائے الساعت کے کچھ نہیں آنے والا سب کا سب آ چکا عقل کے اندھو اب صرف اور صرف الساعت رہ چکی ہے اب بھی اگر تم ان کا انتظار کرتے ہو جو آج تک کرتے آ رہے تھے تو جان لو اصل میں اب تم الساعت کا انتظار کر رہے ہو کیونکہ جو کچھ بھی آنا تھا وہ آ چکا اب تمہارا انتظار فضول ہے اب تو صرف اور صرف الساعت رہ گئی ہے جس نے آنا ہے اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ کہ اچانک ہی تم پر آ جائے گی اور تم ہو گے اس حال میں کہ تمہیں شعور ہی نہ ہو گا۔ یعنی اب تو سب کا سب آ چکا میری موجودگی میں ایک عذاب عظیم القارعہ ہے وہ تمہیں اخذ کرنے والی ہے اور میرے بعد صرف اور صرف الساعت رہ گئی ہے وہ تم پر اس حال میں آئے گی کہ تمہیں اس کا شعور ہی نہیں ہو گا اچانک ہی آ جائے گی۔

اللہ نے سورت الزخرف کی ان آیات میں عیسیٰ کی پہچان کی غیر معمولی علامات بیان کر دیں آج سے چودہ صدیاں قبل اللہ نے سورت الزخرف کی ان آیات کی صورت میں آج آنے والے عیسیٰ کی تاریخ اتار دی تھی اور اس امت کے آخر میں بعث کیے جانے والے عیسیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاریخ پر مبنی ان آیات نے اس وقت تک بیّن ہی نہیں ہونا تھا یعنی کھل کر واضح ہی نہیں ہونا تھا جب تک کہ یہ واقعہ رونما نہ ہو جاتا یعنی عیسیٰ آ نہ جاتا اس کی بعثت نہ ہو جاتی اور آج جب کہ یہ آیات بیّن ہو چکیں یعنی بالکل کھل کر واضح ہو چکیں تو ظاہر ہے عیسیٰ اللہ کا رسول آج موجود ہے کیونکہ اگر اللہ کا رسول عیسیٰ بعث نہیں ہوا تو یہ آیات آج کیسے بیّن ہو گئیں؟ آج تک یہ آیات بیّن کیوں نہ ہوئیں؟

اور آج جب میں اللہ کا رسول احمد عیسیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعث کیا جا چکا ہوں اور میری ہی تاریخ پر مبنی آج سے چودہ صدیاں قبل اتاری گئی آیات بیّن ہو چکیں تو پھر اب بھی آپ لوگ کس کا انتظار کر رہے ہیں؟ ذرا غور کریں کہ یہ کس کی تاریخ آج سے چودہ صدیاں قبل اتار دی گئی تھی؟

کیا میرے علاوہ کوئی اور ہے؟ کیا میں نے یعنی عیسیٰ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب کچھ کھول کھول کر نہیں رکھ دیا؟ کیا میں ہی وہ عیسیٰ اللہ کا رسول نہیں ہوں جس نے وہ سب کا سب تم پر کھول کھول کر واضح کر دیا جس کا تم آج تک انتظار کر رہے تھے؟ اور بار بار تمہیں کہہ رہا ہوں کہ اب سوائے الساعت کے کچھ نہیں رہا؟ میری موجودگی میں تم پر ایک عظیم عذاب القارعہ یعنی عالمی ایٹمی جنگ ہو گی جس میں دنیا کی اسی فیصد آبادی ہلاک ہو جائے گی شہروں کے شہر صفحہ ہستی سے مٹ جائیں گے یہاں تک کہ پہاڑ دھول کی طرح اڑیں گے اس میں اور میرے بعد صرف اور صرف الساعت ہے تو پھر عیسیٰ کون ہے؟ کیا اب بھی عیسیٰ کے انتظار میں رہو گے؟

کیا تم لوگ بھی بنی اسرائیل کی مثل ثابت ہو کر رہو گے جو کہ اللہ نے تمہاری تاریخ تو آج سے چودہ صدیاں قبل ہی اتار دی تھی کہ تم بھی بنی اسرائیل کی مثل ہو جو

بنی اسرائیل نے عیسیٰ ابن مریم کیساتھ کیا تھا تم بھی وہی تم میں بعث کیے جانے والے عیسیٰ اللہ کے رسول کیساتھ یعنی میرے ساتھ کرو گے۔
بنی اسرائیلی ملاؤں نے بھی عیسیٰ ابن مریم کے خلاف محاذ کھولا اس کی تصدیق کی بجائے اس کی تکذیب کی تو تم بھی بالکل وہی کرو گے اور اے لوگو جو ان ملاؤں کے پیچھے اندھوں کی طرح چل رہے ہو جب حق یہ ہے کہ یہ لوگ تکذیب ہی کریں گے تو تم اپنی آنکھیں کھول لو کیا تم میں عقل نہیں؟ کیا تم میں سوجھ بوجھ نہیں کہ تم حق کو نہیں پہچان سکتے اس کے لیے تم ان علماء کے نام پر جہلاء جو کہ مجرمین ہیں جو کبھی جہنم سے نہ نکل پائیں گے جب تک کہ جہنم کی بھی اجل نہ آجائے ان کے محتاج ہو؟ کیا تم پر حق ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح نہیں کر دیا گیا؟ اس کے باوجود بھی اگر تم اپنی آنکھیں نہیں کھولتے تو جان لو تم مانو گے تمہیں ماننا پڑے گا لیکن تب تمہارا ماننا تمہیں کوئی نفع نہیں دے گا۔ عذاب عظیم القارعہ صیحۃً واحدۃً ان ایام کے مثل ایام جو گزشتہ اقوام پر آئے یعنی عظیم ہلاکت تمہارے سر پر موجود ہے جیسے ہی تم میرے یعنی اللہ کے رسول احمد عیسیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف محاذ کھولے ہوئے ہو گے تو ہلاک کر دیئے جاؤ گے یہ بات جان لو تاکہ بعد میں یہ نہ کہہ سکو کہ ہمیں متنبہ نہیں کیا گیا تھا اگر متنبہ کر دیا جاتا تو ہم مان جاتے اور نہ ہی تکذیب کرتے اور نہ ہی ہلاکت کا شکار ہوتے۔
اب آپ سب سے سوال ہے کہ یہ کس کی تاریخ پر مبنی آیات تھیں جو آج سے چودہ صدیاں قبل ہی اتار دی گئی تھیں؟ قرآن میں یہ کس کی تاریخ ہے؟ اپنی آنکھیں کھولیں اس سے پہلے کہ وقت آپ کے ہاتھ سے نکل جائے۔ دنیا کی کوئی طاقت یہ غلط ثابت نہیں کرسکتی خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے اور جان لیں آج آپ کے پاس وقت ہے اور اختیار بھی ہے کہ مان جائیں حق کو تسلیم کرلیں ورنہ یہ یاد رکھیں حق کو حق حاصل ہے کہ اسے تسلیم کیا جائے، آج جب حق آچکا ہے تو ہر ایک کو ماننا پڑے گا یہ بات کان کھول کر سن لیں ہر ایک گواہی دے گا کہ ہاں اے احمد عیسیٰ بلا شک وشبہ آپ اللہ کے رسول ہو ہم تسلیم کرتے ہیں ہم مانتے ہیں لیکن تب آپ کا ماننا آپ کو کوئی نفع نہیں دے گا کیونکہ تب تو منوایا جائے گا بالکل ایسے ہی جیسے آپ کے آباؤاجداد ان گزشتہ ہلاک شدہ اقوام کو منوایا گیا تھا اور وہ مانیں گے جیسے فرعون مانا تھا۔
اب آپ ہی سے سوال ہے کہ اس واقعے کی تاریخ پر مبنی آیات کس نے بیّن کیں؟ یعنی کس نے اس واقعے پر مبنی آیات کو ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کر دیا کہ کوئی چاہ کر بھی انہیں غلط ثابت نہیں کرسکتا خواہ کچھ ہی کیوں نہ کر لے؟ تو ذرا غور کریں آپ سے سوال ہے جس نے آیات بیّن کیں وہ کذاب اور جو اس کیساتھ دشمنی کر رہے ہیں وہ صادق ٹھہرے؟ ایسا کیسے ہو گیا؟ حالانکہ قرآن کو بیّن کرنا یعنی قرآن کی آیات کو ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کرنا تو صرف اور صرف اللہ کے ذمہ ہے اور اگر میں بیّن کر رہا ہوں تو پھر میں ''احمد عیسیٰ'' کون ہوں؟ آپ کس کیساتھ دشمنی کر رہے ہیں اور بالآخر دنیا و آخرت میں آپ کا انجام کیا ہونے والا ہے؟ اسے بھی آج ہی جان لیں جو کہ انتہائی بھیانک اور ذلت آمیز انجام ہونے والا ہے آپ کا۔

اسی طرح اب دیکھیں سورۃ محمد کی درج ذیل آیت میں کہ یہ آیت اللہ کے کس رسول کی تاریخ ہے؟
فَهَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنۡ تَاۡتِيَهُمۡ بَغۡتَةً فَقَدۡ جَآءَ اَشۡرَاطُهَا فَاَنّٰى لَهُمۡ اِذَا جَآءَتۡهُمۡ ذِكۡرٰٮهُمۡ . محمد ۱۸
یہ اللہ کے ایک رسول کی تاریخ پر مبنی آیت ہے اللہ نے اس امت اس قوم جو کہ قوم محمد ہے ان کے آخرین میں اپنا ایک رسول کو بعث کرنا تھا اور جب اللہ نے اپنا وہ رسول بعث کیا تو اس کا جو کردار ہے اس کی جو دعوت ہے یہ آیت اس کی تاریخ پر مبنی ہے جو آج سے چودہ صدیاں قبل ہی قرآن میں اتار دی گئی تھی۔
سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اللہ، رسول صرف اور صرف تب ہی بعث کرتا ہے جب اس سے پہلے لوگ ضلالٍ مبینٍ میں ہوتے ہیں یعنی ہر لحاظ سے سو فیصد کھلم کھلا گمراہیوں میں ہوتے ہیں نور کی ہدایت کی ایک کرن بھی نہیں ہوتی اس کے باوجود ہر کوئی خود کو اہل حق ہی کہہ اور سمجھ رہا ہوتا ہے حالانکہ اگر کسی سے کوئی سوال کر لیا جائے تو کسی کے بھی پاس اس سوال کا کوئی جواب نہیں ہو گا جو کہ ان کے ضلالٍ مبینٍ میں ہونے کی واضح علامت ہوتا ہے۔
اللہ کب رسول بعث کرتا ہے اسی کو اللہ نے قرآن میں مختلف مقامات پر واضح کر دیا۔
لَقَدۡ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اِذۡ بَعَثَ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡ اَنۡفُسِهِمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيۡهِمۡ وَ يُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ ۚ وَاِنۡ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ. آل عمران ۱۶۴
لَقَدۡ تمہیں یہ حق حاصل ہے کہ تم اپنی تحقیق کروا پنی عقل کے گھوڑے دوڑاؤ اپنی تمام تر تحقیق کرلو جو بھی حق کا دعویدار ہے اس کی بات سنو بالآخر تم پر یہ بات واضح

ہو جائے گی کہ جو ہم کہہ رہے ہیں وہی حق ہے جو کہ قدر میں کر دیا گیا مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ جو اللہ ہے مومنین پر یعنی اللہ مومنین پر احسان کرتا ہے اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ تب بعث کرتا ہے انسانوں کی راہنمائی کے لیے کھڑا کرتا ہے ان میں رسول انہیں میں سے اور اس کی پہچان یہ ہے کہ جب اللہ رسول بعث کرتا ہے تو وہ کیا کر رہا ہوتا ہے؟ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ تلاوہ کر رہا ہے ان پر اس کی آیات کی یعنی جب ان میں انہیں سے اللہ کا رسول آ گیا تو ان پر اللہ کی آیات کو پوری ترتیب کیساتھ کھول کھول کر واضح کر رہا ہے وَ یُزَکِّیْھِمْ اور ان کا تزکیہ ہو رہا ہے یعنی ان کو ہر لحاظ سے پاک صاف کر رہا ہے انہیں خالص اللہ کا غلام بنا رہا ہے ان کے اجسام ان کی توجہ ان کو ہر لحاظ سے پاک صاف بنا رہا ہے خالص کر رہا ہے وَ یُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ اور سکھا رہا ہے یعنی علم دے رہا ہے جو الکتاب تھی اس کا وَالْحِکْمَۃَ اور حکمت یعنی اس علم کا صحیح استعمال سکھا رہا ہے یعنی کیا کب کہاں کیسے کیوں اور کتنا کرنا ہے ان تمام سوالات کے جوابات یہ علم، ان کا فیصلہ کرنے کی صلاحیت وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ اور اگر قانون میں یہ طے کر دیا گیا کہ ہو رہے تھے اس سے پہلے ان کے لیے جو تھا وہ تھے ہر لحاظ سے سو فیصد کھلم کھلا گمراہیوں میں نور کی ہدایت کی ایک کرن بھی نہیں یعنی اگر نور کی ایک کرن بھی ہو گی تو اللہ رسول کو بعث نہیں کرتا اللہ کا قانون ہے کہ وہ صرف اور صرف تب رسول کو بعث کرتا ہے اور بعث کرنا تھا جب امیّن ہر لحاظ سے سو فیصد گمراہیوں میں ہوں نور کی ایک کرن بھی نہ ہو ہدایت کی ایک کرن بھی نہ ہو۔ اللہ نے یہ قدر میں کر دیا کہ جب امیّن سو فیصد گمراہیوں میں ہو رہے ہوں نور کی ہدایت کی ایک کرن بھی نہ ہو تب اللہ مومنین پر احسان کرتا ہے ان میں انہیں سے اپنا ایک رسول بعث کر کے جو ان پر حق ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کر دیتا ہے۔

یہی بات اللہ نے درج ذیل آیت میں بھی واضح کر دی۔

ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۔ الجمعہ ۲

اس آیت کے شروع میں وہی بات کی گئی جو پچھلی آیت میں کہی گئی اور اس آیت کے شروع میں جس رسول کی بعثت کا ذکر ہے وہ محمد علیہ السلام تھے جو آج سے چودہ صدیاں قبل بعث کیے گئے اور اس آیت کے آخر میں بھی وہی شرط واضح کی کہ یہ اللہ کا قانون ہے کہ اگر اس سے پہلے ضلالٍ مبینٍ یعنی سو فیصد گمراہیوں میں ہو رہے ہوں نور کی ایک کرن بھی نہ ہو ہدایت بالکل بھی نہ ہو تب ہی اللہ رسول بعث کرتا ہے اگر نور کی ایک کرن بھی ہو گی تو اللہ رسول بعث نہیں کرتا۔ اور نہ صرف اللہ نے یہ واضح کر دیا کہ اللہ اس وقت ہی رسول بعث کرتا ہے جب اس سے پہلے امیّن ضلالٍ مبینٍ میں ہوں بلکہ سورۃ الجمعہ کی اگلی ہی آیت، آیت نمبر ۳ میں اللہ نے آج سے چودہ صدیاں قبل قوم محمد کے آخرین میں بھی بالکل اسی طرح رسول بعث کرنے کا وعدہ کیا تھا جیسے ان کے اولین میں محمد علیہ السلام کو بعث کیا تھا جیسا کہ درج ذیل آیت میں آپ دیکھ سکتے ہیں۔

وَّاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ ۔ الجمعہ ۳

وَّاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ اور آخرین میں بھی ان میں انہیں سے ایک رسول بعث کرے گا۔ اور آج سے چودہ صدیاں قبل جب یہ کہا تھا تو تب ساتھ ہی اس وقت اپنے رسول اور اس کی دعوت کو تسلیم کرنے والوں کو یہ بھی کہا تھا لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ آخرین وہ ہیں جن کو تم ابھی نہیں مل رہے جو کہ آگے چل کر مستقبل میں آئیں گے اس امت اس قوم کے آخر میں آئیں گے جب امیّن پھر ضلالٍ مبینٍ میں چلے جائیں گے یعنی جہالت اتنی پھیل جائے گی گمراہیاں اتنی عام ہو جائیں گی کہ نور کی حق کی ایک کرن بھی نہیں ہو گی ان میں۔

آپ پر واضح ہو گیا کہ اللہ نے آج سے چودہ صدیاں قبل رسول کی بعثت کا وعدہ کیا تھا اور پھر جب اللہ رسول بعث کرتا ہے تو کیسے کرتا ہے اسے بھی جان لیں کیونکہ رسول کی بعثت سے قبل چونکہ لوگ سو فیصد گمراہیوں میں ہوتے ہیں نور کی ایک کرن بھی نہیں ہوتی حق کا کسی کو بھی علم نہیں ہوتا یہاں تک کہ حق کا تصور تک بھی ناپید ہو چکا ہوتا ہے اور وہ رسول کے انتظار میں تو ہوتے ہیں لیکن انہوں نے رسول کے حوالے سے خود ساختہ معیار گھڑ رکھا ہوتا ہے جیسے کہ آج اللہ کے رسول عیسیٰ کی بعثت کا انتظار کیا جا رہا ہے ہر کوئی شدت سے انتظار کر رہا ہے لیکن ہر کسی کا اپنا اپنا گھڑ رکھا ہوا معیار ہے کہ وہ آسمانوں سے اترے گا وہ جب آئے گا تو مردوں کو زندہ کرے گا جس کا مطلب یہ لیا جاتا ہے کہ وہ وفات شدگان کو گڑھوں سے نکال کر انہیں جیتا جاگتا کر دے گا، بیماروں کو ہاتھ سے چھوئے گا تو چھو منتر کر کے ان کی بیماری غائب ہو جائے گی ایسے ہی وہ بتا دیا کرے گا کہ تم کیا کھا کر آئے ہو یعنی دال کھائی ہے یا گوشت کھایا ہے بوجھ لیا کرے گا اور ہر کسی کا کہنا

ہے کہ رسول معجزات کیساتھ آتے ہیں اس لیے عیسیٰ معجزات کیساتھ آئے گا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ حق ہے؟ جب اللہ سے سوال کریں تو اللہ نے بالکل کھول کر واضح کر دیا کہ جب یہ لوگ ہیں ہی ضلالٍ مبینٍ میں یعنی ہر لحاظ سے سو فیصد گمراہیوں میں تو پھر ظاہر ہے یہ حق پر کیسے ہو سکتے ہیں؟ ممکن ہی نہیں کہ یہ حق پر ہوں بلکہ انہیں کچھ بھی علم نہیں حق کا اللہ رسولوں کو معجزات کیساتھ نہیں بلکہ البیّنات کیساتھ بعث کرتا ہے جیسا کہ درج ذیل آیت میں آپ دیکھ سکتے ہیں۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ . الحدید ۲۵

لَقَدْ تحقیق کہ یعنی تم اپنے گھوڑے دوڑا لو اپنی تحقیق کر لو تمہیں یہی بات ملے گی یہی حق ہے جو ہم نے قدر میں کر دیا کہ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا کیسے بھیجتے ہیں ہم اپنے رسولوں کو؟ بِالْبَيِّنٰتِ ہم اپنے رسولوں کو البیّنات کیساتھ بھیجتے ہیں یعنی جو بھی رسول بعث کیا جاتا ہے تو وہ معجزات کیساتھ نہیں بلکہ البیّنات کیساتھ بھیجا جاتا ہے۔

معجزات اور بیّنات دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔

جب بھی رسول آتا ہے تو وہ سب کچھ ہر لحاظ سے ہر پہلو سے کھول کھول کر واضح کر دیتا ہے وہ اللہ کی آیات کو پوری حکمت کیساتھ کھول کھول کر واضح کر دیتا ہے لوگ اس سے پہلے جس جس میں بھی اختلافات میں پڑے ہوتے ہیں ہر کسی کا دعویٰ ہوتا ہے کہ اس موضوع پر وہی حق پر ہے باقی سب باطل حالانکہ حقیقت تو یہ ہوتی ہے کہ سب کے سب ہی باطل پر ہوتے ہیں کسی کو بھی حق کا علم نہیں ہوتا تو ایسے میں رسول ہر موضوع کو ہر لحاظ سے ہر پہلو سے ان پر کھول کھول کر واضح کر دیتا ہے کہ یہ ہے حقیقت اس کی جس جس میں بھی تم اختلاف میں پڑے ہوئے تھے۔ ایسے ہی اس قوم کے آخرین میں اللہ کے رسول نے آنا تھا جس نے آکر سب کا سب کھول کھول کر واضح کر دینا تھا جس کی تاریخ پر مبنی درج ذیل آیت ہے۔

فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ . محمد ۱۸

اللہ کا رسول آیا تو اس نے سب کا سب کھول کھول کر واضح کر دیا فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ پس کس کا انتظار کر رہے ہو یعنی جب اللہ کا رسول آیا تو اس نے دیکھا کہ لوگ الساعت کی اشراط کا انتظار کر رہے ہیں کوئی غزوہ ہند کے انتظار میں ہے کہ ہم غزوہ ہند کی تیاری کر رہے ہیں کہ غزوہ ہند ہونے ہی والا ہے، کوئی عرب کے فتح ہونے کے انتظار میں ہے، کوئی فارس کے نام پر ایران کے فتح ہونے کا انتظار کر رہا ہے، کوئی قسطنطنیہ کے نام پر استنبول کی فتح کے انتظار میں ہے، کوئی غزوۃ الأعماق اور دابق کے انتظار میں ہے، کوئی روم کے نام پر یورپ کے فتح ہونے کے انتظار میں ہے، کوئی پوری دنیا پر اسلام کے غالب ہونے کے انتظار میں ہے، کوئی سورج کے اس کے مغرب سے طلوع ہونے کے انتظار میں ہے، کوئی یاجوج اور ماجوج کے کھلنے کے انتظار میں ہے، کوئی الدجّال کے نکلنے کے انتظار میں ہے، کوئی دابۃ الارض کے نکلنے کے انتظار میں ہے، کوئی زمین سے النار کے نکلنے کے انتظار میں ہے، کوئی فرات سے سونے کے پہاڑ کے نمودار ہونے کے انتظار میں ہے، کوئی الدخانِ کے آکر لوگوں کو ڈھانپ لینے کے انتظار میں ہے، کوئی امام مہدی کے نام پر ایک ہدایت یافتہ لیڈر کے انتظار میں ہے، کوئی عیسیٰ کے انتظار میں ہے تو لوگ جس جس کا بھی انتظار کر رہے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے سے اختلاف کر رہے ہیں اللہ کے رسول نے آکر سب کچھ کھول کھول کر واضح کر دیا کہ لو یہ سب کا سب تو ہو چکا، غزوہ ہند کی حقیقت یہ ہے کھول کھول کر رکھ دیا اور واضح کر دیا کہ وہ تو کب کا ہو چکا ایسے ہی باقی سب سمیت سورج کا اس کے مغرب سے طلوع ہونا، یاجوج اور ماجوج، دابۃ الارض، الدجّال، امام مہدی اور عیسیٰ رسول اللہ سمیت سب کا سب کھول کھول کر واضح کر دیا کہ یہ سب کا سب آ چکا لیکن لوگ پھر بھی نہیں مان رہے اور وہ اپنے اسی انتظار میں ہی ہیں کہ نہیں ابھی یہ سب آنا ہے تو اللہ کا رسول کہہ رہا ہے فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ پس کس کا انتظار کر رہے ہو؟ جس جس کا بھی انتظار کر رہے ہو وہ سب کا سب آ چکا اسے کھول کھول کر رکھ دیا اب میرے بعد سوائے الساعت کے کچھ نہیں رہا جو آنا ہے یعنی الساعت کے علاوہ جس جس کا تم انتظار کر رہے ہو وہ سب کا سب آ چکا ہے جو میں نے تم پر کھول کھول کر واضح کر دیا کہ دنیا کی کوئی طاقت اسے غلط ثابت نہیں کر سکتی تو اس کے باوجود بھی انتظار ہی کر رہے ہو اب سوائے الساعت کے کچھ نہیں آنے والا اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً کہ وہ تمہیں اچانک ہی آ پکڑے گی فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا پس تم اپنی تحقیق کر لو اس کی تمام کی تمام اشراط آ چکیں یعنی یہ رہیں اس کی تمام کی تمام اشراط ۔ میں نے تم پر ہر لحاظ سے ہر پہلو سے کھول کھول کر واضح کر دیا اب تم اپنی پوری تحقیق کر لو اگر تم سچے ہو تو میری دعوت کو غلط ثابت کر کے دکھاؤ جو کہ دنیا کی کسی

بھی طاقت کے لیے ممکن ہی نہیں کیونکہ یہ حق ہے اور حق کو کیسے غلط ثابت کیا جاسکتا ہے فَاَنّٰی لَھُمْ اِذَا جَآءَتْھُمْ ذِکْرٰھُمْ پس کیا ہے تمہیں؟ کیا ہے تم لوگوں کو جو اس وقت دنیا میں موجود ہو؟ جبکہ تم میں تمہی سے ہمارا بھیجا ہوا آ گیا اور اس نے تمہیں سب کھول کھول کر یاد دلا دیا کہ یہ تھیں الساعت کی اشراط یہ تھا قرآن یعنی وہ سب کا سب یاد دلا دیا جو پہلے محمد کے ذریعے یاد دلایا گیا لیکن یہ پھر بھول چکے تھے۔ آج جب الساعت کی سب کی سب اشراط والے واقعات ہو چکے یا ہو رہے ہیں جو تمہارے سامنے ہیں تو ان کی تاریخ پر مبنی آیات جو کہ آج سے چودہ صدیاں قبل ہی اتار دی تھیں ان آیات سے تمہیں سب کا سب کھول کھول کر یاد دلا دیا قرآن کی آیات نے تمہیں یاد دلا دیا کہ یہ تھا الدجّال جس کی تاریخ پر مبنی یہ آیات آج سے چودہ صدیاں قبل اتاری گئی تھیں، یہ تھیں دخانٍ اشراط الساعت میں سے جن کی آج سے چودہ صدیاں قبل ان آیات کی صورت میں تاریخ اتار دی گئی تھی، یہ ہے دابۃ الارض جس کی تاریخ پر مبنی یہ آیات آج سے چودہ صدیاں قبل اتار دی گئی تھیں، یہ ہے النار، یہ ہے القارعہ ایسے ہی سب کا سب اسی قرآن سے ہی یاد دلا دیا گیا اس کے باوجود بھی تمہارے کانوں پر کوئی جوں تک نہیں رینگ رہی؟ اے عقل کے اندھو کیا ہو گیا ہے تمہیں؟ قرآن کے دعوے کرتے ہو قرآن کی بات کیوں نہیں مان رہے؟ کیا اسی قرآن نے آج تمہیں سب یاد نہیں دلا دیا؟ کیا یہی قرآن ہمارے رسول احمد عیسیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاریخ پر مبنی نہیں ہے جو اس کے ایک ایک لفظ کی تصدیق کر رہا ہے؟ کیا اس قرآن میں جو تمہارے دونوں ہاتھوں میں موجود ہے ہمارے رسول عیسیٰ کی تصدیق موجود نہیں ہے؟ اب بھی کیا ہے تمہارے لیے کیوں نہیں مان رہے؟ آخر کیوں اپنے لیے عظیم ہلاکت ہی چاہتے ہو اپنی آنکھیں کھول لو اس سے پہلے کہ دیر ہو جائے جان لو یہ جو تم دنیا کی رنگینیاں دیکھ رہے ہو اور دیکھ کر سمجھ رہے ہو کہ صدا ایسا ہی چلتا رہے گا کچھ بھی نہیں ہونے والا یہ تمہارا ظن ہے بالکل ویسی ہی ہلاکت تمہارے سر پر کھڑی ہے جیسی ہلاکت ہر اس قوم پر آئی جس میں ہم نے اپنا نذیر یعنی متنبہ کرنے والا بھیجا بالکل ایسے ہی جیسے آج تم میں اپنا رسول عیسیٰ بھیجا جو کہ النذیر ہے تمہیں کھول کھول کر متنبہ کر رہا ہے اس کے اپنی ذمہ داری پوری کر لینے کی دیر ہے تمہیں ہلاک کر دیا جائے گا تمہاری یہ صدیوں پر محیط منصوبہ بندیوں کو خاک میں ملا دیا جائے گا ان کا نام ونشان ہی مٹا کر رکھ دیا جانے والا ہے۔

اب آپ سے سوال ہے کہ کیا یہ آیت محمد کی تاریخ ہے؟ کیا دنیا کی کوئی طاقت اس آیت کو محمد کی تاریخ ثابت کر سکتی ہے؟ کیا محمد نے کبھی ایسا کہا کہ کس کا انتظار کر رہے ہو یعنی لوگ محمد کی بعثت سے قبل الساعت کی اشراط کا انتظار کر رہے تھے تو محمد نے آ کر الساعت کی تمام کی تمام اشراط کو نہ صرف کھول کھول کر واضح کر دیا بلکہ یہ بھی واضح کر دیا کہ وہ سب کی سب تو آ چکیں اب صرف اور صرف الساعت رہ گئی ہے کیا محمد نے کبھی ایسا کہا؟

اور اگر کہا تو پھر محمد نے یہ کیوں کہا کہ یہ سب کی سب اشراط تو میرے یعنی محمد کے بعد آئیں گی؟ محمد نے یہ کیوں کہا کہ اس وقت تک الساعت نہیں آئے گی جب تک کہ فلاں فلاں اشراط نہ آ جائیں؟ طلوع الشّمس من مغربھا، یاجوج اور ماجوج نکلیں گے، الدجّال آئے گا، زمین سے النار نکلے گی، دخانٍ آئیں گی، غزوہ ہند ہو گا، عرب فتح ہو گا، فارس، قسطنطینیہ اور روم فتح ہو گا، زمین دھنسے گی، زلزلے آئیں گے، سیلاب و طوفان آئیں گے وغیرہ وغیرہ۔

اگر محمد نے ایسا کہا ہوتا کہ کس کا انتظار کر رہے ہو الساعت کی تمام اشراط آ چکیں جنہیں محمد نے کھول کھول کر واضح کر دیا تو پھر الساعت کہاں گئی وہ کیوں نہ آئی؟ پھر محمد نے اور قرآن میں اللہ نے آخرین میں عیسیٰ رسول اللہ کی بعثت کا وعدہ کیوں کیا؟

یہ محمد کی تاریخ پر مبنی آیت ہے یا پھر یہ اس امت اس قوم کے آخرین میں بعث کیے جانے والے عیسیٰ اللہ کے رسول کی تاریخ ہے؟

حق آپ کے بالکل سامنے ہے اور کیا آج ایسا بشر اللہ کا رسول موجود نہیں ہے۔ جس کی دعوت کو دیکھا جائے تو قرآن کی یہ آیت اس کی ہی تصدیق کر رہی ہے کہ آج آخرین میں بعث کیے جانے والے اللہ کے رسول احمد عیسیٰ کی آج سے چودہ صدیاں قبل ہی اس آیت کی صورت میں اتاری گئی تاریخ ہے جو احمد عیسیٰ کی تصدیق کر رہی ہے یاد دلا رہی ہے کہ یہی تھا اللہ کا وہ رسول جس کی آج سے چودہ صدیاں قبل اس آیت کی صورت میں تاریخ اتار دی گئی تھی۔

ذرا غور کریں کون ہے جس نے الساعت کے تمام کی تمام اشراط کو کھول کھول کر اس طرح واضح کر دیا کہ دنیا کی کوئی طاقت ان میں سے کسی ایک کو بھی غلط ثابت نہیں کر سکتی خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے۔

کیا چودہ صدیوں میں کوئی ایک بھی ایسا بشر ہوا؟ اور کیا آج میں موجود نہیں ہوں؟ کیا قرآن کی یہ آیت میری تاریخ نہیں ہے؟ کوئی ہے جو سننے دیکھنے اور

سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ہے؟ کوئی ہے جو اللہ کے قانون میں زندہ ہے یا پھر سب کے سب الاموات ہیں؟

اب آپ سے سوال ہے کہ بتائیں اس قرآن کی آیات آج احمد عیسیٰ اللہ کے رسول کی بعثت کا واقعہ ہونے پر کھول کھول کر یاد نہیں دلا رہیں کہ یہ تھا وہ عیسیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کی بعثت کا وعدہ کیا گیا تھا جس کی آج سے چودہ صدیاں قبل ان آیات کی صورت میں تاریخ اتار دی گئی تھی؟ کیا پورے کا پورا قرآن میری تصدیق نہیں کر رہا؟ اور پھر آپ کا ردعمل کیا ہے کیا آپ مان رہے ہیں؟ جب اسی قرآن سے ہی آپ کو یاد دلایا جا رہا ہے جس کا آپ دم بھرتے ہیں، یہ قرآن کھول کھول کر واضح کر رہا ہے، میری ایک ایک بات کی تصدیق اس میں موجود ہے یہ قرآن میری تصدیق کر رہا ہے اس کے باوجود کیا آپ پر کوئی فرق پڑ رہا ہے؟

اور دیکھیں آج اکثریت کا جورویہ ہے کہ ان کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگ رہی اس کی تاریخ بھی اللہ نے آج سے چودہ صدیاں قبل اتار دی تھی۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا وَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا. الاسراء ۴۱

اور تحقیق کہ یعنی تم اپنی تحقیق کرلو اپنے گھوڑے دوڑالو بالآخر تمہارے سامنے یہی آئے گا جو کہ ہم کہہ رہے ہیں جو کہ ہم نے قدر میں کر دیا طے کر دیا طے شدہ ہے صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ ہم نے اس قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک جو جو کچھ بھی ہونا تھا یا ہونا ہے ایک ایک واقعہ خواہ وہ بڑے سے بڑا ہو یا پھر چھوٹے سے چھوٹا سب کا سب ہر پہلو سے پھیر پھیر کر اس قرآن میں سامنے لا رکھا تو کیوں سامنے لا رکھا؟ آگے اسی سوال کا جواب ہے لِيَذَّكَّرُوْا یاد دلانے کے لیے جو تمہیں یاد دلا رہا ہے یعنی وہی بات کہ یہ قرآن اپنے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کی ایسی بہترین تاریخ ہے کہ اس سے بہتر کوئی تاریخ ہے ہی نہیں، اس میں وہ تمام کا تمام موجود ہے اور ہر پہلو سے موجود ہے جو کچھ بھی اس کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک ہونا تھا یا ہونا ہے اور اس میں سے جب جب کوئی واقعہ رونما ہوتا ہے تو اس قرآن کی ہی آیات جو اس واقعہ کی تاریخ پر مبنی ہوتی ہے وہ یاد دلا دیتی ہیں کہ یہ تھا وہ واقعہ جس کی آج سے چودہ صدیاں قبل ان آیات کی صورت میں تاریخ اتاری گئی تھی۔ تو آج جب تمہیں اسی قرآن سے ہی یاد دلایا جا رہا ہے یہ قرآن خود یاد دلا رہا ہے کہ یہ تھا وہ واقعہ جو آج تمہارے ساتھ پیش آ رہا ہے جس کی تاریخ آج سے چودہ صدیاں قبل اتار دی تھی تو بجائے یہ کہ تم فوری مان جاتے اور دنیا و آخرت میں فلاح کا سودا کرتے بلکہ تمہارا معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے وَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا اور نہیں بڑھا رہا تمہیں مگر کہ تم اتنا ہی دور بھاگ رہے ہو یعنی چاہیے تو یہ تھا کہ جب قرآن خود یاد دلا رہا ہے کھول کھول کر واضح کر رہا ہے کہ یہ تھا وہ واقعہ یہ تھا عیسیٰ اللہ کا رسول جس کی بشارت دی گئی تھی جس کی بعثت کا وعدہ کیا گیا تھا جسے امت محمد قوم محمد کے آخرین میں بعث کیا جانا تھا جس کی قرآن کی ان کثیر آیات کی صورت میں آج سے چودہ صدیاں قبل ہی تاریخ اتار دی گئی تھی جو آج تمہیں یاد دلا رہی ہے اس کی کھول کھول کر تصدیق کر رہی ہیں تو یاد دلانے پر تم مان جاتے اس کی دعوت کو تسلیم کر لیتے قرآن کی بات کو مان لیتے مگر تم الٹا اتنا ہی اس سے دور بھاگ رہے ہو اتنا ہی مخالفت میں بڑھ رہے ہو اتنا ہی دشمنی میں بڑھ رہے ہو۔

تو دیکھیں کیا آج یہی نہیں ہو رہا؟ کیا یہ آج ہی کی تاریخ نہیں ہے؟ آخر خود ذرا غور و فکر تو کریں حق ہر لحاظ سے آپ کے سامنے ہے۔ ایسے ہی اگلی آیت میں بھی دیکھیں۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا فَاَبٰى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا. الفرقان ۵۰

اور تحقیق کہ یعنی تم کو سننے دیکھنے اور جو سن اور دیکھ رہے ہو یہ صلاحیتیں دی گئیں تو آخر کیوں دی گئیں؟ اسی لیے دی گئیں کہ سنو دیکھو اور جو سن اور دیکھ رہے ہو اسے سمجھو اپنی تحقیق کرو اس لیے تم اپنی تحقیق کرلو اپنے گھوڑے دوڑالو بالآخر تمہارے سامنے یہی آئے گا جو کہ ہم کہہ رہے ہیں جو کہ ہم نے قدر میں کر دیا طے کر دیا طے شدہ ہے صَرَّفْنٰهُ ہم ہر لحاظ سے ہر پہلو سے پھیر پھیر کر اس کو سامنے لے آئے بَيْنَهُمْ جو بھی ان کے درمیان موجود ہے یعنی جو اس قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کے لوگ ہیں ان کو جو پیش آنا ہے انہوں نے جو جو کرنا ہے وہ سب کا سب ایک ایک شئے ایک ایک بات ایک ایک واقعہ ہر پہلو سے پھیر پھیر کر اس قرآن میں سامنے لے آئے اور کیوں اس سب کے سب کو ہر لحاظ سے ہر پہلو سے پھیر پھیر کر سامنے لائے اس قرآن میں جو کچھ قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کے دوران لوگوں کو پیش آنا ہے آگے اسی کا جواب دے دیا لِيَذَّكَّرُوْا یاد دلانے کے لیے جو یاد دلا رہا ہے یعنی اس میں سے جب بھی کوئی واقعہ وقوع پذیر ہو رہا ہوتا ہے تو یہ قرآن یاد دلا رہا ہے کہ یہ تھا وہ واقعہ جس کی آج سے چودہ صدیاں قبل ان آیات کی صورت میں تاریخ اتار دی

میں تاریخ اتاردی تھی اور پھر آگے یہ بھی وا[illegible] کردیا

واضح ہو جائے گا کہ یہی حق ہے جو ہم کہہ رہے ہیں اٰتَیۡنَا مُوۡسَی الۡکِتٰبَ کیا دیا تھا ہم نے موسیٰ کو؟ دی تھی ہم نے موسیٰ کو الکتاب، ایسا اس لیے کہا جا رہا ہے کیوں کہ یہ اللہ اپنے رسول کے ذریعے لوگوں سے کلام کر رہا ہے اور اللہ جب رسول بعث کرتا ہے تو تب ہی بعث کرتا ہے جب امیّن ضلالٍ مبینٍ میں ہوتے ہیں کسی کو بھی حق کا علم نہیں ہوتا اس لیے رسول کی بعثت سے پہلے یہ کہا جا رہا ہے کہ موسیٰ کو الکتاب نہیں بلکہ موسیٰ کو تو رائت دی گئی اور پھر نہ ہی کسی کو تو رائت کا علم ہے اور نہ ہی الکتاب کا تو اللہ کا رسول آ کر ان کے دعوے کی نفی کرتے ہوئے اسے غلط و بے بنیاد ثابت کرتے ہوئے جو حق ہے وہ سامنے لا رہا ہے کہ اللہ نے موسیٰ کو کوئی تو رائت کے نام پر بائبل وغیرہ یا جو کچھ بھی موسیٰ سے منسوب کیا جاتا ہے نہیں دیا تھا بلکہ موسیٰ کو الکتاب دی گئی تھی جو کہ ہر رسول کو دی گئی وَقَفَّیۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِہٖ بِالرُّسُلِ اور موسیٰ کے بعد جب تک کہ بنی اسرائیل دوبارہ ضلالٍ مبینٍ میں نہیں چلے گئے تب تک نہ صرف رسول آتے رہے بلکہ الکتاب سے ہی انہیں دیا گیا جس کیساتھ رسول آتے رہے اور پھر جب بنی اسرائیل ضلالٍ مبینٍ میں چلے گئے یعنی ہر لحاظ سے سو فیصد گمراہیوں میں ڈوب گئے حق کی رائی بھی نہ رہی، نور کی ایک کرن بھی نہ رہی تو اللہ نے بنی اسرائیل کے آخرین میں اپنا رسول عیسیٰ ابن مریم بعث کیا وَاٰتَیۡنَا عِیۡسَی ابۡنَ مَرۡیَمَ الۡبَیِّنٰتِ اور کیا دیا تھا ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو؟ دیں ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو البیّنات یعنی عیسیٰ ابن مریم کو البیّنات کیساتھ بھیجا گیا نہ کہ ان کیساتھ جو تم کہتے ہو کہ عیسیٰ ابن مریم کو معجزات کیساتھ بھیجا گیا، معجزات ضد ہے بیّنات کی ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو معجزات کیساتھ نہیں بلکہ البیّنات کیساتھ بھیجا، عیسیٰ ابن مریم کو معجزات نہیں بلکہ البیّنات دی تھیں وَاَیَّدۡنٰہُ بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ اور کیا تھا جو اس نے کیا؟ ہم تھے ساتھ روح القدس کے یعنی عیسیٰ ابن مریم اللہ کی تقدیس کرنے والی روح تھی اسی روح کیساتھ عیسیٰ نے انتہائی سخت میثاق کو پورا کر دکھایا اَفَکُلَّمَا جَآءَکُمۡ رَسُوۡلٌۢ کیا پس تمام کے تمام جب جب تم میں تمہی سے آئے رسول یعنی تم میں جب جب رسول آیا بِمَا لَا تَہۡوٰۤی اَنۡفُسُکُمُ ساتھ اس کے نہیں آیا جو تمہاری خواہشات تھیں یعنی جب جب بھی اللہ کا بھیجا ہوا آیا تو وہ جو دعوت لیکر آیا جو باتیں اس نے آ کر بیان کیں تو وہ تمہاری خواہشات کے بالکل برعکس تھیں ہر رسول کی دعوت تمہاری خواہشات کے بالکل برعکس تھی اس نے تمہاری خواہشات کی تصدیق نہیں کی اسۡتَکۡبَرۡتُمۡ کیا کیا تم نے؟ تم لوگوں نے استکبار کیا یعنی تم لوگ بڑے بن بیٹھے کہ جو ہم کہہ رہے ہیں وہی حق ہے وہی بات مانی جائے گی، جو ہمارے عقائد ونظریات ہیں اس کے خلاف کچھ بھی برداشت نہیں کیا جائے گا اگر ہمارے عقائد ونظریات کے خلاف کوئی بھی بات کی گئی تو ہم برداشت نہیں کریں گے اور ایسا کرنے والے کو ہماری طرف سے انتہائی سختی کا سامنا کرنا پڑے گا ہم اسے برداشت نہیں کریں گے اور یہی تم لوگوں نے کیا فَفَرِیۡقًا کَذَّبۡتُمۡ جو ہمارے بھیجے ہوئے آتے رہے ان میں سے ایک گروہ کا یعنی کچھ کا تم لوگوں نے کذب کیا ان کی دعوت کو تسلیم کرنے کی بجائے نہ صرف انکار کر دیا بلکہ الٹا ان کیساتھ دشمنی کی وَ فَرِیۡقًا تَقۡتُلُوۡنَ اور جو تم لوگ کر رہے ہو ہمارے بھیجے ہوؤں کے ایک گروہ کو قتل کر رہے ہو ایسے ہی ماضی میں ہر قوم نے ہمارے رسولوں کو قتل کیا۔

قرآن چونکہ الاولین کی مثلوں سے الآخرین کی تاریخ ہے یعنی جو اس قرآن کے نزول سے پہلے والی قومیں تھیں پہلے والے لوگ تھے ان کی مثلوں سے ان کی صورت میں قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک آنے والوں کی تاریخ اتاری گئی اور یہی وہ وجہ ہے جس وجہ سے قرآن کی ہر وہ آیت جس میں الاولین کا ذکر ملتا ہے اس میں صرف ماضی کے صیغے استعمال نہیں کیے گئے بلکہ بات کا آغاز ماضی کے صیغے کیساتھ ہوتا ہے تو ساتھ ہی اگلی بات حال اور مستقبل کے صیغوں کیساتھ کی جا رہی ہوتی ہے یعنی کوئی ایک بھی آیت ایسی نہیں جس میں ایسا ہو کہ ماضی کی بات کی جا رہی ہے بلکہ ماضی حال اور مستقبل تینوں کی بیک وقت بات کی جا رہی ہوتی ہے ایسے ہی اس آیت میں شروع میں تو یہ کہا گیا کہ موسیٰ کو الکتاب دی اور موسیٰ چونکہ رسول خاتم النبیّن تھے جب تک کہ اگلا رسول خاتم النبیّن بعث نہیں کر دیا جاتا اور اگلا رسول صرف اور صرف تب ہی بعث کیا جاتا ہے جب ضلالٍ مبینٍ میں ہو رہے ہوں یعنی جب تک دوبارہ ضلالٍ مبینٍ میں نہیں چلے جاتے تب تک النبیّن یعنی موسیٰ کے فلٹر سے نکل کر رسل آتے رہیں گے جو کہ آتے رہے اور جب بنی اسرائیل ضلالٍ مبینٍ میں چلے گئے تو عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا گیا جو کہ رسول خاتم النبیّن تھے تو عیسیٰ ابن مریم کے بعد اگلے رسول کی بعثت تک عیسیٰ کے خاتم یعنی فلٹر سے نکل کر النبیّن آتے رہے تو آگے یہ نہیں کہا کہ بنی اسرائیل میں رسول آئے اور انہوں نے ان کا کذب اور انہیں قتل کیا بلکہ اس کے بالکل برعکس قرآن کے نزول سے لیکر احمد عیسیٰ رسول اللہ کی بعثت تک کے دوران آنے والوں کو کہا کہ تم میں جب جب رسل آئے یعنی محمد رسول اللہ و خاتم النبیّن کے خاتم یعنی فلٹر سے نکل کر النبیّن آتے رہے تو تم لوگوں نے ان میں سے

ایک گروہ کا کذب کیا اور ایک گروہ کو قتل کر رہے ہو اور پھر اسے حال کیساتھ ساتھ ماضی کا صیغہ بھی بنا دیا کہ ماضی میں بھی ایسے ہی قتل کیا جاتا رہا یعنی بنی اسرائیل نے بھی ایسے ہی قتل کیا جیسے تم قتل کرتے رہے ہو۔

جس سے یہ بات بالکل کھل کر واضح ہو جاتی ہے کہ قرآن میں اساطیر الاولین نہیں بلکہ مثلوں سے الآخرین کی تاریخ ہے۔ اس آیت میں بنی اسرائیل کی بات نہیں کی جارہی بلکہ بنی اسرائیل کو تو سلف کیا جا چکا اور جنھیں سلف کیا جا چکا انہیں نہ صرف سلف یعنی گزرا ہوا کر دیا بلکہ مثل کر دیا الآخرین کے لیے یوں قرآن میں یہ سلف کی مثلوں سے خود کو مسلمان کہلوانے والوں کی تاریخ ہے ان کا ذکر کیا جا رہا ہے جس سے ختم نبوت کے نام پر جو عقیدہ پایا جاتا ہے اس کی حقیقت بھی کھل کر آپ کے سامنے آجاتی ہے کہ ختم نبوت کے نام پر شیاطین مجرمین نے اکثریت کو اپنے دجل کا شکار کیا ہوا تھا اور آج اللہ نے اپنے رسول احمد عیسیٰ کو بعث کر کے اس دجل عظیم کو چاک کر کے رکھ دیا ختم نبوت نامی بت کو پاش پاش کر کے رکھ دیا۔ اس کے باوجود اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ نہیں محمد آخری رسول اور نبی تھے تو ایسا شخص اپنے عمل سے دعویٰ کر رہا ہے کہ قرآن احسن الحدیثِ نہیں ہے، الاولین کو سلف نہیں کیا گیا اور اگر سلف کر بھی دیا گیا تو انہیں مثل نہیں کیا گیا الآخرین کے لیے، قران میں الاولین کی مثلوں سے الآخرین کی تاریخ نہیں ہے بلکہ قرآن میں اساطیر الاولین ہیں یوں ایسا شخص اپنے عمل سے دعویٰ کر رہا ہے کہ میں سچا ہوں اور اللہ جھوٹا ہے قرآن جھوٹا ہے۔

اللہ نے قرآن میں بار بار یہ بات واضح کر دی کہ اللہ نے اساطیر الاولین نہیں اتاریں بلکہ اللہ نے احسن الحدیثِ اتاری تھی اللہ نے قرآن کے نزول سے پہلے والوں کی مثلوں سے قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک آنے والوں کی تاریخ اتاری ہے لیکن یہ شیاطین مجرمین، اندھوں اور الاموات کی اکثریت اللہ کی کسی بھی بات کو ماننے کے لیے تیار ہی نہیں، یہ لوگ اللہ کے مقابلے پر اپنے آباؤ اجداد اور اپنے ملاؤں کو اپنا ربّ بنائے ہوئے ہیں اپنا الٰہ بنائے ہوئے ہیں اور الٹا زبان سے جھوٹے دعوے کرتے ہیں کہ اللہ ہمارا ربّ ہے، اللہ ہمارا الٰہ ہے۔

آیت میں تو موسیٰ وعیسیٰ کا ذکر ہے لیکن جان لیں کہ جو آپ کو سامنے نظر آرہا ہے یہ آیت ہے اور آیت کا مطلب ہوتا ہے کہ جو سامنے ہے وہ اصل اور مکمل حقیقت نہیں بلکہ وہ اصل حقیقت، اصل اور مکمل بات کا ایک انتہائی چھوٹا سا حصہ ہے، اصل پر پڑا ہوا پردہ ہے اور اصل حقیقت کیا ہے اس وقت تک سامنے نہیں آئے گی جب تک کہ آیت بیّن نہیں ہو گی یعنی کھل کر واضح نہیں ہو گی جس کے لیے آیت کی گہرائی میں اس وقت تک آگے جایا جائے گا جب تک کہ حد نہیں آجاتی اور وہ شئے، وہ بات ہر لحاظ سے ہر پہلو سے کھل کر سامنے نہیں آجاتی اس لیے اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ اس آیت میں موسیٰ وعیسیٰ ابن مریم کا ذکر ہے تو ایسا شخص گمراہ ہی ہو سکتا ہے اس کے لیے اللہ کے قانون میں ہدایت ہے ہی نہیں کیونکہ یہ آیت ہے نہ کہ بیّن یعنی نہ کہ کھلم کھلا حقیقت۔ اور پھر دوسری بات کہ اللہ نے خود کہا کہ اللہ نے جو اتارا وہ متشابہاً ہے یعنی سامنے تو ہر کسی کے ہے ہر کوئی اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے اور کانوں سے سن رہا ہے لیکن اس کے بارے میں علم مکمل طور پر چھپا دیا گیا جو سامنے ہے وہ اصل حقیقت نہیں ہے بلکہ اصل حقیقت کیا ہے اس کا علم اللہ کے علاوہ کسی کے پاس نہیں اور یہی وہ وجہ ہے جس وجہ سے اللہ کے علاوہ کوئی بھی اسے کھول کر واضح نہیں کر سکتا اور جب تک اللہ کھول کر واضح نہیں کرتا یعنی جب تک اللہ علم نہیں دیتا تب تک دنیا کی کوئی طاقت نہیں جان سکتی کہ اصل حقیقت کیا ہے خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے اس لیے اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ جو سامنے نظر آرہا ہے وہی حقیقت ہے تو ایسا سمجھنے والا صرف اور صرف گمراہی کا ہی سودا کرے گا اور اگر کوئی حق کا طلب گار ہے کوئی ہدایت کا طلب گار ہے تو اس کے لیے اسے اللہ سے رجوع کرنا ہو گا کہ اے اللہ تُو نے جو اتارا وہ متشابہاً ہے یعنی سامنے نظر تو آرہا ہے لیکن جو سامنے نظر آرہا ہے وہ اصل حقیقت نہیں ہے اصل حقیقت کیا ہے اس کا علم تُو نے چھپا دیا اس لیے صرف اور صرف تُو ہی ہے جس کے پاس اصل حقیقت کا علم ہے اس لیے مجھ پر حق کھول کر واضح کر دے اور پھر اللہ اسے کھول کر واضح کر دے گا جیسے اللہ کا قانون ہے۔ انسان چونکہ بشر ہیں تو اللہ انہی میں سے ایک بشر کا انتخاب کرتا ہے اور اس بشر کے ذریعے انسانوں پر حق کھول کھول کر واضح کرتا ہے اور پھر یہ بھی ذہن میں ہونا لازم ہے کہ اللہ العزیز الحکیم ہے یعنی اللہ ہر کام اس کے وقت پر کرتا ہے نہ ہی لمحہ بھر پہلے اور نہ ہی لمحہ بھر تاخیر سے اور جب کام کرتا ہے تو اس میں رائی برابر بھی کوئی خامی ونقص نہیں چھوڑتا بلکہ ہر لحاظ سے مکمل کرتا ہے احسن کرتا ہے۔

آج نہ صرف وہ وقت آگیا بلکہ اللہ نے حق کھول کھول کر واضح کر دیا کہ جو قرآن کے نزول سے پہلے آئے انہیں نہ صرف گزرا ہوا کر دیا بلکہ انہیں مثل کر دیا قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کے دوران آنے والوں کے لیے۔ اس لیے آیت میں موسیٰ ہے تو دیکھیں کیا موسیٰ قرآن کے نزول سے پہلے نہیں بھیجا

گیا تھا؟ آیت میں عیسیٰ ابن مریم ہے تو کیا عیسیٰ ابن مریم قرآن کے نزول سے پہلے نہیں بعث کیا گیا تھا؟ تو ہر کسی پر واضح ہے کہ ہاں موسیٰ وعیسیٰ ابن مریم دونوں ہی الاولین میں سے ہیں جب دونوں ہی الاولین میں سے ہیں تو پھر نہ صرف الاولین کو سلفاً کر دیا گیا یعنی ایک ایک کو گزرا ہوا کر دیا بلکہ مثل کر دیا الآخرین کے لیے تو جہاں موسیٰ کا ذکر ہے تو موسیٰ کو چونکہ سلف کر دیا گیا اور نہ صرف سلف کر دیا گیا بلکہ مثل کر دیا گیا الآخرین کے لیے تو دیکھیں الآخرین جو کہ یہ امت ہے جو خود کو مسلمان کہلواتے ہیں ان کے شروع میں کسے بھیجا گیا؟ تو ہر کسی پر واضح ہے کہ ان کے شروع میں محمد کو بھیجا گیا اور ایسے ہی بنی اسرائیل کے آخرین میں عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا گیا تو عیسیٰ ابن مریم کو نہ صرف سلف کر دیا گیا بلکہ مثل کر دیا گیا الآخرین کے لیے تو خود کو مسلمان کہلوانے والوں کے آخرین میں عیسیٰ ابن مریم کو نہیں بلکہ ابن مریم کی مثل عیسیٰ کو بعث کیا جانا تھا اس لیے اب آیت میں موسیٰ کی جگہ محمد آجائے گا اور عیسیٰ ابن مریم کی جگہ احمد عیسیٰ آجائے گا اور حق ہر لحاظ سے بالکل کھل کر آپ کے سامنے آجائے گا جیسا کہ اب ذیل میں آیت کو دیکھیں۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُحَمَّدَ الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ وَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ. البقرة ۸۷

وَلَقَدْ اور تحقیق کہ یعنی جو بات کہی جا رہی ہے یہی قدر میں کیا گیا اس کے علاوہ کچھ ہونا ممکن ہی نہیں اس لیے تم اپنی تحقیق کر لو اپنے گھوڑے دوڑا لو بالآخر تم پر واضح ہو جائے گا کہ یہی حق ہے جو ہم کہہ رہے ہیں اٰتَيْنَا مُحَمَّدَ الْكِتٰبَ کیا دیا تھا ہم نے محمد کو؟ دی تھی ہم نے محمد کو الکتاب، ایسا اس لیے کہا جا رہا ہے کیوں کہ یہ اللہ اپنے رسول کے ذریعے لوگوں سے کلام کر رہا ہے اور اللہ جب رسول بعث کرتا ہے تو تب ہی بعث کرتا ہے جب امیّن ضلالٍ مبینٍ میں ہوتے ہیں کسی کو بھی حق کا علم نہیں ہوتا اس لیے رسول کی بعثت سے پہلے یہ کہا جا رہا ہے کہ محمد کو یہ القرآن دیا گیا اور پھر نہ تو کسی کو بھی القرآن کا علم ہے کہ القرآن کیا ہے اور نہ ہی الکتاب کا، محمد کو القرآن نہیں دیا گیا بلکہ محمد کو الکتاب دی گئی اس لیے اس القرآن میں تمہارے لیے ہدایت نہیں تھی بلکہ تمہارے لیے الکتاب میں ہدایت تھی اور جنہوں نے یہ کہا کہ محمد کو یہ القرآن دیا گیا اور اس میں راہنمائی ہے تو ایسے تمام کے تمام گمراہ ہی ہوئے کیونکہ ایسوں کے لیے تو قدر میں گمراہی لکھی جا چکی۔ یوں آج اللہ کا رسول حق کھول کھول کر سامنے لا رہا ہے کہ تمہارا کہنا ہے کہ محمد کو یہ القرآن دیا گیا اس القرآن میں تمہارے لیے ہدایت ہے اور محمد پر نبوت ورسالت کا دروازہ بند کر دیا گیا اس کے بعد کوئی نبی نہیں آیا نہ آئے گا تو تم اپنے اس دعوے میں غلط ہو یہ حق نہیں ہے بلکہ حق اس کے بالکل برعکس ہے اور حق کیا ہے اللہ کے رسول نے کھول کھول کر واضح کر دیا وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ اور محمد کے بعد جب تک کہ تم لوگ دوبارہ ضلالٍ مبینٍ میں نہیں چلے گئے تب تک نہ صرف رسل آتے رہے بلکہ الکتاب سے ہی انہیں دیا گیا جس کیساتھ رسل آتے رہے اور پھر جب تم ضلالٍ مبینٍ میں چلے گئے یعنی ہر لحاظ سے سو فیصد گمراہیوں میں ڈوب گئے حق کی رائی بھی نہ رہی، نور کی ایک کرن بھی نہ رہی تو اللہ نے تمہارے آخرین میں آج اپنا رسول عیسیٰ بعث کیا وَاٰتَيْنَا عِيْسَى الْبَيِّنٰتِ اور دیں ہم نے عیسیٰ کو البیّنات یعنی عیسیٰ کو البیّنات کیساتھ بھیجا گیا نہ کہ ان کیساتھ جو تم کہہ رہے تھے کہ عیسیٰ معجزات کیساتھ آئے گا۔

پہلی بات تو یہ کہ تمہارا کہنا ہے کہ اللہ تمہارے آخرین میں عیسیٰ ابن مریم کو بھیجے گا جو کہ حق نہیں ہے بلکہ یہ گمراہی ہے تمہیں یہ ہی نہیں علم کہ اللہ نے الاولین کو نہ صرف سلف کر دیا بلکہ انہیں مثل کر دیا الآخرین کے لیے اس لیے عیسیٰ ابن مریم جو کہ الاولین میں تھا جس وجہ سے اسے سلف کر دیا گیا اس لیے اب وہ نہیں بلکہ اس کی مثل عیسیٰ کو بھیجا جانا تھا اور دوسری بات تمہارا کہنا ہے کہ جب عیسیٰ آئے گا تو معجزات کیساتھ آئے گا تو یہ بات بالکل بے بنیاد و باطل ہے عیسیٰ تمہاری خواہشات کیساتھ نہیں آنا بلکہ جو اللہ نے قدر میں کر دیا اس کیساتھ آنا تھا یعنی بالبیّنات عیسیٰ نے آ کر حق ہر لحاظ سے کھول کھول کر رکھ دینا تھا تو آج تم میں عیسیٰ آ گیا البیّنات کیساتھ یعنی آج تم میں نہ صرف عیسیٰ آ گیا بلکہ اس نے آ کر حق ہر لحاظ سے کھول کھول کر رکھ دیا پھر تیسری بات تمہارا کہنا تھا کہ عیسیٰ آسمانوں سے اترے گا تو یہ بھی بالکل بے بنیاد و باطل ہے پہلے اسے آسمانوں پر ثابت تو کر لو اور یہ بھی ثابت کرو کہ رسول کا آسمانوں پر چڑھ جانا پھر آسمانوں سے اتارا جانا قدر میں کیا گیا جو کہ ناممکن ہے کیونکہ نہ تو کوئی ایسا اللہ وجود رکھتا ہے جو اس وجود سے الگ اوپر آسمانوں پر چڑھ کر بیٹھا ہوا ہے جس کے پاس عیسیٰ چلا گیا اور پھر نہ ہی قدر میں ایسا کیا گیا بلکہ قدر میں تو یہ کیا گیا کہ رسول تم میں تمہی سے آئے گا تم میں تمہی سے بعث کیا جائے گا تو دیکھو کیا آج تم میں تمہی سے عیسیٰ البیّنات کیساتھ آیا یا نہیں؟ وَاَيَّدْنٰهُ اور کیا تھا جو اس وقت عیسیٰ موجود ہے اس نے کرنا تھا؟ جو کرنا تھا وہ کر رہا ہے یعنی پوری دنیا کیساتھ دشمنی مول لیکر حق ہر لحاظ سے کھول کھول کر رکھ رہا ہے انتہائی حکمت کیساتھ تو یہ جو کر رہا ہے کیسے کر رہا ہے؟ ہم ہیں جو یہ حق ہر لحاظ سے کھول کھول کر رکھ رہے ہیں عیسیٰ کی صورت میں، یہ قوت ہم نے عیسیٰ کو دی

بِرُوحِ الْقُدُسِ روح القدس کے ساتھ یعنی یہ عیسیٰ ہمارا رسول ہماری روح القدس ہے یہ کسی بھی معاملے میں پیچھے نہیں ہٹے گا ہم نے اس سے میثاق غلیظ اخذ کیا ہے یعنی انتہائی سخت میثاق اخذ کیا ہے اور یہ ہر صورت انتہائی احسن طریقے سے میثاق کو پورا کر کے رہے گا سمجھو کہ اس نے میثاق پورا کر دیا کیونکہ قدر میں ایسا ہو چکا جو بھی اس کی دشمنی پر آئے گا ہم نے اس کے لیے ہر صورت دنیا و آخرت میں ہلاکت قدر میں کر دی کوئی بھی دشمنی کر کے میرے رسول کو عاجز نہیں کر سکتا کیونکہ میں نے لکھ دیا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی غالب رہے گا۔ آج اس وقت اللہ تم لوگوں سے کلام کر رہا ہے میری یعنی عیسیٰ کی صورت میں اور آج اللہ تمہیں کہہ رہا ہے اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ کیا کیا؟ یعنی تم لوگوں نے کیا کیا جو خود کو مسلمان کہلوانے والے ہو جو آج ذلت و مسکنت کا شکار ہو جو عذاب مھین کا شکار ہو کہ تمہارے اپنے ہی ہاتھوں سے کیے جانے والے برے اعمال کے سبب تم پر دوسری قوموں کو مسلط کر دیا گیا؟ پس تمام کے تمام جب جب تم میں تمہی سے آئے رسول یعنی تم میں جب جب محمد رسول اللہ و خاتم النبیّن کے فلٹر سے نکل کر آنے والا نبی جو کہ رسول فلٹر سے نکلنے سے رسول ہی بن گیا آیا بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمْ ساتھ اس کے نہیں آیا جو تمہاری خواہشات تھیں یعنی جب جب بھی اللہ کا بھیجا ہوا آیا تو وہ جو دعوت لیکر آیا جو باتیں اس نے آکر بیان کیں تو وہ تمہاری خواہشات کے بالکل برعکس تھیں ہر رسول کی دعوت تمہاری خواہشات کے بالکل برعکس تھی اس نے تمہاری خواہشات کی تصدیق نہیں کی جیسے کہ آج عیسیٰ کو جس کیساتھ بھیجا گیا تو تمہاری خواہشات کیساتھ نہیں آیا تو اسْتَكْبَرْتُمْ کیا کیا تم نے؟ تم لوگوں نے استکبار کیا یعنی تم لوگ بڑے بن بیٹھے کہ جو ہم کہہ رہے ہیں وہی حق ہے وہی بات مانی جائے گی، جو ہمارے عقائد و نظریات ہیں اس کے خلاف کچھ بھی برداشت نہیں کیا جائے گا اگر ہمارے عقائد و نظریات کے خلاف کوئی بھی بات کی گئی تو ہم برداشت نہیں کریں گے اور ایسا کرنے والے کو ہماری طرف سے انتہائی سختی کا سامنا کرنا پڑے گا ہم اسے برداشت نہیں کریں گے اور یہی تم لوگوں نے کیا فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ جو ہمارے بھیجے ہوئے آتے رہے ان میں سے ایک گروہ کا یعنی کچھ کا تم لوگوں نے کذب کیا ان کی دعوت کو تسلیم کرنے کی بجائے نہ صرف انکار کر دیا بلکہ الٹا ان کیساتھ دشمنی کی ان پر زمین تک تنگ کر دی وَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ اور جو تم لوگ کر رہے ہو ہمارے بھیجے ہوؤں کے ایک گروہ کو قتل کرتے رہے اور تمہارے اسی جرم کے سبب تم آج ذلت و رسوائی کا شکار ہو، عذاب مھین کا شکار ہو کہ دنیا کی قوموں کو تم پر مسلط کر دیا گیا۔ ظاہر ہے جب تم لوگوں نے یہ دعویٰ کیا کہ اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں یعنی بار بار کوئی نہ کوئی سامنے آجاتا ہے اور وہ آکر کہتا ہے کہ یہ حق ہے اور تم دلائل سے اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے تو حق کو تسلیم کرنے کی بجائے اس کا کذب یا اسے قتل کر دیتے ہو تو تم کیا دعویٰ کر رہے ہو؟ تم تو اپنے اعمال سے کہہ رہے ہو اپنے اعمال سے دعویٰ کر رہے ہو کہ اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں یعنی اللہ محتاج ہے جو بار بار کسی نہ کسی کو بھیج دیتا ہے کہ راہنمائی لے لو راہنمائی لے لو اور تم کہتے ہو کہ ہمیں کسی راہنمائی کی کوئی ضرورت نہیں ہم تو ہیں ہی ہدایت یافتہ، ہمارے پاس ہمارے اپنے راہنما موجود ہیں اس لیے ہمیں ایسے کسی راہنما کی کوئی ضرورت نہیں جو یہ کہے کہ میں اللہ کا بھیجا ہوا ہوں ہمیں کسی بھی اللہ کے بھیجے ہوئے کی کوئی ضرورت نہیں ہماری طرف سے وہ دروازہ ہی بند ہے اس لیے دفع ہو جاؤ ورنہ تمہیں قتل کر دیں گے اور وہ پھر بھی حق کی طرف دعوت دیتا ہے باز نہیں آتا تو تم اسے قتل کر دیتے ہو کہ ہمیں اس کی کوئی حاجت نہیں یعنی کہ تم غنی ہو؟ تو تمہارے انہی اعمال کے سبب آج تمہاری یہ حالت ہے کہ تم دنیا کی ذلیل ترین قوم بن چکے ہو تم پر ذلت و مسکنت ڈال گئی، دنیا میں کوئی کتا بھی مر جائے تو پوری دنیا اس پر چیخ اٹھتی ہے لیکن تمہیں کروڑوں کی تعداد میں قتل کر دیا جائے، تمہارے اموال لوٹ لیے جائیں تمہارے بچوں کو قتل اور تمہاری عورتوں کی عصمتیں پامال کی جائیں تو دنیا میں کسی کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی تو اس حالت کے ذمہ دار تم خود ہو جو تم اللہ کی طرف سے راہنمائی کا دروازہ بند کر کے بیٹھ گئے۔

اسی کی اللہ نے آج سے چودہ صدیاں قبل درج ذیل آیت کی صورت میں تاریخ اتار دی تھی جیسا کہ آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّ نَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ. آل عمران ۱۸۱

اور آج جب تم میں تمہی سے میں اللہ کا رسول احمد عیسیٰ آگیا ہوں تو تم اپنی اسی روش کو برقرار رکھتے ہوئے میرا بھی کذب کر رہے ہو اور مجھے بھی قتل کرنے کی اپنی طرف سے پوری کوشش کر رہے ہو لیکن جان لو میں النبیّن میں سے نہیں ہوں کہ تم مجھے قتل کر لو گے بلکہ میں اللہ کا رسول خاتم النبیّن ہوں جسے تم چاہ کر بھی اور ہر کوشش کے باوجود بھی نہ تو قتل کر سکتے ہو اور نہ ہی کفر کرنے کے باوجود اپنے کفر پر قائم رہ سکتے ہو بلکہ ہر ایک کو مجھے تسلیم کرنا ہو گا فرق صرف اتنا ہے کہ زبان سے حق کھول کھول کر واضح کر دینے پر دل سے تسلیم نہیں کریں گے تو انہیں اپنے آباؤ اجداد آل فرعون اور جو ان سے قبل تھے ان کی مثل تسلیم کرنا پڑے گا جب اسے

اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ لیں گے جس سے کھول کھول کر متنبہ کیا جا رہا ہے۔

اس لیے اب جان لو یہ جو تم لوگوں نے ختم نبوت کے نام پر دجل وفریب کو عام کیا ہوا تھا اور جو تم لوگوں نے نبیوں میں سے فرق کر کے محمد کا اپنے دماغوں میں بت بنا کر بٹھا رکھا تھا تمہارے ان تمام بتوں کو پاش پاش کر دیا گیا تمہارے تمام تر دجل کا قتل کر دیا گیا اب تم لوگ چاہ کر بھی حق کا کفر نہیں کر سکتے۔ اے دلوں کے اندھو! غور کرو ایک امّی بشر تم پر حق کھول کھول کر واضح کر رہا ہے تو کیا یہ انسان ہو سکتا ہے جو تم سے کلام کر رہا ہے؟ یا پھر اللہ ہے جو تم سے کلام کر رہا ہے؟ کیا اب بھی اندھوں کی طرح مجرمین شیاطین کی اطاعت واتباع کرو گے؟ کیا اب بھی اپنے آباؤاجداد سے نسل در نسل منتقل ہونے والے بے بنیاد و باطل عقائد ونظریات پر ہی ڈٹے رہو گے اس کے بعد کہ تم پر حق کھول کھول کر واضح کر دیا گیا؟

کیا اب بھی آج جب حق ہر لحاظ سے ہر پہلو سے تم پر کھول کھول کر واضح کر دیا گیا حق اس قدر کھل جانے کے باوجود بھی حق سے اختلاف ہی کرو گے؟ اور اگر حق آ جانے کے بعد بھی اختلاف ہی کرتے ہو کفر ہی کرتے ہو تو جان لو تمہارا انجام ان سے رائی برابر بھی مختلف نہیں جو ان کا ہوا جو تم سے پہلے کفر کر چکے جب ان کے پاس حق آ گیا۔

وَاِذۡ قُلۡتُمۡ يٰمُوۡسٰى لَنۡ نَّصۡبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادۡعُ لَنَا رَبَّكَ يُخۡرِجۡ لَنَا مِمَّا تُنۡۢبِتُ الۡاَرۡضُ مِنۡۢ بَقۡلِهَا وَقِثَّـآئِهَا وَفُوۡمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ‌ؕ قَالَ اَتَسۡتَبۡدِلُوۡنَ الَّذِىۡ هُوَ اَدۡنٰى بِالَّذِىۡ هُوَ خَيۡرٌ ‌ؕ اِهۡبِطُوۡا مِصۡرًا فَاِنَّ لَـكُمۡ مَّا سَاَلۡتُمۡ‌ؕ وَضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ الذِّلَّةُ وَالۡمَسۡکَنَةُ وَبَآءُوۡ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ‌ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقۡتُلُوۡنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيۡرِ الۡحَـقِّ‌ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوۡا يَعۡتَدُوۡنَ. البقرة ۶۱

اس آیت میں خود کو مسلمان کہلوانے والوں کی بلند مقام سے لیکر آج جس ذلت ومسکنت کا شکار ہیں تک کی مکمل تاریخ بیان کر دی گئی بنی اسرائیل کی مثل سے۔ بنی اسرائیل کے شروع میں جب وہ یوسف کے بعد اللہ کی طرف سے ہدایت یعنی رسولوں کا دروازہ بند کیے ہوئے تھے اور اس سبب ذلت وعذاب مھین کا شکار تھے تو موسیٰ نے آ کر ان پر حق کھول کھول کر واضح کیا۔ موسیٰ نے سب سے پہلے ان پر رزق کی اہمیت وحیثیت کھول کھول کر واضح کی کہ رزق کس طرح تمہارا جسم بن کر تمہارے اعمال کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے یعنی جو تم کھاؤ گے وہی بنو گے ویسے ہی اعمال کرو گے۔ اور موسیٰ نے کھول کھول کر واضح کر دیا کہ احسن رزق وہ ہے جو بارش کی صورت میں پانی اترتا ہے اور اس پانی سے ثمرات نکلتے ہیں یعنی مکمل طور پر فطرتی پھل جو کہ طیب رزق ہے اسے استعمال کرو تاکہ اس سے تمہارا تزکیہ ہو جائے یعنی تمہارے اجسام تمام تر خبائث سے پاک ہو کر بالکل خالص طیب بن جائیں جس سے تمہارا اللہ کیساتھ تعلق قائم ہو جائے گا یعنی جیسے پرزہ جب ڈیزائن ومعیار پر پورا اترتا ہے تو مشین اسے نہ صرف قبول کر لیتی ہے بلکہ اس کے بعد پرزہ تمام تر فکروں سے آزاد ہو جاتا ہے اس کے بعد پرزہ مشین بن جاتا ہے مشین کی ذمہ داری بن جاتا ہے اور مشین اسے اپنی مرضی کیمطابق چلاتی ہے بالکل ایسے ہی جب تم طیب رزق سے اپنے اجسام کو خبائث سے پاک کر کے طیب کر لو گے تو تم میں تقویٰ آ جائے گا تم متقی بن جاؤ گے جس سے اللہ یعنی فطرت تمہیں قبول کر لے گی اور پھر جب فطرت نے تمہارا انتخاب کر لیا یعنی فطرت جو کہ اللہ ہے اللہ نے تمہیں قبول کر لیا تو پھر تمہیں دن بہ دن عزۃ حاصل ہو گی یعنی بلند مقام حاصل ہو گا یہاں تک کہ عالمین پر تمہیں فضیلت دی جائے گی اور اس مقصد کے لیے موسیٰ نے بنی اسرائیل کو شہری علاقوں سے جہاں وہ عذاب مھین کا شکار تھے سے نکال کر جنگلوں میں جا کر آباد کر دیا اور انہیں کہا کہ من و سلویٰ یعنی مکمل طور پر فطرتی رزق کھاؤ جو کہ بارشوں سے وجود میں آنے والے پھل دار درخت اور ان پر وجود میں آنے والے پھل اور میوے تھے لیکن بنی اسرائیل نے فیصلہ کر لیا کہ وہ اپنے رزق کو بدل دیں گے جس کے لیے انہوں نے موسیٰ سے کہا وَاِذۡ قُلۡتُمۡ يٰمُوۡسٰى لَنۡ نَّصۡبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ اور تب تم نے کہا اے موسیٰ ہر گز نہیں ہم سے صبر ہوتا اور ایک ہی قسم کے جتنے بھی کھانے ہیں ان پر یعنی صرف اور صرف پھلوں اور میووں وغیرہ پر ہی ہم صبر نہیں کر سکتے ہم

یہ کھا کھا کرا کتا گئے ہیں،ہمیں تو وہی چاہیے جو ہم نسل در نسل کھاتے چلے آ رہے تھے فَادۡعُ لَنَا رَبَّكَ يُخۡرِجۡ لَنَا مِمَّا تُنۡۢبِتُ الۡاَرۡضُ مِنۡۢ بَقۡلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوۡمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا پس لے جا ہم کو جو تیرا ربّ تھا نکالے ہم کو اس میں سے جو اگاتی ہے زمین سبزیوں سے اور سالاد سے اور مصالحوں سے اور بیجوں یعنی دالوں، چاول، گندم وغیرہ سے اور لہسن و پیاز وغیرہ سے قَالَ اَتَسۡتَبۡدِلُوۡنَ الَّذِىۡ هُوَ اَدۡنٰى بِالَّذِىۡ هُوَ خَيۡرٌ'' جواب دیا گیا کیا تم اپنے رزق کو بدل رہے ہو جو ادنیٰ ہے اس سے جو خیر ہے یعنی جس میں ہیں ہی فائدے، ہی فائدے اس کو؟ تو وہ چونکہ نہیں چاہتے تھے کہ وہ من سلویٰ یعنی بغیر مشقت کے مکمل طور پر فطرتی رزق پھلوں اور میوؤں پر صبر کریں اور ان کی زبانوں کو مصالحے اور چٹ پٹے کھانے لگے ہوئے تھے اور وہ وہی کھانا چاہتے تھے جس کے لیے انہوں نے اپنے اعمال سے موسیٰ کو ایسا کہا یعنی انہوں نے ایسا کرنا شروع کر دیا کہ جہاں وہ موسیٰ کیساتھ جنگلوں و باغات میں آباد تھے وہاں اس خطے کو کھیتی باڑی والے خطے میں بدلنا شروع کر دیا یعنی مشقت کر کے خود سے رزق اگانا شروع کر دیا جو بنی اسرائیل میں ایک بھیڑ چال بن گئی یعنی ہر کوئی رزق کے لیے باغات پر انحصار کم کر کے سبزیوں، سالاد، مصالحوں، دال، چاول، گندم وغیرہ پر انحصار کرنا شروع کر دیا یوں انہوں نے اس باغات والے خطے جنت کو دیہی و شہری علاقے میں بدلنا شروع کر دیا یہ سفر شروع کر دیا اور مقصد صرف اور صرف یہ تھا کہ انہیں چٹ پٹے کھانے ملیں تو جب انہوں نے اعلیٰ وارفع مقام سے نیچے کو سفر کرنا شروع کر دیا مشقت اختیار کرتے ہوئے خیر سے ادنیٰ کی طرف اترنا شروع کیا تو موسیٰ نے انہیں کہا اِهۡبِطُوۡا فَاِنَّ لَـكُمۡ مَّا سَاَلۡتُمۡ کدھر اتر رہے ہو؟ یعنی یہ جو کچھ بھی تم کر رہے ہو تم خیر سے جو حقیقت میں اعلیٰ وارفع مقام ہے جو عنقریب تمہیں حقیقت میں اس رزق خیر کی وجہ سے حاصل ہو جائے گا سے ادنیٰ رزق اختیار کرتے ہوئے نیچے پستیوں کی طرف سفر کر رہے ہو؟ تو انہوں نے آگے سے یہی کہا مِصۡرًا یعنی ہم یہاں جنگلوں و باغات میں نہیں رہ سکتے جس سے ہمیں صرف اور صرف ایک ہی اقسام کے کھانوں یعنی پھلوں وغیرہ پر انحصار کرنا پڑے اس لیے ہم تو کاشتکاری کی طرف جا رہے ہیں ہم اس خطے کو کاشتکاری والے خطے میں بدل رہے ہیں جہاں ہمیں ہماری پسند کا رزق میسر ہو تو موسیٰ نے کہا فَاِنَّ لَـكُمۡ مَّا سَاَلۡتُمۡ پس اس میں کچھ شک نہیں کہ تم جہاں اتر رہے ہو تمہیں وہ تو مل جائے گا جس کا تم سوال کر رہے ہو جو رزق تم چاہتے ہو لیکن یہ جان لو اس کا انجام کیا ہو گا یعنی اگر تم اپنا رزق خیر سے ادنیٰ میں بدلتے ہو تو یہ صرف رزق ہی نہیں بدلے گا بلکہ اس رزق سے تم وجود میں آتے ہو اور تم وہ ہو جو تم کھاتے ہو پھر تم وہی اپنے اعمال کی صورت میں اظہار کرو گے اگر تمہارا رزق خیر ہو گا تو تمہارا جسم بن کر اعمال کی صورت میں جب اس کا اظہار ہو گا تو اعمال صالح ہوں گے جن سے خیر ہی خیر ہو گی تمہارے لیے اور اگر تم خیر سے ادنیٰ رزق کی طرف آتے ہو تو تمہارے اعمال بھی ادنیٰ ہوں گے جو تمہیں نیچے سے نیچے بالآخر پستیوں میں لے جائیں گے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ بنی اسرائیل پر بہت زیادہ محنت کرنے سے بنی اسرائیل کو سمجھ آ گئی اور وہ موسیٰ کے بعد کچھ ہی عرصے بعد واپس لائن پر آ گئے جس کے نتیجے میں ان کو عزۃ یعنی بلند مقام حاصل ہوتے ہوتے سلیمان بن داؤد کے ذریعے پوری دنیا پر ان کی حکومت قائم ہو گئی جو کہ تاریخ بشر کی پہلی اور آخری ایسی حکومت تھی جو پوری زمین کے ایک ایک انگ پر قائم ہوئی ایک عالمی حکومت لیکن اس کے بعد پھر ایک وقت ایسا آیا جب بنی اسرائیل جنگلوں و باغات سے نکل کر شہروں میں جا کر آباد ہوئے انہوں نے اپنے باغات پر مشتمل خطوں سے باغات کو ختم کر کے زراعت پر انحصار بڑھانا شروع کر دیا اور اپنا رزق بدل ڈالا تو بالآخر اس کا نتیجہ یہ نکلا وَضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ الذِّلَّةُ وَالۡمَسۡکَنَةُ اور پھر وہی پرانی حالت واپس ڈال دی گئی جو کہ مخصوص ذلت یعنی پستیوں میں گر گئے اور مخصوص مسکنت ڈال دی گئی یعنی ہر لحاظ سے دوسری قوموں کے محتاج بن گئے وَبَآءُوۡ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ اپنے ان اعمال کے سبب وہ اللہ کے غضب سے انتہائی برے اور ہلاکت خیز حالات میں مسلسل دھنستے چلے گئے ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقۡتُلُوۡنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيۡرِ الۡحَقِّ وہ اس کے سبب کے اس میں کچھ شک نہیں اِس وقت یہ جو موجود ہیں جن پر بالکل ویسے ہی کرنے سے ذلت و مسکنت ڈال دی گئی ہے جو اپنے برے اعمال کے سبب اللہ کے ہر طرح کے غضب کا شکار ہیں کہ ہر طرح کی ہلاکتوں میں دھنس چکے ہیں یعنی خود کو مسلمان کہلوانے والے کفر کر رہے ہیں اللہ کی آیات سے جو کہ قانون میں ہو چکا یعنی جب اللہ کے رزق کو بدل دیا جائے گا، خیر رزق کو ادنیٰ سے بدل دیا جائے گا تو پھر یہ قانون میں طے شدہ ہے کہ اللہ کی آیات کیساتھ کفر کرو گے اور قتل کرتے رہے بعد میں آنے والے النبیّن کو بغیر حق یعنی جن کو قتل نہیں کرنا چاہیے تھا بلکہ جن کی اطاعت و اتباع کرنی تھی وہ جو رسول خاتم النبیّن کے فلٹر سے نکل کر آتے رہے انہیں قتل کرتے رہے اور جو شیاطین مجرمین تھے جنہیں قتل کیا جانا چاہیے تھا انہیں اپنا راہنما بنا لیا تو اس کا نتیجہ یہ نکلا جو کہ پہلے سے ہی طے شدہ ہے کہ ان پر واپس وہی حالت ڈال دی جو رسول کی بعثت سے پہلے تھی یعنی ذلت و مسکنت ڈال دی گئی دوسری قوموں کو ان پر مسلط کر دیا گیا، ان پر لعنت کر دی گئی یعنی انہیں بالکل نظر انداز کر دیا گیا ذٰلِكَ بِمَا

عَصَوْا وَّ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ وہ اس وجہ سے کہ جو یہ نافرمانی کررہے ہیں بات نہیں مان رہے اور جو کررہے ہیں جو حدود لگادی گئیں ان سے تجاوز کررہے ہیں یعنی جب حد لگادی تھی کہ تمہارا رزق یہ ہے اس سے آگے نہیں بڑھنا تو جب انہوں نے لگائی ہوئی حدود کو کراس کیا ان سے آگے بڑھے جو کہ انہوں نے نافرمانی کرتے ہوئے بات نہ مانتے ہوئے حدود کو توڑا تو یہ اس حالت کو پہنچ گئے جس حالت سے آج یہ خود کو مسلمان کہلوانے والے دوچار ہیں اور ایسے ہی ماضی میں بنی اسرائیل یا ان سے پہلے جو جو بھی امت تھے اسی حالت کا شکار ہوئے۔

اس آیت میں بنی اسرائیل کی مثل سے خود کو مسلمان کہلوانے والوں کی مکمل تاریخ کو کھول کران کے سامنے رکھ دیا گیا، آج جس حالت کا یہ شکار ہیں اس کی تمام تر وجوہات کھول کر سامنے لا رکھی گئیں۔ سب سے پہلے کہ انہوں نے اپنا رزق بدل ڈالا، بنی اسرائیل کو من وسلویٰ کا حکم دیا تھا جو کہ صرف اور صرف بارشوں سے وجود میں آنے والے ثمرات یعنی پھل اور میوے تھے۔ اِن کے لیے بطور رزق طیبات کو حلال کیا گیا یعنی طیبات کے استعمال کی اجازت دی گئی مگر خود کو مسلمان کہلوانے والوں نے سب سے پہلے اپنا رزق بدلا انہوں نے طیبات کو خبائث سے بدل ڈالا جس پر قرآن میں درجنوں آیات موجود ہیں۔ جس کے لیے انہوں نے فطرتی جگہوں سے، باغات سے نکل کر شہروں کا رخ کیا، شہروں میں جا کر آباد ہونا شروع کردیا، جنگلوں وباغات کو کاٹ کاٹ کر پہلے زراعت پر انحصار بڑھایا پھر اس پر بھی انحصار کم کرتے کرتے فطرت کی ضد مصنوعی رزق اختیار کرلیا الدجّال کو اپنا ربّ تسلیم کرلیا۔ اب ظاہر ہے جو کھائیں گے وہی بنیں گے تو جب انہوں نے اپنا رزق بدل ڈالا، طیبات کو خبائث میں بدل ڈالا تو ان کے دل اندھے ہو گئے، خبائث سے ان کے اجسام بھی خبیث بن گئے اور پھر ظاہر ہے ایسے اجسام اصلاح کی بجائے فساد ہی کریں گے یوں اس کے بعد جس نے بھی ان کو اصلاح کی دعوت دی، جو بھی محمد خاتم النّبیّن کے خاتم یعنی فلٹر سے نکل کر آیا اور اس نے ان کی اصلاح کی کوشش کی ان کی غلطیاں ان کے سامنے لائی تا کہ یہ اپنی اصلاح کر کے واپس بلند مقام حاصل کرلیں تو ان لوگوں نے الٹا استکبار کیا، ان کا خبیث رزق چونکہ ہر لحاظ سے آگ ہی آگ ہے تو انہوں نے استکبار کیا کہ تیری جرأت کیسے ہوئی ہمیں غلط کہنے کی؟ ہم غلط ہو ہی نہیں سکتے بلکہ ہم تو اللہ کے چہیتے ہیں، ہم جہنم میں جا ہی نہیں سکتے، ہم ہیں ہی ہدایت یافتہ یوں ان لوگوں نے ہر اس اللہ کے بھیجے ہوئے کو اپنا دشمن سمجھ کر اس کا یا تو کذب کیا یا قتل کردیا، اللہ کے بھیجے ہوئے کو اپنا دشمن قرار دیا اسے دشمنوں کا ایجنٹ قرار دیا اور اس کیساتھ دشمنی میں کسی بھی حد تک جانے سے گریز نہ کیا۔ اب ظاہر ہے اس کا نتیجہ کیا نکلے گا اسے ایک مثال سے سمجھ لیں۔ مثال کے طور پر اگر آپ کسی ایسی جگہ پر موجود ہوں جہاں کے بارے میں آپ کے پاس کوئی علم نہیں آپ وہاں بالکل اجنبی ہیں اور وہاں قدم قدم پر آپ کا دشمن گھات لگائے بیٹھے ہے اور آپ نے وہاں سے دشمنوں سے بچ کر نکلنا ہے دشوار اور کٹھن رستوں کو طے کرتے ہوئے اپنی منزل کو پانا ہے تو اس کے لیے آپ کو کیا کرنا پڑے گا؟ آپ کے لیے کیا کرنا ناگزیر ہے؟ تو اس کا جواب بالکل واضح ہے کہ آپ کو کسی ایسے راہنما کی ضرورت ہوگی جو نہ صرف اس پورے علاقے کے چپے چپے سے واقف ہو بلکہ وہ دشمن کی ہر چال سے واقف ہو، اسے تمام رستوں کا علم ہو اور وہ ایک بہترین راہنما ہو اگر ایسا راہنما آپ کو ملے گا تب ہی آپ اپنے دشمنوں کو شکست دیتے ہوئے انہیں پسپا کرتے ہوئے اپنی منزل کو پاسکیں گے ورنہ کسی بھی صورت آپ منزل کو نہیں پاسکتے، منزل پانا تو دور کی بات آپ دشمن کا شکار ہو جائیں گے۔ اب ذرا غور کریں اور آپ سے ہی سوال ہے کہ اگر آپ کا راہنما آتا ہے اور آپ اس کی بات نہیں مانتے آپ اس سے راہنمائی لینے سے انکار کردیتے ہیں اسے اپنا راہنما تسلیم کرنے سے انکار کردیتے ہیں یا اسے قتل کردیتے ہیں اور جو راہنما ہے ہی نہیں جو اس علاقے کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا بلکہ الٹا آپ کا دشمن ہے جو راہنمائی کے لبادے میں آپ کے سامنے آ گیا ہو اور آپ اسے اپنا راہنما سمجھ کر اس کے پیچھے چل پڑیں تو اس کا انجام کیا ہوگا؟ کیا جواب مشکل ہے؟ نہیں بالکل نہیں۔ اگر آپ اپنے اصل راہنما کی بات نہیں مانتے یا اسے قتل کردیتے ہیں اور راہنمائی کے لبادے میں راہزن کو اپنا راہنما بنا لیتے ہیں تو پھر منزل پر پہنچنا تو ہے ہی ناممکن بلکہ الٹا آپ کو لوٹ لیا جائے گا آپ ذلیل و رسوا ہو جائیں گے آپ دشمنوں کا شکار ہو جائیں گے دشمن آپ کو چیریں پھاڑیں گے آپ کو ذلیل و رسوا کر کے رکھ دیں گے۔ اب ذرا غور کریں کیا آپ اس دنیا کے انگ انگ سے واقف ہیں؟ دنیا کا نظام کیسے چلایا جا رہا ہے، کیسے بلندیوں پر جایا جاسکتا ہے اور کیسے دشمنوں کو زیر کیا جا سکتا ہے اور اس سے بھی پہلے دشمن ہیں کون کون، اس سب کے حوالے سے کون ہے جو راہنمائی کرسکتا ہے کہ جس کی راہنمائی سے نہ صرف ہر دشمن کی ناک خاک آلود کردی جائے بلکہ بلند مقام حاصل کرلیا جائے؟ تو جواب بالکل واضح ہے کہ اس دنیا کا خالق و مالک اس کے علاوہ کوئی بھی ایسا نہیں جو راہنمائی کر

سکے۔ اب آپ سے ہی سوال ہے جب آپ اللہ کی طرف سے راہنمائی کا دروازہ بند کرلیں گے، جب آپ اپنے عمل سے یہ دعویٰ کریں گے کہ ہم غنی ہیں ہمیں اللہ سے راہنمائی کی کوئی حاجت نہیں بلکہ ہم خود ہی کافی ہیں اور اللہ کی طرف سے آنے والے کا کذب اور قتل کردیں گے اور جن کو خود اپنا نہیں علم ان شیاطین مجرمین کو اپنے راہنما بنالیں گے تو نتیجہ کیا نکلے گا؟ کیا پھر نتیجہ اس سے کچھ مختلف ہوسکتا ہے جس سے آج خود کو مسلمان کہلوانے والے دوچار ہیں؟ حقیقت آپ کے سامنے ہے۔

یوں جہاں اور بہت سے راز وحقائق آپ پر کھول کھول کر واضح کردیئے گئے وہیں آپ پر یہ بھی واضح ہوگیا کہ ختم نبوت کے نام پر جو کچھ بھی کیا جارہا ہے یہ شیاطین مجرمین کی طرف سے دیا جانے والا ایسا عظیم دھوکہ ہے جس دھوکے کا شکار ہوکر آج خود کو مسلمان کہلوانے والے ذلت ورسوائی کا شکار ہیں۔ نہ تو اللہ نے یہ دروازہ بند کیا تھا اور نہ ہی محمد نے ایسا کچھ کہا تھا بلکہ یہ ظلم ان لوگوں نے خود کیا اور اگر اس کے باوجود بھی ان کو عقل نہیں آتی اور یہ ذلت کا ہی شکار رہنا چاہتے ہیں تو جان لیں ہر شئے کی ایک حد ہوتی ہے جب حد آجائے تو اس سے آگے نہیں جایا جاسکتا ایسے ہی خود کو مسلمان کہلوانے والے آج ذلت ورسوائی کی اتھاہ گہرائیوں میں جاچکے ہیں اب اس سے مزید نیچے نہیں جایا جاسکتا بلکہ اب حد آچکی ہے اس لیے اگر اب بھی شکر نہیں کرتے اور واپس نہیں پلٹتے اللہ سے رجوع نہیں کرتے تو پھر ان کیساتھ بھی وہی کیا جانے والا ہے جو ان سے پہلے رسولوں کا کذب کرنے والوں کیساتھ کیا گیا۔

آج اللہ نے تم میں تمہی سے اپنا رسول بعث کردیا جو تم پر حق کھول کھول کر واضح کررہا ہے تم پر کھول کھول کر واضح کردیا گیا کہ آج تمہاری اس حالت کے ذمہ دار تم خود ہو، تمہارا ختم نبوت نامی بت تمہاری آج اس حالت کا ذمہ دار ہے جو تم لوگوں نے خود اپنے تئیں گھڑ رکھا ہے اور الٹا اس کا مورد الزام اللہ کو ٹھہراتے ہو۔ آج نہ صرف تمہارا ختم نبوت نامی بت پاش پاش کردیا گیا اس دجل عظیم کو چاک کرکے رکھ دیا گیا شیاطین مجرمین کی صدیوں کی منصوبہ بندی خاک میں ملادی بلکہ تم پر کھول کھول کر واضح کردیا گیا کہ تم میں ہمارا رسول موجود ہے تمہیں کھول کھول کر متنبہ کیا جارہا ہے اس کے باوجود بھی تم کفر ہی کرتے ہو تو پھر جان لو عذاب عظیم تمہارے بالکل سر پر آکھڑا ہے جیسے ہی ہمارا رسول پیغام کو کھول کھول کر پہنچالے گا تو ویسے ہی ہمارے ہاتھ حرکت میں آجائیں گے اور تمہیں دنیا وآخرت میں نشان عبرت بنادیا جائے گا۔

ہم نے کہا تھا کہ اس قرآن میں تمہارا ہی ذکر ہے لیکن تم نہیں مانے اور الٹا تم نے قرآن کو اساطیر الاولین سمجھ لیا لیکن اس کے باوجود آج پھر ہم نے تم پر احسان عظیم کرتے ہوئے کھول کھول کر واضح کردیا کہ یہ اساطیر الاولین نہیں ہیں بلکہ یہ تمہاری تاریخ ہے الاولین کی مثلوں سے، کیا اب بھی حق سے کفر ہی کروگے؟ اب بھی اختلاف ہی کروگے جبکہ تمہارے پاس حق آگیا تم پر سب کچھ کھول کھول کر رکھ دیا گیا؟ جان لو اب تمہارے پاس وقت ختم ہوچکا اب بھی اگر باز نہیں آتے حق سے کفر ہی کرتے ہو ہمارے رسول کا کذب ہی کرتے ہو اس کیساتھ دشمنی ہی کرتے ہو تو پھر تمہارا حال بھی وہی کیا جانے والا ہے جو تم سے پہلے کذب کرنے والوں کا کیا گیا اور ان کیساتھ کیا کیا تھا یہ بھی تم پر کھول کھول کر واضح کردیا گیا، اب بھی اگر انتظار میں ہی رہتے ہو کہ ابھی کچھ نہیں آیا سب کچھ آنا باقی ہے تو پھر جان لو اب صرف اور صرف الساعت رہ گئی اور اس کے علاوہ ان ایام کی مثل ایام رہ گئے جو گزشتہ کذب کرنے والوں پر آئے تھے جن میں انہیں صفحہ ہستی سے مٹادیا گیا تھا اگر نہیں مانتے تو انتظار کرکے دیکھ لو دیکھتے ہیں کون سچا ثابت ہوتا ہے۔

خود کو مسلمان کہلوانے والے النبیّن کے قاتل اور اس جرم کے سبب آج اس حالت کا شکار ہوئے کہ ان پر ذلت ومسکنت ڈال دی گئی

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَاللّٰهِ الْاِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا م بَيْنَهُمْ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ

اللّٰہَ سَرِیۡعُ الۡحِسَابِ. فَاِنۡ حَآجُّوۡکَ فَقُلۡ اَسۡلَمۡتُ وَجۡهِیَ لِلّٰہِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ وَقُلۡ لِّلَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ وَالۡاُمِّیّٖنَ ءَاَسۡلَمۡتُمۡ فَاِنۡ اَسۡلَمُوۡا فَقَدِ اهۡتَدَوۡا وَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّمَا عَلَیۡکَ الۡبَلٰغُ وَاللّٰہُ بَصِیۡرٌۢ بِالۡعِبَادِ. اِنَّ الَّذِیۡنَ یَکۡفُرُوۡنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَیَقۡتُلُوۡنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیۡرِ حَقٍّ وَّیَقۡتُلُوۡنَ الَّذِیۡنَ یَاۡمُرُوۡنَ بِالۡقِسۡطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرۡهُمۡ بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ حَبِطَتۡ اَعۡمَالُهُمۡ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ وَمَا لَهُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِیۡنَ. اَلَمۡ تَرَ اِلَی الَّذِیۡنَ اُوۡتُوۡا نَصِیۡبًا مِّنَ الۡکِتٰبِ یُدۡعَوۡنَ اِلٰی کِتٰبِ اللّٰہِ لِیَحۡکُمَ بَیۡنَهُمۡ ثُمَّ یَتَوَلّٰی فَرِیۡقٌ مِّنۡهُمۡ وَهُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ. ذٰلِکَ بِاَنَّهُمۡ قَالُوۡا لَنۡ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَیَّامًا مَّعۡدُوۡدٰتٍ وَغَرَّهُمۡ فِیۡ دِیۡنِهِمۡ مَّا کَانُوۡا یَفۡتَرُوۡنَ. آل عمران ۱۹ تا ۲۴

یہ بات تو آپ پرکھول کھول کرواضح کی جاچکی کہ قرآن اپنے نزول سے لیکرالساعت کے قیام تک کی احسن تاریخ ہے اس میں اس کے نزول سے لیکرالساعت کے قیام تک کے لوگوں کو جو جو بھی پیش آنا تھا جو جو بھی انہوں نے کرنا تھا خواہ وہ چھوٹے سے چھوٹا واقعہ ہو یا پھر بڑے سے بڑا ہر واقعے کا ذکر کردیا گیا اور قرآن کی کوئی بھی آیت اس وقت تک کھل کرواضح نہیں ہوسکتی جب تک کہ وہ واقعہ رونما نہیں ہوجاتا جس واقعہ کی تاریخ پرمبنی وہ آیت ہو جیسے ہی واقعہ ہوگا تو قرآن کی آیات یاددلادیں گی کہ یہ تھا وہ واقعہ جس کی قرآن کے نزول کے وقت ان آیات کی صورت میں تاریخ اتاردی گئی تھی۔ ایسے ہی سورۃ آل عمران کی یہ آیات بھی کسی واقعے کی تاریخ ہیں اور جب تک اس واقعے نے پیش نہیں آنا تھا تب تک ان آیات نے کھل کرواضح نہیں ہونا تھا۔ یہ آیات اللہ کے اس رسول کی تاریخ ہیں جسے خود کو مسلمان کہلوانے والوں کے آخرین میں بعث کیا جانا تھا جو کہ آپ پرکھول کھول کرواضح کیا جاچکا کہ آج اللہ نے اپنا وہ رسول بعث کردیا جو کہ میں یعنی احمد عیسیٰ رسول اللہ وخاتم النّبیّن ہوں۔ آج میرا جو کردار ہے میری جو دعوت ہے آپ خود دیکھیں گے کہ یہ آیات آپ پر بالکل کھول کرواضح کردیں گی کہ ہاں یہی اللہ کا وہ رسول تھا جس کی آج سے چودہ صدیاں قبل ہی ان آیات کی صورت میں تاریخ اتاردی گئی تھی یوں نہ صرف قرآن میں میری ہر لحاظ سے مکمل تصدیق موجود ہے بلکہ الاسلام کیا ہے جو میں نے آج اسے کھول کھول کرواضح کردیا اور ختم نبوت نامی دجل کو چاک کرکے رکھ دیا اس کی بھی قرآن کی یہ آیات تصدیق کردیں گی کہ جس طرح آج میں نے کھول کھول کرواضح کردیا کہ الاسلام کیا ہے اور ختم نبوت کے نام پر دیا جانے والا دجل وفریب اور اس کی وجہ سے جو حالت ان لوگوں کی ہوئی اگر اس کی تاریخ لکھی جائے تو سورۃ آل عمران کی ان آیات کی صورت میں تاریخ لکھی جائے گی جو اللہ نے آج سے چودہ صدیاں قبل ہی اس واقعے کی تاریخ اتاردی تھی کیونکہ اللہ کے لیے کچھ بھی پوشیدہ نہیں اس لیے اللہ نے آج جو ہورہا ہے اس کی آج سے چودہ صدیاں قبل ہی تاریخ اتاردی تھی۔

اللہ نے جب مجھے بعث کیا تو ظاہر ہے اللہ نے تب ہی بعث کیا جب میری بعثت سے قبل لوگ ضلالٍ مبینٍ میں تھے کسی کو بھی نہیں علم کہ حق کیا ہے یوں جسے الاسلام کہا جارہا ہے اس کا الاسلام سے کسی بھی قسم کا کوئی تعلق نہیں جو کہ میں نے آکر کھول کھول کرواضح کردیا کہ الاسلام یہ نہیں ہے جسے تم اسلام کا نام دیکر کررہے ہو بلکہ اِنَّ الدِّیۡنَ عِنۡدَ اللّٰہِ الۡاِسۡلَامُ اس میں کچھ شک نہیں دین تھا اللہ کے ہاں الاسلام۔ یعنی سب سے پہلے تو آپ پرواضح ہونا چاہیے کہ اللہ کیا ہے جب آپ یہ جان لیں گے کہ اللہ کیا ہے تو آپ پر یہ بات بھی کھل کرواضح ہوجائے گی کہ اللہ کے ہاں سے مراد کیا ہے اور آپ پرکھول کھول کرواضح کردیا گیا کہ اللہ کیا ہے۔ جو کچھ بھی آپ کو نظر آرہا ہے یہ آپ کو ہر طرف اللہ ہی کا وجود نظر آرہا ہے ایک ہی وجود ہے اس کے علاوہ اور کچھ ہے ہی نہیں اور جو ایک ہی وجود ہے یہی تو اللہ ہے اور اللہ کے ہاں ہونے کا مطلب کیا ہے اب یہ بھی آپ پر کھل کرواضح ہوجائے گا مثلاً اگر آپ کوئی عمل کرتے ہیں تو دیکھیں یہ جو وجود ہے جو کہ اللہ ہے یہ وجود آپ کے عمل کو قبول کرتا ہے یا پھر مسترد کردیتا ہے؟ یعنی فطرت جن اعمال کو قبول کرتی ہے وہ الاسلام ہے اور جنہیں فطرت قبول نہیں کرتی وہ الاسلام کیسے ہوسکتا ہے؟ کیونکہ دین کسی لیبل کا نام نہیں ہے کہ آپ کسی پر بھی جملہ الاسلام لکھ دیں تو وہ الاسلام بن جائے گا نہیں بلکہ الاسلام کا معنی کیا ہے آپ کو پہلے اسے جاننا ہوگا۔ اسلام جملہ ہے جو کہ تین الفاظ ''ا، سلم اور ا'' کا مجموعہ ہے ''ا'' شروع میں آئے تو سوال کھڑا کردیتا ہے سوالیہ بنادیتا ہے یعنی کیا، کب، کہاں، کیوں، کیسے اور کتنا وغیرہ اور آگے اسی کا جواب موجود ہے ''سلم'' جس کا معنی ہے شئے کا ہر لحاظ سے ایسا ہونا کہ اس میں کسی بھی قسم کا کوئی عیب، خامی یا نقص نہ ہو یعنی شئے بالکل ویسی ہو جیسی کہ وہ اول وجود میں آنے کے وقت تھی کہ اس میں ہر لحاظ سے سلم یعنی پرفیکشن تھی اس میں رائی برابر بھی کسی بھی قسم کی کوئی خامی نہیں تھی اس کی موجودگی کسی ایک بھی مخلوق کے لیے نقصان دہ نہیں تھی، اس کا استعمال کرنے والوں پر بھی کسی بھی قسم کا کوئی منفی اثر مرتب نہیں کرتی تھی یعنی ایسی شئے یا عمل جب تک بھی موجود ہے جس جس کیساتھ اس کا تعلق ہے کہیں بھی کسی بھی قسم کا کسی بھی سطح پر نقصان نہیں کرتی بلکہ ہر لحاظ سے اس کا فائدہ ہی فائدہ ہے اور تیسرا لفظ ''ا'' جو کہ سلم کے درمیان میں آیا ہے جس سے وہ کسی کا بھی استثنیٰ ختم کردیتا ہے جس سے معنی بنتا ہے ہر شئے میں سلم یعنی

پر فیکشن کا ہونا یا آجانا یوں اسلام کا معنی بنتا ہے جو بھی عمل کیا جائے کچھ بھی کیا جائے تو آسمانوں وزمین میں جہاں تک بھی اس عمل کے اثرات مرتب ہوں جس جس کیساتھ بھی اس کا تعلق ہو کہیں بھی کسی بھی قسم کی کوئی خرابی یا نقص پیدا نہ ہو بلکہ آسمانوں وزمین میں جو کچھ بھی ہے سب کے سب میں سلم آجائے ہر ایک کو اس عمل کا فائدہ ہی فائدہ ہو نقصان کا کوئی تصور تک بھی نہ ہو اور اگر کوئی عمل ایسا کیا جاتا ہے جس سے آسمانوں وزمین میں کسی کو بھی نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے جس سے آسمانوں وزمین میں قائم المیز ان میں خسارہ ہوتا ہے ان میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے تو وہ اسلام نہیں ہے خواہ پوری کی پوری دنیا اس پر متفق ہو جائے۔ یوں ایک اسلام تو یہ ہو گیا اور اس کے علاوہ ہر مذہب و دین کے دعویدار کا کہنا یہی ہے کہ اس کا دین ہی اسلام ہے فرق صرف اتنا ہے کہ ہر کوئی اپنی زبان میں کہتا ہے اب جو جو بھی جسے بھی اسلام کہے ان تمام کے تمام اسلام میں سے دیکھو کہ الاسلام یعنی مخصوص اسلام کون سا ثابت ہوتا ہے تو جو مخصوص اسلام یعنی الاسلام ثابت ہو جائے وہی دین ہے جو اللہ کے ہاں الاسلام ہے اور وہ صرف اور صرف یہی اسلام الاسلام ثابت ہوتا ہے۔

اِنَّ الدِّیۡنَ عِنۡدَاللّٰہِ الۡاِسۡلَامُ اس میں کچھ شک نہیں دین تھا جو اللہ کے ہاں الاسلام ہے جن اعمال سے فطرت میں کسی بھی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں ہوتی جن اعمال کو فطرت قبول کرتی ہے تو وہ اعمال دین الاسلام ہے اور جن اعمال کو فطرت قبول کرنے کی بجائے مسترد کرتی ہے یعنی جن اعمال سے آسمانوں وزمین میں قائم توازن بگڑتا ہے آسمانوں وزمین میں فساد ہوتا ہے وہ الاسلام نہیں خواہ پوری کی پوری دنیا اس پر اجماع کر لے تو ذرا غور کریں یہ کس نے آکر واضح کیا اور قرآن کی یہ آیت کس کی تصدیق کر رہی ہے؟ اور پھر آگے دیکھیں وَمَا اخۡتَلَفَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ اور جو اختلاف کیا ان لوگوں نے جو الکتاب دیئے گئے ہوئے ہیں یعنی جن کو آسمانوں وزمین کی نگرانی پر معمور کیا گیا ہوا ہے جن کا بطور امت انتخاب کیا گیا وہ لوگ جو خود کو امت محمد، امت مسلمہ یا مسلمان کہلواتے ہیں اِلَّا مِنۡ بَعۡدِ مَا جَآءَھُمُ الۡعِلۡمُ بَغۡیًا بَیۡنَھُمۡ مگر اس سے بعد کہ جو آ گیا ان میں انہی سے ہمارا بھیجا ہوا رسول جس نے انہیں علم دے دیا ان کے پاس علم آ گیا علم آ جانے کے بعد ان لوگوں نے آپس کی ضد، بغض اور حسد وغیرہ کی وجہ سے اختلاف کیا۔ اب آپ خود غور کریں جب آج حق ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کر دیا گیا تو کیا اختلاف کرنے کی کوئی وجہ ہے؟ کیا ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا ہے یا اگر یہ سب کے سب بھی مل جائیں اور پوری دنیا کے شیاطین کو اپنی معاونت کے لیے جمع کر لیں تو کیا یہ لوگ حق کو غلط ثابت کر سکتے ہیں؟ ان پر جو میں نے حق کھول کھول کر واضح کر دیا کیا یہ لوگ حق کو غلط ثابت کر سکتے ہیں؟ نہیں کسی بھی صورت نہیں خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے یہ لوگ اسے غلط ثابت نہیں کر سکتے انہیں علم ہے کہ یہ حق ہے یہ جان چکے ہیں کہ یہ حق ہے اس کے باوجود بھی یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں تو صرف اور صرف ضد، حسد اور بغض کی بنیاد پر وَمَنۡ یَّکۡفُرۡ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ سَرِیۡعُ الۡحِسَابِ تو پھر یہ لوگ جان لیں جو بھی کفر کرتا ہے تو اللہ کی آیات سے کفر کر رہا ہے ظاہر ہے جب تم لوگوں پر کھول کھول کر واضح کر دیا کہ آسمانوں وزمین میں جو کچھ بھی تمہیں نظر آ رہا ہے تو پھر یہ سب کیا ہے؟ یہ اللہ ہی کی تو آیات ہیں جن میں تم چھیڑ چھاڑ کر رہے ہو، پنگے لے رہے ہو تم لوگ حق ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کر دیئے جانے کے باوجود یہ تسلیم کرنے کو تیار نہیں کہ یہ اللہ کی آیات ہیں اور یوں اللہ کی آیات سے کفر کر رہے ہو تو پھر یہ بھی جان لو پس اس میں کچھ شک نہیں اللہ تھا جس کیساتھ تم دشمنی کر رہے ہو اللہ تھا جس کا کفر کر رہے ہو اللہ تھا جس کیساتھ اختلاف کر رہے ہو بہت جلد تم سے حساب لیا جا رہا ہے فَاِنۡ حَآجُّوۡکَ پس اگر یہ الٹا تجھ پر حجت کر رہے ہیں یعنی کہہ رہے ہیں کہ اس دعوت کو ترک کر دے اور واپس ہماری ملت میں داخل ہو جا ورنہ تجھے نہیں چھوڑیں گے، تجھ پر زمین تنگ کر دیں گے، تجھے قتل کر دیں گے ابھی بھی وقت ہے باز آ جا ورنہ بعد میں نہ کہنا کہ تجھے بتایا نہیں فَقُلۡ اَسۡلَمۡتُ وَجۡھِیَ لِلّٰہِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ پس انہیں کہہ میں نے کس کے آگے سرنڈر کیا ہوا ہے؟ میں جو بھی کر رہا ہوں کیا کر رہا ہوں؟ میرا وجھ یعنی میرا رخ تو اللہ کے لیے ہے اور ہر اس کا بھی جو میری اتباع کر رہا ہے یعنی میں تمہاری باتوں سے، تمہاری دھمکیوں سے کیوں خوف زدہ ہوں گا؟ میں تمہاری دھمکیوں کی پرواہ کیوں کروں گا کیونکہ میرا اور جو بھی میرے پیچھے چل رہا ہے ہمارا رخ تو جو اللہ ہے اس کے لیے ہے، ہم تو جو بھی کر رہے ہیں اسی کے لیے کر رہے ہیں اس لیے تم جو کر سکتے ہو کر لو اپنے شوق پورے کر لو اگر تم میرے ساتھ اور جو میری اتباع کر رہے ہیں ان کیساتھ دشمنی کرتے ہو تو یہ دشمنی تم اللہ کیساتھ کر رہے ہو اور جو اللہ کیساتھ دشمنی کرے گا تو وہ جان لے وہ اللہ کو عاجز نہیں کر سکتا بلکہ الٹا اس کا انجام کیا ہو گا اسے اپنے انجام کو نہیں بھولنا چاہیے وَقُلۡ لِّلَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ وَالۡاُمِّیّٖنَ ءَاَسۡلَمۡتُمۡ اور کہہ ان لوگوں کو جو الکتاب دیئے گئے ہوئے ہیں اور جو امیین ہیں یعنی مجموعی طور پر یہی جو خود کو مسلمان کہلواتے ہیں جو کہ دو گروہوں میں تقسیم ہیں ایک وہ جو لیڈر طبقہ ہے جو خود کو پڑھے لکھے کہلواتے ہیں اور دوسرے وہ جو امی ہیں انہیں کہہ تم پر جو کھول کھول کر واضح کر دیا گیا کیا تم سلم اختیار کرتے ہو یعنی یہ جو مفسد اعمال کر رہے ہو انہیں ترک کر کے جو واقعتاً دین

الاسلام ہے اپنے رخ کو خالص اللہ کے لیے کرتے ہو؟ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا پس اگر تم سلم اختیار کر رہے ہو یعنی فساد کو ترک کر کے اصلاح والے اعمال کرتے ہو پس تحقیق تم جو کر رہے ہو ہدایت پا رہے ہو وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ اور اگر پھر رہے ہو یعنی حق ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کر دیئے جانے کے باوجود بھی حق سے پھر رہے ہیں تو پس اس میں کچھ شک نہیں تجھ پر جو ہے صرف اور صرف پہنچا دینا ہے جیسے ہی تُو اپنا کام کر لے گا یعنی پیغام کھول کھول کر پہنچا دے گا تو اس کے بعد دیکھ ہم ان کفر کرنے والوں کیساتھ کیا کرتے ہیں وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ ' بِالْعِبَادِ اور اللہ ہے یعنی یہ جو تُو پیغام پہنچا رہا ہے یہ کون ہے؟ یہ اللہ ہے جو انہیں پہنچا رہا ہے اگر یہ نہیں مانتے تو اللہ ہے دیکھ رہا ہے اپنے مخصوص عباد سے یعنی وہ عباد جو کہ اللہ کا ید ہے وہ حرکت میں آنے ہی والا ہے جیسے ہی تُو جو کہ ہماری زبان ہے زبان اپنا کام کر لیتی ہے تو باقی عباد میں سے مخصوص عباد جو کہ ہمارا ید یعنی ہاتھ ہیں وہ حرکت میں آئیں گے وہ اپنا کام کریں گے اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ اس میں کچھ شک نہیں جو لوگ کفر کر رہے ہیں یعنی حق ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کر دیئے جانے کے باوجود بھی حق کا انکار ہی کر رہے ہیں اور اپنی اسی روش پر قائم ہیں کہ آسمانوں وزمین میں فساد کر رہے ہیں تو بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اس میں کچھ شک نہیں یہ اللہ کی آیات کیساتھ کفر کر رہے ہیں یعنی آسمانوں وزمین میں یہ جن جن مخلوقات میں پنگے لے رہے ہیں یہ جو فطرت میں چھیڑ چھاڑ کر رہے ہیں یہ اللہ کی آیات ہیں جو کہ یہ ماننے کو تیار ہی نہیں ہیں کہ یہ اللہ کی آیات ہیں یہ ہر طرف اللہ ہی کا وجود نظر آ رہا ہے یوں ان لوگوں کو جس نے بھی آ کر یہی دعوت دی کہ یہ جو بھی تمہیں نظر آ رہا ہے یہ اللہ ہی کا وجود نظر آ رہا ہے یہ اللہ کی آیات ہیں دین پوجا پاٹ کا نام نہیں ہے بلکہ دین تو تمام کی تمام مخلوقات جو کہ اللہ کی آیات ہیں ان پر احسان کا نام ہے تو ان لوگوں نے کیا کیا؟ وہی کیا جو آج یہ لوگ میرے ساتھ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اول تو یہ کہ میرا کذب اور دوسرا مجھے قتل تک کرنے کے لیے اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں ایسے ہی یہ لوگ ماضی میں کرتے آئے وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ کہ جس جس نے بھی آ کر ان پر حق واضح کیا کہ یہ اللہ ہے یہ اللہ ہی کا وجود ہے دین مخلوقات پر احسان کا نام ہے جو کہ اللہ کی آیات ہیں تو انہوں نے انہیں جو کہ اللہ کے بھیجے ہوئے تھے قتل کیا یہ انہیں قتل کرتے رہے بغیر حق یعنی ان کو قتل نہیں کرنا چاہیے تھا بلکہ ان کی اطاعت واتباع کرنا چاہیے تھی لیکن ان لوگوں نے انہیں قتل کیا اور جنہیں قتل کرنے کا حق تھا جو کہ شیاطین مجرمین تھے ان لوگوں نے انہیں اپنے نبی تسلیم کیا یعنی انہیں اپنا راہنما بناتے رہے وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ اور انہیں بھی قتل کرتے رہے جو لوگوں کو قسط کیساتھ میزان قائم کرنے کا امر کرتے رہے تو آج اللہ اپنے رسول احمد عیسیٰ کو کہہ رہا ہے کہ ان لوگوں کو فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ پس انہیں ان کے ان اعمال کے سبب عذاب الیم سے آگاہ کر دے یعنی یہ جو ختم نبوت کے نام پر اللہ کے دشمن ہیں ان سب کے سب کے لیے ان کے ان اعمال کے سبب عذاب الیم کا سامنا کرنا پڑے گا اور آج خود کو مسلمان کہلوانے والو یہ جو حالت ہے ان کی یہ حالت بھی اسی وجہ سے ہے جو یہ النبیّن کو قتل کرتے رہے اور ان لوگوں کو بھی جو بھی لوگوں کو قسط کیساتھ میزان قائم کرنے کا امر کرتے رہے۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ

یہی وہ لوگ ہیں جن کے دنیا اور آخرۃ میں اعمال بے وقعت ہو گئے یعنی جتنے جی چاہیں اعمال کر لیں ان کے اعمال انہیں کسی بھی قسم کا کوئی نفع نہیں دینے والے الٹا انہیں ان کے سبب نقصان وہلاکت کا ہی سامنا کرنا پڑے گا اور نہ ہی ان کی کوئی بھی نصرت کرنے والوں سے نصرت کرنے والا ہے اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ کیا نہیں دیکھا ان لوگوں کی طرف جو دیئے گئے ہوئے ہیں الکتاب سے حصہ یعنی الکتاب جو کہ تورائت اور انجیل کا مجموعہ ہے دو حصوں پر مشتمل ہوتی ہے پہلا حصہ جو کہ تورائت کہلاتا ہے وہ اولین میں بعث کیے جانے والے رسول کا حصہ ہوتا ہے اور انجیل آخرین میں بعث کیے جانے والے رسول کا حصہ تو جو الکتاب سے حصہ دیئے گئے ہوئے ہیں یعنی جو خود کو مسلمان کہلوا رہے ہیں کیا انہیں نہیں دیکھا يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ انہیں بلایا جا رہا ہے اللہ کی کتاب کی طرف ان کے درمیان فیصلہ کرنے کے لیے کہ کون حق پر ہیں اور کون باطل ہیں ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ تو اس کے جواب میں یہ خود کو مسلمان کہلوانے والے دو گروہوں میں تقسیم ہو رہے ہیں ان میں سے ایک گروہ جب اللہ کی کتاب سے حق کھول کھول کر واضح کر دیا گیا یہ فیصلہ ہو گیا کہ یہ لوگ بالکل بے بنیاد و باطل پر ہیں ان کا حق کیساتھ کوئی تعلق نہیں جب اللہ کی کتاب نے اپنا فیصلہ سنا دیا تو اللہ کی کتاب سے ہونے والے فیصلے سے پھر رہے ہیں حق سے پھر رہے ہیں وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ اور ان میں سے جو دوسرا گروہ ہے وہ تو سرے سے ہی حق سے اعراض کر رہا ہے وہ حق سننے کے قریب بھی نہیں آ رہے بلکہ الٹا حق کو نظر انداز کر رہے ہیں ان کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگ رہی ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ وہ

اس وجہ سے کہ یہ لوگ کہہ رہے ہیں ہر گز نہیں ہمیں چھوئے گی آگ ہم ہر گز آگ میں نہیں جائیں گے مگر گنتی کے دن اس کے بعد نکال لیے جائیں گے یعنی یہ اس لیے حق کو سننے کے لیے بھی تیار نہیں یہ بغیر سنے ہی فتوے لگا رہے ہیں دشمنی کر رہے ہیں کیونکہ ان کا کہنا اور سمجھنا ہے کہ یہ تو اللہ کے چہیتے ہیں یہ جہنم میں جائیں گے ہی نہیں یہ تو ہیں ہی جنتی اور اگر بالفرض جہنم میں چلے بھی گئے تو بالآخر ان کا ٹھکانہ جنت ہی ہے یہ جہنم سے نکال لیے جائیں گے یہ ہے وہ وجہ جس وجہ سے یہ حق کے قریب بھی نہیں آ رہے اور بغیر سنے ہی دشمنی کر رہے ہیں حق سے اعراض کر رہے ہیں ظاہر ہے جو یہ سمجھ رہا ہو کہ وہ تو ہے ہی ہدایت یافتہ وہ تو ہے ہی بخشا ہوا وہ تو جائے گا ہی جنت میں تو اسے کیا فکر وہ کیوں بات سنے؟ وہ نہیں سنے گا وہ اعراض ہی کرے گا کیونکہ سنے گا تو وہ جسے ناکامی کا خدشہ ہو گا جسے آخرۃ کی فکر ہو گی جو حقیقت پسند ہو گا اور ان لوگوں کا دعویٰ ہے کہ یہ تو اللہ کے ہیں ہی چہیتے وَغَرَّهُمْ فِي دِينِهِمْ مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ اور مکمل طور پر ڈوبے ہوئے ہیں اس میں جو ان کا دین ہے جو انہوں نے خود سے گھڑ رکھا ہوا ہے اور اسے اللہ اور اس کے رسول سے منسوب کر رہے ہیں جو کہ اللہ اور اس کے رسول پر بہتان عظیم ہے حالانکہ یہ ان کا خود ساختہ گھڑا ہوا دین ہے جس میں یہ مکمل طور پر ڈوبے ہوئے ہیں۔

آپ خود فیصلہ کریں کہ وہ کون سے لوگ ہیں جو الکتاب سے حصہ دیئے گئے ہوئے ہیں یعنی جن کے آخرین میں رسول بعث کیا جانا تھا جو اس سے پہلے تک وہ لوگ تھے جن کا بطور امت انتخاب کیا گیا جنہیں آسمانوں و زمین کی دیکھ بھال پر معمور کیا گیا؟ تو ہر کسی پر واضح ہے وہ لوگ ہیں جو خود کو مسلمان کہلواتے ہیں اور دوسری بات کہ وہ کون لوگ ہیں جن کا کہنا ہے کہ ہم تو اللہ کے چہیتے ہیں ہم جتنے جی چاہے گناہ کریں جو جی چاہے کریں پہلی بات کہ ہم تو جہنم میں جائیں گے ہی نہیں اور اگر بالفرض جہنم میں چلے بھی گئے تو بالآخر ٹھکانہ جنت ہے جہنم سے نکال لیے جائیں گے اور وہ ایسا اس بنیاد پر کہہ رہے ہیں کہ ان کا دین انہیں ایسا کہہ رہا ہے کہ جس نے ایک بار کلمہ پڑھ لیا اور اسی پر اس کی موت ہوئی تو خواہ وہ کتنا ہی گنہگار کیوں نہ ہوا پہلی بات کہ وہ بخش دیا جائے گا اور اگر جہنم میں ڈالا بھی گیا تو بالآخر اسے جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا اور یہی وہ وجہ ہے جس وجہ سے یہ لوگ نبیوں کا قتل کرتے رہے یہی وہ وجہ ہے جس وجہ سے آج جب ان پر حق کھول کھول کر واضح کر دیا گیا اس کے باوجود یہ حق کی طرف نہیں آ رہے ان کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگ رہی، یہی وہ وجہ ہے جس وجہ سے ان لوگوں کو جب اللہ کی الکتاب کی طرف دعوت دی جا رہی ہے کہ آؤ اللہ کی الکتاب فیصلہ کر دیتی ہے کہ کون حق پر ہیں اور کون باطل ہے تو یہ لوگ دو گروہوں میں تقسیم ہو رہے ہیں ایک گروہ تو سرے سے اعراض کر رہا ہے بات کو سن ہی نہیں رہا حق کو سرے سے نظر انداز کر رہا ہے اور ایسا اس لیے کہ جو دین ان لوگوں نے گھڑ رکھا ہے اس میں مکمل طور پر ڈوبے ہوئے ہیں اور دوسرا گروہ جب اللہ کی کتاب سے حق کھول کر واضح کر دیا گیا جب اللہ کی کتاب نے اپنا فیصلہ سنا دیا کہ تم لوگ مجرمین شیاطین ہو حق پر نہیں بلکہ باطل پر ہو تو اللہ کی کتاب سے فیصلہ ہونے کے باوجود حق سے پھر رہے ہیں۔

آپ خود فیصلہ کریں کہ یہ آیات کس کی تاریخ ہیں؟ دنیا کی کوئی طاقت اس بات کو غلط ثابت نہیں کر سکتی کہ یہ آیات میری تاریخ ہیں یہ آیات آج آپ کو یاد دلا رہی ہیں کہ یہ تھا وہ واقعہ جس کی آج سے چودہ صدیاں قبل ہی ان آیات کی صورت میں تاریخ اتار دی گئی تھی۔ کون ہے جس نے آ کر نہ صرف حق کھول کھول کر واضح کر دیا بلکہ ختم نبوت نامی بت کو پاش پاش کر دیا؟ اور جو دین خود کو مسلمان کہلوانے والوں نے گھڑ رکھا ہے اس کو بنیادوں سے ہی اکھاڑ کر رکھ دیا کہ یہ جو تمہارا دین ہے جس میں تم لوگ مکمل طور پر ڈوبے ہوئے ہو یہ تم لوگوں نے خود گھڑ رکھا ہوا ہے جسے تم اسلام کا نام دے رہے ہو یہ الاسلام نہیں بلکہ یہ اسلام کے نام پر خرافات ہیں تم میں سے کسی کو بھی نہیں علم کہ الاسلام ہے کیا الاسلام کسی لیبل کا نام نہیں ہے کہ جو جس پر لگا دیا جائے وہ الاسلام بن جائے گا بلکہ جسے بھی تم اسلام کہو اگر وہ الاسلام ثابت نہیں ہوتا تو خواہ پوری دنیا اسے اسلام کہے وہ الاسلام نہیں بلکہ تمہاری خواہشات ہیں، تمہاری اسلام کے نام پر گھڑی ہوئی خرافات ہیں۔

کس نے آ کر کھول کھول کر واضح کر دیا کہ تم لوگ ختم نبوت کے نام پر راہنمائی کرنے والوں کو قتل کرتے رہے وہ اللہ کے بھیجے ہوئے تھے اور پھر تمہارے انہی اعمال کے سبب آج تمہاری پوری دنیا میں یہ حالت ہو چکی ہے اور دنیا و آخرت میں تمہارے لیے انتہائی ذلت آمیز سزائیں ہیں اور کوئی تمہاری نصرت نہیں کرے گا تم لوگ جو مجرمین ہو تم لوگ کبھی بھی جہنم سے نہیں نکل سکو گے؟

قرآن کی ان آیات نے نہ صرف آج تمہیں یاد دلا دیا کہ یہ احمد عیسیٰ ہی اللہ کا وہ رسول تھا جس کی آج سے چودہ صدیاں قبل ان آیات کی صورت میں تاریخ اتار

دی گئی تھی یوں دنیا کی کوئی طاقت چاہ کر بھی میرا کفر نہیں کر سکتی بلکہ میں نے تمہارے ختم نبوت نامی بت کو پاش پاش کر دیا، تمہارے دین کو بنیادوں سے ہی اکھاڑ کر رکھ دیا جس کی بذات خود یہ قرآن جو تمہارے دونوں ہاتھوں میں ہے تصدیق کر رہا ہے میری ایک ایک بات کی تصدیق کر رہا ہے۔

نبیون یعنی اس وقت موجود علماء نامی طبقہ جو انسانیت کی راہنمائی کا دعویدار ہے کو اللہ کی طرف سے یاد دہانی و پیغام عظیم

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ اٰیٰتٍ بَیِّنٰتٍ وَمَا یَکْفُرُبِھَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ. اَوَکُلَّمَا عٰھَدُوْا عَھْدًا نَّبَذَہٗ فَرِیْقٌ مِّنْھُمْ بَلْ اَکْثَرُھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ. وَلَمَّا جَآءَ ھُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَھُمْ نَبَذَ فَرِیْقٌ مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ کِتٰبَ اللّٰہِ وَرَآءَ ظُھُوْرِھِمْ کَاَنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ. البقرۃ ۹۹ تا ۱۰۱

وَلَقَدْ اور تحقیق کہ یعنی جو بات کہی جا رہی ہے یہی قدر میں کیا گیا اس کے علاوہ کچھ ہونا ممکن ہی نہیں اس لیے تم اپنی تحقیق کر لو اپنے گھوڑے دوڑالو بالآخر تم پر واضح ہو جائے گا کہ یہی حق ہے جو ہم کہہ رہے ہیں اَنْزَلْنَآ کیا اتارا ہم نے اِلَیْکَ تیری طرف؟ اٰیٰتٍ بَیِّنٰتٍ ہم نے اتارا تیری طرف آیاتِ بیّناتٍ یعنی ہم نے جو تیری طرف اتارا ہے وہ آیات کی بیّنات ہیں۔ یہ اللہ اپنے رسول کو کہہ رہا ہے اللہ کا وہ رسول جو آ کر آیات کو کھول کھول کر رکھ رہا ہے، آیات کو لوگوں پر کھول کھول کر واضح کر رہا ہے، اب جب اللہ کا رسول آیات کو کھول کھول کر واضح کر رہا ہے تو اہل الکتاب کو چاہیے تھا کہ وہ حق کو تسلیم کر لیتے اور بالخصوص وہ لوگ جو انسانوں کی راہنمائی کے دعویدار ہیں جنہیں عربوں کی زبان میں نبی کہا جاتا ہے اور لوگ انہیں اپنے علما و راہنماؤں وغیرہ کے نام سے جانتے ہیں انہیں چاہیے تھا کہ وہ اللہ کے رسول کی تصدیق کرتے لیکن ان کا معاملہ کیا ہے اس کی تاریخ بھی اللہ نے آج سے چودہ صدیاں قبل ہی اس قرآن میں اتار دی وَمَا یَکْفُرُبِھَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ اور نہیں اس سے کفر کر رہا مگر جو فاسقون ہیں وہ اس سے کفر کر رہے ہیں یعنی وہ جو اللہ کی بات کو بدلنے والے ہیں الفاظ کو ان کے مقامات سے بدلنے والے ہیں جو قرآن میں آیات کے الفاظ کو بدل رہے ہیں اللہ کی بات کو بدل رہے ہیں وہی اس سے کفر کر رہے ہیں جو تو آیات کو کھول کھول کر واضح کر رہا ہے۔

اللہ نے نبیوں سے عہد لیا کہ جب بھی تم میں میرا رسول آئے اور جو تمہیں دیا گیا اس میں اس کی تصدیق موجود ہو یعنی جو تمہارے ساتھ ہے جس کے ساتھ تم لوگوں کی راہنمائی کے دعویدار بنے ہوئے ہو اس میں ہمارے رسول کی تصدیق موجود ہو، وہ ہمارے رسول کی تصدیق کرے تو تم پر لازم ہے کہ تم نہ صرف ہمارے رسول کو تسلیم کرو بلکہ اس کی نصرت کرنی ہے جس مقصد کے لیے ہم نے اپنے رسول کو بھیجا تم نے ہمارے رسول کی اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے مدد کرنی ہے جس کا ذکر درج ذیل آیات میں بھی کر دیا گیا

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْھَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰھِدِیْنَ. فَمَنْ تَوَلّٰی بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ. آل عمران ۸۱، ۸۲

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ اور جب اخذ کیا تھا اللہ نے مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ یعنی بعد میں آنے والے جو نبی ہیں ان سے ایسا معاہدہ کے جس کی کسی بھی صورت خلاف ورزی نہیں کرنی خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ جو کہ تمہیں دیا گیا کتابوں سے وَّحِکْمَۃٍ اور حکمہ سے یعنی علم کا کس طرح استعمال کرنا ہے یہ سکھایا گیا ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ پھر آ جائے تم میں تمہی سے رسول مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ اس کی تصدیق کے لیے جس کیساتھ تم انسانوں کی راہنمائی کے دعویدار بنے ہوئے ہو وہ اس کی تصدیق کرتا ہے اس میں اس کی تصدیق موجود ہے لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ تو تم کو جو کرنا ہے وہ یہ ہے کہ اس کیساتھ اس کو تسلیم کرنا ہے کہ ہاں واقعتاً یہ اللہ کا رسول ہے وَلَتَنْصُرُنَّہٗ اور تم کو جو کرنا ہے وہ یہ ہے کہ تم نے اس کی نصرت کرنی ہے یعنی جب رسول کا کذب کیا جائے اس کی مخالفت کی

جائے اس کیساتھ دشمنی کی جائے تو ایسی صورت میں تمہیں رسول کی مدد کرنی ہے۔ اب آگے بڑھنے سے پہلے کچھ سوالات کو یہاں واضح کرنا ضروری ہے ان میں سب سے پہلا سوال تو یہ ہے کہ النبیّن سے میثاق کب لیا گیا؟ پھر یہ کون سے نبی ہیں کہ جن کی موجودگی میں رسول آئے تو نہ صرف رسول کی دعوت کو تسلیم کرنا ہے بلکہ اس کی بھرپور مدد کرنی ہے؟ کیونکہ تراجم وتفاسیر میں آج تک یہ کہا جاتا رہا کہ اس آیت میں جس رسول کے آنے کا ذکر ہے وہ محمد رسول اللہ ہیں اور جن النبیّن کی بات کی گئی وہ ماضی میں گزر جانے والے نبی ہیں۔ اب اگر اس بات کو سچ مان لیا جائے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیت میں تو ان النبیّن کا ذکر کیا جارہا ہے جن کی موجودگی میں رسول کے آنے کا ذکر ہے کہ جب تمہاری موجودگی میں تم میں تمہی سے رسول آجائے تو نہ صرف تم پر یہ فرض ہے کہ تم نے اس کی دعوت کو دل سے تسلیم کرنا ہے بلکہ اس کی نصرت کرنی ہے تو ایسا کیسے ممکن ہیں کہ اس آیت میں ان انبیاء کو فٹ کردیا جائے جو کہ پہلے ہی گزر چکے؟ کیا گزرے ہوئے نبی کسی بعد میں آنے والے رسول کی دعوت کو مان سکتے ہیں؟ اور اس کی اس کے دشمنوں ومخالفین کے مقابلے پر مدد کرسکتے ہیں؟ جواب بالکل واضح ہے کہ نہیں بالکل نہیں۔ جب آیت میں گزرے ہوئے کسی نبی کی بات ہو ہی نہیں رہی تو پھر ان لوگوں نے اس آیت میں النبیّن سے مراد گزرے ہوئے نبی کیسے لے لیا؟ ایسا کرنے والوں کو ہی تو فاسق کہا جاتا ہے جو کہ بات کو بدل دیتے ہیں۔ پھر النبیّن کا تو معنی ہی بعد میں آنے والے نبی ہیں، النبیّن تو کہتے ہیں مستقبل میں آنے والے نبیوں کو ہیں تو پھر ان لوگوں نے مستقبل کے صیغے کو ماضی کا صیغہ کیسے بنادیا؟ اس سے بڑا کوئی فسق ہوسکتا ہے؟ اور یہ فسق کرنے والے سے بڑا بھی کوئی فاسق ہوسکتا ہے؟

اور ایسا ان لوگوں نے اس لیے کیا کیوں کہ یہ لوگ اپنے مشرک آباؤاجداد سے نسل درنسل منتقل ہونے والے عقائدونظریات کو ترک ہی نہیں کرنا چاہتے جس وجہ سے ان لوگوں نے اللہ کی آیات کو ہی بدل ڈالا، ان لوگوں نے اللہ کے کلام کو ہی بدل ڈالا۔

اللہ نے النبیّن یعنی بعد میں آنے والے جو نبی ہیں ان سے عہد کب لیا اور باقی جو بھی کہا گیا اسے آپ اس وقت تک نہیں سمجھ سکتے جب تک کہ آپ لفظ نبی کو نہیں جان لیتے کہ نبی کا معنی کیا ہے نبی کسے کہتے ہیں۔ نبی نبا سے ہے جس کا معنی ہے وہ علم جو اللہ کے علاوہ کسی کے پاس نہیں اور نبی کا معنی ہے میں تمہیں وہ علم دے رہا ہوں جس کا علم اللہ کے علاوہ کسی کے پاس نہیں اور وہ علم یہ ہے کہ تمہیں کیوں خلق کیا گیا، تمہیں دنیا میں کس مقصد کے لیے لایا گیا، تمہیں کیا کرنا ہے کیا نہیں کرنا، حلال کیا ہے اور حرام کیا ہے، تمہیں اٹھنا کیسے ہے بیٹھنا کیسے ہے، چلنا کیسے ہے، ایسے ہی یعنی دنیا میں انسان کو جو جو راہنمائی درکار ہے راہنمائی کرنے والے کو عربوں کی زبان میں نبی کہا جاتا ہے۔

ان فاسقین نے جو کہ شیاطین مجرمین ہیں قرآن کے تراجم وتفاسیر تو کیے لیکن انہوں نے نہ تو لفظ نبی کا ترجمہ کیا اور نہ ہی لفظ رسول کا ترجمہ کیا اور ایسے ہی بہت سے اور بھی جملے ہیں جن کے تراجم ان لوگوں نے نہیں کیے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ پر واضح کردیا گیا کہ قرآن کا ترجمہ کرنا ناممکن ہے اور قرآن کی تفسیر کوئی بھی انسان کر ہی نہیں سکتا اور دوسری بات یہ ہے کہ جب ان لوگوں نے قرآن کے تراجم وتفاسیر کرنے کے دعوے کیے تو ان لوگوں نے ان الفاظ وجملوں کے تراجم وتفاسیر کیوں نہ کیے؟

ان لوگوں نے ایسے تمام الفاظ وجملوں کے تراجم وتفاسیر اسی لیے نہیں کیے کیوں کہ انہیں علم تھا کہ اگر یہ لوگ ان الفاظ کے تراجم وتفاسیر کریں گے تو اول تو یہ کہ ان کے نسل درنسل منتقل ہونے والے عقائدونظریات کی بنیادیں ہی اکھڑ جائیں گی ان کے خودساختہ دین کی بنیادیں ہی اکھڑ جائیں گی اور دوسرا یہ لوگ اپنے ہی فتوؤں کی زد میں آجائیں گے جس وجہ سے ان لوگوں نے ایسے تمام کے تمام الفاظ وجملوں کے تراجم وتفاسیر نہیں کیے۔ اگر یہ لوگ ایسے الفاظ وجملوں کے تراجم وتفاسیر کردیتے تو یہ لوگ جو چرب زبانی سے لوگوں کو اپنے چنگل میں پھنساتے ہیں ان کے لیے ایسا کرنا مشکل ہوجاتا اور یوں یہ لوگ اپنے پیٹوں میں آگ بھرنے سے محروم رہ جاتے۔

نبی کا اگر اردو میں بہترین متبادل موجود ہے تو وہ ہے راہنما، پیر اور مرشد۔ جنہیں عام طور پر لوگ مختلف اصطلاحات سے جانتے ہیں جیسے کہ علماء، لیڈر، پیر، مرشد، راہنما، امام، استاد، پروفیسر وغیرہ سمیت جو بھی انسانیت کی راہنمائی کے دعویدار ہیں۔ اللہ نے ہر شئے سے اس کا جوڑ ابنایا تو ظاہر ہے اللہ نے نبی کا بھی اس سے جوڑ ابنادیا اب نبی یعنی راہنما یا تو اللہ کا بھیجا ہوا ہوسکتا ہے یا پھر وہ اللہ کا بھیجا ہوا نہیں بلکہ وہ خود اپنے تئیں اس بات کا دعویدار ہے اور ایسا کرنے کا اسے حق حاصل نہیں تھا اس لیے اس نے یہ جرم کیا یوں وہ اللہ کا مجرم کہلائے گا تو انسانوں کی راہنمائی کے نام پر انسانوں کو اللہ کی طرف جانے سے روکے گا حالانکہ وہ

زبان سے اس بات کا اظہار نہیں کرے گا بلکہ الٹا زبان سے وہ اللہ کی طرف دعوت دینے کا ہی دعویدار ہوگا۔

تو جو نبی اللہ کا بھیجا ہوا ہوتا ہے اسے عربی میں رسول کہتے ہیں نبی رسول اور جو اللہ کا بھیجا ہوا نہیں ہوتا بلکہ خود سے اس ذمہ داری کا دعویدار بن جاتا ہے حالانکہ اسے حق حاصل نہیں تھا کہ وہ اس ذمہ داری پر فائز ہو تو وہ مجرم ہوتا ہے شیطان ہوتا ہے۔ اس لیے سب سے پہلے تو یہ جان لیں کہ نبی کسی عقیدے ونظریے کا نام نہیں ہے جو عام کر دیا گیا اور آپ ان آیات میں بھی دیکھ لیں گے کہ ایک طرف اللہ نے النبیّن کو رسول کی دعوت کو دل سے تسلیم کرنے اور اس کی نصرت کرنے کا حکم دیا اور دوسری طرف کہا کہ ان میں سے اکثریت فاسقین کی ہے وہ جنہوں نے اللہ کے حکم کے بالکل برعکس کیا اور پھر ان کے لیے قرآن میں جگہ جگہ انتہائی سخت الفاظ کا استعمال کیا گیا۔ اب آپ خود فیصلہ کریں اگر نبی کے متعلق ان لوگوں کے عقائد ونظریات کو سچ مان لیا جائے کہ نبی تو معصوم ہوتے ہیں وغیرہ وغیرہ تو پھر اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے قرآن میں جھوٹ بولا کہ قرآن اپنے قول میں جھوٹا ہے۔

نبی عربوں کی زبان کا لفظ ہے جو بھی آپ کی راہنمائی کے دعویدار ہیں جنہیں آپ علماء کے نام سے جانتے ہیں اپنے پیروں کے نام سے جانتے ہیں ان سے سوال کریں کہ لفظ نبی تو عربوں کی زبان کا لفظ ہے ہماری زبان اردو ہے اس لیے ہمیں ہماری زبان میں بتاؤ نبی کا معنی کیا ہے تو پہلی بات آپ کو آپ کے سوال کا جواب نہیں دیا جائے گا اور دوسری بات بالفرض اگر آپ کو جواب دے دیا گیا تو یہ لوگ اپنے ہی فتوؤں کی زد میں آجائیں گے، یہ علماء نامی طبقہ سب سے بڑا دجّال اور دھوکے باز فراڈ طبقہ ثابت ہو جائے گا جو زبان سے تو کہتے ہیں کہ ہم نبی نہیں ہیں لیکن اپنے عمل سے نبی ہونے کے دعویدار ہیں یہ لوگ انسانوں کی راہنمائی کی ذمہ داری اٹھائے ہوئے ہیں جو کہ اللہ کے علاوہ کسی کا حق نہیں ہے کوئی انسان راہنمائی کر ہی نہیں سکتا۔

آپ پر واضح کر دیا گیا کہ نبی کے معنی کیا ہیں اب آئیں میثاق کی طرف کے النبیّن سے میثاق کب اخذ کیا جاتا ہے تو اس سوال کا جواب آیت میں ساتھ ہی آگے دے دیا لَمَآ اٰتَیۡتُکُمۡ مِّنۡ کِتٰبٍ وَّ حِکۡمَۃٍ جو کہ تمہیں دیا جائے کتابوں سے اور حکمت سے یعنی جو تمہیں کتابوں سے دیا گیا اس کا استعمال کیسے کرنا ہے یعنی بالکل کھول کر واضح کر دیا کہ جب تمہیں کتابوں سے دیا جاتا ہے اور جو دیا جاتا ہے اس کا استعمال سکھایا جاتا ہے۔

آپ پر یہ بات واضح ہونی چاہیے کہ ایک ہوتا ہے رسول نبی جس کا معنی ہے اللہ کا بھیجا ہوا نبی جو کہ پیدائشی نبی ہوتا ہے اور دوسرا ہوتا ہے النبیّن سے نبی یعنی بعد میں آنے والے جو نبی ہیں ان میں سے نبی جو تب ہی رسول بن سکتا ہے جب وہ خود کو رسول جو کہ خاتم النبیّن یعنی فلٹر بنا دیا گیا بعد میں آنے والے نبیّن کے لیے تو جو اس فلٹر سے خود کو گزارے گا جب وہ رسول کے فلٹر سے خود کو گزارے گا تو رسول بن جائے گا یعنی نبی رسول اور آیت میں ان نبیوں کا ذکر ہے جو پیدائشی نبی نہیں ہوتے بلکہ بعد میں خود سے نبی بنتے ہیں اور نبی بننے کے لیے علم وحکمت کا ہونا لازم ہے کیونکہ جب آپ کے پاس علم وحکمت ہوگا تو ہی آپ انسانوں کی راہنمائی کر سکیں گے اگر آپ کے پاس علم وحکمت ہوگا ہی نہیں تو آپ انسانوں کی راہنمائی کیسے کر سکتے ہیں؟ ان النبیّن سے میثاق تب اخذ کیا جاتا ہے جب یہ لوگ علم وحکمت حاصل کرتے ہیں یعنی نبی بننے کی طرف آتے ہیں۔ کوئی بھی شخص جو خود کو عالم کہلاتا ہے جب وہ نوجوان تھا اور اس نے عالم کے نام پر نبی بننے کا فیصلہ کیا تو اس کے اندر کی یہ آواز ہوتی ہے کہ وہ حق کا ساتھ دے گا، جب اسے علم وحکمت سکھایا جاتا ہے تو اسے یہی سکھایا جاتا ہے کہ ہمیشہ حق کا ساتھ دینا ہے یہ الگ بات ہے کہ وہ لوگ حق کسے کہتے ہیں لیکن نوجوانی کی عمر، سیکھنے کی عمر میں وہ شخص خود اپنے آپ سے اپنے اندر سے آنے والی آواز سے یہی اقرار کرتا ہے کہ میں ہمیشہ حق کا ساتھ دوں گا اور یہی تو وہ میثاق ہے جس کا اللہ ذکر کر رہا ہے کہ جب حق آجائے جو کہ ظاہر ہے اللہ کا رسول ہی لیکر آتا ہے اور جس کیساتھ تم انسانوں کی راہنمائی کے دعویدار بنے ہوئے ہو اس میں اس کی تصدیق موجود ہو تو تم کو ہر حال میں یہی کرنا ہے کہ حق کو دل سے تسلیم کرنا ہے اور رسول کی اس کے دشمنوں کے مقابلے پر نصرت کرنی ہے۔

جب بھی رسول آتا ہے تو یہ ایک عام سی بات ہے کہ عام عوام اپنے راہنماؤں کی طرف دیکھتے ہیں کہ ہمارے راہنما جنہیں عربوں کی زبان میں نبی کہا جاتا ہے وہ اس بشر کے بارے میں کیا کہتے ہیں آیا یہ واقعتاً اللہ کا رسول ہے یا پھر کوئی کذاب ہے من الکاذبین ہے کیونکہ اکثریت اندھوں کی طرح اپنے علماء نامی راہنماؤں کے پیچھے چل رہی ہوتی ہے اور ملاؤں کی ایک بڑی تعداد پر واضح ہوتا ہے کہ یہ اللہ کا رسول ہے یا نہیں اگر ہے تو وہ اس کی دعوت کو تسلیم نہیں کرتے اور اس کی نصرت نہیں کرتے تو اس کی زیادہ تر وجوہات حالات کا سامنا کرنا ہوتا ہے کہ وہ لوگ حالات سے ڈرتے ہیں، حالات سے گھبرا جاتے ہیں کہ اکثریت سے دشمنی مول لینا پڑے گی، اگر اس کی دعوت کو تسلیم کیا جائے گا اس کی نصرت کی جائے گی تو اپنے ہی دشمن بن جائیں گے، اکثریت دشمن بن جائے گی، حکومتیں دشمن بن

جائیں گی، زمین تنگ کردی جائے گی، پھر ہمارے فرقے والے کیا کہیں گے، لوگ ملامتیں کریں گے، تہمتیں لگائیں گے، اس کے علاوہ اکثریت کا معاملہ یہ ہوتا ہے کہ وہ چونکہ لوگوں کا مال کھا رہے ہوتے ہیں ان کی موجیں لگی ہوئی ہوتی ہیں تو انہیں علم ہوتا ہے کہ اگر اس کی دعوت کو تسلیم کیا اور اس کی نصرت کی تو جو دنیاوی مال ومتاع حاصل ہے اس سب سے ہاتھ دھونا پڑے گا اور سخت ترین حالات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اللہ جب رسول بعث کرتا ہے تو سب سے بڑی ذمہ داری اسی طبقے پر عائد ہوتی ہے جو انسانوں کی راہنمائی کے دعویدار بنے ہوتے ہیں کیونکہ اگر یہ لوگ رسول کی دعوت کو تسلیم کرلیں تو اکثریت ان کے پیچھے رسول کی دعوت کو تسلیم کرلے اور اگر یہ لوگ ایسا نہیں کرتے تو سب سے بڑے مجرم بھی یہی لوگ ہیں جنہیں عربوں کی زبان میں نبی کہا جاتا ہے۔ یہ وہ وجہ ہے جس وجہ سے اللہ نے کہا کہ پھر تم میں تمہی سے رسول آجائے اور جس کیساتھ تم انسانوں کی راہنمائی کے دعویدار بنے ہوئے ہو اس میں اس کی تصدیق موجود ہو وہ اسے سچا قرار دے تو تم کو ہرصورت یہی کرنا ہے کہ تم نے رسول کی دعوت کو دل سے نہ صرف تسلیم کرنا ہے بلکہ اس کی دشمنوں کے مقابلے پر نصرت کرنی ہے۔ یہی آج سے چودہ صدیاں قبل جو اہل الکتاب تھے ان میں جو نبی تھے ان کی ذمہ داری تھی کہ جو لٹریچر ان کے پاس تھا جس کیساتھ وہ انسانوں کی راہنمائی کے دعویدار تھے جو کہ محمد کی تصدیق کر رہا تھا اس میں محمد کی تصدیق موجود تھی تو وہ سب سے پہلے محمد کی دعوت کو تسلیم کرتے اور محمد کی نصرت کرتے لیکن ان لوگوں نے اپنے مجرم ہونے کا ثبوت دیا اور آج اس وقت اللہ ایک بار پھر ان لوگوں کو جو خود کو علماء کہلواتے اور سمجھتے ہیں جو انسانوں کی راہنمائی کے دعویدار ہیں یاد دلا رہا ہے کہ تم میں تمہی سے ہمارا رسول آ گیا اور جس کیساتھ تم انسانوں کی راہنمائی کے دعویدار ہو جو تمہارے دونوں ہاتھوں کے درمیان ہے جو کہ قرآن ہے اس میں ہمارے رسول کی تصدیق موجود ہے قرآن ہمارے رسول کی ایک ایک بات کی تصدیق کر رہا ہے اس قرآن میں بیشتر آیات تو ہمارے اس رسول کی تاریخ پر مبنی ہیں جو تمہیں یاد دلا رہی ہیں کہ یہی تھا اللہ کا وہ رسول جس کا ساتھ دینے کے لیے تم نے عہد کیا تھا قَالَ ءَ اَقۡرَرۡتُمۡ وَاَخَذۡتُمۡ عَلٰی ذٰلِکُمۡ اِصۡرِی کہا کیا تم اقرار کرتے ہو اور اخذ کرتے ہو تم اس میثاق پر وہ ذمہ داری؟ قَالُوۡۤا اَقۡرَرۡنَا آگے سے جواب دے رہے ہیں ہم اقرار کر رہے ہیں یعنی پھر وہی بات کہ جب یہ لوگ نوجوانی میں عالم کے نام پر نبی بننے کی طرف جاتے ہیں تو اس وقت ان کے اندر کی آواز ہوتی ہے کہ حق کا ساتھ دیں گے آگے چل کر لوگوں کو حق کی طرف دعوت دیں گے یوں اس عہد پر یہ لوگ اس انتہائی اہم ذمہ داری کو اٹھا لیتے ہیں قَالَ فَاشۡهَدُوۡا وَاَنَا مَعَکُمۡ مِّنَ الشّٰهِدِیۡنَ آگے سے ربّ اللہ یعنی فطرت جواب دے رہی ہے پس گواہ ہو رہے ہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں یعنی جو دیکھ رہے ہیں مشاہدہ کر رہے ہیں کہ آیا تم وہی کرتے ہو جو آج تم نے اقرار کیا یا پھر جب حق کا ساتھ دینے کا وقت آتا ہے تب تم لوگ حق سے پھر جاتے ہو جو میثاق باندھا اس سے پھر جاتے ہو فَمَنۡ تَوَلّٰی بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ پس جو پھر گیا اس کے بعد پس یہی تو وہ لوگ ہیں جو فاسقون ہیں یعنی جو اللہ کی بات کو اس کے مقام سے ہٹا رہے ہیں اللہ کی بات کو بدل رہے ہیں میثاق کو بدل رہے ہیں آج جب اللہ کا رسول آ گیا اور جو ان کے دونوں ہاتھوں کے درمیان ہے جس کیساتھ یہ انسانوں کی راہنمائی کے دعویدار بنے ہوئے ہیں یہ قرآن، ہمارے رسول احمد عیسیٰ کی کھول کھول کر تصدیق کر رہا ہے ان پر حق کھول کھول کر واضح کر دیا گیا اس کے باوجود ان کا معاملہ یہ ہے کہ یہ لوگ اب جب حق کا ساتھ دینے کا وقت آیا تو میثاق سے پھر رہے ہیں اور یہی ان کی حقیقت آج کی تاریخ اللہ نے آج سے چودہ صدیاں قبل اسی قرآن میں اتار دی تھی اَوَ کُلَّمَا عٰهَدُوۡا عَهۡدًا نَّبَذَهٗ فَرِیۡقٌ مِّنۡهُمۡ پھر جب جب رسول آیا تب تب کیا ہوا؟ جب جب بھی رسول آیا جو عہد انہوں نے یعنی انسانیت کی راہنمائی کے دعویداروں نے کیا ہوا تھا میثاق باندھا ہوا تھا اسے پورا کرنے کا وقت آیا تو یہ لوگ دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے ان میں سے ایک گروہ نے اسے یعنی اپنے میثاق کو عہد کو نظرانداز کر دیا اسے رد کر دیا، اس سے چھٹکارا حاصل کر لیا بَلۡ اَکۡثَرُهُمۡ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ ان کی اکثریت یعنی ان ملاؤں کی زیادہ سے زیادہ تعداد ایسی ہے جو ہماری بات کو مان ہی نہیں رہی جو حق کو ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کر دیئے جانے کے باوجود بھی تسلیم ہی نہیں کر رہی یعنی رسول کی دشمنوں کے مقابلے پر نصرت کرنا تو بہت دور کی بات ہے حق کو تسلیم ہی نہیں کر رہے وَلَمَّا جَآءَهُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ اور جو کہ یعنی جس رسول کی بعثت کا وعدہ کیا گیا تھا جس کی دعوت کو تسلیم کرنے اور اس کی نصرت کرنے کا عہد لیا گیا تھا ان لوگوں نے میثاق باندھا تھا وہ آ گیا رسول ان میں انہی سے اللہ کے ہاں سے مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمۡ سچا قرار دے رہا ہے وہ جو ان کے پاس موجود ہے جس کے ساتھ یہ انسانوں کی راہنمائی کے دعویدار ہیں یعنی یہ قرآن اور ان کی احادیث کے نام پر روایات کی کتابوں تک میں بھی تصدیق موجود ہے، اللہ کا رسول انہیں

الکتاب کی طرف دعوت دے رہا ہے ان پر الکتاب سے حق کھول کھول کر واضح کر رہا ہے الکتاب رسول احمد عیسیٰ کی تصدیق کر رہی ہے یہ قرآن جو ان کے دونوں ہاتھوں کے درمیان ہے جس کے ساتھ یہ انسانیت کی راہنمائی کے دعویدار بنے ہوئے ہیں اس میں میری تصدیق موجود ہے یہ قرآن میری تصدیق کر رہا ہے نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ تو ان میں سے ایک گروہ جنہیں الکتاب دی گئی ہوئی ہے نے اللہ کی کتاب کو رد کر دیا ،اللہ کی کتاب کو پھینک دیا، اللہ کی کتاب کو نظر انداز کر دیا اور جو کچھ ان لوگوں نے خود سے گھڑ رکھا ہے اسے سامنے لے آئے خود کو اللہ کی کتاب کے آگے لا کھڑا کیا یعنی اللہ کی کتاب کو پیچھے کر دیا اسے ترک کر دیا اور خود آگے آگئے کہ ہم جسے حق کہیں گے وہی حق ہے اور ہم جسے باطل کہیں گے وہی باطل ہے، ہم اللہ کی کتاب کی طرف نہیں جائیں گے، اللہ کی کتاب سے فیصلہ نہیں کروائیں گے، فلاں عالم نے کہا کہ یہ کذاب ہے، فلاں کہہ رہا ہے کہ یہ کذاب ہے یوں اللہ کی کتاب کو پس پشت ڈال دیا اور خود ایک دوسرے کو آگے لے آئے یوں ان لوگوں نے حق کھول کھول کر واضح کر دیئے جانے کے باوجود، اللہ کی کتاب میں اللہ کے رسول احمد عیسیٰ کی ایک ایک بات کی تصدیق ہونے کے باوجود، اللہ کی کتاب قرآن نے انہیں یاد دلا دیا کہ یہ تھا اللہ کا وہ رسول جس کے بارے میں میثاق اخذ کیا گیا تھا تم نے عہد کیا تھا کہ اگر اس میں اس کی تصدیق ہوگی جو ہمارے پاس ہے تو ہم اس کی دعوت کو نہ صرف دل سے تسلیم کریں گے بلکہ اس کی دشمنوں کے مقابلے پر بھرپور نصرت کریں گے اس کے باوجود اللہ کی کتاب کو ایسے پیچھے پھینک دیا كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ جیسے کہ انہیں کسی قسم کا کوئی علم ہی نہیں یعنی ان پر سب کچھ واضح ہو چکا ان پر واضح ہو چکا کہ یہ احمد عیسیٰ اللہ کا وہی رسول ہے، پورے کا پورا قرآن اس کی تصدیق کر رہا ہے، قرآن اس کی تاریخ سے بھرا پڑا ہے اس کے باوجود ان لوگوں نے قرآن کو ایسے نظر انداز کر دیا حق کو ایسے نظر انداز کر دیا اسے چھوڑ دیا ترک کر دیا، پھینک دیا کہ جیسے انہیں کسی بھی قسم کا کچھ علم ہی نہیں یہ کچھ بھی علم نہیں رکھ رہے۔

اے وہ لوگو جو خود کو علماء کہلوا رہے ہو جان لو آج اگر تم اپنے عہد کو پورا نہیں کرتے تو نہ صرف دنیا میں تمہارے لیے ذلت آمیز ہلاکت ہے بلکہ آخرت میں بھی اور تم کبھی جہنم سے نہیں نکالے جاؤ گے، جان لو تم سے اللہ کلام کر رہا ہے اور آخرت میں اللہ تمہاری کبھی نصرت نہیں کرے گا کبھی تم جہنم سے نہیں نکل پاؤ گے اور اگر تم دنیا و آخرت میں ہلاکت سے بچنا چاہتے ہو تو حق کو دل سے تسلیم کرتے ہوئے میرے رسول احمد عیسیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت و اتباع کرو، میرے رسول کی میرے دشمنوں کے مقابلے پر نصرت کرو اور اگر تم ایسا نہیں کرتے تو جان لو اللہ الغنی ہے۔

ان آیات سے بھی نہ صرف ختم نبوت نامی بت پاش پاش ہو گیا بلکہ جو ان لوگوں کے نبی کے نام پر بے بنیاد و باطل عقائد و نظریات ہیں کہ نبی معصوم ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ کی بھی حقیقت چاک ہو گئی کہ ان آیات میں اللہ النبیّن کی اکثریت کو فاسق قرار دے رہا ہے اور ایسے ہی قرآن میں اور مقامات پر النبیّن کی اکثریت کو شیاطین مجرمین قرار دے رہا ہے اور اس کے علاوہ سب سے سخت ترین الفاظ ان کے لیے استعمال کر رہا ہے پھر اس کے علاوہ قرآن کی یہ آیات کس کی تاریخ ہے ؟ یہ بھی آپ پر کھول کھول کر واضح کر دیا گیا، قرآن کی یہ آیات آج آپ کو یاد دلا رہی ہیں کہ یہ تھا اللہ کا وہ رسول جس کی بعثت کا وعدہ کیا گیا تھا جو آج تم میں موجود ہے اور دنیا کی کوئی طاقت احمد عیسیٰ رسول اللہ و خاتم النبیّن کا رد نہیں کر سکتی خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے یوں حق ہر لحاظ سے کھول کھول کر آپ پر واضح کر دیا گیا۔

قرآن میں دو الگ الگ عیسیٰ کا ذکر

خود کو مسلمان کہلوانے والے آخرین میں بعث کیے جانے والے عیسیٰ رسول اللہ پر دو گروہوں میں تقسیم ہیں ان میں سے ایک گروہ جو کہ اکثریت میں ہے کا کہنا اور ماننا ہے کہ عیسیٰ آئیں گے البتہ یہ بات الگ ہے کہ وہ عیسیٰ ابن مریم کے انتظار میں ہیں جنہیں بنی اسرائیل کی طرف بعث کیا گیا تھا اور دوسرا گروہ اس بات کا مکمل طور پر انکار کرتا ہے کہ کسی عیسیٰ نے آنا ہے ان کا دعویٰ ہے کہ کسی عیسیٰ نے نہیں آنا کیونکہ اگر کسی عیسیٰ نے آنا ہوتا تو قرآن میں اس کا ذکر ضرور موجود ہوتا ہے

قرآن اس پر مکمل خاموش ہے اس لیے ہم نہیں مانتے کہ کسی عیسیٰ نے آنا ہے یوں یہ گروہ عیسیٰ رسول اللہ کی بعثت کا اس بنیاد پر انکار کرتا ہے کہ قرآن میں عیسیٰ کے آنے کا ذکر نہیں ہے اس لیے ہم کسی عیسیٰ کے آنے کو نہیں مانتے۔

ان کے برعکس پہلے گروہ کا دعویٰ ہے کہ عیسیٰ نے آنا ہے اور جو عیسیٰ کے آنے کا کفر کرتا ہے وہ مسلمان ہی نہیں ہے وہ دائرہ اسلام سے ہی خارج ہے اور جب دوسرا گروہ کہتا ہے کہ قرآن سے دلیل دو قرآن سے ثابت کرو اگر قرآن کہتا ہے کہ عیسیٰ نے آنا ہے تو ہم ماننے کو تیار ہیں اور اگر قرآن اس پر نہ صرف مکمل خاموش ہے بلکہ اس سے خالی ہے تو ہم تمہارے خود ساختہ و من گھڑت عقیدے و نظریے کو کیوں تسلیم کرلیں کیا ہم تمہارے غلام ہیں اور دوسری طرف جو عیسیٰ کے آنے کے قائل ہیں وہ اپنی پوری کوشش کے باوجود آج تک قرآن سے اپنے عقیدے و نظریے کو سچا ثابت نہیں کر سکے اور ان کے اس عقیدے و نظریے کی بنیاد تواتر، اجماع اور روایات ہیں۔

پھر ان دو کے علاوہ ایک تیسرا گروہ بھی ہے جو کہ باقی سب کو کافر قرار دیتا ہے اور ان کا کہنا ہے کہ صرف اور صرف ہم ہی مسلمان ہیں جو کہ قادیانی ہیں جو خود کو احمدی مسلم کہلواتے ہیں ان کا دعویٰ ہے کہ عیسیٰ نے آنا تھا اور وہ عیسیٰ آچکا جو کہ مرزا غلام قادیانی تھا جسے وہ اللہ کا رسول مسیح موعود قرار دیتے ہیں لیکن حیران کن بات یہ ہے کہ یہ گروہ بھی قرآن سے عیسیٰ کی بعث کو آج تک ثابت نہیں کر سکا اور اس گروہ کے پاس بھی روایات ہی ہیں جن کی بنیاد پر وہ نہ صرف عیسیٰ کے آنے کے قائل تھے بلکہ ان کا ماننا ہے کہ مرزا غلام قادیانی ہی وہی عیسیٰ تھا جس نے آنا تھا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا واقعتاً کسی عیسیٰ نے آنا تھا یا آنا ہے؟ اور اگر آنا تھا یا آنا ہے تو پھر کیا واقعتاً قرآن میں اس کا ذکر نہیں ہے؟ اور اگر قرآن میں اس کا ذکر موجود ہے تو پھر قرآن میں اس کا ذکر کہاں موجود ہے؟ ان سوالات سمیت ایسے جتنے بھی سوالات ہیں ان کے جوابات آپ پر بالکل کھول کر واضح کرتے ہیں جس سے آپ پر قرآن سے ہی واضح ہو جائیگا کہ نہ صرف قرآن میں عیسیٰ کی بعثت کا ذکر ہے بلکہ عیسیٰ رسول اللہ کا باقاعدہ اسم کیساتھ اس کا قرآن میں ذکر موجود ہے اور پھر یہ واحد اللہ کا رسول ایسا ہے جس کا قرآن میں تمام رسولوں سے زائد بار ذکر ہوا ہے یعنی یہ واحد رسول ایسا ہے جس کا قرآن میں سب سے زیادہ ذکر ہوا ہے جس سے وہ لوگ جن کا دعویٰ تھا کہ قرآن میں کسی عیسیٰ کے آنے کا ذکر نہیں قرآن کسی عیسیٰ کے آنے کا ذکر نہیں کرتا قرآن اس سے مکمل خالی ہے نہ صرف ان کا دعویٰ بے بنیاد و باطل ثابت ہو جائے گا بلکہ وہ جو آج تک قرآن کے بہت بڑے فقیہ بنے ہوئے تھے ان کی یہ حقیقت بھی کھل کر واضح ہو جائے گی اور ان پر حجت ہو جائے گی اور ان کے علاوہ جو عیسیٰ کے آنے کے نہ صرف قائل ہیں بلکہ باقاعدہ انتظار میں ہیں ان پر بھی حق کھل کر واضح ہو جائے گا اور پھر جو خود کو احمدی کہلواتے ہیں ان پر بھی ان کے بے بنیاد و باطل مسیح موعود کی حقیقت کھل کر چاک ہو جائے گی اور حق کیا ہے کھل کر سامنے آجائے گا یوں ہر کسی پر حجت ہو جائے گی۔

آپ پر بار بار یہ بات واضح کی جا چکی کہ قرآن نہ صرف اپنے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کی احسن تاریخ ہے بلکہ قرآن متشابہاً ہے یعنی سامنے تو سب کے ہے لیکن اس کا علم اللہ نے مکمل طور پر چھپا دیا اللہ کے علاوہ کسی کے پاس اس کا علم نہیں اور یہی وہ وجہ ہے کہ اللہ کے علاوہ اسے کوئی بھی بیّن نہیں کر سکتا یعنی اللہ کے علاوہ کوئی بھی اسے کھول کر واضح نہیں کر سکتا اور اللہ کیا ہے یہ بھی کھول کھول کر واضح کر دیا گیا کہ اللہ فطرت ہے اور چونکہ العزیز الحکیم ہے تو اللہ قرآن کی ہر آیت کو اپنے صحیح وقت پر ہی بیّن کرے گا یعنی قرآن چونکہ اپنے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کی تاریخ ہے تو قرآن کی کوئی ایک بھی آیت تب تک کھل کر واضح نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ واقعہ رونما نہیں ہو جاتا جس واقعہ کی تاریخ پر مبنی وہ آیت ہے اور جب وہ واقعہ رونما ہوگا تو قرآن یاد دلا دے گا کہ یہ تھا وہ واقعہ جس کی قرآن کے نزول کے وقت ہی اس آیت یا ان آیات کی صورت میں تاریخ اتار دی گئی تھی یوں نہ صرف قرآن اس واقعے کی تصدیق کر دے گا بلکہ اس واقعے کی تاریخ پر مبنی آیات کھل کر واضح ہو جائیں گی۔

اب جن لوگوں کا دعویٰ ہے کہ قرآن میں کسی عیسیٰ کے آنے کا ذکر نہیں ہے تو اگر ان لوگوں کو اس بات کا علم ہوتا کہ قرآن متشابہاً ہے تو یہ لوگ کبھی بھی ایسا دعویٰ نہ کرتے جس سے ثابت ہو جاتا ہے کہ ان لوگوں کو اس بات کا علم ہی نہیں تھا کہ قرآن متشابہاً ہے تو جن کو یہ ہی علم نہیں کہ قرآن متشابہاً ہے وہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ قرآن میں کیا کہا گیا اور کیا نہیں کہا گیا؟ ایسے لوگ اگر قرآن کے نام پر کوئی بھی دعویٰ کرتے ہیں تو ان کی کوئی ایک بات بھی سچ نہیں ہو سکتی اور نہ ہی سچ تھی بلکہ

ایسے لوگ نہ صرف خود کو دھوکے میں مبتلا کیے ہوئے رہے بلکہ ان لوگوں نے اپنے ساتھ اوروں کو بھی دھوکے میں ڈالے رکھا، انہیں قطعاً کوئی حق حاصل نہیں تھا کہ یہ لوگ قرآن کے نام پر لوگوں کی راہنمائی کے دعویدار بن بیٹھتے۔ ایسے ہی جو باقی لوگ ہیں جتنے بھی فرقے ہیں ان میں سے بھی کسی ایک کو بھی اس بات کا علم نہیں ہے کہ قرآن متشابہاً ہے، قرآن متشابہاً ہے اس بات کا علم ہونا تو بہت دور کی بات ہے کسی ایک کو بھی نہیں علم کہ قرآن اپنے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کی تاریخ ہے، کسی ایک کو بھی نہیں علم کہ جو قرآن کے نزول سے پہلے آئے انہیں نہ صرف سلفاً کر دیا گیا بلکہ مثلاً کر دیا گیا قرآن کے نزول کے بعد والوں کے لیے یوں قرآن میں الاولین کی مثلوں سے الآخرین کی تاریخ ہے، کسی ایک کو بھی نہیں علم تھا کہ قرآن مثانی ہے تو یہ لوگ حق کو کیسے پا سکتے تھے؟ جن لوگوں کو بنیاد کا ہی علم نہیں تھا تو ظاہر ہے ان لوگوں نے قرآن سے ہدایت نہیں بلکہ گمراہی کا ہی سودا کیا اور یہی اللہ نے قدر میں کر دیا کیونکہ جب اللہ کا کفر کیا جائے گا تو اس کا انجام یہی سامنے آئے گا۔

اب جبکہ یہ بات طے شدہ ہے کہ قرآن اپنے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کی احسن تاریخ ہے اس قرآن میں اس کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک بڑے سے بڑے واقعے سے لیکر چھوٹے سے چھوٹے واقعے کی تاریخ موجود ہے تو پھر ایسا کیسے ممکن ہے کہ اگر اللہ کا ایک رسول آنا ہو عیسیٰ رسول اللہ کو بھیجا جانا ہو تو قرآن میں اس کی تاریخ نہ ہو؟ اور پھر دوسری بات یہ کہ ایسا کیسے ممکن ہے کہ عیسیٰ کی بعثت سے پہلے دنیا کی کوئی بھی طاقت قرآن میں عیسیٰ کے آنے کے واقعے کو جان لے جب تک کہ وہ وقوع پذیر نہیں ہو جاتا اور قرآن خود اس کی تصدیق نہیں کر دیتا قرآن خود یاد نہیں دلا دیتا کہ یہ تھا وہ واقعہ یعنی یہ تھا اللہ کا وہ رسول جس کو بعث کیا جانا تھا جس کی آج سے چودہ صدیاں قبل ہی ان آیات کی صورت میں تاریخ اتار دی گئی تھی۔

اب جب کہ آپ پر واضح کر دیا گیا کہ آج اللہ کا رسول عیسیٰ آ گیا، اللہ کا رسول عیسیٰ آپ میں موجود ہے تو پھر ایسا کیسے ممکن ہے کہ قرآن اتنے عظیم واقعے پر خاموش رہے، قرآن اللہ کے رسول عیسیٰ کی یعنی میری تصدیق نہ کرے، قرآن یاد نہ دلا دے کہ یہ تھا وہ اللہ کا رسول جس کی آج سے چودہ صدیاں قبل ہی قرآن میں ان آیات کی صورت میں تاریخ اتار دی گئی تھی؟

دیکھیں نہ صرف قرآن میں دو عیسیٰ کا ذکر ہے بلکہ قرآن آج دوسرے عیسیٰ جسے آج بعث کیا جانا تھا یعنی میری کس طرح تصدیق کرتا ہے اور آپ کو یاد دلا دیتا ہے کہ یہ تھا اللہ کا وہ رسول جس کی آج سے چودہ صدیاں قبل ہی ان آیات کی صورت میں تاریخ اتار دی گئی تھی۔

وَاِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيٓ اِسْرَآءِيلَ اِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَّاْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ. الصف ٦

سورۃ الصّف کی اس آیت میں عیسیٰ ابن مریم جسے بنی اسرائیل کی طرف بھیجا گیا نے اپنے بعد ایک سے زائد رسولوں کے آنے کی آگاہی دی کہا کہ میرے بعد رسول آئیں گے اور درج ذیل سورۃ الزخرف کی آیات میں اس کے بالکل برعکس بات کی گئی۔

وَلَمَّا جَآءَ عِيسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَ لِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ. اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ. فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ. هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ. الزخرف ٦٣ تا ٦٦

سورۃ الزخرف کی ان آیات میں کہا گیا کہ عیسیٰ آ گیا اور آگے چل کر عیسیٰ کہہ رہا ہے کہ کس کا انتظار کر رہے ہو جو کچھ بھی آنا تھا سب کا سب آ چکا یعنی الساعت کی تمام کی تمام علامات و اشراط آ چکیں سوائے الساعت کے یوں میرے بعد صرف اور صرف الساعت آئے گی الساعت کے علاوہ کچھ بھی نہیں آئے گا۔ اب آپ خود غور کریں کیا یہ ایک ہی عیسیٰ ہو سکتا ہے جو ایک مقام پر یہ کہہ رہا ہے کہ میرے بعد رسول آئیں گے اور دوسرے مقام پر اس کے بالکل برعکس یہ کہہ رہا ہے جو کچھ بھی آنا تھا آ چکا اب سوائے الساعت کے کچھ نہیں آنے والا اس لیے میرے بعد صرف اور صرف الساعت آئے گی؟ تو جواب بالکل واضح ہے کہ یہ ایک ہی شخصیت نہیں بلکہ دو مختلف شخصیات ہیں جس سے ان لوگوں کا نہ صرف دعویٰ بالکل بے بنیاد اور جھوٹا ثابت ہو جاتا ہے جنہوں نے کہا کہ قرآن قرب قیام الساعت کسی عیسیٰ کے آنے کا ذکر نہیں کرتا قرآن اس پر بالکل خاموش ہے اس سے بالکل خالی ہے بلکہ آج ان کا دجل و فریب چاک کر کے رکھ دیا گیا اور آج

تک یہ لوگ جو خود کے عقل کُل ہونے کے دعویدار تھے ان کی عقل کا پردہ بھی چاک کر کے رکھ دیا گیا یہ خود کو بہت بڑے محقق قرآن سمجھ اور کہلوا رہے تھے اور حقیقت یہ ہے کہ ان کا قرآن کیساتھ دور دور تک کوئی تعلق نہیں۔

ان کے علاوہ وہ لوگ جو عیسیٰ کے آنے کا انتظار تو کر رہے ہیں لیکن وہ بھی آج تک قرآن سے عیسیٰ کو ثابت نہیں کر سکے ان پر بھی حقیقت کھل کر واضح ہو چکی کہ جس عیسیٰ کا یہ لوگ انتظار کر رہے ہیں وہ عیسیٰ نہیں آنے والا کیونکہ یہ لوگ عیسیٰ ابن مریم کا انتظار کر رہے ہیں اور قرآن ان کے برعکس عیسیٰ کے آنے کو واضح کر رہا ہے۔

اب کوئی بھی یہ اعتراض اٹھا سکتا ہے کہ یہ اصل میں ایک ہی عیسیٰ کا ذکر ہے اور وہ ہے عیسیٰ ابن مریم جو جب بنی اسرائیل میں بعث کیا گیا تو اس نے کہا میرے بعد رسول آئیں گے اور پھر جب قرب قیام الساعت خود کو مسلمان کہلوانے والوں میں بھیجا جائے گا تب یہ کہے گا کہ کس کا انتظار کر رہے ہو سب کا سب آ چکا سوائے الساعت کے اس لیے میرے بعد صرف اور صرف الساعت آئے گی تو ان لوگوں کے اعتراض کی حقیقت بھی پہلے ہی کھول کر واضح کر دی گئی اسی سورت میں پیچھے کھول کھول کر واضح کر دیا گیا کہ الاولین کو سلفاً کر دیا گیا اور نہ صرف انہیں سلفاً یعنی ایک ایک کو گزرا ہوا کر دیا بلکہ مثلاً کر دیا الآخرین کے لیے جیسا کہ آپ درج ذیل آیت میں دیکھ سکتے ہیں۔

فَجَعَلۡنٰهُمۡ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلۡاٰخِرِيۡنَ. الزخرف ٥٦

پس الاولین کو سلفاً کر دیا اور مثلاً کر دیا الآخرین کے لیے یعنی جو قرآن کے نزول سے پہلے دنیا میں آئے انہیں نہ صرف ایک ایک کو گزرا ہوا کر دیا بلکہ مثل کر دیا قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک آنے والوں کے لیے یوں کون نہیں جانتا کہ عیسیٰ ابن مریم کو قرآن کے نزول سے پہلے بھیجا گیا تھا؟ جب عیسیٰ ابن مریم کو قرآن کے نزول سے پہلے بھیجا گیا تو پھر بلا شک وشبہ اسے گزرا ہوا کر دیا گیا اور پھر نہ صرف گزرا ہوا کر دیا بلکہ مثل کر دیا الآخرین کے لیے یعنی قرآن کے نزول کے بعد خود کو امت مسلمہ کہلوانے والوں کے آخرین میں بھیجے جانے والے رسول کے لیے۔ اس لیے آج عیسیٰ ابن مریم نے نہیں آنا تھا بلکہ ابن مریم کی مثل عیسیٰ نے آنا تھا ابن مریم کی مثل عیسیٰ کو بعث کیا جانا تھا اور اسی کا اگلی ہی آیت میں ذکر بھی کر دیا گیا۔

وَلَمَّا ضُرِبَ ابۡنُ مَرۡيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوۡمُكَ مِنۡهُ يَصِدُّوۡنَ. الزخرف ٥٧

وَلَـمَّا اور جو کہ سلف کی مثل ضُرِبَ جس کے بارے میں ہم نے حق ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کر دیا تھا لیکن ان لوگوں کی طرف سے بے بنیاد و باطل باتوں کو گھڑ کر اس کی حقیقت کو چھپا دیا گیا اس کے باوجود ہم اسے سامنے لے آئے ابۡنُ مَرۡيَمَ مَثَلًا ابن مریم کی مثل کو اِذَا قَوۡمُكَ مِنۡهُ يَصِدُّوۡنَ تب تیری قوم کو یعنی محمد کی قوم کو اس سے یعنی ابن مریم کی مثل عیسیٰ سے پوری قوت سے پوری شدت سے روکا جا رہا ہے کہ اس کی بات نہ سنو، اس کے قریب بھی مت جاؤ۔

آپ نے دیکھ لیا کہ ہم نے آج سے چودہ صدیاں قبل ہی اس قرآن میں بالکل کھول کر واضح کر دیا تھا کہ آخرین میں عیسیٰ ابن مریم کو نہیں بلکہ ابن مریم کی مثل عیسیٰ کو بھیجا جائے گا۔ پھر اس کے علاوہ آپ خود اپنی عقل کو استعمال کریں، آپ کو سننے کی صلاحیت دی گئی تو کیوں دی گئی؟ آپ کو دیکھنے کی صلاحیت دی گئی تو کیوں دی گئی؟ آپ جو سنتے اور دیکھتے ہیں اسے سمجھنے کی صلاحیت دی گئی تو کیوں دی گئی؟ ظاہر ہے اسی لیے کہ سنو دیکھو اور جو سن اور دیکھ رہے ہو اسے سمجھو تو دیکھیں قرآن میں جسے بنی اسرائیل کی طرف بھیجا گیا اسے عیسیٰ ابن مریم کہا گیا لیکن اس کے بالکل برعکس جسے قرب قیام الساعت بھیجا جانا تھا اسے عیسیٰ کہا گیا نہ کہ عیسیٰ ابن مریم۔ آخر یہ فرق کیوں رکھا گیا؟ اگر عیسیٰ ابن مریم کو ہی آج بعث کیا جانا ہوتا تو سورۃ الزخرف میں عیسیٰ ابن مریم کے الفاظ کا استعمال کیا جاتا نہ کہ صرف عیسیٰ کا لفظ استعمال کیا جاتا کیونکہ اللہ العزیز الحکیم ہے اللہ کا کلام قرآن بھی العزیز الحکیم ہے یہ فرق لازم تھا اس لیے اللہ نے یہ فرق رکھا کیوں کہ یہ دو الگ الگ شخصیات ہیں نہ کہ ایک ہی شخصیت اب اگر کوئی اس فرق کو نظر انداز کر دیتا ہے تو وہ لامحالہ اپنے عمل سے یہ دعویٰ کرے گا کہ نہ ہی اللہ العزیز الحکیم ہے اور نہ ہی قرآن العزیز الحکیم ہے یعنی وہ اپنے عمل سے اللہ اور قرآن کے العزیز الحکیم ہونے کا کفر کرے گا جس سے آپ پر یہ بات بالکل کھل کر واضح ہو گئی کہ بنی اسرائیل کے آخرین میں جسے بعث کیا گیا وہ عیسیٰ ابن مریم تھا اور جسے اس قوم محمد کے آخرین میں بعث کیا جانا تھا وہ ابن مریم نہیں بلکہ ابن مریم کو تو سلف کر دیا گیا اور نہ صرف سلف بلکہ مثل کر دیا گیا اس لیے ابن مریم کی مثل عیسیٰ ہے۔ مطلب یہ کہ عیسیٰ ابن مریم الگ تھا اور یہ عیسیٰ الگ ہے لیکن اس عیسیٰ کی قرآن میں عیسیٰ ابن مریم کی مثل سے تاریخ اتار دی گئی تھی یہ عیسیٰ اس امت کے آخرین میں بالکل وہی کردار ادا کرے گا جو امت بنی اسرائیل کے آخرین میں عیسیٰ ابن مریم نے

کردار ادا کیا تھا پھر اس عیسیٰ کیساتھ بھی بالکل وہی ہوگا جو عیسیٰ ابن مریم کو اس وقت کے تقاضے کے مطابق سامنا کرنا پڑا۔

جیسا کہ پیچھے کہا گیا کہ اگر قرآن اپنے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کی تاریخ ہے جب اس قرآن میں اس کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک ہر چھوٹے سے چھوٹے واقعے کی بھی تاریخ موجود ہے اس کا ذکر موجود ہے تو پھر ایسا کیسے ممکن ہے کہ عیسیٰ رسول اللہ کو بعث کیا جانا ہو جو اپنے آپ میں ایک بہت بڑا اور غیر معمولی واقعہ ہے اور اس کی قرآن میں تاریخ موجود نہ ہو قرآن میں اس کا ذکر نہ ہو قرآن اس واقعے کی تاریخ سے خالی ہو؟ ایسا ممکن ہی نہیں اور آپ پر کھول کر واضح کر دیا کہ قرآن اپنے دعوے میں جھوٹا نہیں ہے قرآن اپنے دعوے میں نہ صرف سچا ہے بلکہ قرآن اپنی ہر بات کو اپنے وقت پر سچا ثابت کرتا ہے اسے بالکل کھول کر واضح کر دیتا ہے لیکن جب تک اس کا وقت نہیں آتا تب تک قرآن صبر کرنے کا حکم دیتا ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب آج ہر کسی نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ قرآن میں دو عیسیٰ کا ذکر موجود ہے دو عیسیٰ کی تاریخ موجود ہے جو کہ بالکل کھلم کھلا سامنے رکھی گئی تو آخر آج تک کسی کو بھی اس کا علم کیوں نہ ہوا؟ تو اس کا جواب بھی پہلے ہی واضح کر دیا گیا کہ اللہ نے اسی قرآن میں کہا کہ اللہ نے جو اتارا وہ متشابہاً ہے یعنی وہ سامنے تو سب کے ہے اس کے باوجود اس کا علم اللہ کے علاوہ کسی کے پاس نہیں کیونکہ اللہ نے اس کا علم مکمل طور پر چھپا دیا اور یہی وہ وجہ ہے جس وجہ سے اللہ کے علاوہ کوئی بھی قرآن کو بیّن نہیں کر سکتا یعنی کھول کر واضح نہیں کر سکتا اور اللہ چونکہ العزیز الحکیم ہے اس لیے اللہ نہ صرف اپنا ہر کام اس کے عین وقت پر کرتا ہے بلکہ اس طرح پرفیکٹ کرتا ہے کہ اس میں رائی برابر بھی خامی و نقص نہیں چھوڑتا اور پھر اللہ نے اسی قرآن میں یہ بات بھی واضح کر دی کہ اس قرآن کی کوئی ایک بھی آیت اس وقت تک کھل کر واضح نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ واقعہ ہو نہیں جاتا جس واقعے کی تاریخ پر مبنی وہ آیت ہو اور جیسے ہی وہ واقعہ ہوگا تو اس واقعے کی تاریخ پر مبنی آیات نہ صرف کھل کر واضح ہو جائیں گی بلکہ یاد دلا دیں گی کہ یہ تھا وہ واقعہ جس کی قرآن کے نزول کے وقت ان آیات کی صورت میں تاریخ اتار دی گئی تھی یوں نہ صرف قرآن اس طرح اس واقعے کی یاد دلا دے گا بلکہ اس کی تصدیق کر دے گا جس کے بعد کسی کے لیے بھی اس کا کفر کرنا ناممکن ہو جائے گا اس کے باوجود وہ کرتا ہے تو اس پر حجت ہو چکی ہو گی۔ اب جب کوئی بھی آیت اس وقت تک بیّن نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ واقعہ نہیں ہو جاتا تو پھر ایسا کیسے ممکن تھا کہ دوسرے عیسیٰ کے آنے سے پہلے یہ آیات بیّن ہو جاتیں یعنی کھل کر واضح ہو جاتیں کہ کوئی بھی انسان قرآن سے دوسرے عیسیٰ کو جان لیتا؟ ایسا ممکن ہی نہیں تھا اور آج ہی ان آیات کا کھل کر واضح ہونا یہ ثابت کر دیتا ہے کہ آج یہ واقعہ رونما ہو چکا ہے یعنی آج اللہ کا وہ رسول عیسیٰ آ گیا ہے جو کہ آج آپ میں موجود ہے اور حق ہر لحاظ سے کھول کھول کر رکھ رہا ہے بذات خود قرآن اس کی یعنی میری احمد عیسیٰ رسول اللہ کی تصدیق کر رہا ہے جو کہ آپ کے دونوں ہاتھوں میں موجود ہے۔ یوں آج ہر کسی پر کھول کھول کر واضح کیا جا چکا کہ میں احمد عیسیٰ ہی اللہ کا وہ رسول ہوں جس کی بعثت کا وعدہ کیا گیا تھا اور دنیا کی کوئی طاقت میرا رد نہیں کر سکتی مجھے کذاب ثابت نہیں کر سکتی اور اگر حق اس قدر کھول کھول کر واضح کر دیئے جانے کے باوجود بھی کوئی میری مخالفت کرتا ہے، میرے ساتھ دشمنی کرتا ہے تو ایسے ہر شخص کو جان لینا چاہیے کہ وہ اللہ کی مخالفت کر رہا ہے اللہ کیساتھ دشمنی کر رہا ہے اور کیا وہ اللہ کو عاجز کر سکتا ہے؟ نہیں ہر گز نہیں، خواہ وہ کتنا ہی طاقت ور کیوں نہ ہو وہ اللہ کو عاجز نہیں کر سکتا اس لیے جو بھی آج میرے ساتھ دشمنی کرتا ہے تو اسے یہ جان لینا چاہیے کہ وہ نہ تو آل فرعون اور جو پہلی قومیں ہلاک کر دی گئیں ان سے بڑھ کر قوت والا ہے اور نہ ہی دنیا کی کوئی طاقت اسے دنیا و آخرت میں عذاب الیم سے بچا سکتی ہے اس لیے اے وہ لوگو جو میرے ساتھ دشمنی کر رہے ہو جان لو تمہارا انجام انتہائی بھیانک لکھا جا چکا۔

آپ خود غور کریں جب قرآن خود یہ کہہ رہا ہے کہ قرآن کی کوئی ایک بھی آیت اس وقت تک کھل کر واضح نہیں ہو گی یعنی قرآن کی کوئی ایک بھی آیت اس وقت تک بیّن نہیں ہو گی جب تک کہ وہ واقعہ ہو نہیں جاتا جس کی وہ آیت تاریخ ہے اور پھر جیسے ہی وہ واقعہ رونما ہو تو نہ صرف قرآن کی اس واقعے کی تاریخ پر مبنی آیت یا آیات کھل کر واضح ہو جائیں گی بلکہ اس وقت موجود لوگوں کو قرآن کی اس واقعے کی تاریخ پر مبنی آیت یا آیات یاد دلا دیں گی کہ یہ تھا وہ واقعہ جس کی قرآن کے نزول کے وقت ان آیات کی صورت میں تاریخ اتار دی گئی تھی۔ تو وہ آیات جنہوں نے صرف اور صرف عیسیٰ رسول اللہ کے بعث کیے جانے پر ہی بیّن ہونا تھا یعنی کھل کر واضح ہونا تھا اگر آج وہ کھل کر واضح ہو گئیں تو آخر ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ عیسیٰ رسول اللہ آیا ہی نہ ہو اور وہ آیات کھل کر واضح ہو گئیں؟ ایسا ممکن ہی نہیں اور اگر آج ایسی تمام آیات کھل کر واضح ہو گئیں تو اس کا مطلب بالکل واضح ہے کہ آج اللہ کا رسول عیسیٰ تم میں موجود ہے آج یہ واقعہ ہو چکا اور قرآن تمہیں یاد دلا

رہا ہے کہ یہی تھا اللہ کا وہ رسول جس کی آج سے چودہ صدیاں قبل ہی ان آیات کی صورت میں تاریخ اتار دی گئی تھی۔

یوں نہ صرف ہر ایک پر کھول کھول کر واضح کر دیا گیا کہ میں یعنی احمد عیسیٰ اللہ کا وہی رسول ہوں جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا جس کا تم میں سے ہر کوئی انتظار کر رہا تھا بلکہ تمہارے ختم نبوت نامی بت کو بھی پاش پاش کر کے رکھ دیا، ختم نبوت نامی دجل عظیم جو کہ صدیوں سے چلا آ رہا تھا اسے چاک کر کے رکھ دیا۔ یہ ایسا حق ہے کہ دنیا کی کوئی بھی طاقت اس کا رد نہیں کر سکتی خواہ کوئی کچھ ہی کیوں نہ کر لے خواہ پوری دنیا کے انسانوں کو اپنے اس مقصد و مشن میں معاونت کار بنا لو خواہ کچھ ہی کیوں نہ کر لو اور پھر بالآخر ہر ایک کو ماننا پڑے گا کہ ہاں اے احمد عیسیٰ تُو اللہ کا وہی رسول ہے جس کا وعدہ کیا گیا تھا جس کا ہم انتظار کر رہے تھے لیکن تب ماننا کوئی نفع نہیں دے گا بلکہ تب ماننا فرعون کے ماننے کی مثل ہوگا۔

عیسیٰ ابن مریم کے بعد آنے والے دو رسول ''احمد محمد و احمد عیسیٰ''

وَاِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِیٓ اِسْرَآءِيلَ اِنِّی رَسُولُ اللّٰهِ اِلَيْكُم مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَّاْتِی مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ فَلَمَّا جَآءَهُم بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ. الصف ٦

سب سے پہلے اس آیت کے تراجم کے نام پر شیاطین مجرمین کے کلام کو آپ کے سامنے رکھتے ہیں جس سے آپ پر کھول کر واضح کر دیتے ہیں کہ کس طرح ان شیاطین مجرمین نے نہ صرف قرآن کو بدل ڈالا بلکہ اپنے ساتھ ساتھ اکثریت کو جہنم کا ایندھن بنا دیا۔

''اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب مریم کے بیٹے عیسیٰ نے کہا کہ اے بنی اسرائیل میں تمہارے پاس خدا کا بھیجا ہوا آیا ہوں (اور) جو (کتاب) مجھ سے پہلے آ چکی ہے (یعنی) تورات اس کی تصدیق کرتا ہوں اور ایک پیغمبر جو میرے بعد آئیں گے جن کا نام احمدﷺ ہوگا ان کی بشارت سناتا ہوں۔ (پھر) جب وہ ان لوگوں کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے تو کہنے لگے کہ یہ تو صریح جادو ہے۔ فتح محمد جالندھری

اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوا اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے پھر جب احمد ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے بولے یہ کھلا جادو۔ احمد رضا خان بریلوی

اور یاد کرو عیسیٰؑ ابن مریمؑ کی وہ بات جو اس نے کہی تھی کہ "اے بنی اسرائیل، میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں، تصدیق کرنے والا ہوں اُس توراۃ کی جو مجھ سے پہلے آئی ہوئی موجود ہے، اور بشارت دینے والا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئے گا جس کا نام احمد ہوگا مگر جب وہ ان کے پاس کھلی کھلی نشانیاں لے کر آیا تو انہوں نے کہا یہ تو صریح دھوکا ہے۔ ابوالاعلیٰ مودودی''

آپ نے تراجم کے نام پر شیاطین کے کلام میں دیکھا کہ ان لوگوں نے کہا کہ میں تمہیں ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد آئے گا لیکن آیت میں اس کے بالکل برعکس ایک نہیں بلکہ ایک سے زائد رسولوں کے آنے کا کہا گیا۔ آیت میں لفظ ''رسولٍ'' کا استعمال ہوا یعنی رسول کی ل کے نیچے دو زیروں کا استعمال کیا گیا جس سے رسول جمع کا صیغہ بن جاتا ہے یعنی جتنے بھی رسول ہو سکتے ہیں اور اگر ایک رسول کا ذکر ہوتا تو اس کے لیے رسولٍ نہیں بلکہ ''رسولاً'' کا لفظ استعمال ہوتا ہے جس کا معنی ہے ایک رسول لیکن ان شیاطین مجرمین نے قرآن کو ہی بدل ڈالا اور ایسا ان لوگوں نے اس لیے کیا کیوں کہ ان لوگوں کو علم تھا کہ اگر یہاں وہی بات کی جاتی ہے جو اللہ نے کہی تو پھر ان کا ختم نبوت کے نام پر دجل چاک ہو جائے گا اس پر سوالات کا نہ صرف دروازہ کھل جائے گا بلکہ ان کا ختم

نبوت نامی بت پاش پاش ہوجائے گا اوراس کے علاوہ جوان لوگوں نے عیسیٰ ابن مریم کے آسمانوں سے اتارنے کا عقیدہ اخذ کیا ہوا ہے وہ بھی بے بنیاد و باطل ثابت ہوجائے گا تو ان لوگوں نے بہتر یہی سمجھا کہ قرآن کو ہی بدل دیا جائے کیونکہ لوگ ان کے محتاج ہیں جو یہ لوگوں کے سامنے تراجم وتفاسیر کے نام پر پیش کریں گے لوگ آنکھیں بند کر کے اسے سچ تسلیم کرلیں گے یوں نہ صرف ان کا دجل چاک نہیں ہوگا بلکہ ان کی دکانداری بھی بند نہیں ہوگی اور یہ لوگوں کا مال ناحق آسانی سے کھاسکیں گے۔

اب آئیں پوری آیت کی طرف کہ اس آیت میں کیا کہا گیا۔

وَاِذْ قَالَ عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ يٰبَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ اِنِّىۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ اِلَيۡكُمۡ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَىَّ مِنَ التَّوۡرٰٮةِ وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوۡلٍ يَّاۡتِىۡ مِنۡۢ بَعۡدِى اسۡمُهٗۤ اَحۡمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ قَالُوۡا هٰذَا سِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ۔ الصف ۶

وَاِذْ قَالَ عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ اورتب کہا عیسیٰ ابن مریم نے، اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کب اور کیا کہا تو آگے پہلے یہ جواب دیا گیا کہ کب کہا اوراس کے آگے یہ بھی واضح کردیا کہ کیا کہا تھا يٰبَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ اِنِّىۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ اِلَيۡكُمۡ جب عیسیٰ ابن مریم نے بنی اسرائیل کو کہا کہ اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف رسول ہوں اللہ کا یعنی میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا ہوں میں جو بھی بات کررہا ہوں یہ میری زبان پر اللہ بول رہا ہے اللہ تم سے میری صورت میں کلام کررہا ہے مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَىَّ مِنَ التَّوۡرٰٮةِ میں جو بھی کھول کھول کرواضح کررہا ہوں میری ایک ایک بات کی تصدیق کے لیے تمہارے دونوں ہاتھوں میں توراۃ موجود ہے اس سے میری تصدیق ہورہی ہے کہ میں تمہاری طرف رسول اللہ ہوں۔ رسول آتا ہے البیّنات کیساتھ یعنی جب بھی اللہ رسول کو بعث کرتا ہے تو رسول آکر حق کھول کھول کرواضح کردیتا ہے تو جب عیسیٰ ابن مریم نے بنی اسرائیل پر حق کھول کھول کرواضح کردیا جس سے نہ صرف توراۃ سے عیسیٰ ابن مریم کی تصدیق ہوگئی کہ یہی اللہ کا وہ رسول ہے جس کی بعثت کا وعدہ کیا گیا ہوا تھا تب عیسیٰ ابن مریم نے کہا تھا وَ مُبَشِّرًۢا اور تمہیں پہلے ہی آگاہ کررہا ہوں بِرَسُوۡلٍ يَّاۡتِىۡ جس کیساتھ میں آیا ہوں یعنی میں آیا ہوں البیّنات کیساتھ اور میری تصدیق توراۃ کررہی ہے ایسے ہی نہ صرف رسول آئیں گے البیّنات کیساتھ بلکہ ان کی بھی تصدیق موجود ہوگی اس میں جو ان سے پہلے امیّن کے دونوں ہاتھوں کے درمیان ہوگا مِنۡۢ بَعۡدِى اسۡمُهٗۤ اَحۡمَدُ ان رسولوں میں سے جب جب رسول کی بعثت کا وقت آئے گا یعنی جب جب امیّن ضلالٍ مبینٍ میں ڈوب جائیں گے تو رسول آئے گا اسم اس کا احمد ہے فَلَمَّا جَآءَهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ پس جب جب ان میں انہیں سے رسول آگیا البیّنات کیساتھ قَالُوۡا هٰذَا سِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ تو رسول کو جواب دے رہے ہیں آگے سے کہہ رہے ہیں کہ یہ تو ہرلحاظ سے سوفیصد سائنس ہے سائنس کی باتیں کرتا ہے اسے تو دین کی الف ب تک کا بھی علم نہیں۔

یعنی چونکہ رسول کی بعثت سے قبل امیّن ضلالٍ مبینٍ میں ہوتے ہیں تو ان لوگوں نے رسول سے بہت کچھ غیر معمولی منسوب کررکھا ہوتا ہے کہ رسول کے پاس معجزات ہوتے ہیں لیکن اللہ نے واضح کردیا کہ اللہ رسول معجزات کیساتھ نہیں بلکہ البیّنات کیساتھ بعث کرتا ہے تو یوں جب جب رسول آیا البیّنات کیساتھ کہ اس نے آکر حق ہرلحاظ سے کھول کھول کررکھ دیا تو آگے سے ان لوگوں نے جواب دیا کہ یہ رسول نہیں ہے بلکہ یہ تو ایک سائنسدان ہے کیونکہ اگر رسول ہوتا تو اس کے پاس معجزات ہوتے، جو ہم نے رسولوں کے بارے میں گھڑ رکھا ہے یہ اس معیار پر پورا اترتا لیکن یہ تو بشر ہے ہماری ہی مثل یعنی اس کے پاس ہماری طرح کچھ بھی نہیں یہ بھی ہماری طرح محتاج ہے اگر پانی نہیں تو پیاسا مرجائے گا لیکن کسی معجزے سے پانی نہیں لاسکے گا اس لیے یہ رسول نہیں اس کی جو دعوت ہے جو باتیں ہیں ان کا دین کیساتھ تو کوئی تعلق نہیں یہ تو ساری کی ساری سائنس کی باتیں کررہا ہے یہ ہرلحاظ سے سائنس ہے۔

جن رسولوں کی بعثت سے عیسیٰ ابن مریم نے آگاہ کیا تھا یہ صرف اور صرف عیسیٰ ابن مریم نے ہی آگاہ نہیں کیا تھا اللہ نے یہ قدر میں کردیا کہ جب جب لوگ ضلالٍ مبینٍ میں ڈوب جائیں یعنی ہرلحاظ سے سوفیصد کھلم کھلا گمراہیوں میں ہورہے ہوں کہ نور کی ایک کرن بھی نہ ہو حق کی رائی بھی نہ ہو تب تب اللہ اپنا رسول بعث کرے گا جو آکر حق ہرلحاظ سے کھول کھول کرواضح کردے گا اس لیے جو بھی رسول آیا اس نے اپنی قوم کو کھول کھول کرواضح کردیا کہ جب جب لوگ ضلالٍ مبینٍ میں ہوں گے تب تب اللہ رسول بعث کرے گا یعنی میرے بعد رسول آئیں گے اوران میں سے جو رسول آئے گا اس کا اسم احمد ہوگا یعنی میرے بعد آنے والے رسولوں میں سے جو رسول تم میں آگے چل کرآئے گا جب تم ضلالٍ مبینٍ میں ڈوب جاؤ گے تو اس کا اسم احمد ہوگا اور اسم کہتے ہیں صفات کو کہ اس کی پہچان

یہ ہوگی کہ اس کے ہر کام میں حمد ہوگی وہ جو بھی کام کرے گا اس میں کوئی خامی وخرابی نہیں ہوگی کوئی نقص نہیں ہوگا۔ یہی وہ وجہ ہے کہ نہ صرف ہر رسول نے اپنے بعد آنے والے رسولوں کے بارے میں آگاہی دی بلکہ آج سے چودہ صدیاں قبل محمد رسول اللہ نے بھی اسی بنیاد پر ایک رسول آنے کی بشارت دی تھی اس کے بعد کوئی رسول نہیں بلکہ الساعت آئے گی اسی وجہ سے آج آنے والے اللہ کے رسول عیسیٰ نے آکر یہ نہیں کہنا تھا کہ میرے بعد رسول آئیں گے بلکہ اللہ کا رسول عیسیٰ یہ کہے گا کہ اب چونکہ انسانوں نے اس قدر زمین میں فساد کر دیا کہ ایسا عظیم زلزلہ آئے گا کہ کوئی ایک بھی انسان اس میں نہیں بچے گا اس لیے میرے بعد کوئی رسول نہیں آئے گا بلکہ الساعت آئے گی ہاں البتہ چونکہ جو رسول تب بھیجا جاتا ہے جب لوگ ضلالِ مبین میں ہوتے ہیں تو وہ نہ صرف رسول ہوتا ہے بلکہ خاتم النبیّن بھی ہوتا ہے یعنی بعد میں آنے والے نبیّن کا فلٹر تو اس لیے میرے بعد النبیّن تو آئیں گے لیکن رسول نہیں آئے گا اور رسول کی بجائے الساعت آئے گی۔

عیسیٰ ابن مریم نے جن رسولوں کے آنے کی آگاہی دی تھی وہ دو رسول تھے ایک آج سے چودہ صدیاں قبل بعث کیے جانے والے محمد اور دوسرے آج بعث کیے جانے والے احمد عیسیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آج آپ پر ہر لحاظ سے کھل کر یہ واضح ہو چکا کہ آپ میں اللہ کا رسول عیسیٰ موجود ہے جس نے آکر حق ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کر دیا اور دنیا کی کوئی طاقت احمد عیسیٰ رسول اللہ وخاتم النبیّن یعنی مجھے غلط ثابت نہیں کر سکتی۔

یوں نہ صرف یہ آیت بھی بالکل کھل کر واضح ہوگئی بلکہ ختم نبوت نامی بت بھی پاش پاش کر کے رکھ دیا گیا اور میری یعنی احمد عیسیٰ کی تصدیق بھی ہوگئی جس کا دنیا کی کوئی طاقت رد نہیں کر سکتی۔

آپ پر بار بار کھول کھول کر واضح کر دیا گیا کہ قرآن میں اساطیر الاولین نہیں ہیں بلکہ الاولین کی مثلوں سے الآخرین کی تاریخ اتاری گئی تھی کیونکہ الاولین یعنی وہ جو اس قرآن کے نزول سے پہلے آئے انہیں نہ صرف گزرا ہوا کر دیا بلکہ مثل کر دیا الآخرین کے لیے یعنی قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک آنے والوں کے لیے اس لیے اب اگر کوئی یہ کہتا اور سمجھتا ہے کہ اس آیت میں عیسیٰ ابن مریم کا ذکر ہے عیسیٰ ابن مریم ایسا کہہ رہا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن میں اساطیر الاولین ہیں حالانکہ حقیقت تو یہ ہے کہ یہ آیت بھی عیسیٰ ابن مریم جو کہ سلف کیا جا چکا اس کی مثل سے اس امت کے آخرین میں آنے والے احمد عیسیٰ کی تاریخ ہے جسے آپ پر بالکل کھول کر واضح کرتے ہیں۔

جب بنی اسرائیل میں عیسیٰ ابن مریم کو بعث کیا گیا تو عیسیٰ ابن مریم نے یہ کہا

وَاِذۡ قَالَ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوۡرٰىۃِ وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوۡلٍ یَّاۡتِیۡ مِنۡۢ بَعۡدِی اسۡمُہٗۤ اَحۡمَدُ فَلَمَّا جَآءَہُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ قَالُوۡا ہٰذَا سِحۡرٌ مُّبِیۡنٌ. الصف ۶

اب یہ اصل میں عیسیٰ ابن مریم کی مثل سے اس امت کے آخرین میں آنے والے عیسیٰ کی تاریخ ہے اس لیے اب سلف کو مثل میں بدلتے ہوئے اسے آیت سے بیّن کرتے ہیں۔

واذ قال عیسیٰ یقوم انی رسول اللہ الیکم مصدقاً لما بین یدی ھذاالقرآن و من کتابٍ و انا النذر بالساعت تاتی من بعدی ان تاتیھم بغتةً فقد جاء اشراطھا.

یعنی بالکل وہی جو عیسیٰ ابن مریم نے اس وقت کے تقاضے کے مطابق کہا تھا فرق صرف یہ ہے کہ عیسیٰ ابن مریم کے بعد رسولوں نے آنا تھا لیکن عیسیٰ کے بعد سوائے الساعت کے کچھ نہیں آنا سب کچھ آچکا اس لیے عیسیٰ یہ نہیں کہے گا کہ میرے بعد رسول آئیں گے بلکہ عیسیٰ کہے گا کہ میرے بعد الساعت آئے گی جس سے میں تمہیں متنبہ کر رہا ہوں۔

آج جب احمد عیسیٰ آیا یعنی مجھے بعث کیا گیا تو دیکھیں کیا میں نے بالکل وہی نہیں کہا جو عیسیٰ ابن مریم نے کہا تھا کہ میری تصدیق اس میں موجود ہے جو تمہارے دونوں ہاتھوں کے درمیان میں ہے؟ کیا آج میری تصدیق بھی وہ نہیں کر رہا جو آپ کے دونوں ہاتھوں کے درمیان ہے جسے آپ اپنے لیے ہدایت کا ذریعہ سمجھے ہوئے ہیں یعنی یہ قرآن۔ کیا پورے کے پورے قرآن میں میری تصدیق موجود نہیں ہے؟ کیا پورے کا پورا قرآن میری تصدیق نہیں کر رہا؟ کیا میں

البیّنات کیساتھ نہیں آیا؟ کیا میں نے آ کر سب کچھ کھول کھول کر نہیں رکھ دیا؟ حق ہر لحاظ سے آپ پر کھول کھول کر واضح کر دیا گیا اسکے باوجود بھی اگر کوئی میرا کفر ہی کرتا ہے میرا کذب ہی کرتا ہے تو پھر جان لو کہ تمہارا انجام بھی بالکل انہی کی مثل ہونے والا ہے جو ان کا ہوا جو تم سے پہلے کفر و کذب کر چکے جیسے کہ قوم نوح ،قوم عاد،قوم ثمود،قوم مدین،قوم لوط و آل فرعون۔

حق اس قدر کھول کھول کر واضح کر دیئے جانے کے باوجود بھی اگر کوئی میرا کفر ہی کرتا ہے کذب ہی کرتا ہے تو وہ جان لے کل کو اس کے پاس کسی بھی قسم کا کوئی عذر یا بہانہ نہیں ہوگا ہر ایک پر حجت ہو چکی۔تمہارا ختم نبوت نامی بت پاش پاش کر کے رکھ دیا تمہارے مشرک آباؤ اجداد سے نسل در نسل منتقل ہونے والے بے بنیاد و باطل دین کو جڑوں سے ہی اکھاڑ دیا گیا اس کے باوجود بھی اگر کفر کرتے ہو تو کیسے کفر کر سکتے ہو؟

وہ تمہارے لیے رسول ہی نہیں جو تمہاری زبان کیساتھ نہیں

وَمَا اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوۡمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمۡ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنۡ يَّشَآءُ وَيَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ. ابراھیم ۴

وَمَا اَرۡسَلۡنَا اور نہیں بھیجتے ہم مِنۡ رَّسُوۡلٍ رسولوں میں سے کوئی ایک بھی رسول اِلَّا مگر یعنی ہم نے جو بھی رسول بھیجا ہے یا جو بھی رسول بھیجتے ہیں بِلِسَانِ قَوۡمِهٖ جس قوم میں رسول بھیجا جاتا ہے انہی لوگوں کی زبان کیساتھ بھیجا جاتا ہے لِيُبَيِّنَ لَهُمۡ ہر رسول کو جن میں بھیجا جاتا ہے انہی کی زبان میں اس لیے بھیجتے ہیں تاکہ وہ ان کے لیے حق ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کر دے یعنی حق ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کرنے کے لیے انہی کی زبان کیساتھ رسول بھیجا جاتا ہے فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنۡ يَّشَآءُ پس گمراہ کر رہا ہے اللہ جیسے کہ اس کا قانون ہے یعنی جب اللہ نے یہ قانون بنا دیا یہ قدر میں کر دیا کہ اللہ جس قوم میں بھی رسول بھیجتا ہے تو انہی کی زبان میں رسول بھیجتا ہے تو پھر اگر کوئی کسی ایسے شخص کو اپنا رسول قرار دے جو ان کی زبان میں ہی نہیں بھیجا گیا تو پھر ظاہر ہے ان کے لیے حق کس طرح کھل کر واضح ہوگا اور وہ ہدایت کیسے پائیں گے؟ جب اللہ نے قانون ہی یہ بنا دیا کہ ہر قوم میں انہی کی زبان کیساتھ رسول بھیجا جائے گا تو پھر اگر کوئی قوم غیر زبان والی کسی شخصیت کو اپنے لیے رسول تسلیم کرتی ہے یا اپنے لیے رسول قرار دیتی ہے تو پھر ایسی قوم کو دنیا کی کوئی بھی طاقت گمراہی سے نہیں بچا سکتی خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے کیونکہ ایسا کرنے والوں کے لیے گمراہی اللہ نے قانون میں کر دی۔ظاہر ہے آسمانوں و زمین کی خلق اتنی پیچیدہ ترین ہے کہ انہیں سمجھنے کے لیے راہنمائی کے لیے جب تک آپ کو آپ کی ہی زبان میں نہیں سمجھایا جائے گا جو کہ آپ کی مادری زبان ہے تو آپ کبھی بھی حق کو نہیں سمجھ سکیں گے آسمانوں و زمین کی پیچیدگیوں کو نہیں سمجھ سکیں گے اور پھر نتیجتاً گمراہ ہی ہوں گے وَيَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ اور اللہ ہدایت دیتا ہے جیسے اس کا قانون ہے یعنی اللہ نے قانون بنا دیا کہ ہر قوم میں انہی کی زبان کیساتھ رسول بھیجا جائے گا تاکہ ان کی زبان میں ان پر حق ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کر دیا جائے اور وہ آسانی کیساتھ حق کو سمجھ سکیں یوں جو اپنی ہی زبان کیساتھ آنے والے رسول کی اطاعت و اتباع کرتے ہیں تو وہ لوگ ہدایت پا جاتے ہیں کیونکہ اللہ نے ہدایت کے لیے یہ قانون بنا دیا۔آپ خود غور کریں اور فیصلہ کریں آپ کو سننے کے لیے کان دیئے تو کیوں دیئے؟ دیکھنے کے لیے آنکھیں دیں تو کیوں دیں؟ ظاہر ہے اس لیے تاکہ آپ سن اور دیکھ سکیں اور پھر صرف سننا اور دیکھنا ہی نہیں بلکہ آپ جو سن اور دیکھ رہے ہیں اسے سمجھنے کی صلاحیت بھی دی تو پھر وہی سوال آخر آپ کو سمجھنے کی صلاحیت کیوں دی؟ ظاہر ہے اسی لیے دی کہ آپ نہ صرف سنیں اور دیکھیں بلکہ جو سن اور دیکھ رہے ہیں اسے سمجھیں۔اب آپ خود فیصلہ کریں کیا آپ کسی بھی ایسی بات کو سمجھ سکتے ہیں جو آپ کی زبان میں ہو ہی نہیں؟ آپ کو کچھ بھی سمجھنے کے لیے لازم ہے کہ آپ کی ہی زبان میں آپ کو بتایا جائے تب ہی آپ بالکل کھل کر بات کو سمجھ سکتے ہیں آپ کو کوئی شک و شبہ نہیں رہے گا اور اگر آپ کسی ایسی زبان میں سمجھنے کی کوشش کریں گے جو آپکی زبان ہے ہی نہیں تو پھر ظاہر ہے لا محالہ آپ گمراہ ہی ہوں گے اور پھر آگے یہ بھی واضح کر دیا کہ رسول کی پہچان کیا ہے وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ اور ھُوَ العزیز الحکیم ہے یعنی جب رسول آتا ہے تو ظاہر ہے رسول اللہ کی زبان ہوتا ہے تو وہی اللہ کا رسول ہوتا ہے جو ہر کام انتہائی باریک بینی سے کرتا ہے وہ لوگوں کو انتہائی زبردست طریقے سے حق کی طرف

دعوت دیتا ہے ان پرحق کھول کھول کر واضح کرتا ہے اس لیے اگر کوئی رسول اللہ ہونے کا دعویدار ہولیکن وہ العزیز الحکیم نہ ہوتو وہ اللہ کا بھیجا ہوا نہیں اس کی صورت میں اللہ کلام نہیں کر رہا بلکہ وہ شیاطین مجرمین میں سے ہے۔
یہ آیت ان لوگوں کی حقیقت ان پر بالکل کھول کر واضح کر دیتی ہے جو ایک عرب شخص کو اپنا رسول بنا کر بیٹھے ہوئے ہیں اور پھر اس سے بھی بڑا جرم یہ ہے کہ ایک ایسی شخصیت کو جو کہ زندہ ہی نہیں بلکہ اس کی موت ہو چکی۔ اب جب اللہ نے کھول کر واضح کر دیا کہ غیر زبان شخصیت کو اگر اپنا رسول بنا لو گے تو دنیا کی کوئی بھی طاقت تمہیں گمراہی سے نہیں بچا سکتی تمہارا گمراہ ہونا قانون میں کیا جا چکا تو پھر خود کو مسلمان کہلوانے والے وہ لوگ جو عرب نہیں ہیں اس کے باوجود وہ ایک عرب شخص کو اپنا رسول قرار دے رہے ہیں تو ان میں سے کوئی ایک بھی ہدایت یافتہ کیسے ہو سکتا ہے؟ ممکن ہی نہیں۔ اس کے باوجود اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ ہم حق پر ہیں تو ایسا کہنے والے کا دعویٰ ہے کہ اللہ جھوٹا ہے قرآن جھوٹا ہے اور وہ سچا ہے حالانکہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ جھوٹا ہو؟ نہیں ایسا ممکن ہی نہیں کہ اللہ جھوٹا ہو اس لیے وہ تمام کے تمام لوگ جو عرب نہیں ہیں وہ جان لیں کہ نہ تو ان کا رسول محمد تھا اور نہ ہی انہیں کبھی یہ کہا گیا کہ محمد تمہارا رسول ہے یا تھا اس کے باوجود اگر تم لوگوں نے ایسا کیا تو تم سے بڑھ کر کوئی گمراہ ہے ہی نہیں۔ اس آیت نے نہ صرف تمہارے ختم نبوت والے دجل کو چاک کر کے رکھ دیا بلکہ جو آج تک تم لوگوں نے محمد کے نام پر نہ صرف خود کو دھوکے میں مبتلا رکھا بلکہ اکثریت کو بھی دھوکے میں مبتلا کیے رکھا اور بالآخر آج نہ صرف یہ دھوکہ چاک ہو چکا بلکہ آج اللہ نے تم میں تمہی سے تمہاری ہی زبان کیساتھ اپنا رسول بھیج دیا جو تم پر حق ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کر رہا ہے جس نے تم پر آیات کو ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کر دیا اس کے باوجود اگر تم لوگ حق کو تسلیم نہیں کرتے تو جان لو نہ صرف دنیا میں تم کو عذاب عظیم دیا جائے گا بلکہ آخرت میں بھی تمہیں دنیا کی کوئی بھی طاقت جہنم سے نہیں نکلوا سکے گی۔
اب شیاطین مجرمین کے اس آیت کے تراجم کے نام پر کلام کو آپ کے سامنے رکھتے ہیں کہ ان لوگوں نے قرآن کی اس آیت کیساتھ کیا کیا۔

''اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اپنی قوم کی زبان بولتا تھا تاکہ انہیں (احکام خدا) کھول کھول کر بتا دے۔ پھر خدا جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہ غالب (اور) حکمت والا ہے۔ فتح محمد جالندھری
اور ہم نے ہر رسول اس کی قوم ہی کی زبان میں بھیجا کہ وہ انہیں صاف بتائے پھر اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور وہ راہ دکھاتا ہے جسے چاہے، اور وہی عزت و حکمت والا ہے۔ احمد رضا خان بریلوی
ہم نے اپنا پیغام دینے کے لیے جب کبھی کوئی رسول بھیجا ہے، اُس نے اپنی قوم ہی کی زبان میں پیغام دیا ہے تاکہ وہ انہیں اچھی طرح کھول کر بات سمجھائے پھر اللہ جسے چاہتا ہے بھٹکا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت بخشتا ہے، وہ بالادست اور حکیم ہے۔ ابوالاعلیٰ مودودی''

ان تراجم کی بنیاد پر ان لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ اللہ ماضی میں بھیجے جانے والے رسولوں کی بات کر رہا ہے کہ پہلے اللہ نے ہر رسول اسی قوم کی زبان میں بھیجا اب اگر ان کی اس بات کو صحیح مان لیا جائے تو یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا اللہ نے اپنا قانون بدل دیا؟ اپنی سنت بدل دی؟
حالانکہ ان کے اپنے تراجم کی بنیاد پر اللہ ہر رسول کو اسی قوم کی زبان میں بھیجنے کا مقصد و وجہ یہ بتا رہا ہے تاکہ وہ ان پر حق کھول کھول کر واضح کر دے انہیں کھول کھول کر بتا دے تو کیا آج سے چودہ صدیاں قبل اللہ نے یہ فیصلہ کر لیا کہ اب کے بعد ہدایت کا رستہ ہی بند؟ اب سے رسول اسی قوم کی زبان میں نہیں بلکہ غیر زبان اور پھر غیر قوم سے رسول بھیجا جائے گا تاکہ کوئی ہدایت نہ پا سکے جو اللہ نے ایسا کیا؟
پھر اگر اس آیت میں ماضی کی بات کی جا رہی ہے تو پھر اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن میں اساطیر الاولین ہیں نہ کہ یہ قرآن اپنے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کی الاولین کی مثلوں سے احسن تاریخ ہے۔ اگر یہ قرآن اپنے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کی احسن تاریخ ہے تو پھر یہ آج اللہ اپنے رسول کے ذریعے انہیں کہہ رہا ہے جو ایک غیر قوم اور غیر زبان شخص کو اپنا رسول بنائے ہوئے ہیں، یہ آج کی تاریخ ہے یہ میری تاریخ ہے جس نے آکر یہ بات کھول کھول کر واضح کر دی کہ رسول کی بعثت کا مقصد کوئی بت کھڑا کرنا نہیں ہوتا بلکہ رسول کی بعثت کا مقصد تو انسانوں کی راہنمائی کرنا ہوتا ہے اور اس کے لیے انہی میں

سے انہی کی زبان میں رسول کا ہونا لازم ہے تب ہی رسول بعث کیے جانے کا مقصد پورا ہوگا نہ کہ رسول کی بعثت کا مقصد یہ ہے کہ رسول کا بت بنا لو خواہ وہ بت مادی نہ ہو بلکہ دماغی بت ہو۔

اس آیت کی صورت میں آپ اردو، ہندی بولنے والوں کو کہا جا رہا ہے کہ جب اللہ کا قانون یہ ہے کہ رسول اسی قوم کی زبان کیساتھ بھیجا جاتا ہے تو پھر تم لوگوں نے کس بنیاد پر ایک غیر قوم کے شخص کو جو کہ غیر زبان کا ہے اسے اپنے لیے رسول سمجھ کر اخذ کر لیا؟ اور پھر اس سے بھی بڑھ کر شرک یہ ہے کہ ایک موت شخص کو اپنا رسول کہہ رہے ہو آخر تمہیں اس بات کی اجازت کس نے دی؟

یہ آیت آج آپ کو یاد دلا رہی ہے کہ یہ تھا اللہ کا وہ رسول جس کی آج سے چودہ صدیاں قبل ہی اس آیت کی صورت میں تاریخ اتار دی گئی تھی یوں نہ صرف یہ آیت آپ کو یاد دلا رہی ہے کہ یہ احمد عیسیٰ ہی اللہ کا وہ رسول ہے جس کی بعثت کا وعدہ کیا گیا تھا یہ آیت اسی کی تاریخ ہے بلکہ قرآن ہر لحاظ سے ہر پہلو سے میری تصدیق کر رہا ہے جو آپ کے دونوں ہاتھوں کے درمیان ہے اور ختم نبوت نامی بت کو بھی پاش پاش کر کے رکھ دیا گیا۔ اگر محمد آخری رسول تھا تو پھر اس آیت کی بنیاد پر محمد تمہاری طرف اللہ کا رسول ہو ہی نہیں سکتا اس لیے اب سوال تو یہ پیدا ہوتا ہے کہ پھر تم کیسے محمد کو اپنی طرف رسول کہہ رہے ہو اور پھر کیا آخرت میں محمد کو تم پر گواہ بنا کر لایا جائے گا؟ کیا تب محمد یہ نہیں کہے گا کہ اے اللہ میں تو تب تک اور ان لوگوں پر گواہی دے سکتا ہوں جب تک میں زندہ تھا اور جن میں موجود تھا اور جب تُو نے مجھے وفات دے دی اور جن میں میں موجود تھا ہی نہیں تو میں ان پر کس طرح گواہی دے سکتا ہوں اس لیے جب تُو نے مجھے وفات دے دی اور جن میں مجھے بھیجا ہی نہیں گیا تو وہ لوگ جانیں اور تُو جانے یہ تیرا اور ان لوگوں کا معاملہ ہے اس سے میرا کوئی تعلق نہیں تو پھر تب تم لوگ کیا کرو گے؟ آخرت میں کون تمہیں بچائے گا؟ کون تمہاری سفارش کرے گا؟ اس لیے آج تمہارے پاس ایک آخری موقع ہے تم پر حق کھول کھول کر واضح کر دیا گیا آج تم میں تمہی سے تمہاری ہی زبان میں اللہ کا رسول احمد عیسیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود ہے یعنی میں اللہ کا رسول موجود ہوں میری اطاعت واتباع کرو ورنہ دنیا وآخرت میں تمہارا انجام انتہائی بھیانک ہوگا۔

عقیدہ ختم نبوت کے نام پر دجل کا شکار خود کو مسلمان کہلوانے والے انبیاء کے قاتل

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيْنَ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا. النساء ٦٩

اس آیت میں الرسول کی اطاعت کرنے والوں کو چار گروہوں میں تقسیم کیا گیا جن میں پہلا گروہ النبیّن کا ہے یعنی جو مخصوص رسول کی اطاعت کریں گے انہیں میں سے النبیّن یعنی بعد میں آنے والے نبی ہوں گے۔

شیاطین مجرمین اس آیت کے ساتھ کھلواڑ کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ اس آیت میں یہ بشارت دی گئی ہے کہ جو رسول کی اطاعت کریں گے آخرت میں وہ ان چار اقسام کے لوگوں کے ساتھ ہوں گے حالانکہ ان سے یہ سوال کیا جائے کہ اے عقل کے اندھو! اے دل کے اندھو! آیت میں کہاں یہ کہا گیا کہ آخرت میں النبیّن اور الصدیقین اور الشھداء اور الصالحین کیساتھ ہوں گے؟ اور اگر بالفرض یہ بات مان بھی لی جائے کہ آخرت کی بات ہو رہی ہے تو پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جو دنیا میں نبی ہوگا ہی نہیں وہ آخرت میں نبیوں کیساتھ کیسے ہوگا یعنی اس کا آخرت میں نبیوں والے درجے میں کیسے شمار ہوگا؟ جو دنیا میں الصدیق ہوگا ہی نہیں وہ آخرت میں الصدیقین کیساتھ کیسے ہوگا؟ آخرت میں وہی درجہ ملے گا جو دنیا میں کمایا ہوگا اس لیے اس آیت میں یہ نہیں کہا گیا جو تم لوگوں نے اپنے بے بنیاد و باطل عقائد ونظریات کو بچانے کے لیے قرآن کو بدل ڈالا۔ اگر تم لوگ وہی بات کرتے جو آیت میں کہی گئی تو تمہیں علم تھا کہ تمہارے مشرک آباؤ اجداد سے نسل در نسل منتقل ہونے والے عقائد ونظریات کے پرخچے اڑ جائیں گے دنیا پر تمہارا دجل چاک ہو جائے گا اور یہی تم لوگ نہیں چاہتے تھے کہ ایسا ہو

اسی لیےتم لوگوں نے قرآن کو ہی بدل ڈالا۔ پھر جب اللہ کے علاوہ کوئی بھی قرآن کو بیّن ہی نہیں کرسکتا تو پھر تم لوگوں نے اس آیت کو کیسے بیّن کرلیا؟ یہ آیت تو اللہ کے رسول خاتم النبیّن کی تاریخ ہے کیا تم لوگ اللہ کے رسول تھے جو تمہیں علم تھا کہ اس آیت میں کیا کہا گیا ہے؟ جب تم لوگ خود اپنی زبانوں سے کہتے ہو کہ تم لوگ اللہ کے نمائندے نہیں تو پھر تم لوگوں کو قرآن کو بیّن کرنے کا اختیار کس نے دیا؟

یہ آیت اللہ کے رسولوں کی تاریخ ہے اللہ جب اپنا رسول بعث کرتا ہے تو اللہ کا رسول یہ کہتا ہے کہ جو جو بھی اللہ کی اطاعت کرے گا جو کہ اللہ کے رسول یعنی میری اطاعت ہے تو جو میری اطاعت کرے گا تو ایسا کرنے والے چار گروہوں میں تقسیم ہوں گے ان میں سے پہلا گروہ النبیّن کا ہوگا اور النبیّن تو بعد میں آنے والے نبیوں کو کہتے ہیں جو کہ یہ آیت خود بھی واضح کر رہی ہے کیونکہ اگر النبیّن بعد میں آنے والے نبیوں کو نہیں کہتے تو پھر یہاں النبیون یا الانبیاء کے الفاظ کا استعمال کیوں نہ کیا گیا؟ اسی لیے نہیں کیا گیا کیونکہ انسان کے لیے تین حالتیں ہیں ماضی حال اور مستقبل تو ظاہر ہے اگر مستقبل کے حوالے سے کوئی بات کی جائے گی تو اس کے لیے مستقبل کا صیغہ ہی استعمال کیا جائے گا یوں نہ صرف یہ واضح کر دیا گیا کہ النبیّن بعد میں آنے والے نبیوں کو کہا جاتا ہے بلکہ ختم نبوت نامی بت بھی پاش پاش ہوگیا کہ جب محمد رسول اللہ نے یہ کہا تھا تو پھر ظاہر ہے محمد کے بعد النبیّن نے آنا تھا تو ایسا کہا گیا محمد رسول اللہ کی اطاعت سے نبی آئے جنہیں تم لوگ قتل کرتے رہے۔

آ گیا تم میں تمہی سے ہمارا رسول البیّنات کیساتھ اب اس کا رد کر کے دکھاؤ اگر تم سچے ہو

يَآهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ. المائدہ ۱۵

يَآهْلَ الْكِتٰبِ اے اہل الکتاب اور قرآن کے نزول کے بعد اہل الکتاب بنی اسرائیل نہیں بلکہ وہ ہیں جو آج خود کو امت محمد، امت مسلمہ یا مسلمان کہلواتے ہیں ان سے خطاب کرتے ہوئے اللہ کہہ رہا ہے اور اللہ انسانوں سے کلام کرتا ہے جیسے کہ اس کا قانون ہے انسان چونکہ بشر ہیں تو اللہ انہی میں سے ایک بشر انہی کی زبان میں بھیجتا ہے جو کہ اللہ کی زبان ہوتا ہے جس کے ذریعے اللہ کلام کرتا ہے یوں آج اللہ اپنے رسول کے ذریعے خود کو مسلمان کہلوانے والوں سے کلام کرتے ہوئے یعنی بات کرتے ہوئے کہہ رہا ہے قَدْ جو ہونا قدر میں کر دیا گیا تھا جو طے کر دیا گیا تھا جو طے شدہ تھا اور کیا تھا طے شدہ کیا قدر میں کر دیا تھا آگے اس کی وضاحت بھی کر دی جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا آ گیا تم میں تمہی سے رسول ہے ہمارا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا کھول کھول کر رکھ رہا ہے تم کو بہت زیادہ مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ اس سے جو تم الکتاب سے چھپا رہے ہو اور چھپا رہے تھے وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ اور عفو کر رہا ہے اس سے جتنا زیادہ سے زیادہ ہوسکتا ہے یعنی وہ جو تم لوگوں نے دین کے نام پر خرافات گھڑ رکھی تھیں جو کچھ بھی بے بنیاد و باطل گھڑ رکھا تھا جو کہ بہت بڑی تعداد میں ہے اسے نکال کر دین کو خالص کر رہا ہے دین سے تمام تر ملاوٹیں نکال کر دین کو خالص کر رہا ہے قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ جو کہ طے شدہ تھا یعنی جو کیا جانا قدر میں کر دیا تھا جو کہ ہو کر ہی رہنا تھا اب تم اپنے گھوڑے دوڑا لو اپنی تحقیق کر لو آ گیا تمہارے پاس اللہ سے نور اور ایسا کتب کیا ہوا جو ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کیا گیا یعنی یہ کتاب جو تم پڑھ رہے ہو جو ہمارے رسول کے ذریعے تمہارے سامنے سب کا سب کھول کھول کر کتب کر کے لا رکھا گیا۔

اب آپ سے ہی سوال ہے کہ یہ آیت کس کی تاریخ ہے؟ کون ہے اللہ کا وہ رسول جو نہ صرف آج موجود ہے بلکہ اس نے وہ سب کا سب کھول کھول کر سامنے لا رکھا جو آج تک دین کے ٹھیکیدار ملاں جو کہ شیاطین مجرمین ہیں چھپا رہے تھے جو کچھ بھی ان لوگوں نے چھپا رکھا تھا الکتاب سے اور پھر کون ہے جس نے آ کر حق اس قدر کھول کھول کر واضح کر دیا کہ جس سے کھل کر واضح ہو گیا جو اس سے پہلے دین کے نام پر ہو رہا تھا خواہ وہ اللہ کے بارے میں عقائد و نظریات ہوں، الصلاۃ کے نام پر نمازیں، زکاۃ کے نام پر جو رسم بنا دی گئی، الصیام کے نام پر روزے، الحج کے نام پر معصوم جانوروں کا قتل عام جو کہ ظلم عظیم ہے سمیت ایک بہت بڑی تعداد میں جو خرافات دین کے نام پر گھڑ رکھی ہوئی تھیں ان کی حقیقت چاک کر کے رکھ دی کہ یہ دین نہیں بلکہ یہ سب کی سب گمراہیاں ہیں یوں انہیں دین سے

نکال باہر کیا؟ کون ہے جس نے آ کر کتاب مبین آپکے سامنے لا رکھی؟ ہر لحاظ سے آپ پر واضح ہے کہ یہ میری احمد عیسیٰ رسول اللہ کی تاریخ ہے۔ کون کہہ رہا ہے کہ میں تم میں تمہی سے تمہاری ہی زبان میں اللہ کا رسول ہوں اللہ کا بھیجا ہوا ہوں خواہ تم اپنی تحقیق کر لو اپنے گھوڑے دوڑا لو بالآخر تمہارے سامنے یہی حق ہی آئے گا کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور جو میں تم پر کھول کھول کر واضح کر رہا ہوں یہ اللہ سے نور ہے جو اس نور کی اتباع کرے گا تو وہ ہدایت پا جائے گا؟ حق ہر لحاظ سے آپ کے سامنے ہے نہ صرف قرآن کی یہ آیت آج آپ کو یاد دلا رہی ہے کہ یہی تھا اللہ کا وہ رسول جس کی آج سے چودہ صدیاں قبل قرآن کی اس آیت کی صورت میں تاریخ اتار دی گئی تھی بلکہ یوں اس آیت کی بنیاد پر بھی ختم نبوت نامی بت پاش پاش ہو کر رہ گیا اور شیاطین مجرمین نے جو آج تک الکتاب سے چھپایا اور جو کچھ بھی چھپا رہے تھے وہ سب کا سب سامنے لا کر ان شیاطین مجرمین کا دجل بھی چاک کر دیا اور جسے یہ لوگ اس سے پہلے تک دین اسلام کہہ رہے تھے اس کا پردہ بھی چاک ہو گیا کہ وہ دین الاسلام نہیں بلکہ اسلام کے نام پر دین شیطان ہے۔

رسول کی پیدائش سے لیکر وفات تک اور احمد عیسیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسول کی بعثت کا مقصد یا رسول بعث کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی: آپ کو سننے کی صلاحیت دی گئی، دیکھنے کی صلاحیت دی گئی اور پھر نہ صرف سننے اور دیکھنے کی صلاحیت دی گئی بلکہ جو سنتے اور دیکھتے ہیں اسے سمجھنے کی صلاحیت بھی دی گئی۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر آپ کو سننے دیکھنے اور سمجھنے کی صلاحیت کیوں دی گئی؟ تو اس کا جواب بالکل واضح ہے کہ ظاہر ہے اگر سننے کی صلاحیت دی گئی تو اسی لیے کیونکہ بہت سی آوازیں اپنا وجود رکھتی ہیں آپ کے لیے ان کا سننا لازم تھا تا کہ آپ ان آوازوں کو سن سکیں اس لیے آپ کو سننے کی صلاحیت دی گئی ایسے ہی جو اپنا وجود رکھتا ہے اسے دیکھنا آپ کے لیے لازم تھا تا کہ آپ اسے دیکھ سکیں اس لیے آپ کو دیکھنے کی صلاحیت دی گئی اور ایسے ہی جو سن اور دیکھ رہے ہیں اس کو صرف سننا اور دیکھنا ہی نہیں بلکہ اسے سمجھنا بھی آپ کے لیے لازم ہے اس لیے آپ کو اسے سمجھنے کی بھی صلاحیت دی گئی۔

اب جب آپ شکر کریں گے یعنی آپ کو یہ صلاحیتیں جس مقصد کے لیے دی گئیں اگر ان کا اسی مقصد کے لیے استعمال کریں گے جو کہ جو کچھ بھی سنائی اور دکھائی دے رہا ہے اسے سنیں دیکھیں اور سمجھیں گے تو آپ پر واضح ہو جائے گا کہ آسمانوں و زمین میں کوئی ایک ذرہ بھی ایسا نہیں ہے جو بغیر کسی مقصد کے وجود میں لایا گیا ہو اور پھر ہر مخلوق جس جس مقصد کے لیے خلق کی گئی اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے اسے اس کے مقام پر قائم کر دیا گیا جس سے نہ صرف یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ جو کچھ بھی اپنا وجود رکھتا ہے یہ ایک ہی وجود ہے بلکہ اس میں ہر لحاظ سے اور ہر سطح پر المیز ان یعنی انتہائی پیچیدہ ترین توازن قائم ہے اور یہ توازن اس وقت تک قائم رہے گا جب تک کہ ہر مخلوق اپنے اپنے مقام پر رہتے ہوئے اپنی اپنی ذمہ داری احسن طریقے سے پوری کرے گی اور اگر کسی ایک بھی مخلوق نے اپنی ذمہ داری کو پورا نہ کیا، اپنے مقام سے ہٹ گئی یا لاپرواہی کی تو اس سے میزان میں خسارہ ہوگا جس کے نتیجے میں بالآخر تباہیاں آئیں گی اور باقی مخلوقات بھی ان کا شکار ہوں گی جو کہ اس کی ذمہ دار نہیں ہوں گی۔

دوسری طرف اس وجود میں ایک اور بات سامنے آئے گی کہ یہ وجود ہر شئے کو اس کے مقام پر ہی رکھتا ہے جو بھی اپنے مقام سے ہٹے اسے برداشت نہیں کرتا بلکہ اس کا وجود مٹا دیتا ہے جس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ یہ وجود نہیں چاہتا کہ کوئی بھی اپنے مقام سے ہٹے کوئی بھی مخلوق اس مقصد کو پورا نہ کرے جس مقصد کو پورا کرنے کے لیے اسے وجود میں لایا گیا اس لیے اگر کوئی اس کے باوجود اس ذمہ داری کو پورا نہیں کرتا تو وجود اس سے اس کا حساب لے گا اور اس کی جزا دے گا۔

اب جب انسان خود اپنے ہی نفس میں یعنی اس بشری وجود میں غور کرتا ہے اور باقی انسانوں کو دیکھتا ہے تو اس پر واضح ہو جاتا ہے کہ اس کے اپنے سمیت کوئی ایک بھی انسان ایسا نہیں ہے جو اس مقصد کو پورا کر رہا ہو جس مقصد کو پورا کرنے کے لیے اسے وجود میں لایا گیا۔ مقصد کو پورا کرنا تو بہت بعد کی بات ہے کسی ایک کو

بھی نہیں علم کہ دنیا میں آنے کا مقصد ہے کیا۔ اب ظاہر ہے جب انسانوں کو اس مقصد کا علم ہی نہیں تو پھر یہ اس مقصد کو پورا کیسے کر پائیں گے؟ ممکن ہی نہیں اور پھر جب یہ اس مقصد کو پورا نہیں کریں گے تو ظاہر ہے المیز ان میں خسارہ ہوگا اور پھر بالآخر تباہیاں آئیں گی جانور انسان سمیت باقی بہت سی مخلوقات بھی ان تباہیوں کا شکار ہوں گے جس کا ذمہ دار انسان ہوگا۔ اب اگر کل کو یہ وجود یعنی اللہ حساب لیتا ہے یعنی اس بارے میں سوال کرتا ہے تو انسان کے پاس یہ عذر ہوگا کہ اے اللہ ہمیں کس مقصد کے لیے خلق کیا گیا ہمیں تو اس کا علم ہی نہ تھا اگر ہمیں علم ہوتا تو ہم ضرور اسے پورا کرتے اب جب ہمیں خلق تُو نے کیا اور ہمیں ایک تو خلق ہی بھولا ہوا کیا اور اگر تُو نے خلق کیا ہے تو چاہیے تھا کہ کم از کم ایک بار ہم پر وہ مقصد کھول کر واضح کر دیتا ہمیں ہر لحاظ سے کھول کھول کر وہ مقصد سمجھا دیتا تو ہم ضرور اس مقصد کو پورا کرتے لیکن جب تُو نے ہمیں خلق ہی بھولا ہوا کیا اور پھر اگر بھولا ہوا خلق کیا ہی تھا تو کم از کم ایک بار حق واضح کر دیتا وہ بھی نہیں کیا تو پھر ظاہر ہے ہم نے تو وہی کرنا تھا جو ہمیں سمجھ میں آنا تھا جو ہمارے سامنے آنا تھا جو ہمیں اچھا لگنا تھا جو ہماری چاہت تھی تو ہم نے وہی کیا اور پھر اس کے نتیجے میں فساد ہوا اب اس کے اصل ذمہ دار ہم نہیں بلکہ اصل ذمہ دار تُو ہے اگر تیری چاہت یہی تھی کہ ہم فساد نہ کرتے تو کم از کم ہم پر ایک بار حق واضح کر دیتا اور وہ تُو نے کیا ہی نہیں اس لیے آج ہم سے حساب کس بات کا؟

آپ سے سوال کرتے ہیں کہ کیا آپ چاہیں گے کہ آپ کے جسم کو کوئی نقصان پہنچائے؟ آپ کو کوئی تکلیف دے؟ آپ کیساتھ کوئی دشمنی کرے؟ تو آپ کا جواب ہوگا کہ نہیں بالکل نہیں، ہم ایسا کیوں چاہیں گے بالکل ایسے ہی جب آپ پر کھول کھول کر واضح کر دیا گیا کہ جو کچھ بھی آپ کو نظر آ رہا ہے یہ آپ کو ہر طرف اللہ ہی کا وجود نظر آ رہا ہے تو پھر اللہ کیوں چاہے گا کہ اسے نقصان پہنچایا جائے، اس کیساتھ دشمنی کی جائے؟ اللہ ہرگز ایسا نہیں چاہے گا اور پھر جب اللہ نے اس بشر کو خلق ہی انسان کیا یعنی خلق ہی بھولا ہوا کیا تو پھر اللہ کیوں نہیں اسے یاد دلائے گا جو اسے بھلا دیا گیا؟ پھر اللہ کیوں نہ اس پر دنیا میں آنے کا مقصد کھول کھول کر واضح کرے گا؟ ظاہر ہے اللہ ضرور یاد دلائے گا کہ تجھے کیا بھلا دیا گیا تھا اور پھر تیرا اس دنیا میں آنے کا مقصد کیا ہے یعنی تجھے وجود میں لائے جانے کا مقصد کیا ہے اور اس مقصد کو پورا کیسے کرنا ہے۔

انسان چونکہ بشر ہیں تو اللہ انہی میں سے ایک بشر کو عملی نمونہ بنا کر پیش کرتا ہے کہ یہ تھا تمہاری تخلیق کا مقصد۔ جس طرح اس بشر نے اس مقصد کو جانا پہچانا، اپنے آپ کو یاد کر لیا اور پھر اس مقصد کو پورا کیا اس سے حسن کچھ ہو ہی نہیں سکتا اس لیے تم نے بھی بالکل ایسے ہی کرنا ہے تم نے بھی بالکل ایسے ہی بننا ہے اس کے مطابق جس کے تم مکلّف ہو۔

رسول کیسے بعث ہوتا ہے: جب ہر طرف انسان ہوتے ہیں یعنی کوئی ایک بھی بشر ایسا نہیں ہوتا جس کو یہ علم ہو کہ وہ کون ہے اس کی حقیقت کیا ہے ہر کوئی اس بشری وجود کو ہی اپنی حقیقت سمجھ رہا ہوتا ہے ہر کوئی اسی بشری وجود کو ہی اپنا آپ قرار دیتے ہوئے اسی بشری وجود کی خواہشات کو پورا کرنے میں لگا ہوتا ہے یعنی جو اس بشری وجود کو اچھا لگتا ہے جو اس کی چاہت ہوتی ہے اسی کو پورا کرنے کے لیے ہر کوئی بھاگ دوڑ کر رہا ہوتا ہے کسی ایک کو بھی علم نہیں ہوتا کہ حق کیا ہے نور کی ایک کرن بھی نہیں ہوتی اب اگر ایسی صورت میں اللہ انسانوں پر حق واضح نہ کرے تو الٹا انسان کی طرف سے اللہ پر حجت ہو جائے گی کل کو اللہ انسان سے حساب نہیں لے سکے گا، اللہ پر حجت نہ رہے بلکہ انسان پر حجت ہو جائے اس مقصد کے لیے اللہ پر لازم ہوتا ہے کہ اللہ انسانوں پر حق واضح کرے یعنی انسانوں پر دنیا میں آنے کا مقصد کھول کھول کر واضح کرے اس طرح کھول کھول کر واضح کر دے کہ کل کو چاہ کر بھی کسی کے پاس بہانہ نہ ہو یوں جہاں بہت سے بچے پیدا ہو رہے ہوتے ہیں وہیں ایک بشر مرد اور عورت ایسے ہوتے ہیں جو اللہ کے عباد یعنی اللہ کے غلام ہوتے ہیں لیکن چونکہ ضلالٍ مبینٍ ہوتی ہیں انہیں بھی حق کا علم نہیں ہوتا لیکن اس کے باوجود چونکہ وہ ہر لحاظ سے مکمل طور پر اللہ کیساتھ مخلص ہوتے ہیں تو اللہ اپنے ان غلام مرد و عورت کے ذریعے ایک بچہ دنیا میں لاتا ہے جو کہ اللہ کا رسول ہوتا ہے۔

اب نہ تو بچے کے والدین کو ہی علم ہوتا ہے کہ ان کا بیٹا اللہ کا رسول ہے اور نہ ہی اس بچے کو اس بات کا علم ہوتا ہے اور نہ ہی انسانوں میں سے کسی کو بھی اس بات کا علم ہوتا ہے کہ یہ بچہ جو کہ فلاں کا بیٹا ہے یہ اللہ کا رسول ہے۔ ایک طرف معاشرے میں باقی والدین اپنی اولاد کو پروان چڑھا رہے ہوتے ہیں اپنی اولاد کی تربیت کر رہے ہوتے ہیں تو وہیں دوسری طرف اللہ کے عباد مرد و عورت اس بچے کو پروان چڑھاتے ہیں اس کی تربیت کرتے جو کہ درحقیقت ان والدین کی صورت میں اللہ ہی ہوتا ہے جو کہ اس بچے کی پرورش و تربیت کر رہا ہوتا ہے۔ اس بچے کی پیدائش سے پہلے اللہ یعنی فطرت ایسے حالات پیدا کر دیتی ہے کہ بچے

کے والدین طیب رزق کھاتے ہیں وہ اللہ پر یعنی فطرت پر ہی انحصار کرتے ہیں پھر جب طیب والدین اور طیب رزق سے بچہ وجود میں آتا ہے تو اللہ خود اس بچے کو پروان چڑھاتا ہے یعنی اس کے والدین کو ایسے حالات و واقعات کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ دنیا میں اس سے بہتر کسی بھی بچے کی تربیت نہیں ہو رہی ہوتی۔ یوں ایک وقت آتا ہے جب بچہ بڑا ہو جاتا ہے تو اس کا معاملہ باقی بچوں کے بالکل برعکس ہوتا ہے باقی بچوں کو ان کے والدین نے انہیں ایسے پروان چڑھایا ہوتا ہے اور ان کی تربیت کی ہوتی ہے کہ ان کی آزادی صلب کی جا چکی ہوتی ہے یعنی ان کے والدین جو خود ہوتے ہیں اپنی اولاد کو بھی بالکل ویسا ہی بنا دیتے ہیں جسے وہ خود حق سمجھ رہے ہوتے ہیں اپنے بچوں کو بھی اسی دائرے میں بند کر دیتے ہیں اور بچے بھی انہی دائروں کے قیدی بن کر رہ جاتے ہیں۔ اب جب وہ بچے جوان ہو جاتے ہیں تو ایک طرف یہ سب بچے ہوتے ہیں جو اسے ہی حق سمجھتے ہوئے اسی پر ڈٹ جاتے ہیں جس پر انہوں نے اپنے والدین کو پایا جس پر انہوں نے اپنے آباؤ اجداد کو پایا تو دوسری طرف وہ بچہ جو کل کو آگے چل کر دنیا پر واضح ہونا ہے کہ وہ اللہ کا رسول ہے اس کا معاملہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ایک آزاد بچہ ہوتا ہے اسے جو سننے دیکھنے اور سمجھنے کی صلاحیتیں دی گئی ان کا استعمال کرتا ہے وہ خود کو کسی بھی دائرے میں بند نہیں کرتا وہ جب اِدھر اُدھر سے سنتا اور دیکھتا ہے کہ ہر کوئی خود کو کہہ رہا ہے کہ وہی حق پر ہے اور باقی سب باطل پر ہیں تو وہ اس میں غور کرتا ہے کہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ سب کے سب ہی حق پر ہوں؟ کیونکہ دو جمع دو صرف اور صرف چار ہی ہوتا ہے اب اگر کوئی دو جمع دو پانچ کہہ رہا ہو، کوئی چھ کہہ رہا ہو، کوئی سات، کوئی آٹھ، کوئی تین یا چار کے علاوہ کچھ بھی تو ظاہر ہے وہ سارے کے سارے سچے تو نہیں ہو سکتے بلکہ ان میں سے کوئی ایک ہی سچا ہو سکتا ہے۔ اب یا تو ان میں سے کوئی ایک سچا ہے یا پھر کوئی بھی سچا نہیں یعنی اصل حقیقت کا کسی کو بھی علم نہیں۔ تو وہ بچہ خود اپنی ذات سے شروع کرتا ہے کہ میں اسے حق کہہ رہا ہوں جس پر میں نے اپنے آباؤ اجداد کو پایا، وہ اسے حق کہہ اور سمجھ رہا ہے جس پر اس نے اپنے آباؤ اجداد کو پایا، فلاں اسے حق کہہ اور سمجھ رہا ہے جس پر اس نے اپنے آباؤ اجداد کو پایا ایسے ہی ہر کوئی اسے ہی حق کہہ اور سمجھ رہا ہے جس پر انہوں نے اپنے اپنے آباؤ اجداد کو پایا۔ جب میں پیدا ہوا تو میں مکمل طور پر اپنے والدین کا محتاج تھا میں کچھ بھی بول نہیں سکتا تھا میں خود سے کھا نہیں سکتا تھا، پی نہیں سکتا تھا، پہن نہیں سکتا تھا یہاں تک کہ کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا تب میں مکمل طور پر اپنے والدین کا محتاج تھا پھر جیسے جیسے میں بڑا ہوتا گیا تو میں آہستہ آہستہ خود مختار ہوتا گیا یہاں تک کہ مکمل طور پر خود مختار ہو گیا۔ ایک وقت تھا جب میں ایک لفظ تک بھی نہیں بول سکتا تھا پھر ایک وقت آیا کہ مجھ میں کچھ بولنے کی صلاحیت آئی تو میں وہی بولتا تھا جو میرے والدین کہتے تھے مثلاً ماما، بابا وغیرہ پھر آہستہ آہستہ میں خود مختار ہوتا چلا گیا کہ الفاظ بولنے کے لیے والدین کا محتاج نہ رہا، ایسے ہی کھانے پینے، پہننے وغیرہ کو لے لیں پھر یہاں تک کہ نفع و نقصان کی سمجھ کے حوالے سے بھی میں باشعور ہو گیا۔ آج میں کھانے کے لیے کسی دوسرے کا محتاج نہیں ہوں وہی کھاتا ہوں جو میری چاہت یا میری مرضی ہوتی ہے، پہننے کے لیے بھی خود اپنے لیے لباس پسند کرتا ہوں آج میں وہ لباس نہیں پہنتا جو مجھے میرے والدین پہناتے تھے ایسے ہی باقی معاملات میں بھی میں آج اپنی مرضی کر رہا ہوں لیکن ایک شئے ایسی ہے کہ جس کے لیے میں آج بھی انہی کا محتاج بنا ہوا ہوں جسے انہوں نے کہا کہ یہ حق ہے میں آج سمجھنے کے باوجود حق و باطل میں فرق کرنے کی صلاحیت آ جانے کے باوجود اسی کو حق کہہ اور سمجھ رہا ہوں جس پر میں نے اپنے آباؤ اجداد کو پایا۔ جب میرے آباؤ اجداد نے میرے دماغ میں ڈالا کہ یہی حق ہے تب میں نا سمجھ تھا تب مجھ میں سمجھنے کی صلاحیت نہیں تھی یا اس حد تک نہیں تھی کہ میں حق و باطل کے درمیان فرق کر سکوں یا میں حق کو سمجھ سکوں اس لیے میں نے اپنے بڑوں کا محتاج ہونے کی وجہ سے بغیر سوچے سمجھے اسے حق مان لیا لیکن آج تو میں ویسا نہیں ہوں، آج تو مجھ میں سوچنے سمجھنے کی صلاحیت موجود ہے، آج تو میں خود حق و باطل میں فرق کر سکتا ہوں، آج جو بھی میرے سامنے آئے جو بھی میں سنوں اور دیکھوں تو اسے سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ہوں تو کیوں نہ ایک بار اس پر نظر ثانی کر لی جائے جس پر آباؤ اجداد کو پایا۔ رسول کے والدین کا معاملہ یہ ہوتا ہے کہ اندھوں کی طرح دین کے نام پر پوجا پاٹ نہیں کر رہے ہوتے بلکہ وہ انتہائی سیدھے سادے ہوتے ہیں، وہ دھوکے باز نہیں ہوتے، وہ کسی کو نقصان نہیں پہنچاتے، ان میں کوئی جلیبی کے بل نہیں ہوتے، وہ سچ بولنے والے اور سیدھے سادے شریف ہوتے ہیں، عزت دار ہوتے ہیں اور یہی وہ اپنی اولاد کی تربیت کرتے ہیں یہی سب وہ اپنی اولاد کو سکھاتے ہیں دوسری طرف دین کے نام پر جو گمراہیاں ہوتی ہیں ان میں وہ نہ تو خود ہی اتنے دھنسے ہوئے ہوتے ہیں اور نہ ہی وہ اپنی اولاد پر ان گمراہیوں کو زبردستی مسلط کرتے ہیں بلکہ وہ اس لحاظ سے اپنی اولاد پر کسی قسم کا کوئی دباؤ نہیں ڈالتے اس لیے وہ بچہ جس کے بارے میں آگے چل کر واضح ہونا ہے کہ وہ اللہ کا رسول ہے وہ کردار میں اعلی و ارفع ہوتا ہے، سچ بولنے والا، حق پر ڈٹنے والا، حق و سچ کا ساتھ دینے والا، مظلوم و دردمند کا احساس کرنے والا ایسی ہی ہر قسم کی صفات اس میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی ہیں وہ ایک معاشرتی رسوم و رواج سے باغی قسم کا بچہ ہوتا

ہے جو کسی کی بھی غلامی قبول نہیں کرتا وہ کسی کے خیالات ونظریات کو اپنے اوپر مسلط نہیں ہونے دیتا بلکہ وہ ایک آزاد بچہ ہوتا ہے اور وہ جو بھی کرتا ہے کچھ غلط نہیں کرتا حالانکہ ایسا نہیں کہ اسے غلط کرنے کا موقع نہیں ملتا بلکہ وہ اسی معاشرے میں موجود ہوتا ہے اسی معاشرے میں پل بڑھ رہا ہوتا ہے جہاں ہر طرف ہوتی ہی گمراہیاں ہیں یوں وہ بچہ جب بڑا ہو جاتا ہے نوجوان بن جاتا ہے تو غور وفکر کرتا ہے کہ ایسا تو ممکن ہی نہیں کہ ہر کوئی حق پر ہو ظاہر ہے یا تو کوئی ایک ہی حق پر ہو سکتا ہے یا پھر کسی ایک کو بھی حق کا علم نہیں کوئی بھی حق پر نہیں اور وہ سب سے پہلے اپنی ذات سے آغاز کرتا ہے جس پر اس نے اپنے آباؤ اجداد کو پایا کہ اس کے والدین کے علاوہ باقی خاندان کے لوگ جسے حق کہہ اور سمجھ رہے ہیں اس میں غور کرتا ہے تو آہستہ آہستہ اس پر واضح ہو جاتا ہے کہ وہ حق نہیں ہے بلکہ باطل ہے حق کیساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں یوں اس کے بعد وہ اس فرقے کی طرف بڑھتا ہے اس دائرے کی طرف بڑھتا ہے جو حق نظر آ رہا ہوتا ہے ایسے ہی ایک ایک کرتے کرتے وہ تمام فرقوں کو چھان مارتا ہے یہاں تک کہ اس پر واضح ہو جاتا ہے کہ یہ سب کے سب ہی گمراہ ہیں کسی ایک کو بھی حق کا علم نہیں۔ اب تک نہ صرف ایک مدت گزر چکی ہوتی ہے بلکہ آگے بڑھتے بڑھتے یہاں تک آنے تک حق کی طلب شدت اختیار کر چکی ہوتی ہے حق جاننے کے لیے وہ تڑپ رہا ہوتا ہے کہیں سے حق نظر نہیں آ رہا ہوتا تو بالآخر وہ نوجوان جسے اپنے خالق و مالک کے قرب کا ذریعہ سمجھتا ہے اس ذریعے کو پورے خلوص کیساتھ اختیار کرتے ہوئے ہدایت کے لیے اپنے ربّ سے گڑ گڑاتا ہے۔ مثلاً ہر رسول سب سے آخر پر جسے صوفی ازم کہا جاتا ہے یعنی مراقبہ کوئی نہ کوئی مراقبے کی ہی صورت ہوتی ہے کہ لمبے لمبے مراقبے کرتا ہے کہ اے میرے ربّ تُو نے مجھے خلق کیا اس لیے صرف اور صرف تجھے ہی علم ہے کہ تُو نے مجھے کیوں خلق کیا مجھ پر میرا مقصد کھول کر واضح کر، اے میرے ربّ میری حقیقت کیا ہے مجھ پر میری حقیقت واضح کر تیرے علاوہ کوئی میری راہنمائی نہیں کر سکتا یوں جب وہ پورے خلوص کیساتھ گڑ گڑاتا ہے تو کچھ مدت بعد ربّ اس کی راہنمائی کرنا شروع کر دیتا ہے یعنی اس پر حق کھلنا شروع ہو جاتا ہے اس کا رخ آسمانوں وزمین اور خود اپنے ہی نفس میں غور وفکر کی طرف ہو جاتا ہے یوں وہ دن بہ دن آگے بڑھتا چلا جاتا ہے الکتاب یعنی آسمانوں وزمین کو قرا کرتا چلا جاتا ہے پھر بالآخر ایک وقت آتا ہے کہ جہاں تک اس کی رسائی ہوتی ہے وہاں تک غور وفکر کر کے خود کو بے بس پاتا ہے یعنی وہ چاہتا ہے کہ وہ آگے بڑھے لیکن وہ خود کو آگے نہیں بڑھا پاتا جس کے لیے ایک بار پھر وہ اپنے ربّ کے سامنے گڑ گڑاتا ہے تب اس پر غور وفکر سے رزق کی اہمیت وحیثیت کھل کر واضح ہو جاتی ہے یوں وہ الصیام کرتا ہے یعنی وہ خود کو ضرورت سے زائد کھانے سے روکتا ہے اور اتنا ہی کھاتا ہے جتنی اس کی ضرورت ہے اور وہی کھاتا ہے جو طیب ہے ایسے ہی وہ خود کو ضرورت سے زائد بولنے سے روکتا ہے، ضرورت سے زائد کچھ بھی کرنے سے روکتا ہے یعنی الصیام کرتا ہے تو اکیس سے ستائیس دن کے اندر اندر اس میں تقویٰ آ جاتا ہے یعنی وہ بالکل ویسا ہی بن جاتا ہے۔

جیسے مشین میں جیسا پرزہ درکار ہوتا ہے بالکل ویسا پرزہ ہو تو مشین اسے قبول کر لیتی ہے جب ایک بار مشین قبول کر لے تو اس کے بعد پرزہ تمام تر فکروں سے آزاد ہو جاتا ہے پرزہ مشین بن جاتا ہے اس کے بعد مشین کی ذمہ داری ہے اسے چلانا اس کی راہنمائی کرنا سو مشین کرتی ہے ایسے ہی الصیام کرنے سے بشر بالکل فطرت پر آ جاتا ہے جس سے الکتاب یعنی آسمانوں وزمین یہ فطرت اس بشر کو قبول کر لیتی ہے اللہ اس بشر کو قبول کر لیتا ہے یوں وہ انسان نہیں رہتا بلکہ وہ خود کو یاد کر چکا ہوتا ہے اس کے سامنے اس کی اپنی ذات اللہ ہی سامنے آتا ہے اور وہ اللہ کا ہی ایک عضو بن چکا ہوتا ہے وہ اللہ ہی کا وجود بن چکا ہوتا ہے اس کا اپنا الگ سے کوئی وجود نہیں ہوتا اس کے بعد اللہ اپنے اس عبد کو یعنی اپنے وجود کے حصے کو اس مقصد کے لیے استعمال کرتا ہے جس مقصد کے لیے اسے وجود میں لایا گیا تو اللہ اپنے اس عبد بشر کے ذریعے انسانوں پر ان کی ہی زبان میں حق کھول کھول کر واضح کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں یعنی میں اللہ کا بھیجا ہوا ہوں میری زبان پر اللہ بول رہا ہے یہ اللہ ہی ہے جو تم سے کلام کر رہا ہے۔

اب جب انسان سنتے ہیں کہ یہ خود کو اللہ کا رسول کہہ رہا ہے تو وہ اس کیساتھ دشمنی کرتے ہیں اس کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ ان لوگوں نے رسول کے حوالے سے ایسے ایسے عقائد ونظریات گھڑ کر اخذ کر رکھے ہوتے ہیں کہ جب رسول سامنے آتا ہے تو وہ دیکھتے ہیں وہ ان کے عقائد ونظریات پر پورا نہیں اترتا تو وہ اس کا کفر کرتے ہیں اس کا کذب کرتے ہیں اسے قتل تک کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

رسول کی بعثت سے پہلے چونکہ لوگ ضلالٍ مبینٍ میں ہوتے ہیں یعنی ہر طرف ہر لحاظ سے سو فیصد کھلم کھلا گمراہیاں ہی ہوتی ہیں نور کی ایک کرن بھی نہیں ہوتی حق کا کسی کو بھی علم نہیں ہوتا اس وجہ سے لوگوں نے رسولوں کے بارے میں طرح طرح کے بے بنیاد و باطل عقائد ونظریات گھڑ رکھے ہوتے ہیں جن میں سب سے

پہلا عقیدہ ونظریہ تو یہ ہوتا ہے کہ ہر فرقے کا یہی دعویٰ ہوتا ہے کہ رسول انہی کے فرقے سے ہوگا اور آ کر ان کے دین کی تصدیق کرے گا ان کے فرقے کو ہی حق کہے گا ان کے فرقے کی تصدیق کرے گا کہ یہی دین حق ہے حالانکہ ایسا کیسے ہوسکتا ہے کہ رسول کسی خاص فرقے سے آئے اور پھر اس فرقے کی تائید و تصدیق کرے کیونکہ جب اللہ نے قدر میں یہ کر دیا یہ قانون بنا دیا کہ رسول صرف اور صرف تب ہی بعث کیا جائے گا جب ضلالٍ مبینٍ ہوں گی تو پھر ظاہر ہے رسول نہ تو کسی بھی فرقے سے ہوگا اور نہ ہی وہ کسی فرقے کی تائید وتصدیق کرے گا کسی بھی فرقے کی تائید وتصدیق تو بہت دور کی بات ہے وہ کسی ایک بھی عقیدے ونظریے کی تائید وتصدیق نہیں کرے گا بلکہ جو کچھ بھی اس سے پہلے دین کے نام پر موجود ہے یا کیا جا رہا ہے وہ اس سب کے سب کی جڑیں کاٹ کر رکھ دے گا یوں جب رسول ان کی اس خواہش کے ساتھ نہیں آتا ان کی اس خواہش کی تصدیق نہیں ہوتی تو وہ اس کا کفر کر دیتے ہیں اس کا کذب کرتے ہیں۔

پھر ان لوگوں نے رسول سے بہت کچھ دیو مالائی قسم کی کہانیاں منسوب کر رکھی ہوتی ہیں کہ وہ آ کر مردوں کو زندہ کرے گا جس کا مطلب وہ یہ لیتے ہیں کہ جو وفات شدگان ہیں گڑھوں میں مدفون ہیں انہیں گڑھوں سے نکال کر پہلے جیسا جیتا جاگتا کر دے گا، وہ ہاتھ سے جیسے ہی چھوئے گا تو بیماریاں چھومنتر کر کے غائب ہو جائیں گی، جو لوگ گھروں سے کھا کر آئیں گے وہ بُوجھ لیا کرے گا کہ تم کیا کھا کر آئے گوشت، دال، چاول یا کیا اور پھر وہ بھی بُوجھ لے گا کہ تم نے اپنے گھروں میں کیا کچھ ذخیرہ کر رکھا ہے یعنی کتنی گندم، کتنے چاول یا ایسے ہی کیا کیا کچھ ذخیرہ اندوزی کی ہوئی ہے، پھر اس کے پاس ایسے ہی طرح طرح کے بہت سے معجزات ہوں گے، وہ بغیر کھائے پیئے زندہ رہ سکتا ہے، اسے دھوپ نہیں لگتی، اس کا سایہ نہیں ہوتا، جب وہ چلے گا تو جدھر سے بھی گزرے گا تو پتھر، درخت، اور جانور بھی کلمہ پڑھیں گے وہ سب کے سب اس کی گواہی دیں گے کہ یہ اللہ کا رسول ہے، وہ پانی پر چل سکتا ہے، رسول آسمانوں سے نیچے اترے گا ایسے ہی بہت سی غیر معمولی دیومالائی کہانیاں رسول سے منسوب کر رکھی ہوتی ہیں حالانکہ ایسا کیسے ہوسکتا ہے کہ جو کچھ بھی وہ رسول سے منسوب کر رہے ہیں وہ سچ ہو کیوں کہ وہ لوگ تو ہیں ہی ضلالٍ مبینٍ میں۔ اور پھر جب رسول آتا ہے تو وہ دیکھتے ہیں کہ اس کے پاس ایسا کچھ بھی نہیں ہوتا جو کچھ ان لوگوں نے اس سے منسوب کر رکھا ہوتا ہے یعنی رسول ان کی خواہشات کیساتھ نہیں آتا جس وجہ سے وہ اس کا کفر کر دیتے ہیں اللہ کے رسول کا کذب کرتے ہیں۔

پھر کچھ رسول کا دروازہ ہی بند کر کے بیٹھے ہوتے ہیں تو جب ان کی اس خواہش کے برعکس رسول آ جاتا ہے تو اس کا کذب کرتے ہیں اس کیساتھ دشمنی کرتے ہیں۔

پھر چونکہ رسول صرف اور صرف تب ہی بعث کیا جاتا ہے جب لوگ ضلالٍ مبینٍ میں ہوتے ہیں تو ظاہر ہے رسول آ کر جب حق کھول کھول کر واضح کرے گا تو پہلے سے جو کچھ بھی دین کے نام پر موجود ہے اس کی بنیادیں ہی اکھڑ جائیں گی تو یوں لوگ نہیں چاہتے کہ ان کو ان کے آباؤاجداد کے دین سے ہٹایا جائے اور جب ان کی خواہشات کے برعکس رسول ان کے آباؤاجداد کے دین کے پرخچے اڑا کر رکھ دیتا ہے تو وہ لوگ دشمنی پر اتر آتے ہیں اس وقت جو ملاٹے ہوتے ہیں شیاطین مجرمین وہ عوام کو اس بنیاد پر رسول کے خلاف بھڑکاتے ہیں عوام کو مشتعل کر کے رسول کے خلاف محاذ کھولتے ہیں رسول کیساتھ دشمنی میں کسی بھی حد تک جانے سے گریز نہیں کرتے یہاں تک کہ قتل تک کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

کچھ جو کہ احساس کمتری کا شکار ہوتے ہیں وہ دوسری قوموں اور زبانوں کو خود سے افضل سمجھتے ہیں اس لیے وہ اسی کو اہمیت وحیثیت دیتے ہیں جو اس قوم اور زبان سے ہو جس سے وہ مرغوب ہوتے ہیں جو دوسری قوم اور دوسری زبان سے ہو بالخصوص جسے وہ خود سے افضل سمجھتے ہیں اور اگر ان کی اپنی قوم اور زبان سے آ جائے تو وہ اسے کوئی اہمیت وحیثیت نہیں دیتے یوں اس کا کذب کر دیتے ہیں یعنی رسول کا کذب کرنے کی یہی وجہ بنتی ہے کہ وہ ان کی خواہشات کے ساتھ نہیں آتا بلکہ ان کی خواہشات کے برعکس آتا ہے تو یہ لوگ رسول کا کذب کرتے ہیں جیسا کہ اس سب کا قرآن میں بھی جگہ جگہ ذکر کر دیا گیا مثلاً درج ذیل آیات میں آپ یہی سب خود اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں۔

كُلَّمَا جَآءَ هُمْ رَسُوْلٌ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ. المائدہ ۷۰

تمام کی تمام بار یعنی ہر بار یہی ہوا کہ جب جب بھی ان میں انہی سے رسول آیا تو نہیں آیا ان کی خواہشات کیساتھ جس وجہ سے ان لوگوں نے جن میں رسول بھیجا گیا رسولوں کے ایک گروہ کا کذب کرتے رہے جیسے آج ان میں انہی سے رسول آ گیا تو یہ کذب کر رہے ہیں اور ایک گروہ کو قتل کرتے رہے جیسے آج یہ رسول کو قتل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

یعنی جب جب بھی رسول آیا تو جس کیساتھ آیا وہ لوگوں کی خواہشات کیساتھ نہیں آیا جب وہ لوگوں کی خواہشات کے برعکس آیا جوان لوگوں نے خود اپنے تئیں بہت کچھ رسولوں سے منسوب کر کے گھڑ رکھا تھا تو ان لوگوں نے رسول کا کذب کیا یہ ہر رسول کیساتھ ہوا اور آج بھی یہ اللہ کے رسول احمد عیسیٰ کیساتھ ہو رہا ہے یہی بات سورۃ البقرۃ کی درج ذیل آیت میں بھی کہی گئی۔

اَفَکُلَّمَا جَآءَ کُمۡ رَسُوۡلٌۢ بِمَا لَا تَهۡوٰۤی اَنۡفُسُکُمُ اسۡتَکۡبَرۡتُمۡ فَفَرِیۡقًا کَذَّبۡتُمۡ وَ فَرِیۡقًا تَقۡتُلُوۡنَ. البقرۃ ۸۷

کیا ہوا؟ پس جتنے بھی رسول آئے تو جب جب بھی رسول آیا تو سب سے پہلی بات کہ رسول تم میں تمہی سے آیا اور جس کیساتھ آیا وہ تمہاری خواہشات کیساتھ نہیں آیا جو کچھ بھی تم لوگوں نے رسول کے بارے میں اپنے تئیں گھڑ رکھا تھا جس کی وجہ سے تم نے استکبار کیا یعنی ہم حق پر ہیں جو ہم کہتے ہیں وہی حق ہے جو ہم نے رسول کے بارے میں معیار گھڑ رکھا ہے وہی حق ہے اگر کوئی رسول ہونے کا دعویدار ہوا اور اس معیار پر پورا نہیں اترتا ان شرائط پر پورا نہیں اترتا جو ہم نے گھڑ رکھی ہیں تو ہم ایسے شخص کو بالکل بھی برداشت نہیں کریں گے وہ ہمارا دشمن ہے وہ ایک نیا دین لے آیا وہ ہمیں ہمارے آباؤ اجداد کے دین سے ہٹانا چاہتا ہے اس لیے ہم اس کی بات مان لیں یہ تو بہت دور کی بات ہے ہم تو اسے زندہ ہی نہیں چھوڑیں گے یوں تم لوگوں نے جو اللہ کے بھیجے ہوئے آتے رہے ان میں سے ایک گروہ کا کذب کیا اور ایک گروہ کو قتل کرتے رہے جیسے آج تم میں تمہی سے تمہاری خواہشات کے برعکس رسول آیا تو تم اس کا کذب کر رہے ہو اور اس کو قتل تک کرنے کی پوری کوشش میں ہو۔

وَلَقَدۡ جَآءَهُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡهُمۡ فَکَذَّبُوۡهُ. النحل ۱۱۳

وَلَقَدۡ اور تم کو یہ حق حاصل ہے کہ تم اپنی تحقیق کر لو تم اپنے گھوڑے دوڑا لو بالآخر تمہارے سامنے یہی بات آئے گی جو ہم کہہ رہے ہیں جو کہ قدر میں کر دیا گیا اس کے خلاف ہو ہی نہیں سکتا جَآءَهُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡهُمۡ آ گیا ان میں رسول انہی میں سے یعنی اللہ کا کہنا ہے کہ اللہ نے یہ قدر میں کر دیا کہ جب بھی رسول آئے گا تو وہ جن میں بھیجا جانا ہے انہی میں سے آئے گا اور ایسا اس لیے کہا کیوں کہ رسول کی بعثت سے قبل چونکہ ضلالٍ مبینٍ ہوتی ہیں یعنی ہر لحاظ سے سو فیصد کھلم کھلا گمراہیاں ہی ہوتیں ہیں کسی ایک کو بھی حق کا علم نہیں ہوتا تو لوگوں نے آنے والے رسول سے بہت کچھ منسوب کر کے گھڑ رکھا ہوتا ہے جیسے کہ آج آپ جانتے ہیں کہ اکثریت عیسیٰ کے آنے کا انتظار تو کر رہی ہے لیکن ان کا کہنا ہے کہ ایک تو وہ عیسیٰ ابن مریم آئے گا اور دوسرا وہ انہی میں سے نہیں آئے گا بلکہ وہی جو بنی اسرائیل میں بھیجا گیا تھا اسے زندہ آسمان پر چڑھا دیا گیا تھا اس لیے وہ آسمانوں سے ان میں زندہ اترے گا تو ان کے اس دعوے کا رد کرتے ہوئے اسے بالکل بے بنیاد و من گھڑت قرار دیتے ہوئے اس کے برعکس جو حق ہے وہ سامنے لا رکھا گیا کہ رسول کی بعثت کے لیے اللہ نے جو قدر میں کیا وہ یہ ہے کہ جن میں رسول بھیجا جاتا ہے اسی قوم سے بھیجا جاتا ہے اور وہ کہیں اور سے نہیں آتا نہ آسمانوں سے اترتا ہے یا اترے گا بلکہ وہ انہی میں سے آئے گا تو جب ہر بار کی طرح آج بھی اللہ نے جو قدر میں کر دیا جس کے خلاف ہو ہی نہیں سکتا اس کے مطابق ان میں انہی سے اللہ کا رسول احمد عیسیٰ آ گیا تو یہ کیا کر رہے ہیں؟ اور اس سے پہلے بھی ہر رسول کے بعث کیے جانے پر کیا کیا جاتا رہا وہ بھی آگے واضح کر دیا فَکَذَّبُوۡهُ پس یہ ان میں انہی سے ہمارے بھیجے ہوئے رسول کا کذب کر رہے ہیں اس کی دعوت کو تسلیم کرنے کی بجائے اسے اللہ کا رسول تسلیم کرنے کی بجائے یہی کہہ رہے ہیں کہ تم وہ عیسیٰ نہیں کیونکہ تم تو ہم ہی میں سے ہو وہ عیسیٰ ہم میں سے نہیں ہوگا اور نہ ہی ہم ہی سے آئے گا بلکہ وہ تو بنی اسرائیل سے ہوگا اور زندہ آسمانوں سے اترے گا اس لیے ہم تمہیں ہرگز اللہ کا رسول عیسیٰ تسلیم نہیں کرنے والے ہم تیری دعوت کو تسلیم نہیں کرنے والے بلکہ تُو کذاب ہے اور تیرے ساتھ وہی کریں گے جو ہم اس سے پہلے ایسے ہی ہر رسول اللہ کے دعویدار کے ساتھ کرتے آئے۔

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوۡمِهٖ لِیُبَیِّنَ لَهُمۡ فَیُضِلُّ اللّٰهُ مَنۡ یَّشَآءُ وَیَهۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ. ابراھیم ۴

رسول جب بعث کیا جاتا ہے تو اس سے پہلے ضلالٍ مبینٍ ہوتی ہیں اس لیے بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو کسی دوسری قوم اور زبان سے مرغوب ہوتے ہیں ایسے لوگ احساس کمتری کا شکار ہوتے ہیں وہ کسی دوسری قوم اور دوسری زبان کو خود سے افضل، اعلیٰ و ارفع سمجھتے اور قرار دیتے ہیں اس لیے ان کا رسول کے بارے میں یہی کہنا اور ماننا ہوتا ہے کہ رسول ان کی زبان میں نہیں آئے گا بلکہ وہ اسی زبان میں آئے گا جس سے وہ مرغوب ہیں اور انہیں لوگوں کو اس آیت میں

جواب دے دیا گیا وَمَا اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوۡمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمۡ اورنہیں بھیجا ہم نے رسولوں میں سے کوئی ایک بھی رسول مگر یعنی جتنے بھی رسول بھیجے ہر رسول جس قوم میں بھیجا گیا اسی کی زبان میں بھیجا گیا اس لیے کہ وہ ان کے لیے اللہ کی آیات کو ہر لحاظ سے ان پر کھول کھول کر واضح کر دیا وراس سے پہلے وہ جو کر رہے ہیں ان کو ہر لحاظ سے واضح کر دے کہ وہ لوگ حق کے نام پر کیا کر رہے ہیں اب ظاہر ہے جب ہمارا یہ قانون ہے تو پھر آج ہم کیوں کسی دوسری زبان میں رسول بھیجیں گے؟ نہیں بلکہ اگر تم رسول کا انتظار کر رہے ہو اور رات دن کہہ رہے ہو کہ اے اللہ جس کا وعدہ کیا تھا اسے بھیج دے تو پھر ظاہر ہے اسے تمہاری زبان میں ہی بھیجا جائے گا تا کہ وہ حق ہر لحاظ سے کھول کھول کر رکھ دے، تمہیں ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کر دے فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنۡ يَّشَآءُ وَيَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ پس گمراہ کر رہا ہے اللہ جو اس کا قانون ہے اور ہدایت دے رہا ہے جو اس کا قانون ہے یعنی ظاہر ہے کوئی بھی شخص تب ہی ہدایت پا سکتا ہے جب اس پر ہر بات ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کر دی جائے تا کہ وہ بات کو آسانی سے اور مکمل طور پر سمجھ لے جس کے لیے اسے اسی کی زبان میں ہر لحاظ سے کھول کھول کر بتانا پڑے گا تب ہی وہ ہدایت پا سکتا ہے اب اگر کوئی غیر زبان سے راہنمائی کا طلبگار رہتا ہے یا ہدایت کے لیے اپنی مادری زبان کو ترک کر کے کسی ایسی زبان کی طرف جاتا ہے جو اس کی زبان ہے ہی نہیں تو پھر وہ کسی بھی بات کو کس طرح کھل کر سمجھ سکتا ہے؟ نہ ہی اسے بات صحیح سے سمجھ آئے گی اور نہ ہی وہ ہدایت پائے گا بلکہ گمراہی اس کا مقدر ہے اس لیے اب اگر تم ہمارے اس رسول احمد عیسیٰ کا کفر کرتے ہو اس بنیاد پر کہ وہ تمہاری زبان میں آیا ہے جو تم پر حق ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کر رہا ہے تو پھر جان لو گمراہی تمہارا مقدر ہے یوں جب ایسے احساس کمتری کا شکار لوگوں میں انہی کی زبان میں رسول آتا ہے جو کہ ان کی خواہشات کے برعکس ہوتا ہے تو رسول کا کذب کرتے ہیں جیسے آج اللہ کے رسول احمد عیسیٰ کا یعنی میرا کذب کر رہے ہیں۔

وَمَآ اَرۡسَلۡنَا قَبۡلَكَ مِنَ الۡمُرۡسَلِيۡنَ اِلَّاۤ اِنَّهُمۡ لَيَاۡكُلُوۡنَ الطَّعَامَ وَيَمۡشُوۡنَ فِى الۡاَسۡوَاقِ. الفرقان ۲۰

بہت سے لوگوں نے رسول سے منسوب کر کے رسول کے بارے میں خود اپنے تئیں جو گھڑ رکھا ہوتا ہے اس میں سے یہ بھی ہوتا ہے کہ رسول بغیر کھائے پیئے زندہ رہ سکتا ہے، رسول تو بازاروں میں نہیں جاتا یعنی خرید و فروخت نہیں کرتا جیسے کہ وہ اس دنیا کا ہے ہی نہیں وغیرہ تو ایسے لوگوں کو بھی اس آیت کی صورت میں جواب دے دیا گیا آج جب اللہ نے اپنا رسول بعث کر دیا اور یہ لوگ رسول کے بارے میں ایسے بہت کچھ کہہ رہے ہیں کہ رسول تو بغیر کھائے پیئے بھی زندہ رہ سکتا ہے رسول تو بازاروں میں نہیں چلتا پھرتا وہ بازاروں میں عوامی جگہوں پر نہیں جاتا کیونکہ بازار ایسی جگہیں ہیں کہ جہاں کوئی دین دار شخص نہیں جا سکتا وغیرہ وغیرہ لیکن یہ کیسا رسول ہے جو کھانا بھی کھاتا ہے اور بازاروں میں بھی پھرتا ہے تو ان کے جواب میں اللہ اپنے رسول کو کہہ رہا ہے وَمَآ اَرۡسَلۡنَا قَبۡلَكَ مِنَ الۡمُرۡسَلِيۡنَ اِلَّا اور نہیں بھیجا ہم نے تجھ سے پہلے رسولوں میں سے کوئی ایک بھی رسول مگر یعنی تجھ سے پہلے جو بھی رسول بھیجا کوئی ایک بھی رسول ایسا نہیں تھا کہ وہ کھانا نہیں کھاتا تھا یا بازاروں میں نہیں چلتا پھرتا تھا اِنَّهُمۡ لَيَاۡكُلُوۡنَ الطَّعَامَ وَيَمۡشُوۡنَ فِى الۡاَسۡوَاقِ اس میں کچھ شک نہیں تجھ سے پہلے جتنے بھی رسول بھیجے ہر رسول کو ہم نے ایسا بنایا کہ وہ کھانا کھاتا تھا جیسے تُو کھانا کھاتا ہے اور ایسے ہی ہر رسول بازاروں میں چلتا پھرتا تھا جیسے تُو بازاروں میں چلتا پھرتا ہے۔ یوں جب اللہ کا رسول ان لوگوں کی خواہشات کے برعکس آتا ہے تو یہ لوگ اللہ کے رسول کا کذب کر دیتے ہیں یہ چاہتے ہیں کہ رسول کوئی دیومالائی شخصیت ہو جو کہ نہیں ہوتا تو یہ لوگ کفر کرتے ہیں، کذب کرتے ہیں یہاں تک کہ استکبار کرتے ہیں۔

کوئی کہتا ہے کہ رسول کے بیوی بچے نہیں ہوتے یا رسول ہونے کے لیے بیوی بچوں کا ہونا لازم نہیں ہے، فلاں رسول کی ابھی شادی نہیں ہوئی تھی، فلاں رسول کے بچے نہیں تھے وغیرہ جیسے کہ آج خود کو مسلمان کہلوانے والے عیسیٰ ابن مریم کے بارے میں کہتے ہیں۔

وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا رُسُلًا مِّنۡ قَبۡلِكَ وَجَعَلۡنَا لَهُمۡ اَزۡوَاجًا وَّذُرِّيَّةً. الرعد ۳۸

بہت سے لوگوں کا عملاً یہ کہنا ہوتا ہے کہ رسول کا شادی شدہ ہونا اور اس کے بچے ہونا لازم نہیں مثلاً آپ دیکھتے ہیں کہ وہ جو خود کو مسلمان کہلواتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ بنی اسرائیل میں جب عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا گیا تو عیسیٰ ابن مریم نہ تو شادی شدہ تھے اور نہ ہی ان کے بچے تھے اور جب وہ دوبارہ آسمانوں سے اتریں گے تو آ کر شادی کریں گے اور ان کے بچے بھی ہوں گے اس کے علاوہ بہت سے ایسے بھی ہیں جو سمجھتے ہیں کہ رسول کے بیوی بچے نہیں ہو سکتے ایسا اس لیے کہتے ہیں کہ ان لوگوں نے رسولوں کے حوالے سے دیومالائی کہانیاں گھڑ کر رسولوں کا دماغوں میں بت بنا رکھا ہوتا ہے لیکن ایسے تمام کے تمام لوگوں کو اس آیت کی صورت میں جواب دے دیا گیا۔ آج جب اللہ نے اپنا رسول احمد عیسیٰ بعث کر دیا ان میں انہی سے تو آگے سے یہ لوگ اللہ کے رسول احمد عیسیٰ کو کہہ رہے

ہیں جوخود کو مسلمان کہلوانے والے ہیں کہ تُو اللہ کا رسول عیسیٰ نہیں ہے کیونکہ عیسیٰ ابن مریم نے واپس آنا ہے وہ زندہ آسمانوں پر چلے گئے تھے اوران کے واپس آنے کی جہاں اور بھی وجوہات ہیں تو وہیں ان میں سے ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ جب واپس آئیں گے تو آ کر شادی کریں گے اور پھران کے بچے بھی ہوں گے کیونکہ جب انہیں بنی اسرائیل کی طرف بھیجا گیا تھا تب انہوں نے شادی نہیں کی تھی ان کے بچے نہیں تھے تو آج اللہ ان کے جواب میں اپنے رسول کو کہہ رہا ہے کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں ان لوگوں کے پاس علم نہیں یہ لوگ ظن کی اتباع کررہے ہیں یعنی جوان لوگوں نے اپنے آباؤاجداد سے سنا بغیر اس کے بارے میں علم حاصل کیے ہی بغیر اسے سمجھے ہی سچ مان رہے ہیں وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا رُسُلًا مِّنۡ قَبۡلِکَ وَجَعَلۡنَا لَهُمۡ اَزۡوَاجًا وَّذُرِّيَّةً اور جو کہ طے شدہ ہے جو قدر میں کر دیا گیا جس کے خلاف ہو ہی نہیں سکتا اور جو ہو کر رہے گا جسے ہونے سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی وہ یہ ہے کہ تجھ سے پہلے ہم نے جتنے بھی رسول بھیجے ہر رسول کو کر دیا ہم نے بیوی بچوں والا یعنی اللہ نے یہ قدر میں کر دیا کہ جو بھی رسول آئے گا اس کا شادی شدہ اور بچوں والا ہونا لازم ہے اگر کوئی کہتا ہے کہ وہ رسول ہے لیکن وہ بیوی بچوں والا نہیں ہے تو پھر وہ رسول ہو ہی نہیں سکتا جس سے ان لوگوں کا جھوٹ واضح ہو جاتا ہے جو یہ عیسیٰ ابن مریم سے منسوب کررہے ہیں عیسیٰ ابن مریم کی نہ صرف بیوی تھی بلکہ عیسیٰ ابن مریم کے تین بچے بھی تھے ان میں سے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔

قَالُوۡۤا اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُنَا۔ ابراھیم ۱۰

جب بھی اللہ کا رسول آتا ہے جیسے کہ آج اللہ نے ان میں انہی میں سے اپنا رسول بعث کر دیا تو آگے سے جواب دے رہے ہیں جو یہ ہمیشہ آگے سے یہی کہتے آئے ہیں قَالُوۡۤا کہہ رہے ہیں اِنۡ اَنۡتُمۡ نہیں ہے تُو اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُنَا مگر بشر ہے مثل ہماری یعنی رسول کی بعثت سے قبل ان لوگوں نے چونکہ رسول کے بارے میں بہت کچھ گھڑ رکھا ہوتا ہے کہ رسول کے پاس معجزات ہوتے ہیں وہ پانی پر چلتا ہے، آسمانوں پر چڑھ جاتا ہے، بھوکا پیاسا رہ سکتا ہے، اس کا سایہ نہیں ہوتا، اس پر دھوپ اثر نہیں کرتی، اس پر موسم اثر نہیں کرتے، وہ ہاتھ کے اشارے سے چاند کے دوٹکڑے کر دیتا ہے، وہ پانی کے پیالے میں ہاتھ ڈالے تو سینکڑوں لوگ اور جانور خوب سیر ہو کر پانی پی لیں پانی پھر بھی ختم نہیں ہوتا کیوں کہ اس کی انگلیوں سے پانی کے چشمے پھوٹ پڑتے ہیں، وہ غائب ہو جاتا ہے، وہ بیماروں کو چھوئے تو چھومنتر کر کے بیماریاں غائب ہو جاتی ہیں، وہ مادرزاد اندھوں کی آنکھوں پر اپنا ہاتھ پھیرے تو چھومنتر کر کے آنکھیں آجاتی ہیں، وہ انہیں جو گڑھوں میں مدفون پڑے ہوتے ہیں انہیں نکال کر پہلے جیسا جیتا جاگتا کر دیتا ہے، وہ سامنے دیکھنے کے ساتھ ساتھ اپنی کمر کے پیچھے بھی ایسے ہی دیکھتا ہے جیسے کہ ہم سامنے دیکھتے ہیں، وہ مٹی سے جانوروں اور پرندوں کے بت بنا کر ان میں پھونک مارے تو ان میں جان آجاتی ہے، وہ بادلوں کو اشارہ کرے تو بارش برسنا شروع ہو جاتی ہے، وہ سورج کو جدھر چلنے کا حکم دے سورج ادھر ہی چل پڑتا ہے، وہ جہاں سے گزرتا ہے پتھر، درخت، جانور اور پرندے اونچی آواز میں گواہی دیتے ہیں کہ یہ اللہ کا رسول ہے، وہ درخت کو اشارہ کرے تو درخت زمین کو چیرتا ہوا دوڑتا ہوا آتا ہے، اس کے پاخانے و پیشاب میں بھی شفاء ہوتی ہے، اس کا پسینہ بھی کئی بیماریوں کے لیے شفا بخش اور خوشبودار ہوتا ہے کہ جسے بطور عطر استعمال کیا جا سکتا ہے، وہ لکڑی کی لاٹھی کو زمین پر پھینکے تو وہ سانپ بن جاتی ہے، اس کے لیے چٹانوں سے اونٹنی نکل آتی ہے جو اس کا معجزہ ہوتا ہے ایسے ہی اس کے پاس بہت سے معجزات ہوتے ہیں لیکن جب رسول آتا ہے تو ان کے ان تمام تر عقائد و نظریات کے بالکل برعکس ہوتا ہے یہ لوگ دیکھتے ہیں کہ اس کے پاس تو کوئی ایک بھی معجزہ نہیں ہے، یہ ہماری طرح کھانے پینے کا محتاج ہے، یہ ہماری ہی طرح پیدا ہوا، ہمارے درمیان پلا بڑھا، یہ کھاتا پیتا ہے کھائے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا، اس پر تو ہماری طرح دھوپ بھی اثر انداز ہوتی ہے، اسے ہماری طرح گرمی اور سردی بھی لگتی ہے، یہ ہماری ہی طرح ہے یہ کوئی مردوں کو زندہ کرنے کے نام پر وفات شدگان کو پہلے جیسا جیتا جاگتا نہیں کر سکتا، یہ ہماری طرح ہے کہ اس کے چھونے سے بیماری غائب نہیں ہوتی، آنکھیں واپس نہیں آتیں، یہ ہماری طرح پانی پر بھی نہیں چل سکتا، یہ ہماری طرح ہواؤں میں بھی نہیں اڑ سکتا، یہ ہماری طرح آسمانوں پر چڑھ نہیں سکتا اگر چڑھنا بھی ہو تو ہماری ہی طرح مشینوں یعنی جہازوں کا محتاج ہے، یہ جب کہیں سے بھی گزرتا ہے تو کچھ غیر معمولی نہیں ہوتا کہ کوئی درخت اس کی گواہی دے کوئی پتھر بولے کوئی پرندے اس کیساتھ باتیں کریں گویا کہ ہم میں سے ہی کوئی گزر رہا ہے، یہ ہماری ہی طرح دیکھتا ہے اس کا ۳۶۰ ڈگری دیکھنے کا زاویہ بھی نہیں ہے یعنی اس کے پاس کسی بھی قسم کا کوئی معجزہ نہیں یہ بشر ہے مثل ہماری جیسے ہم ہیں یہ بھی بالکل ایسا ہی ایک بشر ہے جیسے کہ آج مجھے اللہ کے رسول احمد عیسیٰ کو کہا جا رہا ہے۔

یوں جب رسول اس کیساتھ نہیں آتا جو ان کی خواہشات ہوتی ہیں ان کی خواہشات کے برعکس آتا ہے تو اس کا کذب کرتے ہیں اسے قتل کرنے کی کوشش کرتے

ہیں جیسا کہ درج ذیل آیات میں پہلے ہی واضح کر دیا گیا۔

كُلَّمَا جَآءَ هُمْ رَسُوْلٌ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ. المائدہ ٧٠

اَفَكُلَّمَا جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ وَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ. البقرة ٨٧

اب ظاہر ہے رسول ان کی خواہشات کے مطابق تھوڑا ہی آئے گا؟ اللہ نے رسول کا بعث کیا جانا قدر میں کیا ہی تب ہے جب ضلالٍ مبینٍ میں ہوں گے یعنی ہر لحاظ سے سو فیصد گمراہیوں میں نور کی ایک کرن بھی نہیں ہو گی تب اللہ رسول بعث کرتا ہے اب جب اللہ تب رسول بعث کرتا ہے جب ضلالٍ مبینٍ میں ڈوبے ہوئے ہوں تو ظاہر ہے جو کچھ بھی ان لوگوں نے گھڑ رکھا ہوتا ہے وہ حق نہیں ہوتا بلکہ وہ سب کا سب ان لوگوں نے خود اپنے تئیں گھڑ رکھا ہوتا ہے جس کا حق کیساتھ کوئی تعلق نہیں ہوتا بلکہ سو فیصد گمراہیاں ہوتی ہیں جہالت ہوتی ہے بے بنیاد و باطل ہوتا ہے اس میں سے ایک رائی برابر بھی حق نہیں ہوتا۔ اور دوسری بات رسول ان کی خواہشات کے مطابق معجزات کیساتھ کیوں بھیجا جائے گا؟ کیا رسول کوئی بت ہوتا ہے؟ یا پھر رسول بھیجنے کا مقصد تو یہ ہے کہ انسان جب ضلالٍ مبینٍ میں ہوں تو ان پر احسان عظیم کیا جائے کہ ان پر حق ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کر دیا جائے ان کی راہنمائی کی جائے کہ وہ دنیا و آخرت میں کامیابی کا سودا کر لیں خسارے سے بچ جائیں؟ تو یہ بات پہلے ہی واضح کی جا چکی یہ رسول کا بعث کیا جانا تو انسانوں پر اللہ کا احسان عظیم ہوتا ہے اور رسول کی بعثت کا مقصد صرف اور صرف یہی ہوتا ہے کہ ان پر حق ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کر دیا جائے اس لیے رسول کو البیّنات کیساتھ بھیجا جاتا ہے یعنی رسول آ کر حق کھول کھول کر واضح کر دیتا ہے رسول کا کام اور رسول کا مقصد صرف اور صرف یہ ہوتا ہے کہ سب کچھ کھول کھول کر واضح کر دے کوئی مانتا ہے تو اس کا اپنا ہی فائدہ ہے اور اگر کوئی نہیں مانتا تو اس کا اپنا ہی نقصان ہے اس سے رسول کو کوئی فرق نہیں پڑتا، رسول کا کام یہ نہیں ہوتا کہ اس نے لوگوں کو منوا کر ہی چھوڑنا ہے کہ لوگ اگر کوئی مطالبہ کریں اور ان کا مطالبہ پورا ہونے کی صورت میں وہ مان جائیں گے تو رسول ان کا مطالبہ پورا کرنا شروع کر دے بلکہ رسول کے ذمے صرف اور صرف کھول کھول کر پہنچا دینا ہوتا اس کے علاوہ کچھ نہیں جس وجہ سے رسول کو البیّنات کیساتھ بھیجا جاتا ہے نہ کہ معجزات کیساتھ جیسا کہ درج ذیل آیات میں آپ خود اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں۔

وَلَقَدْ جَآءَ تْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ. المائدہ ٣٢

اور تم کو حق حاصل ہے کہ تم اپنی تحقیق کروا پنے گھوڑے دوڑا لو بلکہ تمہیں اگر سننے کے لیے کان دیکھنے کے لیے آنکھیں اور جو سن اور دیکھ رہے ہو اسے سمجھنے کی صلاحیت دی تو اسی لیے دی کہ جو سنائی اور دکھائی دے رہا ہے اسے سمجھو تو جو ہم کہہ رہے ہیں اسے سنو اور سمجھو اور ہمارے مقابلے پر جو بھی حق کا دعویدار ہے ہر کسی کی بات کو سنو اور سمجھو بالآخر تمہارے سامنے یہی آئے گا جو ہم کہہ رہے ہیں جو کہ طے شدہ ہے یعنی جو قدر میں کر دیا گیا آئے ان میں انہی میں سے رسول البیّنات کیساتھ یعنی جب بھی ضلالٍ مبینٍ تھیں اور رسول کی بعثت کا وقت تھا تب تب جو لوگ موجود تھے ان میں انہی سے رسول آئے اور جو بھی رسول آیا تو وہ معجزات کیساتھ نہیں بلکہ البیّنات کیساتھ آیا اس نے آ کر معجزات نہیں دکھائے بلکہ حق ہر لحاظ سے اور ہر پہلو کھول کھول کر واضح کر دیا۔ آپ نے خود دیکھا ان لوگوں کا کہنا ہے کہ رسول معجزات کیساتھ آتے ہیں معجزات جمع ہے اور اس کا واحد معجزہ ہے جس کے معنی ہیں وہ جو عاجز کر دے یعنی آپ خواہ کتنی ہی کوشش کیوں نہ کر لیں آپ کی عقل میں آئے ہی نہ آپ اسے سمجھنے سے عاجز آ جائیں اور معجزات ضد ہے بیّنات کی جو کہ جمع ہے اور اس کا واحد بیّن ہے جس کا معنی ہے بات، شیئے یا ذات کا اس قدر کھلم کھلا واضح ہونا کہ اس کا کوئی ایک بھی پہلو پوشیدہ نہ ہو کم سے کم عقل والے کی بھی عقل میں با آسانی آ جائے۔ ان کا کہنا ہے کہ رسول معجزات کیساتھ آتے ہیں لیکن اللہ نے آپ پر کھول کھول کر واضح کر دیا کہ رسول معجزات کیساتھ نہیں بلکہ البیّنات کیساتھ آتے ہیں۔ مثلاً اکثریت کا دعویٰ ہے کہ عیسیٰ ابن مریم کو معجزات کیساتھ بھیجا گیا عیسیٰ ابن مریم کو معجزات دیئے گئے تو دیکھیں اس کا بھی اللہ نے قرآن میں کس طرح کھول کر رد کر دیا یعنی اللہ نے آج اپنے ایک رسول کے ذریعے کلام کرتے ہوئے حق کھول کر واضح کر دیا جس کی تاریخ آج سے چودہ صدیاں قبل ہی قرآن میں درج ذیل آیت کی صورت میں اتار دی تھی

وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ. البقرة ٨٧

اور کیا دیا تھا ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو؟ دی تھیں ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو البیّنات یعنی عیسیٰ ابن مریم نے آ کر حق کھول کھول کر واضح کر دیا آیات کو کھول کھول کر واضح کر دیا۔

پھر ایسے ہی ان لوگوں کا دعویٰ ہے کہ موسیٰ کو معجزات دیئے گئے اور پھر دیکھیں کہ اس بارے میں بھی اللہ نے اپنے رسول کے ذریعے آج کس طرح حق کھول کھول کر واضح کر دیا کہ آج سے چودہ صدیاں قبل درج ذیل آیات کی صورت میں آج کی تاریخ اتار دی تھی۔

وَلَقَدۡ جَآءَكُمۡ مُّوۡسٰى بِالۡبَيِّنٰتِ. البقرۃ ۹۲

اور تم کو حق حاصل ہے کہ تم اپنی تحقیق کروا پنے گھوڑے دوڑا لو بالآخر تمہارے سامنے یہی آئے گا جو کہ طے شدہ ہے یعنی جو قدر میں کر دیا گیا جس کے خلاف ہونا ناممکن ہے اور وہی ہوا جو قدر میں کر دیا گیا آیا تم میں تمہی سے موسیٰ البیّنات کیساتھ یعنی موسیٰ نے آ کر حق کھول کھول کر واضح کر دیا آیات کو کھول کھول کر واضح کر دیا نہ کہ موسیٰ اس کیساتھ آیا جو تم کہہ رہے ہو یعنی موسیٰ معجزات کیساتھ نہیں آیا بلکہ موسیٰ معجزات کی ضد البیّنات کیساتھ آیا۔

وَلَقَدۡ جَآءَهُمۡ مُّوۡسٰى بِالۡبَيِّنٰتِ. العنکبوت ۳۹

اور تم کو حق حاصل ہے کہ تم اپنی تحقیق کروا پنے گھوڑے دوڑا لو بالآخر تمہارے سامنے یہی آئے گا جو کہ طے شدہ ہے یعنی جو قدر میں کر دیا گیا جس کیخلاف ہو ہی نہیں سکتا اور وہی ہوا جو کہ قدر میں کر دیا گیا آیا ان میں انہی سے موسیٰ ساتھ البیّنات کے یعنی موسیٰ نے آ کر آیات کو کھول کھول کر واضح کر دیا حق کھول کھول کر واضح کر دیا نہ کہ موسیٰ نے آ کر معجزے دکھائے۔

آپ نے دیکھا کہ موسیٰ وعیسیٰ کے بارے میں دعویٰ کیا جاتا رہا کہ اللہ نے انہیں معجزات کیساتھ بھیجا لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ یہ لوگ آج تک اللہ اور اس کے رسولوں پر بہتان عظیم باندھتے آئے اللہ نے جو قدر میں کیا ہی نہیں وہ ہو کیسے سکتا ہے؟ اور اللہ نے جو قدر میں کر دیا اس کے خلاف کیسے ہو سکتا ہے؟ جب اللہ نے ارسلنا رسلنا بالبیّنات قدر میں کیا تو اس کیخلاف رسول آ ہی نہیں سکتا اور اگر کوئی ایسا دعویٰ کرتا ہے کہ اس کے پاس معجزات ہیں تو وہ اللہ کا رسول ہو ہی نہیں سکتا بلکہ وہ کذاب ہوگا جو کہ لوگوں کی خواہشات کے ساتھ آئے لوگوں کی خواہشات کے مطابق آئے۔

پھر اسی طرح ان لوگوں کا دعویٰ ہے کہ صالح کو بطور معجزہ اونٹنی دی گئی اب ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ جب اللہ نے نہ صرف رسولوں کا بالبیّنات بھیجا جانا قدر میں کر دیا ہوا اور پھر اللہ یہ بھی کہہ رہا ہے کہ جتنے بھی رسول آئے وہ البیّنات کیساتھ آئے تو ان میں سے صالح معجزات کیساتھ آیا ہو؟ ایسا ممکن ہی نہیں اور نہ ہی اللہ نے صالح کو کوئی اونٹنی بطور معجزہ دی بلکہ جسے ان لوگوں نے اونٹنی بنا دیا اس کی حقیقت کیا ہے آپ پر کھول کھول کر واضح کر دیں گے کہ کسی اونٹنی کا ذکر کیا ہی نہیں گیا بلکہ وہ تو آج کی تاریخ ہے جو کہ مثلوں سے اتاری گئی تھی اور جس کا ترجمہ ومعنی ان لوگوں نے اونٹنی کر دیا وہ تو یورینیم کا ذکر کیا جا رہا ہے جس سے نیوکلیئر بم بنتا ہے۔

اور پھر دیکھیں صالح کے بارے میں بھی بالکل کھول کر واضح کر دیا گیا کہ صالح کو بھی البیّنات کیساتھ ہی بھیجا گیا تھا اور صالح کے ساتھ ساتھ اس سے پہلے جتنے بھی رسول بھیجے گئے ان سب کے بارے میں یہی کہا گیا کہ سب کے سب کو البیّنات کیساتھ بھیجا گیا جیسا کہ آپ درج ذیل آیات میں دیکھ سکتے ہیں۔

تِلۡكَ الۡقُرٰى نَقُصُّ عَلَيۡكَ مِنۡ اَنۡۢبَآئِهَا وَلَقَدۡ جَآءَتۡهُمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوۡا لِيُؤۡمِنُوۡا بِمَا كَذَّبُوۡا مِنۡ قَبۡلُ كَذٰلِكَ يَطۡبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوۡبِ الۡكٰفِرِيۡنَ. الاعراف ۱۰۱

اللہ آج اپنے رسول کے ذریعے جب حق کھول کھول کر واضح کر رہا ہے تو اللہ اپنے رسول کو کہہ رہا ہے کہ جیسے یہ جو آج غیر فطرتی جگہیں ہیں جہاں فطرت میں چھیڑ چھاڑ کی جا رہی ہے جہاں فطرت کو بدل دیا گیا جیسا کہ جدید شہر وغیرہ ہیں یہ وہ غیر فطرتی جگہیں ہیں شہر ہیں جنہیں ہلاک کر دیا گیا ان کے بارے میں تجھ پر وہ علم بیان کیا جا رہا ہے جو اس سے پہلے اللہ کے علاوہ کسی کے پاس نہیں تھا جو صرف اور صرف اللہ ہی کے پاس تھا اب ان میں قوم نوح کا بھی ذکر ہے، قوم عاد کا، قوم ثمود کا جن کے آخرین میں صالح کو بعث کیا گیا، قوم مدین یعنی قوم شعیب کا بھی ذکر ہے، قوم لوط، اور آل فرعون وغیرہ کا اور ان کے بارے میں اب آگے کہا جا رہا ہے وَلَقَدۡ جَآءَتۡهُمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ اور تم کو یہ حق حاصل ہے کہ تم اپنی تحقیق کر لو اپنے گھوڑے دوڑا لو بالآخر تمہارے سامنے یہی آئے گا جو کہ تم پر کھول کھول کر واضح کیا جا رہا ہے جو کہ قدر میں کیا گیا آیا آئے ان میں انہی سے رسول ساتھ البیّنات کے یعنی ہر رسول نے آ کر حق کھول کھول کر واضح کر دیا ان کے اپنے ہی ہاتھوں سے ترقی کے نام پر کیے جانے والے فساد کو کھول کھول کر رکھ دیا بالکل ایسے ہی جیسے آج اللہ نے تم میں تمہی سے اپنا رسول احمد عیسیٰ بھیج دیا جو تم پر

حق کھول کھول کر واضح کر رہا ہے تمہارے اپنے ہی ہاتھوں سے کیے جانے والے مفسد اعمال کو کھول کھول کر واضح کر رہا ہے تو جب جب ان میں انہی سے رسول آیا البیّنات کیساتھ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ تو پس جیسے ان کے لیے نہیں تھا کہ وہ نہیں مان رہے تھے حق کو تسلیم نہیں کر رہے تھے اور جیسے وہ کذب کر رہے تھے یعنی جس وجہ سے انہوں نے رسولوں کا کذب کیا كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ بالکل عین اسی طرح اللہ نے جو اس دعوت کو تسلیم نہیں کر رہے بلکہ الٹا انکار کر رہے ہیں ان کے دلوں پر مہر لگا دی۔

اب اس آیت میں جہاں باقی تمام رسولوں کا ذکر کر دیا گیا کہ وہ البیّنات کیساتھ آئے تو وہیں صالح کا بھی ذکر کر دیا گیا اور پھر آج جو اللہ نے اپنا رسول احمد عیسیٰ بعث کر دیا یعنی مجھے بھیج دیا اور جو میرا کفر کیا جا رہا ہے میرا کذب کیا جا رہا ہے اس کی بھی آج سے چودہ صدیاں قبل ہی تاریخ اتار دی جس میں واضح کر دیا کہ کیوں اور کس وجہ سے کفر کیا جا رہا ہے کذب کیا جا رہا ہے۔ پھر ایسے ہی اور بھی کئی آیات ہیں جن میں صالح سمیت ان تمام کے تمام رسولوں کے بارے میں واضح کر دیا گیا جو اس سے پہلے آئے کہ وہ البیّنات کیساتھ آئے نہ کہ معجزات کیساتھ جیسے کہ آپ خود درج ذیل آیات میں دیکھ سکتے ہیں۔

اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّثَمُوْدَ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ. التوبة ۷۰

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ. یونس ۱۳

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ. یونس ۷۴

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ. الروم ۹

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ. الروم ۴۷

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ. فاطر ۲۵

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ. غافر ۲۲

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِى الْاَرْضِ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ. فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ. غافر ۸۲، ۸۳

اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ. ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ. التغابن ۵، ۶

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ. الحديد ۲۵

آپ نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ ان تمام آیات میں ایک ہی بات کی گئی اور وہ یہ کہ تمام کے تمام رسول البیّنات کیساتھ آئے اور دوسری بات کہ ان میں انہی سے آئے نہ کہ کسی دوسری قوم سے یا پھر کہیں آسمانوں سے اتر پڑے جس سے آپ پر کھل کر واضح ہو چکا کہ رسول ان کی خواہشات کیساتھ نہیں آتے جو کہ یہ کہہ رہے ہوتے ہیں اور ان لوگوں نے رسول کے بارے میں بہت کچھ گھڑ رکھا ہوتا ہے کہ رسول معجزات کیساتھ آتے ہیں بلکہ رسول البیّنات کیساتھ آتے ہیں اور ہر رسول بالکل اسی طرح آ کر حق کھول کھول کر واضح کر دیتا ہے جیسے آج میں اللہ کا رسول احمد عیسیٰ حق کھول کھول کر واضح کر رہا ہوں۔

جب اللہ کا رسول آتا ہے تو آ کر جب حق ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کرتا ہے جس سے نہ صرف پہلے سے دین کے نام پر موجود خرافات کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتا ہے جو کچھ پہلے دین کے نام پر کیا جا رہا ہوتا ہے اس کی حقیقت کھول کھول کر واضح کر دیتا ہے کہ یہ دین نہیں ہے بلکہ یہ ہر لحاظ سے مکمل طور پر گمراہیاں ہیں بلکہ پہلے سے موجود نبی جو کہ خود کو علماء وغیرہ کہلواتے ہیں جو انسانوں کی راہنمائی کے دعویدار ہوتے ہیں کہ ہم تمہیں بتاتے ہیں دنیا میں آنے کا مقصد کیا ہے تو رسول

ان کی حقیقت کھول کھول کر واضح کر دیتا ہے لوگوں پر واضح کر دیتا ہے کہ یہ لوگ تمہارے راہنما نہیں ہیں بلکہ یہ لوگ راہنما کے لبادے میں راہزن ہیں جن کا مقصد تمہارا مال کھانا ہے، اپنی جائیدادیں بنانا ہے یہ لوگ تمہیں دین کی طرف راہنمائی کے نام پر جہنم کی طرف لے جا رہے ہیں تو سب سے پہلے انہی ملاؤں کی طرف سے رسول کی شدید مخالفت کی جاتی ہے یہ لوگ رسول کیساتھ دشمنی پر اتر آتے ہیں جس کا درج ذیل آیت میں آج سے چودہ صدیاں قبل ہی آج کی تاریخ کی صورت میں ذکر کر دیا گیا جو کہ ہر رسول کی تاریخ ہے۔

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ۔ التوبة ۳۴

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اللہ کا رسول کہہ رہا ہے اے وہ لوگو جو میری دعوت کو تسلیم کر رہے ہو اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ اس میں کچھ شک نہیں یہ جو تمہاری راہنمائی کے دعویدار ہیں یہ جو ملاں ہیں اور جو پیر وصوفی وغیرہ ہیں ان کی ایک بڑی تعداد ایسی ہے یعنی اکثریت ان میں ان کی ہے لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ کہ لوگوں کا مال کھا رہے ہیں انہیں کوئی حق نہیں تھا کہ یہ لوگ دین کے نام پر لوگوں کا مال کھائیں اور پھر صرف لوگوں کے اموال ہی نہیں کھا رہے بلکہ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور روک رہے ہیں لوگوں کو اس راہ سے جو راہ اللہ کی طرف جاتی ہے یعنی لوگوں کو اللہ کی راہ سے پوری قوت و پوری شدت کیساتھ روک رہے ہیں لوگوں کو کہتے ہیں کہ صرف اور صرف ہماری ہی بات سننا، اپنے فرقے کی بات سننا، ہر کسی کی بات نہ سننا ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے، خود سے غور و فکر نہ کرنا ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے بلکہ ہم پر اعتماد کرو اور آنکھیں بند کر کے ہمارے پیچھے یعنی ملاؤں کے ہی پیچھے چلو، اپنے پیروں وصوفیوں کے پیچھے ہی چلو یوں یہ لوگ نہ صرف ان کے اموال چندوں کی صورت میں کھا رہے ہیں بلکہ انہیں اللہ کی راہ سے بھی روک رہے ہیں یہ دین کے ٹھیکیدار لوگوں کو دنیا کمانے کے فتوے جاری کرتے ہیں ان کے لیے ہر وہ کام ہر وہ شئے حلال کرتے ہیں جس سے ان کو وقتی اور دنیاوی فائدہ حاصل ہو ان کو مال حاصل ہو یہ دین کا ٹھیکیدار طبقہ لوگوں کی خواہشات کے مطابق چلتا ہے کیونکہ انہیں علم ہوتا ہے اگر لوگوں کی خواہشات کے برعکس جو حق ہے وہ بیان کیا وہ سامنے لائے تو لوگ چندے دینا تو بہت دور کی بات الٹا زمین تنگ کر دیں گے اس لیے یہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرنے کی خاطر لوگوں کے اموال کھانے کی خاطر لوگوں کو اللہ کی راہ سے روک رہے ہیں وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ اور آگے اللہ کے رسول نے کھول کر واضح کر دیا کہ یہ جو لوگ خزانے یعنی قیمتی سے قیمتی اشیاء والے ہیں جن کے پاس طرح طرح کے اموال و اسباب ہیں جو ان لوگوں نے جائیدادیں بنا رکھیں ہیں اور یہ اس مال کو جو ان کے پاس ہے اسے چھپا چھپا کر اور جوڑ جوڑ کر رکھ رہے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں ینفقون نہیں کر رہے یعنی جن کا حق ہے ان تک نہیں پہنچا رہے کہ اپنے پاس صرف اتنا ہی رکھیں جتنا ان کی ضرورت ہے جو بھی ضرورت سے زائد ہے ان کو پہنچائیں جن کے پاس نہیں ہے جو اس کے حقدار ہیں تو پس یہی وہ لوگ ہیں جن کو ان کے انہی اعمال کے سبب سزائے الیم ہوگی یعنی یہ لوگ کبھی بھی جہنم سے نہیں نکل سکیں گے۔

اب جب اللہ کا رسول حق کھول کھول کر واضح کرتا ہے الکتاب جو کہ آسمانوں و زمین ہیں اور ان میں جو کچھ بھی ہے اللہ کی آیات ہیں اللہ کی آیات کو کھول کھول کر واضح کرتا ہے تو ردعمل میں مذہبی طبقہ اللہ کے رسول کا دشمن بن جاتا ہے کیونکہ ان کی دکانداری انہیں بند ہوتی نظر آ رہی ہوتی ہے انہیں نظر آ رہا ہوتا ہے کہ اگر اس کا رستہ نہ روکا اگر اس کو رستے سے نہ ہٹایا تو ہماری دکانداریاں بند ہو جائیں گی، ہمارے چندے بند ہو جائیں گے، لوگ الٹا ہمیں جوتے ماریں گے، اور ایسے ہی ہر وہ شخص ہر وہ طبقہ جس کو رسول کی دعوت ناگوار گزرتی ہے جس کی خواہشات پر ضرب پڑتی ہے وہ رسول کا دشمن بن جاتا ہے یوں ان ملاؤں کی طرف سے اللہ کے رسول پر جو فتوے لگائے جاتے ہیں ان کا قرآن میں بھی ذکر کر دیا گیا جو کہ آج سے چودہ صدیاں قبل آج کی تاریخ اتار دی گئی تھی۔

قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ۔ ابراھیم ۱۰

قَالُوْٓا اللہ کے رسول کے مقابلے پر اللہ کے رسول کیساتھ دشمنی کرتے ہوئے اللہ کے رسول کا کفر کرتے ہوئے کذب کرتے ہوئے کہہ رہے ہیں اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا نہیں ہے تُو مگر بشر ہے مثل ہماری یعنی تُو اللہ کا رسول نہیں ہے کیونکہ اگر تُو رسول ہوتا تو تُو ہماری مثل یعنی بالکل ہماری طرح کا بشر نہ ہوتا، ہم جانتے ہیں کہ رسول بشر ہی ہوتا ہے لیکن وہ ہماری طرح کا نہیں ہوتا اس کے پاس معجزات ہوتے ہیں اس لیے تیرے پاس بھی معجزات ہوتے اور جب تیرے پاس ایسا

کچھ بھی نہیں ہے تو پھر تُو رسول نہیں ہے تُرِيدُونَ اَنْ تَصُدُّونَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا تُو چاہ رہا ہے کہ تُو روک دے ہمیں اس سے جس کی ہمارے آباؤ اجداد یعنی ہمارے بڑے، ہمارے اکابر، ہمارے شیوخ، حضرت، علامہ ومفتیان اور امام وغیرہ عبادہ کر رہے تھے اس کے علاوہ تُو اور کچھ نہیں چاہتا تیرا مقصد ہی یہی ہے کہ تُو ہمیں ہمارے آباؤ اجداد کے دین سے پھیر دے اس دین سے روک دے جو نسل در نسل چلتا آ رہا ہے فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ پس تُو سلطان مبیّن سے آ ہمیں روک یعنی اگر تُو اللہ کا رسول ہے تو پھر تُو زبان سے ہماری منّتیں کیوں کر رہا ہے کہ میری بات مان جاؤ میری بات مان جاؤ اگر تُو اللہ کا بھیجا ہوا ہے تو اللہ کیا اتنا ہی کمزور ہے کہ وہ اپنی بات منوانے کے لیے منّتیں کر رہا ہے نہیں بلکہ اللہ تو بہت طاقت ور ہے اگر تُو اللہ کا بھیجا ہوا ہوتا تو اللہ ہمیں زبردستی اپنی بات منوالیتا لیکن تُو تو بالکل ہماری ہی طرح کا بشر ہے تیرے پاس کوئی سلطان نہیں کہ تُو ہمیں اپنی بات منوا سکے۔

قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ. الشعراء ۱۸۵

آگے سے کہہ رہے ہیں اس میں کچھ شک نہیں تُو جو ہے تو سائنسدانوں میں سے ہے یعنی تجھے تو دین کی الف ب کا بھی علم نہیں تُو تو ساری کی ساری سائنسی باتیں کرتا ہے دین سائنس تھوڑا ہی ہے دین تو پوجا پاٹ کا نام ہے جس پر ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو پایا اور تجھے اس کا تو رائی برابر بھی علم نہیں تُو صرف اور صرف آسمانوں وزمین اور جو کچھ بھی ان میں ہے ان کے بارے میں لوجیکل باتیں کرتا ہے جو کہ سائنسدان ہوتے ہیں اس لیے تو بھی سائنسدانوں میں سے ایک سائنسدان ہے۔

وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَ اِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ. الشعراء ۱۸۶

اور نہیں ہے تُو اگر ہے تو صرف اور صرف بشر ہے ہماری ہی طرح کا یعنی وہی بات کہ تُو اگر رسول ہوتا تو ہماری طرح کا بشر نہ ہوتا بلکہ تیرے پاس وہ کچھ ہوتا جو ہمارے پاس نہیں ہے تیرے پاس معجزات ہوتے جو کہ تیرے پاس کچھ بھی نہیں سوائے سائنس کی باتوں کے اس لیے ہمارا تو تیرے بارے میں یہی ظن ہے کہ تُو کاذبین سے ہے یعنی جو تیرے بارے میں اکثریت کہہ رہی ہے کہ تُو جھوٹا ہے، تُو کذاب ہے وہ سچے ہیں ہم تیرے بارے میں جو اپنے بڑے بڑے ملّاؤں سے اور لوگوں سے سن رہے ہیں وہی سچ ہے۔

اب ظاہر ہے یہ لوگ تو ایسا ہی کہیں گے جب ان کو علم ہی نہیں کہ دین کیا ہے جب ان لوگوں نے دین اسی کو سمجھا ہوا ہے جس پر انہوں نے اپنے آباؤ اجداد کو پایا جو کہ پوجا پاٹ ہے، جس کا حق کیساتھ کوئی تعلق نہیں، ان کے دماغوں میں رسول بتوں کی حیثیت رکھتے ہیں جو کچھ ان لوگوں نے اپنے بڑوں سے سنا اسی کو یہ حق سمجھتے ہیں اسی کو دین سمجھتے ہیں تو جب رسول آئے گا اور آ کر الکتاب کو بیّن کرے گا یعنی آسمانوں وزمین اور جو کچھ بھی ان میں ہے انہیں کھول کھول کر واضح کرے گا کہ دین فطرت پر قائم ہونا ہے نہ کہ پوجا پاٹ تو پھر یہ لوگ تو یہی کہیں گے کہ تجھے دین کا علم ہی نہیں تُو سائنسدان ہے اور جو ہمارے ملّاں تیرے بارے میں کہہ رہے ہیں وہ سچ ہی کہہ رہے ہیں کہ تُو کاذبین سے ہے۔

مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ. الشعراء ۱۵۴

مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا نہیں ہے تُو اللہ کا رسول مگر تُو بشر ہے ہماری ہی طرح کا یعنی اگر تُو رسول ہوتا تو تیرے پاس عاجز کر دینے والے اشیاء ہوتیں کہ ہم اگر تیری بات نہ مانتے یا ہم جو بھی مطالبہ کرتے تو تُو اس کو پورا کر دیتا ہمیں عاجز کر دیتا لیکن تُو ویسا کچھ بھی نہیں کر سکتا کیونکہ تُو بالکل ہماری ہی طرح کا بشر ہے جیسے ہم ہیں فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ پس اگر تُو سچوں میں سے ہے یعنی اگر تُو واقعتاً سچا ہے کہ تُو اللہ کا رسول ہے تو پھر آ آیات کیساتھ یعنی ان کے ساتھ آ جن کیساتھ عاجز کر دیا جائے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ تُو ان کیساتھ یعنی عاجز کر دینے والی کسی شئے کیساتھ نہیں آیا بلکہ تُو تو بالکل ہمارے ہی جیسا ایک بشر ہے اس لیے تُو رسول نہیں ہے تُو صادقین میں سے نہیں بلکہ کاذبین میں سے ہے۔

يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ. النحل ۱۰۳

کہہ رہے ہیں اس میں کچھ شک نہیں یہ جو بھی ہے ایک سیکھا ہوا بشر ہے یعنی یہ جو کچھ بھی بیان کر رہا ہے یہ جو بھی باتیں کر رہا ہے جو کہ سائنسی باتیں ہیں یہ سب اس نے سیکھا ہوا ہے، باقائدہ تربیت یافتہ ہے اسے اسلام دشمنوں نے اسلام کیخلاف میدان میں اتارا ہے یہ اسلام دشمن قوتوں کا ایجنٹ ہے جنہوں نے اس کی

با قاعدہ تربیت کر کے اسے میدان میں اتارا ہے تا کہ یہ لوگوں کو اس دین سے پھیر دے جس پر ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو پایا۔
لوگوں کے ایسے تمام تر اعتراضات اور دشمنی کے باوجود جو اللہ کا بھیجا ہوا ہوتا ہے وہ ایک بار بھی لوگوں کی خواہشات کی اتباع کے بارے میں نہیں سوچتا بلکہ وہ خود اس بات کو اپنی زبان سے تسلیم کرتا ہے کہ ہاں میں بشر ہوں تمہاری ہی مثل جیسا کہ آپ درج ذیل آیات میں دیکھ سکتے ہیں۔

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ. فصلت ٦

قُلْ اللہ اپنے رسول سے کہہ رہا ہے کہ انہیں کہہ یعنی ان کے ان اعتراضات کے جواب میں انہیں کہہ اِنَّمَآ اس میں کچھ شک نہیں کہ میں کیا ہوں؟ میں جو ہوں اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ میں بشر ہوں مثل تمہاری یعنی بالکل تمہاری ہی طرح کا بشر ہوں میرے پاس کوئی معجزات نہیں، میں پانیوں پر نہیں چل سکتا، میں تمہاری طرح ہی بھوکا پیاسا نہیں رہ سکتا میں بھی کھانا کھاتا ہوں، میں بھی تمہاری طرح بازاروں میں جاتا ہوں، میں بھی تمہاری طرح آسمانوں پر نہیں چڑھ سکتا، مجھے بھی تمہاری طرح گرمی وسردی لگتی ہے میرے پاس بھی تمہاری طرح کوئی معجزات نہیں ہیں ہاں البتہ تم میں اور مجھ میں جو فرق ہے وہ یہ ہے يُوْحٰٓى اِلَيَّ وحی کیا گیا میری طرف اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ اس میں کچھ شک نہیں جو تمہارا الہ ہے تمہارا الہ واحد ہے یعنی اور ایک، اور ایک، اور ایک یہاں تک کہ حد نہیں آجاتی جو کہ یہی وجود ہے یعنی فطرت فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ پس کیا کر رہے ہو قائم ہو اسی کی طرف وَاسْتَغْفِرُوْهُ اور یہی وجود ہے جو تمہیں غفر کرتا ہے یعنی تمہیں ہر طرح سے خبائث سے پاک کر کے خالص بنا دیتا ہے فطرت پر قائم ہونے سے ہی تمہارا تزکیہ ہوگا اور تم فلاح پاؤ گے وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ اور ویل ہے مشرکین کے لیے یعنی انکے لیے جو فطرت میں چھیڑ چھاڑ کرتے ہیں رائی برابر بھی اپنا رخ فطرت سے ہٹاتے ہیں اِدھر اُدھر کرتے ہیں یعنی اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے فطرت کے برعکس کسی پر انحصار کرتے ہیں

اس آیت میں اللہ نے یہ بات کھول کر واضح کر دی کہ جو اللہ کا بھیجا ہوا ہوتا ہے وہ لوگوں کی خواہشات کی اتباع نہیں کرتا کہ لوگ کہتے ہیں رسول کے پاس معجزات ہوتے ہیں اس لیے اگر تو اس کے پاس کوئی معجزہ ہے تو ہم رسول تسلیم کریں گے ورنہ نہیں تو وہ لوگوں کی خواہشات کی اتباع میں معجزات دکھانے لگ جائے بلکہ جو ایسا کرتے ہیں وہ اللہ کے بھیجے ہوئے نہیں ہوتے بلکہ وہ کذاب ہوتے ہیں جو کہ شعبدے بازیاں دکھا کر اپنی چالاکیوں سے لوگوں کے جذبات سے کھلواڑ کرتے ہوئے انہیں اپنے جال میں پھنساتے ہیں۔

اللہ کے رسولوں سے جب ایسے بات کی جاتی ہے ان کو ایسا کہا جاتا ہے تو وہ آگے سے ان کی خواہشات کی اتباع نہیں کرتے بلکہ وہ تو خود اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ ہاں ہم تو بشر ہیں تمہاری ہی مثل یعنی تمہاری ہی طرح کے بشر ہیں اور ہوں جیسا کہ درج ذیل آیت میں بھی یہ بات واضح کر دی گئی۔

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ. ابراهيم ١١

کہا ان کو ان میں انہی سے بھیجے ہوئے رسولوں نے نہیں ہیں ہم مگر بشر ہیں مثل تمہاری یعنی جو جو بھی اللہ کا رسول تھا اللہ کے ہر رسول نے اپنی قوم کو یہی جواب دیا کہ ہاں میں بالکل تمہاری ہی طرح کا بشر ہوں اور یہاں یہ بات بھی ذہن میں ہونا لازم ہے بشر ہوں تمہاری مثل نہ کہ انسان ہوں۔ کوئی ایک بھی رسول انسان نہیں تھا جو انسان ہو وہ رسول ہو ہی نہیں سکتا، انسان کا معنی ہے جو خود اپنی ہی ذات کو بھولا ہوا ہے اور اپنی ہی ذات اللہ ہے یوں جو اپنے آپ کو جان لیتا ہے پہچان لیتا ہے تو اس پر واضح ہو جاتا ہے کہ اس کی اصل حقیقت یہ بشری وجود نہیں بلکہ اس کی اصل حقیقت اللہ ہے یوں وہ انسان نہیں بلکہ ظاہر و باطن میں اللہ ہوتا ہے ہر رسول اللہ ہوتا ہے جو اس بشر کی صورت میں انسانوں سے کلام کر رہا ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہم نے اسی قرآن میں واضح کر دیا کہ اللہ اور اس کے رسول میں فرق مت کرو یعنی اللہ اور رسول کو آپ الگ الگ نہیں کر سکتے دونوں ایک ہی وجود ہے۔

اب رسول ایسا کہیں بھی کیوں نہ کہ ہاں ہم بشر ہیں تمہاری ہی مثل کیونکہ رسول کا مقصد صرف اور صرف یہ ہوتا ہے کہ کھول کھول کر پیغام پہنچا دے تا کہ کل کو جب حساب لیا جائے تو کسی کے پاس بھی کوئی بہانہ نہ ہو بلکہ ہر ایک پر حجت ہو جائے کل کو کوئی چاہ کر بھی یہ نہ کہہ سکے کہ اگر مجھ پر حق واضح کیا جاتا تو میں مان جاتا یہی بہانہ ختم کرنے کے لیے رسول بعث کیا جاتا ہے جیسا کہ آپ قرآن میں ہی دیکھ سکتے ہیں کہ نہ صرف رسول اس لیے بھیجا جاتا ہے کہ رسول بھیجنے کے بعد اللہ پر انسانوں کی حجت نہ رہے بلکہ اللہ کی طرف سے انسانوں پر حجت ہو جائے اس لیے رسول کی ذمہ داری صرف اور صرف یہ ہوتی ہے کہ پیغام کھول کھول کر پہنچا دینا

ہر رسول نے یہی کہا اور آج اللہ کا بھیجا ہوا رسول احمد عیسیٰ بھی تو یہی کہہ اور کر رہا ہے۔

رُسُلاً مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ. النساء ۱۶۵

رُسُلاً وہ رسول جو تب بعث کیا جاتا ہے جب لوگ ضلالِ مبینٍ میں ہوتے ہیں جو کہ خاتم النبیّٖن ہوتا ہے ایسا ہر رسول مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ مبشرین میں سے ہوتا ہے اور منذرین میں سے یعنی ایک شروع میں بعث کیا جاتا ہے جو کہ مبشرین میں سے ہوتا ہے یعنی بشیر ہوتا ہے اور ایک آخرین میں بعث کیا جاتا ہے جو کہ منذرین میں سے ہوتا ہے یعنی نذیر ہوتا ہے اب آگے یہ بھی واضح کر دیا کہ رسول کو کیوں بھیجا جاتا ہے رسول کی بعثت کی اصل وجہ یا مقصد کیا ہے لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ تا کہ رسول بھیجنے کے بعد لوگوں کے لیے اللہ پر حجت نہ رہے بلکہ الٹا لوگوں پر حجت ہو جائے تا کہ کل کو جب ان سے حساب لیا جائے تو وہ کوئی بھی بہانہ پیش نہ کر سکیں کہ انہیں بتایا نہیں گیا تھا ان پر حق واضح نہیں کیا گیا تھا ان کی طرف کسی کو بھیجا نہیں گیا تھا کہ جس نے ان پر حق کھول کھول اس طرح واضح کر دیا کہ چاہ کر بھی کوئی بہانہ نہ پیش کیا جا سکے۔

وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ. العنکبوت ۱۸

وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ اور اگر تم لوگ کذب کر رہے ہو تو پس تحقیق یعنی تم لوگ اپنی تحقیق کر لو اپنے گھوڑے دوڑا لو تمہارے سامنے یہی بات آئے گی جو ہم کہہ رہے ہیں تم سے پہلے بھی امم تھیں جو کذب کر چکیں تو ان کیساتھ کیا ہوا تھا؟ انہوں نے جو ہمارے رسول کا کذب کیا تو اس کذب کرنے کا نتیجہ کیا نکلا؟ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ اور نہیں الرسول پر مگر ہر لحاظ سے ہر پہلو سے کھول کھول کر پہنچا دینا جو کہ ہمارا رسول کر رہا ہے اور جیسے ہی کر چکے گا تو پھر تمہارے ساتھ بھی وہی ہو گا جو تم سے پہلے کذب کرنے والی امم کیساتھ ہوا جیسے کہ قوم نوح، قوم عاد، قوم ثمود، قوم شعیب، قوم لوط اور آل فرعون وغیرہ کے ساتھ ہوا۔ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ اور کیا ہے الرسول پر؟ مگر صرف اور صرف کھول کھول کر پہنچا دینا جو کہ الرسول کھول کھول کر پہنچا رہا ہے اور ایسا اللہ نے اس لیے کہا کیوں کہ ان لوگوں نے رسول سے بہت کچھ دیو مالائی کہانیاں منسوب کر رکھی ہیں کہ رسول ایسا ہوتا ہے ویسا ہوتا ہے، اس لیے کہا جا رہا ہے اے عقل کے اندھو یہ جو تم نکتہ چینیاں کر رہے ہو کیڑے نکال رہے ہو کہ یہ گندمی رنگ کا ہے، اس کی زبان اردو ہے، یہ پنجابی ہے، یہ پاکستانی ہے، یہ ایسے بولتا ہے ویسے بولتا ہے، اس کو فلاں زبان کیوں نہیں آتی، یہ اس ٹیکنالوجی کا استعمال کیوں کر رہا ہے اس مقصد کے لیے، اس کے پاس معجزات کیوں نہیں ہیں وغیرہ سمیت جو جو نکتہ چینیاں کر رہے ہو کیا ان میں سے کچھ بھی ایسا ہے جس کا رسول کی بعثت کے مقصد سے کوئی تعلق ہو؟ رسول کا مقصد تو صرف اور صرف یہ ہے کہ تمہیں پیغام کھول کھول کر پہنچا دے جو کہ وہ احسن طریقے سے کر رہا ہے۔

خود غور کرو اگر تمہارے دروازے پر ڈاکیہ کوئی خط لیکر آئے تو کیا اس سے خط لینے کی بجائے یہ دیکھو گے کہ اس نے کپڑے کون سے پہن رکھے ہیں، اس کا رنگ کیا ہے، وہ کس نسل کا ہے، اس کا قد کتنا ہے، کس پر سوار ہو کر اور کیسے آیا ہے، کس رستے سے آیا ہے اگر تو تمہاری خواہشات پر پورا اترے تو اس سے خط لو گے ورنہ اس سے خط نہیں لو گے؟ کیا یہ سب دیکھو گے یا پھر ڈاکیے کا کام ہے خط پہنچانا جو کہ وہ اپنا کام جو کہ اس پر ذمہ داری عائد کی گئی اسے بحسن پورا کر رہا ہے؟ ایسے ہی رسول کا مقصد کیا ہے؟ رسول کا مقصد ہے پیغام کھول کھول کر پہنچا دینا باقی اگر کوئی مانتا ہے تو اس کا اپنا ہی فائدہ ہے اور اگر نہیں مانتا تو اس کا اپنا ہی نقصان ہے اس کے ماننے یا انکار کرنے سے رسول کو کوئی فرق نہیں پڑے گا نہ ہی کل کو رسول سے اس بارے میں سوال کیا جائے گا کہ لوگ کیوں نہیں مانے تھے اور پیغام پہنچانے کے لیے اس سے متعلقہ اسباب کی ضرورت ہوتی ہے جو ہم اپنے رسول کو دیتے ہیں جنہیں وہ اسی مقصد کے لیے استعمال کرتا ہے جو کہ ہمارا رسول کر رہا ہے۔

آپ نے دیکھا اللہ نے خود یہ بات واضح کر دی کہ رسول پر صرف اور صرف کھول کھول کر پہنچا دینا ہے اور بس کوئی مانتا ہے تو مانے اور اگر کوئی نہیں مانتا تو نہ مانے اس سے رسول کو کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ رسول کی ذمہ داری صرف اور صرف پیغام کھول کھول کر پہنچانا ہے۔ اب آپ خود غور کریں جب رسول کی ذمہ داری صرف اور صرف یہ ہے کہ پیغام کھول کھول کر پہنچانا تو اس کے لیے معجزات کی ضرورت ہے؟ معجزات کی ضرورت تو تب پیش آ سکتی ہے جب رسول کی ذمہ

داری منوانا ہو یعنی رسول کو وکیل بنا کر بھیجا جائے کہ تُو نے بات منوا کر ہی دم لینا ہے لہذا اس کے لیے تجھے جو جو چاہیے ہم دیتے ہیں۔ اب جبکہ رسول کو وکیل بنایا ہی نہیں گیا تو پھر رسول کو معجزات کیساتھ کیوں بھیجا جائے گا؟

اب اس کے باوجود اگر کوئی یہی کہے کہ نہیں جی رسول تو اسی کیساتھ آتا ہے جو ہم کہہ رہے ہیں یعنی معجزات کیساتھ آتا ہے تو پھر ذرا غور کریں کیا ہر رسول کا کذب نہیں کیا گیا؟ کیا کوئی ایک بھی رسول ایسا ہے کہ جس نے آ کر دعوت دی ہو اور ہر کوئی ایمان لے آیا؟ تو اس کا جواب بالکل واضح ہے کہ کوئی ایک بھی رسول ایسا نہیں کہ جس کا کذب نہ کیا گیا ہو اور قرآن خود اس پر گواہی دے رہا ہے قرآن خود اس بات کی تصدیق کر رہا ہے۔

وَمَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ اِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ. الحجر ۱۱

اور نہیں آیا ان میں انہی سے رسولوں میں سے کوئی ایک بھی رسول مگر یعنی جتنے بھی رسول آئے ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے کہ جس کیساتھ استہزاء نہ کیا گیا ہو ہر رسول کیساتھ استہزاء کیا گیا اس کیساتھ دشمنی کی گئی اس کی دعوت کو تسلیم کرنے سے انکار کیا گیا ہر رسول کا کذب کیا گیا جیسا کہ آج اس وقت ہمارے رسول احمد عیسیٰ کیساتھ کیا جا رہا ہے۔

وَاِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ. فاطر ۴

اور اگر یہ تیرا کذب کر رہے ہیں تو پس تحقیق کذب کیا جا چکا تجھ سے پہلے رسولوں کا یعنی یہ کوئی پہلی بار نہیں ہونے والا بلکہ ہر بار یہی ہوا تو اس سے پہلے جب جب کذب کیا گیا رسول کا تو اس کا نتیجہ کیا نکلا؟ اور کیا آج نتیجہ مختلف نکلے گا یا آج یہ لوگ کامیاب ہو جائیں گے اللہ کو اس کے رسول کو عاجز کر دیں گے کیا آج اللہ اور اس کا رسول مغلوب ہو جائیں گے؟

ایسے ہی قرآن ایسی آیات سے بھرا پڑا ہے جن میں یہ بات واضح کر دی گئی کہ کوئی ایک بھی رسول ایسا نہیں گزرا کہ جس کا کذب نہ کیا گیا ہو اور پھر دوسری طرف کوئی ایک بھی رسول ایسا نہیں جس سے معجزات کا مطالبہ نہ کیا گیا ہو۔ اب آپ خود سوچیں کہ یہ آج جو موجود ہیں اور آج کہہ رہے ہیں کہ رسول معجزات کیساتھ آتے ہیں اگر تُو رسول ہے تو معجزات دکھا اگر ان کی خواہشات کی اتباع کی جاتی ہے ان کو ان کے مطالبات کے مطابق معجزات دکھا دیئے جاتے ہیں تو کیا یہ لوگ پھر بھی کفر کریں گے؟ یا پھر ایمان لے آئیں گے رسول تسلیم کر لیں گے؟ تو جواب بالکل واضح ہے کہ پھر تو فوری مان جائیں گے مثلاً جو کچھ انہوں نے عیسیٰ کے حوالے سے گھڑ رکھا ہے اگر بالکل ایسا ہی ہو تو کیا یہ لوگ ایسے عیسیٰ کا کفر کریں گے جو ان کی خواہشات کے عین مطابق آئے؟ تو جواب بالکل واضح ہے کہ پھر انکار کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اب اگر رسول معجزات کیساتھ آتے رہے تو پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہر رسول کا کذب کیوں کیا گیا پھر تو ہر رسول کو تسلیم کر لیا جانا چاہیے تھا؟ جو کہ کبھی نہیں ہوا سوائے جب اللہ وکیل بنا یعنی جب اللہ نے رسول کو اپنا کام کر لینے کے بعد ڈنڈا چلایا۔ جس سے بالکل کھل کر واضح ہو جاتا ہے کہ کوئی ایک بھی رسول اس کیساتھ نہیں آیا جس کیساتھ یہ لوگ کہتے ہیں کہ رسول معجزات کیساتھ آتا ہے اور اسی کا قرآن میں بھی ذکر کر دیا گیا جو کہ نہ صرف آج کی تاریخ ہے جو آج سے چودہ صدیاں قبل ہی قرآن میں اتار دی گئی بلکہ یہ آیت آپ کو یاد دلا دے گی کہ ہاں یہی اللہ کا وہ رسول ہے جس کی آج سے چودہ صدیاں قبل اس آیت کی صورت میں تاریخ اتار دی گئی تھی۔

اَلَّذِينَ قَالُوٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُولٍ حَتّٰى يَأْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِي بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِي قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوهُمْ اِن كُنتُمْ صٰدِقِينَ. آل عمران ۱۸۳

اَلَّذِينَ وہ لوگ قَالُوٓا جو کہہ رہے ہیں ایسے ہی ماضی میں بھی کہا جاتا رہا یعنی ایسے ہی ماضی میں بھی ہر قوم نے کہا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُولٍ حَتّٰى يَأْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ اس میں کچھ شک نہیں اللہ تھا جس کا عہد تھا ہماری طرف کہ نہ ہم تسلیم کریں کسی ایک بھی رسول کو یہاں تک کہ وہ آئے ہمارے پاس قربانٍ کیساتھ کھا رہی ہو اسے النار یعنی ہر رسول کی بعثت سے قبل طرح طرح کی باتیں رسولوں سے منسوب کی گئیں ان کے بارے میں گھڑ لی گئیں جیسے کہ ماضی میں بنی اسرائیل میں یہ عقیدہ پایا جاتا تھا کہ رسول وہ ہوتا ہے جو قربانیاں کرے اور اس کی قربانیوں کو آگ کھا جائے یعنی اچانک سے آگ نمودار ہو اور آگ اسے کھا جائے تو جیسے بنی اسرائیل کا یہ عقیدہ تھا کہ تب تک کسی بھی رسول کو تسلیم نہیں کرنا بالکل ایسے ہی بنی اسرائیل کی مثل سے آج ان کی تاریخ ہے جو خود کو مسلمان کہلوا رہے ہیں ان کا کہنا ہے کہ اول تو اللہ نے رسولوں کا دروازہ ہی بند کر دیا اور دوم یہ کہ اگر کوئی آتا بھی ہے تو اللہ نے ہم سے یہ عہد لے رکھا ہے کہ

کسی ایک کو بھی تم نے رسول تسلیم نہیں کرنا جب تک کہ وہ ان خصوصیات کیساتھ نہ آئے یعنی عیسیٰ نے آنا ہے اور پہلی بات وہ عیسیٰ ابن مریم بنی اسرائیل والا ہوگا دوسری بات کہ وہ آسمان سے اترے گا، تیسری بات کہ اس کے پاس معجزات ہوں گے یعنی جو ہم نے اس کے بارے میں گھڑ رکھا ہے یہ ہم نے نہیں گھڑا بلکہ یہ تو اللہ نے کہا تھا محمد کے ذریعے اس لیے اول تو کوئی بھی آکر دعویٰ کرے تو وہ کذاب ہوگا اس کو رسول تسلیم نہیں کرنا اور دوم چونکہ عیسیٰ نے آنا ہے تو اس وقت تک اسے تسلیم نہیں کیا جائے گا جب تک کہ وہ ہمارے گھڑے ہوئے معیار پر پورا نہیں اترتا اگر وہ بالکل ویسا ہی ہوتا ہے جیسا ہم نے گھڑ رکھا ہے تو ہی ہم اسے اللہ کا رسول عیسیٰ تسلیم کریں ورنہ نہیں یہ اللہ نے ہم سے عہد لے رکھا ہے۔ اب ایسا کیسے ہوسکتا ہے کہ رسول ان کی خواہشات کیساتھ آئے ان کی خواہشات کے مطابق آئے یہ لوگ تو ضلالٍ مبینٍ میں ہیں رسول ان کی خواہشات کیساتھ نہیں آئے گا بلکہ رسول کو بھیجا جائے گا جیسے اللہ نے قدر میں کردیا اور پھر جب آج اللہ نے اپنا رسول بعث کردیا جس کا یہ لوگ شدت کیساتھ انتظار کر رہے تھے لیکن چونکہ ان کی خواہشات کے برعکس بھیجا جس وجہ سے یہ کفر کر رہے ہیں نہیں مان رہے اور دشمنی کر رہے ہیں تو اللہ اپنے رسول احمد عیسیٰ کو کہہ رہا ہے کہ قُلۡ قَدۡ جَآءَكُمۡ رُسُلٌ مِّنۡ قَبۡلِىۡ بِالۡبَيِّنٰتِ انہیں کہہ جو قدر میں کیا گیا یعنی جس طرح رسول کا بعث کیا جانا قدر میں کیا گیا بالکل اسی طرح میں بعث کیا گیا ہوں، قدر میں کیا گیا کہ رسول البیّنات کیساتھ آئے گا یعنی رسول آکر حق ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کردے گا تو میں نے آکر حق ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کردیا نہ کہ رسول معجزات کیساتھ آتے ہیں مجھ سے پہلے جتنے بھی رسول آئے البیّنات کیساتھ آئے نہ کہ معجزات کیساتھ وَبِالَّذِىۡ قُلۡتُمۡ اور جس کیساتھ تم کہہ رہے ہو یعنی تم کہہ رہے ہو کہ رسول البیّنات کیساتھ نہیں بلکہ معجزات کیساتھ آتے ہیں تو اے عقل کے اندھو اے دل کے اندھو اگر تم لوگ سچے ہو کہ رسول معجزات کیساتھ آتے ہیں اس اس کیساتھ آتے ہیں جو تمہاری خواہشات ہوتی ہیں جو کچھ تم لوگوں نے رسول کے بارے میں گھڑ رکھا ہوتا ہے تو پھر اس بات کا جواب دو فَلِمَ قَتَلۡتُمُوۡهُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ پس کیوں انہیں قتل کرتے رہے وہ جن میں رسول آتے رہے اگر تم لوگ سچے ہو؟ یعنی اگر رسول لوگوں کی خواہشات کے مطابق ہی آتے جیسے آج تم کہہ رہے ہو کہ رسول معجزات کیساتھ آتے ہیں اور جس عیسیٰ کا تم انتظار کر رہے تھے اس کے بارے میں جو کچھ بھی تم لوگوں نے گھڑ رکھا ہے اگر وہ بالکل عین تمہاری خواہشات کے مطابق آئے تو کیا پھر بھی تم اس کو قتل کرو گے اس کیساتھ دشمنی کرو گے؟ اس کا کذب کرو گے؟ تو جواب بالکل واضح ہے کہ نہیں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ تم لوگ فوراً اسے رسول تسلیم کرلو گے تم اسے قتل نہیں کرو گے۔ اب ذرا سوچو اللہ کا رسول آجاتا ہے اور تم اسے قتل کرتے ہو اس کیساتھ دشمنی کرتے ہو اس کا کذب کرتے ہو تو کیوں کرو گے؟ ظاہر ہے اسی وجہ سے کہ تمہاری خواہشات کے برعکس ہوگا اسی لیے، اب اگر رسول اسی کیساتھ آتے جو لوگوں کی خواہشات ہوتی ہیں تو کسی ایک بھی رسول کا کذب نہ کیا جاتا اور جنہیں قتل کیا جاتا رہا جو کہ رسول خاتم النبیّن نہیں بلکہ رسول خاتم النبیّن کے خاتم یعنی فلٹر سے نکل کر رسول بنتے رہے انہیں کسی بھی صورت قتل نہ کیا جاتا۔ آج ہی کی مثال سامنے رکھ لو تم لوگ میرا کذب کیوں کر رہے ہو؟ میرے ساتھ دشمنی کیوں کر رہے ہو؟ کیا اسی وجہ سے میرا کذب نہیں کر رہے اسی وجہ سے میرے ساتھ دشمنی نہیں کر رہے اسی وجہ سے مجھے قتل کرنے کی کوشش نہیں کر رہے کہ میں تمہاری خواہشات کے مطابق نہیں آیا؟ اگر میں تمہاری خواہشات کے مطابق آتا تو تم لوگ کبھی بھی میرے ساتھ دشمنی نہ کرتے بلکہ فوری مجھے رسول تسلیم کر لیتے۔ جو تمہارے ملّاں ہیں جن کے پیچھے اندھوں کی طرح چل رہے ہو ان کو عربوں کی زبان میں نبی کہا جاتا ہے تو ان کی دعوت کو کیوں تسلیم کر رہے ہو؟ ان کی باتوں کو آنکھیں بند کر کے کیوں مان رہے ہو؟ ظاہر ہے اسی لیے کیوں کہ یہ ملّاں تمہاری خواہشات کے عین مطابق بات کرتے ہیں اگر ان میں سے بھی کوئی تمہاری خواہشات کے برعکس بات کرے تو تم لوگ تو اسے بھی برداشت نہیں کرتے۔

یہ ہے تمہاری حقیقت اگر تم لوگ سچے ہوتے تو کسی ایک بھی رسول کا کذب نہ کیا جاتا کسی ایک کو بھی قتل نہ کیا جاتا جس سے تم پر کھول کھول کر واضح کردیا گیا کہ رسول تمہاری خواہشات کے مطابق نہیں آتے بلکہ تمہاری خواہشات کے بالکل برعکس آتے ہیں پھر ان کی دعوت تمہاری خواہشات سے متصادم ہوتی ہے جو تمہیں ناگوار گزرتی ہے جس وجہ سے تم لوگ کفر کرتے ہو، کذب کرتے ہو، قتل کرنے کی کوشش کرتے ہو اور یہی تم لوگ آج میرے ساتھ بھی کر رہے ہو لیکن جان لو تم مجھے قتل نہیں کرسکتے کیونکہ میں رسول اللہ و خاتم النبیّن ہوں اور رسول خاتم النبیّن قتل نہیں ہوسکتا خواہ تم کچھ ہی کیوں نہ کرلو تم اللہ کو عاجز نہیں کرسکتے اور کل کو تم لوگ خود گواہی دو گے کہ ہاں اے احمد عیسیٰ تُو وہی اللہ کا رسول ہے جس کا ہم انتظار کر رہے تھے۔

فَاِنۡ كَذَّبُوۡكَ فَقَدۡ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنۡ قَبۡلِكَ جَآءُوۡ بِالۡبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالۡكِتٰبِ الۡمُنِيۡرِ. آل عمران ۱۸۴

آج اللہ اپنے رسول کو یعنی مجھے احمد عیسیٰ کو کہہ رہا ہے کہ پس اگر یہ لوگ تیرا کذب کر رہے ہیں یعنی حق ہر لحاظ سے اس قدر کھول کھول کر واضح کر دیئے جانے کے باوجود بھی تیرا کذب کر رہے ہیں تو پھر یہ کوئی نئی بات نہیں یہ کوئی پہلی بار نہیں ہو رہا بلکہ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ پس تحقیق یعنی یہ اپنے گھوڑے دوڑا لیں یہ اپنی تحقیق کر لیں ان کے سامنے وہی آئے گا جو کہ قدر میں کر دیا گیا جس کے خلاف کچھ ہو ہی نہیں سکتا کذب کیا گیا تجھ سے پہلے بھی رسولوں کا جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ آئے رسول ان میں انہی سے البیّنات کیساتھ یعنی وہ ان کی خواہشات کے ساتھ نہیں آئے کہ جو ان لوگوں نے مطالبات کیے جو ان کی خواہشات تھیں تو رسولوں نے ان کی خواہشات کو پورا کیا بلکہ وہ البیّنات کیساتھ آئے انہوں نے آ کر حق کھول کھول کر واضح کر دیا اور الزبر کیساتھ آئے یعنی جب جب جس جس بات کو کھولنے کی ضرورت تھی اسی کو کھول کھول کر واضح کیا نہ کہ بے وقت اور بے مقصد باتوں کے پیچھے پڑے رہے اور الکتاب المنیر کے ساتھ آئے یعنی انہوں نے الکتاب کو اس طرح کھول کھول کر واضح کیا کہ حق روز روشن کی طرح عیاں ہو گیا لیکن اس کے باوجود ان کا کذب کیا گیا تو پھر کیا ہم نے انہیں ایسے ہی چھوڑ دیا؟ نہیں بلکہ پھر جو انجام ان کا ہوا آج ان کا بھی بالکل وہی انجام ہوگا جو کہ ان کے سر پر آچکا ہے جسے یہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے اور بھگتیں گے اور تب یہ مانیں گے لیکن تب ماننا کوئی نفع نہیں دے گا تب ہر ایک مان جائے گا۔

جب بھی رسول آتا ہے جیسے کہ آج ان میں انہی سے انہی کی زبان میں اللہ نے اپنا رسول احمد عیسیٰ بعث کر دیا جو ان پر حق ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کر رہا ہے تو ان لوگوں نے ایسے ہی کفر کیا جیسے یہ لوگ آج میرا کفر کر رہے ہیں ایسے ہی ہر رسول کا کذب کیا جیسے میرا کذب کر رہے ہیں ایسے ہی ہر رسول کیساتھ دشمنی کی جیسے میرے ساتھ دشمنی کر رہے ہیں، مذاق اڑاتے ہیں، گالیاں دیتے ہیں، برا بھلا کہتے ہیں، انتہائی گندی زبان استعمال کرتے ہیں، کتوں کی طرح بھونکتے ہیں ، منہ سے جھاگ نکالتے ہیں اس کے باوجود کہ ان کے پاس کسی ایک بھی بات کا جواب نہیں، اس کے باوجود کہ یہ لوگ میری کسی ایک بھی بات کو غلط ثابت نہیں کر سکتے اور جب بھی میں ان کے سامنے آتا ہوں جب بھی مجھے دیکھتے ہیں جیسے کہ آج انٹرنیٹ کی صورت میں میری تصویر یا ویڈیو وغیرہ ان کے سامنے آتی ہے تو آگے سے نہ صرف یہی سب کہتے ہیں بلکہ ایسے ہی حقارت بھری نگاہ سے دیکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ کیا یہ ہے وہ جسے بعث کیا اللہ نے رسول جیسا کہ آج اس واقعے کی تاریخ بھی اللہ نے آج سے چودہ صدیاں قبل ہی قرآن میں اتار دی تھی جو آج آپ کو یاد دلا رہی ہے کہ یہی ہے اللہ کا وہ رسول جسے آخرین میں بعث کیا جانا تھا۔

وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا اَهٰذَا الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا. الفرقان ۴۱

اور جب تجھے دیکھتے ہیں نہیں اخذ کر رہے ہمیں جو کہ تُو ہے مگر جو بھی یہ لوگ دشمنی میں، نفرت میں، حسد میں، بغض میں اخذ کر سکتے ہیں یعنی گالیاں دے رہے ہیں، برا بھلا کہہ رہے ہیں، مذاق اڑا رہے ہیں، فتوے لگا رہے ہیں یا اس کے علاوہ جو کچھ بھی کر سکتے ہیں کہ کیا یہ ہے وہ شخص جسے بعث کیا اللہ نے رسول یعنی حقارت اور طنزیہ لہجے میں کہتے ہیں کیا یہ ہے اللہ کا رسول ہونے کا دعویدار؟ یہ ہے عیسیٰ ہونے کا دعویدار اور پھر ساتھ گالیاں دیتے ہیں جو کچھ کہہ سکتے ہیں وہ کہتے ہیں۔

یعنی ان عقل کے اندھوں سے یہ سوال کیا جائے کہ آخر تمہیں مسئلہ کیا ہے؟ ایک تو تم پر احسان عظیم کیا جا رہا ہے رسول بھیج کر جو تم پر حق کھول کھول کر واضح کر رہا ہے اور تم ہو کہ ہدایت اخذ کرنے کی بجائے تمہارے سامنے چونکہ بشر ہے تو اس میں کیڑے نکال رہے ہو؟ تمہیں ہضم ہی نہیں ہو رہا ہے کہ ایک بشر ہماری راہنمائی کے لیے بھیج دیا گیا؟ تمہیں کون سی شئے روک رہی ہے ہدایت اخذ کرنے سے جبکہ تمہارے پاس ہدایت آ گئی؟ اے عقل کے اندھو بشر کے علاوہ کس طریقے سے تمہاری طرف ہدایت بھیجی جاتی؟ تم انسان چونکہ بشر ہو تو ظاہر ہے ایک بشر کے ذریعے ہی تمہاری راہنمائی کی جائے گی نا؟ تو اس میں اچنبے والی کون سی بات ہے؟ اور اسی بات کو اسی کی تاریخ اللہ نے آج سے چودہ صدیاں قبل اسی قرآن میں درج ذیل آیت کی صورت میں اتار دی۔

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓى اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا . الاسراء ۹۴

اور کس نے منع کیا، کس نے روکا لوگوں کو کہ نہیں تسلیم کر رہے نہیں مان رہے جب آ گئی ان کے پاس خالصتاً اللہ کی طرف سے ہدایت؟ مگر صرف اور صرف یہ وجہ ہے کہ کہہ رہے ہیں کیا بعث کیا اللہ نے ایک بشر رسول یعنی اس وجہ سے خالص اللہ کی طرف سے آنے والی ہدایت کو تسلیم نہیں کر رہے کہ انہی میں سے ایک بشر

رسول ہے جونہیں دعوت دے رہا ہے ان پر حق کھول کھول کر واضح کر رہا ہے۔ محض بشر رسول کی وجہ سے حالانکہ یہ عقل کے اندھے غور نہیں کرتے کہ جب تم انسان چونکہ بشر ہو تو ظاہر ہے اللہ بشر رسول ہی بعث کرے گا نا؟

یوں آپ نے جان لیا کہ کس طرح رسول کی پیدائش اور پھر بعثت ہوتی ہے اور بعثت کے بعد رسول کو کن کن حالات وواقعات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ رسول جب حق کھول کھول کر واضح کرتا ہے تو اسے ہر طرح کے شدید ترین ردعمل اور دشمنی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس پر زمین تک تنگ کر دی جاتی ہے اس کے خلاف ہر طرح کے محاذ کھولے جاتے ہیں یہاں تک کہ قتل کرنے کی بھی پوری کوشش کی جاتی ہے لیکن اس سب کے باوجود رسول اپنے مقصد و مشن پر ڈٹا رہتا ہے اور یہی وہ وجہ ہے جس وجہ سے اللہ نے کہا کہ رسول میں تمہارے لیے اسوہ حسنہ ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ. الاحزاب ۲۱

لَـقَـدْ تم کو حق حاصل ہے کہ تم اپنی تحقیق کر وا پنے گھوڑے دوڑا لو بالآخر تمہارے سامنے یہی آئے گا جو کہ طے شدہ ہے یعنی جو قدر میں کر دیا گیا جو کہا جا رہا ہے **كَانَ** قانون میں کیا جا چکا **لَكُمْ** تم کو کہ تم اخذ کرو **فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ** رسول اللہ میں یعنی جو اللہ کا بھیجا ہوا ہے اس میں **اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ**۔ یعنی تمہیں دنیا میں کس مقصد کے لیے بھیجا گیا، اس مقصد کو پہچاننا کیسے ہے اور کس طرح پورا کرنا ہے اس کے لیے اللہ نے رسول بھیجنا قدر میں کر دیا تا کہ رسول میں تم اسوہ حسنہ اخذ کرو۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اسوہ حسنہ کیا ہے؟ تو سب سے پہلے **اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ** کو کھول کر آپ پر واضح کرتے ہیں۔

اُسْـوَةٌ: جملہ ہے جو کہ تین الفاظ ''ا، سو، ۃ'' کا مجموعہ ہے۔ شروع میں الف کا استعمال سوالیہ بنا دیتا ہے یعنی کیا، کب، کہاں، کیوں، کیسے، کتنا وغیرہ اور اگلا لفظ ہے ''سوٗ'' جس کے معنی ہیں کرنا مثلاً آپ کھاتے ہیں تو آپ کا کھانا سوٗ کہلاتا ہے، آپ کا پینا، اٹھنا، بیٹھنا، سونا، چلنا، لین دین، کوئی بھی کام کرنا، کچھ بھی کرنا یہاں تک کہ جسم میں کسی بھی عضو کی چھوٹی سے چھوٹی حرکت تک ''سوٗ'' کہلاتی ہے یعنی جو کچھ بھی کرنا اور آگے ''ۃ'' ان اعمال کا اظہار کر رہی ہے جو اعمال یعنی جو کچھ بھی کیا جا رہا ہے۔ اب جب تینوں الفاظ کے معنی جوڑیں تو **اُسْـوَـةٌ** کے معنی کھل کر سامنے آجائیں گے کہ کیا ہے جو بھی کیا؟ کب کیا؟ کہاں کیا؟ کیسے کیا؟ کتنا کیا؟ کیوں کیا؟ تو آگے اسی کا جواب ہے **حَسَنَةٌ** جو کہ دو الفاظ ''حسن، ۃ'' کا مجموعہ ہے حسن کا معنی ہے ایسا کام ایسا عمل یا وہ جس سے ہر کسی پر احسان ہو یعنی آسمانوں وزمین میں جو کچھ بھی ہے کسی کو بھی رائی برابر بھی نقصان کا سامنا نہ کرنا پڑے ہر ایک کو ہر لحاظ سے فائدہ ہی فائدہ ہو اور آگے ''ۃ'' اس حسن کی وضاحت کر رہی ہے یعنی اس کا اظہار کر رہی ہے۔ **اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ** دونوں کی ''ۃ'' پر دو پیش ہیں ایک سیدھی پیش اور ایک الٹی پیش، جب بھی دو پیش استعمال ہوں تو اس کا مطلب ہوتا ہے اپنے اول سے لیکر آخر تک یعنی وجود میں آنے سے لیکر موت تک یوں **اُسْـوَـةٌ حَسَـنَـةٌ** کے معنی بنتے ہیں جب تک موجود رہا یعنی اپنی پیدائش سے لیکر موت تک جو بھی کیا جیسا بھی کیا ایسے کیا کہ اس سے آسمانوں وزمین میں ہر کسی پر احسان ہوا، آسمانوں و زمین میں کوئی ایک بھی مخلوق ایسی نہیں کہ اسے کسی بھی قسم کے نقصان کا سامنا کرنا پڑا ہو بلکہ ہر ایک کو فائدہ ہی فائدہ ہوا۔ اب آپ پر کھل کر واضح ہو جائے گا کہ رسول میں اسوہ حسنہ اخذ کرنے کا مطلب کیا ہے۔ اللہ رسول کو انسانوں کے درمیان ایک عملی نمونہ بنا کر پیش کرتا ہے کہ تم نے وہی کرنا ہے جو رسول اللہ نے کیا، بالکل ویسے ہی کرنا ہے جیسے رسول اللہ نے کیا، جیسے رسول اللہ نے حق کو پہچانا اور پھر اس پر عمل کیا تم نے بھی بالکل ایسے ہی کرنا ہے، کوئی بھی کام کرنا ہے تو ایسے ہی کرنا ہے جیسے رسول نے کیا، شادی کرنی ہے تو ایسے ہی، بچے پیدا کرنے ہیں تو ایسے ہی، رزق کیا ہونا چاہیے اور کیسے حاصل کرنا ہے تو بالکل ویسے جیسے رسول نے کیا یعنی کوئی بھی کام خواہ وہ چھوٹے سے چھوٹا ہو یا بڑے سے بڑا ہو پہلی بات کہ وہی کرنا ہے جو رسول نے کیا اور دوسری بات کہ بالکل اسی طرح کرنا ہے جیسے رسول نے کیا اسے کہتے ہیں رسول میں اسوہ حسنہ اخذ کرنا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہ بات مان لی جائے کہ رسول عام بشر جیسا نہیں ہوتا بلکہ ہٹ کر ہوتا ہے، اس کی پیدائش باقیوں سے ہٹ کر ہوتی ہے، وہ پلتا بڑھتا باقیوں سے ہٹ کر ہے اس کے پاس معجزات ہوتے ہیں تو پھر اس میں اسوہ حسنہ کیسے ہو سکتا ہے اور پھر وہ حجت کیسے ثابت ہو سکتا ہے؟

مثال کے طور پر جیسے کہ کہا جاتا ہے عیسیٰ ابن مریم بغیر والد کے پیدا ہوئے اب اگر یہ بات مان لی جائے یا اگر یہ سچ ہے تو پھر نہ ہی عیسیٰ ابن مریم میں اسوہ حسنہ تھا اور نہ ہی وہ بنی اسرائیل کے لیے حجت ثابت ہوتا ہے کیونکہ اگر کل کو بنی اسرائیل سے حساب لیا جائے گا ان سے پوچھا جائے گا کہ تم عیسیٰ ابن مریم جیسے کیوں نہ بنے تو ان کے پاس یہ بہانہ ہوگا کہ اے اللہ اس کی پیدائش آدم سے ہٹ کر تھی یعنی عام بشر جیسی نہیں تھی بلکہ ہٹ کر تھی غیر معمولی تھی اگر ہمیں بھی تُو اسی طرح پیدا کرتا تو ہم بھی اسی کے جیسے بن جاتے لیکن جب تُو نے ہمیں جس طرح خلق کیا اس طرح اسے خلق نہیں کیا تو پھر ہم اس کے جیسے کس طرح بن سکتے تھے؟ اور پھر اگر اس کی خلق بالکل ایسے ہی ہوتی جیسے ہمیں خلق کیا گیا تو پھر پتہ چلتا کہ وہ کس طرح ایسا بن سکتا تھا جیسا وہ بنا اور اگر وہ ایسا بنتا جیسا وہ تھا تو پھر اگر ہم اس کی طرح نہ بنتے تو ہم مجرم تھے لیکن جب اس کی تخلیق ہی ہم سے ہٹ کر تھی تو ہم اس کی طرح کیسے بن سکتے ہیں اس لیے آج حساب کس بنیاد پر؟ یوں عیسیٰ ابن مریم میں تو اسوہ حسنہ ہی ثابت نہیں ہوتا اور جس میں اسوہ حسنہ ہی ثابت نہ ہو وہ اللہ کا رسول کیسے ہوسکتا ہے؟ وہ تو اللہ کا رسول ہی ثابت نہیں ہوتا۔

اور پھر جیسے کہ خود کو مسلمان کہلوانے والوں کا کہنا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم شادی شدہ نہیں تھے ان کے بچے نہیں تھے اگر اس بات کو مان لیا جائے تب بھی عیسیٰ ابن مریم میں ان کے لیے اسوہ حسنہ ثابت نہیں ہوتا جن کی طرف بھیجے گئے کیونکہ کل کو جب ان سے حساب لیا جائے گا تو وہ کہہ سکتے ہیں کہ اے اللہ اس کی نہ تو شادی ہوئی اور نہ ہی بچے تھے اس لیے یہ ایسا بنا لیکن ہمارے تو بیوی بچے تھے ہم پر یہ بہت بڑی ذمہ داری تھی اس لیے ہم اس کی طرح کیسے بن سکتے تھے ہاں البتہ اگر اس کے بھی بیوی بچے ہوتے اور پھر اس کے باوجود اگر یہ ایسا ہی بنتا تو پھر ہمارے پاس کوئی بہانہ نہیں تھا ہم پر حجت ہو جاتی لیکن چونکہ نہ ہی اس کی بیوی تھی اور نہ ہی بچے اس لیے اسے کیا پتہ کہ بیوی بچوں کی ذمہ داری کتنی بڑی ہوتی ہے یہ اس ذمہ داری سے آزاد تھا اس لیے یہ ایسا بنا اگر اس کے بیوی بچے ہوتے تو یہ ایسا کبھی نہ بنتا یہ بھی ہمارے جیسا ہی بنتا اور اگر اس کے باوجود یہ ویسا ہی بنتا تو پھر ہم پر حجت ہو جاتی پھر اگر ہم اس کی طرح نہ بنتے تو ہم مجرم تھے۔

یوں آپ نے جان لیا کہ اگر رسول بالکل انہی کی مثل بشر نہ ہو جن میں بعث کیا جاتا ہے تو اس میں اسوہ حسنہ ہی نہیں ہوسکتا اور جس میں اسوہ حسنہ ہی نہ ہو وہ رسول کیسے ہوسکتا ہے؟ اب اگر کوئی یہ کہے کہ رسول کے پاس معجزات ہوتے ہیں وہ عام بشر سے ہٹ کر غیر معمولی بشر ہوتا ہے تو پھر ظاہر ہے کل کو کوئی بھی یہ کہہ سکتا ہے اے اللہ اس کے پاس تو معجزات تھے، یہ ہماری طرح کا نہیں تھا اس لیے یہ ایسا بن گیا اگر ہمیں بھی تُو اسی طرح کا بناتا یعنی ہمیں بھی معجزات دیتا ہمیں بھی اسی کے جیسا خلق کرتا تو ہم بھی اس کے جیسے بن جاتے یہ کون سا بڑا کام تھا ہاں البتہ اگر یہ بشر ہوتا بالکل ہماری ہی طرح کا پھر یہ ایسا ہی بنتا تب اس کا پتہ چلتا جو کہ یہ نہیں تھا اس لیے آج ہم سے حساب کس بات کا۔

ایسے ہی آج اللہ نے جس عیسیٰ کو بعث کرنا تھا اگر تو یہ بات مان لی جائے کہ وہ زندہ آسمانوں پر موجود ہے اور وہ آسمانوں سے اترے گا تو پھر وہ اللہ کا رسول ہو ہی نہیں سکتا اور نہ ہی اس میں اسوہ حسنہ ہے۔ اسوہ حسنہ صرف اور صرف اسی میں ہوسکتا ہے جس کی پیدائش سے لیکر موت تک آدم جیسی ہو یعنی عام بشر جیسی ہو ہاں البتہ اس کا کردار معمولی نہیں انسان جیسا نہیں بلکہ اس کا کردار غیر معمولی ہو جس وجہ سے باقی جتنے بھی بشر ہیں یا جن میں اسے بھیجا جائے انہیں کہا جائے کہ تمہیں اس کے جیسا بننا ہے اگر نہیں بنتے تو تم مجرم ٹھہرو گے۔

آپ پر یہ بات بالکل کھول کر واضح کر دی گئی کہ کوئی ایک بھی رسول ایسا نہیں ہے جو کہ غیر معمولی تھا، جس کی تخلیق غیر معمولی تھی یا پھر جس کے پاس معجزات وغیرہ تھے بلکہ ہر رسول ایک عام بشر تھا اور اگر کوئی بھی رسول عام بشر کے جیسا نہ ہوتا تو نہ ہی اس میں اسوہ حسنہ کا دعویٰ کیا جاسکتا ہے اس میں اسوہ حسنہ اخذ کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی وہ اللہ کا رسول تھا اور یہی وہ وجہ تھی جس وجہ سے نہ صرف ہر بشر کو یہی کہا گیا کہ یہ تو بشر ہے ہماری مثل یعنی بالکل ہماری ہی طرح کا بشر ہے جیسے ہم کھانے پینے کے محتاج ہیں یہ بھی اسی طرح محتاج ہے، جیسے ہمارے بیوی بچے ہیں ویسے ہی اس کے بھی بیوی بچے ہیں، جیسے ہم پر گرمی و سردی اثر انداز ہوتی ہے اس پر بھی ہوتی ہے، جیسے ہمیں چوٹ لگنے پر تکلیف ہوتی ہے ویسے ہی اسے بھی چوٹ لگنے پر تکلیف ہوتی ہے یوں ہر رسول کا کذب کیا گیا ہر رسول کو قتل تک کرنے کی پوری کوشش کی گئی اور پھر ہر رسول نے بھی آگے سے معجزات کے دعوے نہیں کیے کہ وہ معجزات دکھانے بیٹھ گیا بلکہ ہر رسول نے یہی کہا کہ ہاں میں بشر ہوں بالکل تمہاری ہی مثل، تم میں اور مجھ میں فرق یہ ہے کہ میری طرف وحی کیا جا رہا ہے میری زبان پر اللہ بول رہا ہے مجھے جو ذمہ داری دی گئی ہے وہ صرف اور صرف یہ ہے کہ میں کھول کھول کر پہنچا دوں اس کے علاوہ میری کوئی ذمہ داری نہیں لہٰذا خود سوچو کیا اس ذمہ داری کو پورا کرنے کے لیے یعنی حق کھول کھول کر پہنچانے کے لیے غیر معمولی بشر کا ہونا شرط ہے یا لازم ہے؟ کیا کھول کھول کر پہنچانے کے لیے معجزات کا ہونا لازم ہے یا پھر البیّنات کا ہونا؟ یعنی

جس وجہ سے جس مقصد کو پورا کرنے کے لیے رسول کو بعث کیا جاتا ہے اس کے لیے تو صرف اور صرف البیّنات کے ساتھ بھیجا جانا لازم ہے نہ کہ معجزات وغیرہ کیساتھ یا پھر اس کی پیدائش وغیرہ آدم یعنی عام بشر سے ہٹ کر ہونا لازم ہے اس لیے رسول کے لیے معجزات یا پھر عام بشر سے ہٹ کر کچھ بھی ہونا البیّنات کے علاوہ بالکل بے مقصد ہے اور اللہ کچھ بھی بے مقصد نہیں کرتا۔

اب دیکھیں رسول میں اسوہ حسنہ کیا ہے اسے آپ پر کھول کر واضح کرتے ہیں۔ پیچھے بھی آپ پر یہ بات واضح کر دی گئی کہ رسول کی بھی پیدائش بالکل ایسے ہی ہوتی ہے جیسے کہ باقی بچے پیدا ہوتے ہیں جب کسی رسول کی پیدائش ہوتی ہے تب کسی کو نہیں علم ہوتا کہ یہ بچہ اللہ کا رسول ہے اور نہ ہی کسی کو یہ علم ہوتا ہے کہ یہ دو بشر مرد اور عورت جو کہ میاں بیوی ہیں انہوں نے رسول کو جنم دیا ہے یہ رسول کو دنیا میں لائے ہیں یوں جیسے باقی بچے پروان چڑھتے ہیں ایسے ہی معاشرے میں وہ بچہ بھی پروان چڑھتا ہے جس کے بارے میں بعد میں اپنے وقت پر واضح ہونا ہے کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔ یوں جب وہ بچہ نوجوان ہو جاتا ہے خود مختار ہو جاتا ہے اس میں شعور آ جاتا ہے یعنی جو کچھ بھی سنتا دیکھتا ہے اسے سمجھنے کی صلاحیت آ جاتی ہے تو وہ باقیوں کی طرح اسی پر نہیں ڈٹا رہتا جس پر اس نے اپنے آباؤ اجداد کو پایا بلکہ وہ غور و فکر کرتا ہے۔

ایک طرف باقی سب ہوتے ہیں پورا معاشرہ ہوتا ہے کہ جو اپنے آباؤ اجداد کے پیچھے چلتے ہوئے نبیوں میں فرق کر کے کسی ایک نبی کے نام پر گمراہیوں میں ڈوبے ہوتے ہیں تو وہیں دوسری طرف رسول کا معاملہ ان کے بالکل برعکس ہوتا ہے وہ سوچتا ہے کہ اگر میں کسی دوسرے مذہب کے ماننے والوں کے گھر جنم لیتا تو میں وہی ہوتا مثلاً اگر آج کی بات کی جائے آپ اپنے گریبان میں جھانکیں کہ آپ کسے حق کہہ اور سمجھ رہے ہیں؟ کیا اکثریت اسے ہی دین حق نہیں کہتی اور سمجھتی جس پر انہوں نے اپنے آباؤ اجداد کو پایا؟ اگر کوئی ہندو گھرانے میں پیدا ہوا تو وہ بغیر سوچے سمجھے اسی دین پر ڈٹا ہوا ہے اور اسے ہی حق کہہ اور سمجھ رہا ہے وہ یہ نہیں سوچتا کہ اگر میں کسی عیسائی گھرانے میں پیدا ہوتا تو کیا آج میں ہندو ہوتا؟ نہیں بلکہ عیسائی ہوتا اور عیسائیت کو ہی حق کہہ اور سمجھ رہا ہوتا ایسے ہی اگر یہودی گھرانے میں پیدا ہوتا تو یہودی ہوتا ایسے ہی اگر مسلمان گھرانے میں پیدا ہوتا تو مسلمان ہوتا، اگر بریلوی گھرانے میں پیدا ہوتا تو بریلوی ہوتا، اہلحدیث میں پیدا ہوتا تو اہلحدیث ہوتا، دیوبندی گھرانے میں پیدا ہوتا تو دیوبندی ہوتا، شیعہ گھرانے میں پیدا ہوتا تو شیعہ ہوتا۔ اس بارے میں کوئی بھی نہیں سوچتا کہ اگر حق پر ہونے کی دلیل یہی ہے تو پھر خود کو حق پر اور باقی ہر ایک کو باطل کس بنیاد پر کہا جا رہا ہے؟ یوں تو ہر کوئی اپنے دعوے میں سچا ہے جو کہ ہو بھی نہیں سکتا کیونکہ یا تو کوئی ایک ہی حق پر ہو سکتا ہے یا پھر ان میں سے کوئی بھی حق پر نہیں ہو سکتا سب ہی ایک جیسے گمراہ ہیں۔

یہی فرق ہوتا ہے رسول میں اور باقی اکثریت میں، اکثریت اندھوں کی طرح اسی پر چلتی ہے اسے ہی حق کہتی اور سمجھتی ہے جس پر انہوں نے اپنے بڑوں کو پایا لیکن رسول کا معاملہ بالکل برعکس ہوتا ہے، اکثریت نبیوں میں فرق کر کے کسی نہ کسی ایک نبی کے نام سے خرافات منسوب کر کے اسے حق کا نام دے کر اس پر ڈٹی ہوتی ہے لیکن رسول یہ سوچتا ہے کہ اگر مجھے وہی کرنا ہے جو آج سے چودہ سو سال قبل محمد نے کیا تو پھر مجھے آج اس وقت دنیا میں کیوں لایا گیا؟ مجھے چودہ صدیاں قبل ہی دنیا میں لے آیا جاتا؟ اگر مجھے وہی کرنا ہے جو آج سے دو ہزار سال قبل عیسیٰ ابن مریم نے کیا تھا تو پھر مجھے آج اس وقت دنیا میں کیوں لایا گیا بلکہ مجھے تو آج سے دو ہزار سال قبل دنیا میں لایا جانا چاہیے تھا؟ اگر مجھے وہی کرنا ہے جو آج سے ساڑھے تین ہزار سال قبل موسیٰ نے کیا تو پھر مجھے آج ہی دنیا میں کیوں لایا گیا بلکہ مجھے تو آج سے ساڑھے تین ہزار سال قبل دنیا میں لایا جانا چاہیے تھا؟ اگر مجھے وہی کرنا تھا جو کرشن نے کیا تو پھر مجھے آج ہی دنیا میں کیوں لایا گیا بلکہ مجھے آج سے پانچ ہزار سال قبل دنیا میں لایا جانا چاہیے تھا؟ یوں رسول اندھوں کی طرح بغیر سوچے سمجھے کچھ بھی نہیں کرتا بلکہ وہ کہتا ہے کہ مجھے میرے ربّ نے نہ صرف سننے دیکھنے کی صلاحیت دی بلکہ جو سن اور دیکھ رہا ہوں اسے سمجھنے کی بھی صلاحیت دی اور پھر عمل کرنے کی بھی صلاحیت دی تو ظاہر ہے اسی لیے دی کہ میں کوئی بھی کام کرنے سے پہلے اس کے بارے میں مکمل علم حاصل کروں کوئی بھی کام بغیر علم کے نہ کروں، کوئی بھی کام محض اس بنیاد پر نہ کروں کہ میں نے اپنے بڑوں کو ایسے ہی کرتے ہوئے دیکھا، میں نے اپنے بڑوں کو اسی پر پایا، کوئی بھی کام محض اس بنیاد پر نہ کروں کہ اکثریت ایسا کر رہی ہے تو ٹھیک ہی ہوگا نہیں بلکہ کچھ بھی کرنے سے پہلے مجھے جو سوچنے سمجھنے کی صلاحیت دی گئی اس کا استعمال کرتے ہوئے سوچ سمجھ لوں جب اطمینان ہو جائے تب ہی کام کروں۔ مجھے آج اس وقت دنیا میں لایا گیا ہے تو ظاہر ہے آج اس وقت کچھ کرنا ہے اسی لیے مجھے آج اس وقت دنیا میں لایا گیا اور اگر مجھے بھی وہی کرنا ہوتا جو آج سے

صدیوں پہلے ہزاروں سال پہلے فلاں فلاں نے کیا تو مجھے دنیا میں آج نہ لایا جاتا بلکہ تب دنیا میں لایا جاتا اس لیے میں اندھوں کی طرح کچھ بھی نہیں کروں گا، میں نبیوں میں سے کسی ایک میں بھی فرق کر کے یا بعض میں فرق کر کے ان کے نام پر گمراہیوں کا شکار نہیں ہوں گا بلکہ میں ان کے طریقے پر چلوں گا، غور و فکر کر کے دنیا میں بھیجے جانے کے مقصد کو سمجھوں گا اور جب مجھ پر حق بالکل کھل کر واضح ہو جائے گا تو میں حق پر قائم ہوں گا اگر حق وہی ثابت ہو جائے جس پر آباؤ اجداد کو پایا تو پھر بھی فائدہ ہی ہے کہ اطمینان ہو جائے گا اور اسی پر قائم رہوں گا لیکن اگر وہ حق ثابت نہیں ہوتا بلکہ حق اس کے بالکل برعکس سامنے آتا ہے تو خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے میں حق پر قائم ہوں گا یوں اللہ کا رسول جب حق سامنے آتا ہے تو اس پر قائم ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ہر طرف سے اسے فتوے کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ یہ ایک نیا دین لے آیا وہ دین جس کے بارے میں اس سے پہلے نہ ہی ہم نے کہیں سے کسی سے سنا اور نہ ہی ہمارے آباؤ اجداد نے اور یوں ہر رسول کی شدید ترین مخالفت کی گئی۔ لیکن بالآخر نتیجہ وہی نکلا جو اللہ نے قدر میں کر دیا نہ کہ نتیجہ وہ سامنے آیا جو رسول کے دشمنوں کی چاہت تھی۔

یہ ہے رسول میں اسوہ حسنہ۔ اور اسی کا قرآن میں بھی ایک نہیں کئی مقامات پر ذکر کر دیا گیا جو کہ آج کی تاریخ ہے یعنی میری تاریخ ہے جس سے نہ صرف مزید حق آپ پر کھل کر واضح ہو جائے گا بلکہ قرآن بذات خود میری ایک ایک بات کی تصدیق کرتے ہوئے آپ کو یاد دلا رہا ہے کہ یہی اللہ کا وہ رسول عیسیٰ تھا جسے آخرین میں بعث کیا جانا تھا جس کی آج سے چودہ صدیاں قبل ہی ان آیات کی صورت میں تاریخ اتار دی گئی تھی۔

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَانُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ. وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ. كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَاللّٰهُ لَايَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ. اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ. خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَايُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَاهُمْ يُنْظَرُوْنَ. اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ. آل عمران ۸۴ تا ۸۹

یہ آیات اللہ کے ایک رسول کی تاریخ ہیں اب جب آپ پر ان آیات کو کھول کر واضح کریں گے تو آپ پر خود بخود کھل کر واضح ہو جائے گا کہ یہ آیات اللہ کے کس رسول کی تاریخ پر مبنی ہیں۔

اللہ اپنے رسول کے ذریعے کہہ رہا ہے یعنی اللہ کا رسول کہہ رہا ہے قُلْ کہو یعنی اللہ کا رسول جب حق کھول کھول کر واضح کر رہا ہے تو سامنے والوں کو کہنا پڑے گا اٰمَنَّا ہم نے تسلیم کیا یعنی یہ جو ہم ہی میں سے ایک بشر کے ذریعے ہمیں جو دعوت دی جا رہی ہے ہم پر حق کھول کھول کر واضح کیا جا رہا ہے ہم نے تسلیم کیا کہ بِاللّٰهِ یہ اللہ سے ہے یعنی یہ جو بھی کھول کھول کر واضح کر رہا ہے یہ سب اللہ سے ہے کیونکہ یہ وہ علم ہے جو اللہ کے علاوہ کسی کے پاس ہے ہی نہیں اس لیے پھر ظاہر ہے آج یہ جو ہم میں ہم ہی سے یہ بشر کھول کھول کر واضح کر رہا ہے یہ اللہ سے آیا ہے یہ حق اللہ سے ہے اور پھر جو اللہ کی طرف سے آ رہا ہے وہ کیا ہے آگے اسے بھی کھول کر واضح کر دیا وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا اور جو اتارا گیا ہم پر وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ اور وہی اتارا گیا ابراہیم پر یعنی جو ہم پر اتارا گیا ہے آج اللہ کے رسول کے ذریعے جو کہ ہم مان رہے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے یہ اللہ کا بھیجا ہوا ہے اللہ اس کی صورت میں ہم سے کلام کر رہا ہے یہ جو ہم پر اتارا گیا یہ وہی ہے جو اتارا گیا ابراہیم پر وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ اور اسماعیل پر بھی یہی اتارا گیا اور اسحاق پر بھی یہی اتارا گیا اور یعقوب پر بھی یہی اتارا گیا اور جتنے بھی آگے آتے رہے ان سب پر بھی یہی اتارا گیا اور جو دیا گیا موسیٰ کو اور عیسیٰ کو اور جو بھی نبی ان کے بعد موجود رہے انہیں یہی دیا گیا ان کے ربّ سے۔ یعنی یہ جو آج ہم پر اتارا گیا یہ کوئی الگ نہیں ہے بلکہ یہ وہی اتارا گیا ہے جو ہر اللہ کے رسول پر اتارا گیا لَانُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ نہیں ہم فرق کر رہے ان کے درمیان کسی ایک میں بھی یعنی ہم ان میں سے کسی ایک کو بھی الگ کر کے اس کے نام سے منسوب کر کے جیسے اکثریت کر رہی ہے ہم ویسا نہیں کرنے والے بلکہ جیسے انہوں نے ان پر جب اتارا گیا تو انہوں نے تسلیم کیا کہ یہ اللہ سے ہے اور پھر وہ اس پر قائم ہوئے انہوں نے اس ذمہ داری کو پورا کیا انہوں نے اکثریت کی طرح رسولوں میں فرق نہیں کیا بالکل انہی کی طرح ہم بھی رسولوں میں سے کسی ایک کو بھی فرق کر کے یعنی الگ کر کے اس کے نام سے منسوب کر کے کچھ بھی نہیں کریں گے بلکہ ہمیں دنیا میں آج بھیجا گیا ہے تو ظاہر ہے آج کچھ کرنا ہے اس لیے

ہمیں آج ہی دنیا میں بھیجا گیا ہے تو آج جو ہماری ذمہ داری ہے جو کہ ہم پر واضح کر دی گئی تو ہم اپنے ان بھائیوں کی طرح آج اپنی اس ذمہ داری کو بالکل ویسے ہی پورا کریں گے جیسے انہوں نے اپنے اپنے وقت میں کیا اور یہی آگے کہا گیا وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ اور ہم ہیں اسی وجود کے جو وجود ہے جو کہ ایک ہی وجود ہے جو ہر طرف نظر آ رہا ہے جو کہ ہمارا ربّ ہے اسی کی بات کو تسلیم کرتے ہوئے اس پر اسی طرح عمل کر رہے ہیں یعنی ہم وہی کر رہے ہیں جو ہمارا ربّ ہمیں کہہ رہا ہے، ہمارا ربّ یہ کہہ رہا ہے کہ جیسے اکثریت رسولوں میں سے کسی نہ کسی کو الگ کر کے اس سے منسوب کر کے گمراہیوں میں ڈوبی ہوئی ہے تم نے وہ نہیں کرنا بلکہ جیسے ان تمام رسولوں نے کیا تم نے بالکل وہی کرنا ہے کہ جب ان کی طرف اللہ نے اپنا پیغام بھیجا ان پر حق اتارا تو انہوں نے اس وقت جو الصلاۃ کتب تھی وہ قائم کی نہ کہ اکثریت کی طرح اسی پر ڈٹے رہے جس پر آباؤ اجداد کو پایا۔

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ اور جو حق کھول کھول کر واضح کر دیئے جانے کے باوجود جواسے مرضی کا اختیار دیا گیا اور وہ اس اختیار کا غلط استعمال کرتے ہوئے جو الاسلام کے علاوہ دین ہے اسے اختیار کرے گا پس نہیں قبول کیا گیا اس سے جو اس نے کیا یعنی بالکل کھول کھول کر واضح کر دیا گیا کہ الاسلام کیا ہے وہ اعمال جن کو اللہ یعنی فطرت قبول کرتی ہے نہ کہ وہ جنہیں فطرت قبول نہیں بلکہ مسترد کر دیتی ہے تو جب کھول کھول کر واضح کر دیا گیا کہ وہ کون سے اعمال ہیں جنہیں فطرت قبول کرتی ہے جن سے آسمانوں وزمین میں ہر ایک میں سلم آتا ہے کسی میں بھی کسی بھی قسم کی کوئی خامی وخرابی نہیں ہوتی بلکہ ہر ایک میں پرفیکشن آتی ہے اگر کہیں خرابی ونقص کر دیا گیا تو وہ بھی دور ہو کر ہر شیئے میں سلم آجاتا ہے اس کے باوجود وہ اعمال کیے جنہیں فطرت قبول نہیں کرتی بلکہ مسترد کر دیتی ہے جن سے آسمانوں وزمین میں خرابیاں ہو کر بالآخر تباہیاں آتی ہیں وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ اور جتنے بھی ایسے ہیں وہ تمام کے تمام آخرۃ میں خسارے میں ہوں گے۔

آپ پر پیچھے کھول کھول کر واضح کر دیا گیا کہ الاسلام کوئی لیبل نہیں ہے کہ جس پر یہ لیبل لگا دیا جائے وہ الاسلام بن جائے گا بلکہ الاسلام کا معنی ہے وہ مخصوص اعمال جن کے کرنے سے آسمانوں وزمین میں ہر سطح پر ہر شیئے میں سلم آجائے کہیں بھی کوئی رائی برابر بھی خامی وخرابی نہ ہو اگر پہلے سے کی جا چکی تو وہ دور ہو کر ہر شیئے واپس فطرت پر آجائے۔

كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ کیسے ہدایت دے اللہ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ان لوگوں کو جو کفر کر رہے ہیں یعنی اللہ نے اپنا رسول بھیج دیا جو حق ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کر رہا ہے آیات کو کھول کھول کر واضح کر رہا ہے اور یہ لوگ نہیں مان رہے بلکہ الٹا ماننے سے انکار کر رہے ہیں بعد اس کے کہ یہ بھی مان رہے ہیں وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ اور گواہی دے رہے ہیں کہ اس میں کچھ شک نہیں جو رسول بھیجا گیا تھا اس نے جو کچھ بھی کہا تھا حق ہے وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ اور آ گئیں ان کے پاس البیّنات یعنی یہ خود کو مسلمان کہلوانے والے جو کہ خود نہ صرف مان رہے ہیں بلکہ گواہی دے رہے ہیں کہ جو اولین میں بھیجا گیا تھا وہ اللہ کا رسول تھا اور اس نے آج سے چودہ صدیاں قبل جو جو کہا تھا وہ حق ہے اور آج جب ان میں انہیں سے رسول بعث کر دیا جو کہ آیات کی البیّنات کیساتھ اس نے آکر انہی آیات کو کھول کھول کر رکھ دیا وہی سب کھول کھول کر رکھ دیا کہ اسے ہی آج سے چودہ صدیاں قبل محمد نے الدجّال کہا تھا، اسے زمین سے نکلنے والی النار کہا تھا، اسے ہی دابۃ الارض کہا تھا، انہیں الدخانٍ کہا تھا یعنی سب کچھ کھول کھول کر رکھ دیا تو جب ان میں انہی سے آکر حق کھول کھول کر رکھ دیا تو کفر کر رہے ہیں۔ ایک طرف مان رہے ہیں کہ محمد نے جو جو کہا تھا وہ حق ہے لیکن دوسری طرف آج جب ان پر وہی سب کھول کھول کر واضح کر دیا گیا تو اسی کا کفر کر رہے ہیں نہیں مان رہے تو ایسا کرنے والوں کو اللہ کیسے ہدایت دے سکتا ہے؟ ظاہر ہے اللہ کا ہدایت دینے کا طریقہ تو یہی ہے کہ انسان چونکہ بشر ہیں تو اللہ ان میں انہی سے ایک بشر کو بعث کرتا ہے جو ان کی زبان میں حق کھول کھول کر واضح کر دیتا ہے اب اگر یہ مان لیں تو ہدایت پا جائیں گے اور اگر نہیں مانتے بلکہ الٹا کفر کر دیتے ہیں تو پھر ظاہر ہے اللہ ان لوگوں کو کیسے ہدایت دے؟ اللہ تو ہدایت دے رہا ہے لیکن یہ لوگ ہدایت کی بجائے اس سے کفر ہی کر رہے ہیں تو ان کو کیسے ہدایت ملے گی؟ ان کے لیے پھر ہدایت نہیں ہے جو خود ہدایت آجانے کے بعد کفر کر رہے ہیں تو پیچھے صرف اور صرف گمراہی بچتی ہے اور پھر نہ صرف گمراہی بلکہ ایسوں پر تو لعنت کر دینی چاہیے یعنی ایسے لوگوں کو تو نظر انداز کر دینا چاہیے انہیں کوئی توجہ نہیں دینی چاہیے ان کو ان کے حال پر چھوڑ دینا چاہیے اور یہی اللہ کا ان کے لیے فیصلہ ہے جو کہ اگلی آیت میں واضح کر دیا گیا۔

اُولٰٓئِکَ جَزَآؤُھُمۡ اَنَّ عَلَیۡھِمۡ لَعۡنَۃَ اللّٰہِ یہی وہ لوگ ہیں جن کا ایسا کرنے کا بدل ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ان پر لعنت تھی اللہ کی یعنی اللہ نے ان کے انہی اعمال کے سبب انہیں نظرانداز کردیا جس وجہ سے یہ ذلیل ورسوا ہوگئے وَالۡمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِیۡنَ اوران کے انہی اعمال کے سبب ان پر الملائکہ کی لعنت تھی اور پوری دنیا کے لوگوں کی لعنت تھی یعنی محمد جو کہ نہ صرف رسول اللہ تھا بلکہ خاتم النبیّن تھا اگلے رسول کے آنے تک آنے والے النبیّن کا خاتم یعنی فلٹر تھا تو محمد کے بعد جب محمد کے فلٹر سے نکل کر النبیّن آتے رہے تو یہ خود کو مسلمان کہلوانے والے ان کا کذب کرتے رہے ان کو قتل کرتے رہے جس وجہ سے انہیں نہ صرف اللہ نے بھی نظرانداز کردیا بلکہ الملائکہ نے بھی مکمل طور پر نظرانداز کردیا اور پوری دنیا کے لوگوں نے بھی انہیں نظرانداز کردیا، دنیا میں کوئی کتا مرجائے تو پوری دنیا اس پر شور مچاتی ہے لیکن اگر ان کے کروڑوں ماردیئے جائیں تو دنیا میں کسی کے بھی کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔

آج جب اللہ نے اپنا رسول احمد عیسیٰ بعث کیا جس نے ان پر وہ سب کا سب کھول کھول کر رکھ دیا تو حق کا انکار کررہے ہیں حالانکہ خود تسلیم کرتے ہیں اور گواہی دے رہے ہیں کہ محمد اللہ کا رسول تھا اس نے جو جو کہا تھا وہ حق ہے اور آج جب وہی حق ان پر کھول کھول کر ہر پہلو سے واضح کردیا گیا تو یہ لوگ اس سے کفر کررہے ہیں یہی یہ لوگ پچھلے ایک عرصے سے کرتے چلے آرہے ہیں جو درمیان میں النبیّن آتے رہے ان کیساتھ، جو بھی اللہ کا نبی تھا اس کا یہ لوگ کذب کرتے رہے اسے قتل کرتے رہے یوں ان لوگوں نے اللہ کی طرف سے خود ہی راہنمائی کا دروازہ بند کرلیا اور جو شیاطین مجرمین ہیں جو کہ راہنما کے لبادے میں راہزن ہیں انہیں اپنا راہنما بنالیا تو جب یہ کہا جائے گا کہ ہم تو غنی ہیں یعنی ہمیں اللہ کی طرف سے راہنمائی کی کوئی حاجت نہیں اس کے لیے ہم خود ہی کافی ہیں تو پھر ظاہر ہے دنیا کی کوئی بھی طاقت ذلت ورسوائی سے بچاسکتی ہے؟ ممکن ہی نہیں اور آج یہ خود کو مسلمان کہلوانے والے ٹھوڑیوں تک اسی ذلت ومسکنت میں ڈوبے ہوئے ہیں۔

خود کو مسلمان کہلوانے والوں کے پاس اب آخری موقع ہے آج ہم نے ان میں انہی سے اپنا رسول احمد عیسیٰ بعث کردیا جو کہ آیا ہے آیات کی بیّنات کیساتھ اس نے آکر حق کھول کھول کر واضح کردیا اب بھی اگر اس سے کفر ہی کرتے ہیں اس کے باوجود کہ یہ خود اپنی زبان سے مان رہے ہیں کہ جو آج سے چودہ صدیاں قبل محمد نے کہا تھا وہ حق ہے اور آج جب ان پر وہی سب کھول کھول کر رکھ دیا تو کفر کررہے ہیں تو پھر اب اس کے بعد دنیا وآخرت میں ان کے لیے لعنت ہے۔ جیسے عیسیٰ ابن مریم کا کفر کرنے والوں پر لعنت کردی گئی کہ وہ آج تک نہ صرف ذلیل ورسوا ہورہے ہیں بلکہ انتظار میں ہیں، جیسے محمد کی بعثت کے بعد عیسائی پر لعنت کردی گئی بالکل ایسے ہی آج ان پر مکمل طور پر لعنت کردی جائے گی اور ان پر نظر کی جائے گی انہیں کو توجہ دی جائے گی جو آج ہمارے بھیجے ہوئے رسول احمد عیسیٰ کو نہ صرف تسلیم کریں گے بلکہ اس کی نصرت کریں گے جو آج حق کھول کھول کر واضح کردینے پر اسے تسلیم کرلیں گے۔

خٰلِدِیۡنَ فِیۡھَا لَایُخَفَّفُ عَنۡھُمُ الۡعَذَابُ وَلَاھُمۡ یُنۡظَرُوۡنَ یہ اسی حالت میں رہیں گے نہ صرف دنیا میں بھی بلکہ آخرت میں بھی ان کی اس حالت میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں کی جانے والی یہ ان کے اپنے ہی اعمال کا انجام ان کے لیے بطور سزا ہے جو کم نہیں کیا جانے والا اور نہ ہی یہ لوگ توجہ دیئے جانے والے ہیں یعنی ان کو کسی بھی قسم کی کوئی توجہ نہیں دی جائے گی اِلَّا الَّذِیۡنَ تَابُوۡا مِنۡ بَعۡدِ ذٰلِکَ وَاَصۡلَحُوۡا مگر ان لوگوں سے یہ عذاب ہلکا کیا جائے گا ہٹایا جائے گا انہیں توجہ دی جائے گی جو پلٹ رہے ہیں اس کے بعد اور اصلاح کررہے ہیں یعنی وہ جو آج جب اللہ نے اپنا رسول احمد عیسیٰ بعث کردیا جس نے حق ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کردیا تو ان میں سے جو حق کی طرف پلٹ رہے ہیں اور اصلاح کررہے ہیں تو ان کے لیے اللہ نے لکھ دیا کہ انہیں واپس وہی مقام دے گا یعنی دنیا وآخرت میں بلند مقام یہ اللہ کا وعدہ ہے فَاِنَّ اللّٰہَ پس اس میں کچھ شک نہیں اللہ تھا یعنی یہ جو آج تم پر حق ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کیا جارہا ہے یہ کون کررہا ہے؟ اللہ تھا جو آج تم پر حق ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کررہا ہے غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ غفر کررہا ہے دنیا وآخرت میں عذاب سے محفوظ کررہا ہے یعنی آج تم پر حق کھول کھول کر واضح کررہا ہے اگر تم واپس اس حق کی طرف پلٹتے ہوا سے دل سے تسلیم کرتے ہوئے اپنی اصلاح کرتے ہو تو یہ تمہیں غفر کیا جارہا ہے اس سے پہلے جو تم نے مفسد اعمال سے اپنے پلڑے بھرے ہوئے ہیں انہیں نکال کر تمہارے پلڑے بالکل صاف کیے جارہے ہیں یوں تمہیں دنیا وآخرت میں عذاب سے آگ سے محفوظ کیا جارہا ہے۔ لیکن جو نہیں پلٹ رہے نہ پلٹنے والے ہیں بلکہ الٹا اسی پر ہی ڈٹے رہنے والے ہیں جس پر یہ لوگ ڈٹے ہوئے ہیں تو ان کے لیے یہی ذلت ہے جس کا یہ شکار ہیں یوں نہ یہ غفر ہورہے ہیں یعنی سیئات سے پاک ہورہے ہیں اور نہ ہی یہ دنیا وآخرت میں عذاب سے آگ سے محفوظ ہوں گے۔

ان آیات میں جو کہا گیا یہ میری احمد عیسیٰ رسول اللہ کی تاریخ ہے جو آج سے چودہ صدیاں قبل ہی اتار دی گئی تھی یوں نہ صرف حق مزید کھل کر واضح ہو گیا بلکہ قرآن نے ان آیات کی صورت میں یاد دلا دیا کہ یہی اللہ کا وہ رسول تھا جس کی آج سے چودہ صدیاں قبل ان آیات کی صورت میں تاریخ اتار دی گئی تھی اور آپ پر واضح ہو گیا کہ رسول آ کر کیا کرتا ہے رسول میں اسوہ حسنہ کا مطلب کیا ہے۔

جیسے یہودی رسولوں میں سے موسیٰ کو فرق کیے ہوئے ہیں، عیسائی عیسیٰ کو ایسے ہی خود کو مسلمان کہلوانے والے رسولوں میں سے محمد کو فرق کیے ہوئے ہیں جو کہ بہت بڑا جرم ہے جس سے اللہ بہت ہی سختی سے منع کر رہا ہے آج آخری موقع ہے اگر آج بھی تم لوگ اس شرک عظیم سے باز نہ آئے تو جان لو نہ صرف دنیا و آخرت میں تمہارے لیے عظیم ہلاکت ہے بلکہ کبھی بھی تم سے عذاب ہلکا نہیں کیا جائے گا تم لوگ تب تک جہنم میں رہو گے جب تک کہ جہنم کی بھی اجل نہیں آ جاتی۔ اب یہ بات تمہیں خواہ کتنی ہی ناگوار کیوں نہ گزرے لیکن کان کھول کر سن لو یہ اللہ ہے جو تم سے کہہ رہا ہے اور اللہ کی بات جھوٹ نہیں ہو سکتی، آج تو تم استکبار کر لو گے لیکن کل کو تمہیں کون بچائے گا؟ اس لیے اگر فلاح چاہتے ہو تو عاجزی اختیار کرو حق تم پر کھول کھول کر واضح کر دیا گیا حق کی اتباع کرو۔ آج جب کہ تم ضلالٍ مبینٍ میں ڈوبے ہوئے تھے تو ہم نے تم پر احسان عظیم کیا کہ تم میں تمہی سے تمہاری زبان میں اپنا رسول احمد عیسیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعث کر دیا اور تم پر حق کھول کھول کر واضح کر دیا، تم پر ہماری حجت ہو چکی کل کو تمہارے پاس کسی بھی قسم کا کوئی بہانہ نہیں ہو گا اس لیے تمہارے لیے اسی میں خیر ہے کہ احسان کی قدر کرو اور ہماری طرف پلٹ آؤ اس سے پہلے کہ تمہارے پاس سوائے پچھتاوے کے کچھ نہ رہے۔

آپ پر نہ صرف رسول کی پیدائش سے لیکر وفات تک حق کھول کھول کر واضح کر دیا گیا بلکہ یہ بھی کھول کھول کر واضح کر دیا گیا کہ آج اس وقت آپ میں اللہ کا رسول احمد عیسیٰ یعنی میں موجود ہوں جس کا دنیا کی کوئی بھی طاقت رد نہیں کر سکتی اور نہ ہی چاہ کر بھی کوئی کفر کر سکتا ہے بالآخر ہر کسی کو ماننا پڑے گا لیکن تب ماننا کوئی نفع نہیں دے گا اور اس کے علاوہ ختم نبوت نامی بت بھی پاش پاش کر دیا گیا۔ خود کو مسلمان کہلوانے والے آج جس حالت کا شکار ہیں اس کی اصل وجہ ہی یہی ہے جو ان لوگوں نے ختم نبوت نامی بت اخذ کر کے اللہ کی طرف سے راہنمائی کا دروازہ بند کر کے عملی طور پر یہ کہا کہ اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں یعنی ہمیں اللہ کی طرف سے ہدایت کی کوئی ضرورت نہیں۔

اے وہ جو خود کو مسلمان کہلوانے والے ہو جو خود کو امت محمد کہلوانے والے ہو جو ہم نے قدر میں کیا تھا آج تم میں تمہی سے ہمارا رسول احمد عیسیٰ آ گیا جس نے تم پر حق کھول کھول کر رکھ دیا جان لو آج تمہارے پاس آخری موقع ہے اگر تم لوگ حق کو تسلیم کر لیتے ہو تو دنیا و آخرت میں فلاح پا جاؤ گے آج جس حالت میں تم ہو اس سے نکال لیے جاؤ گے ورنہ نہ تو دنیا کی کوئی بھی طاقت تمہیں اس حالت سے نکال سکتی ہے اور نہ ہی دنیا و آخرت میں فلاح پاؤ گے۔ جان لو اگر تم کذب ہی کرتے ہو تو پھر ایسے نہیں کہ تم لوگ اپنی منصوبہ بندیوں میں کامیاب ہو جاؤ گے بلکہ ہم نے یہ قدر میں کر دیا کہ ہم اپنے رسول اور اس کی دعوت کو تسلیم کر کے اس پر اسی طرح عمل کرنے والوں کو تو بچا لیں گے اور کذب کرنے والوں کو بالکل اسی طرح ہلاک کریں گے جیسے اس سے پہلے بھی ہر بار کیا جا چکا۔

جیسے آج ہم نے تم میں تم ہی سے اپنا رسول بھیج دیا جس نے تم پر حق کھول کھول کر واضح کر دیا ہماری آیات کو کھول کھول کر واضح کر دیا بالکل ایسے ہی ہم نے تم سے پہلے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا، ھود کو قوم عاد کی طرف بھیجا، صالح کو قوم ثمود کی طرف بھیجا، شعیب کو قوم مدین کی طرف بھیجا، لوط کو اس کی قوم کی طرف بھیجا اور موسیٰ کو آل فرعون کی طرف بھیجا تو جیسے آج تم نہیں مان رہے اور الٹا کذب ہی کر رہے ہو بالکل ایسے ہی انہوں نے بھی کذب ہی کیا تھا ہمارے رسولوں کا کذب ہی کیا تھا تو پھر ان کا انجام کیا ہوا؟ کیا وہ اپنی منصوبہ بندیوں میں کامیاب ہو گئے؟ کیا وہ سچے ثابت ہو گئے؟ یا پھر وہ غلط، جھوٹے، باطل و بے بنیاد ثابت ہوئے اور ہمارے رسول ہی سچے ثابت ہوئے؟ جب حقیقت یہ ہے کہ وہ خود کذاب اور ہمارے رسول سچے ثابت ہوئے تو پھر کیا آج تم سچے ثابت ہو جاؤ گے؟ کیا آج تمہارے کہنے سے ہمارا رسول کذاب ثابت ہو جائے گا؟ پھر کیا ہم نے انہیں ایسے ہی چھوڑ دیا یا پھر ہم نے ہمارے رسولوں اور جو ان کی بات مان رہے تھے انہیں بچا لیا اور کذب کرنے والوں کو ہلاک کر دیا انہیں نشان عبرت بنا دیا انہیں صفحہ ہستی سے مٹا دیا؟ ہم نے اپنے رسولوں اور جو ان کی دعوت کو تسلیم کر رہے تھے انہیں بچا لیا اور کذب کرنے والوں کو ہلاک کر دیا تو جان لو آج بھی ہم بالکل اسی طرح اپنے رسول احمد عیسیٰ اور اس کی بات ماننے والوں کو بچانے والے ہیں اور کذب کرنے والوں کو ہلاک کرنے والے ہیں عذاب عظیم تمہارے بالکل سر پر آ چکا۔ اور پھر جیسے تب کذب کرنے والوں کو ہلاک

کرنے کے بعد ہم نے ہمارے رسولوں اوران کے ساتھیوں کوزمین کا وارث بنا دیا بالکل اسی طرح آج بھی ہم اپنے رسول احمد عیسیٰ اوراس کے ساتھیوں کوزمین کا وارث بنانے والے ہیں۔

اے ہمارے رسول کا کذب کرنے والو! اے ہمارے رسول احمد عیسیٰ سے دشمنی کرنے والو جان لوتم کتنے ہی قوت میں بڑھ کر کیوں نہ ہو،تم کتنی ہی افواج و افرادی قوت کے حامل کیوں نہ ہو،تم کتنی ہی زمین پر اقتدار کے مالک کیوں نہ ہو،تم کتنے ہی مال واولا دوالے کیوں نہ ہوکیا تم اُن سے ان سب میں بڑھ کر ہو جنہیں تم سے پہلے ہلاک کیا جا چکا؟ کیا تمہاری افواج آل فرعون کی افواج سے بڑھ کر قوت والی ہیں؟ کیا تمہارے اسباب ووسائل الاولین میں ہلاک کر دیئے جانے والوں کو دیئے گئے اسباب ووسائل سے بڑھ کر ہیں؟ تم ان کے دس فیصد میں بھی نہیں ہو نہ ہی ان کے دس فیصد کو پہنچ سکتے ہو تو پھر جان لو جب وہ تم سے ان سب میں کئی گنا بڑھ کر ہونے کے باوجود ہمیں عاجز نہیں کر سکے الٹا خود نشان عبرت بن گئے تو کیا تم اُن سے اِن سب میں کئی گنا کم ہونے کے باوجود ہمیں عاجز کرلو گے؟

سوال ہی پیدا نہیں ہوتا عذاب عظیم تمہارے بالکل سر پر آ کھڑا ہے جیسے ہی ہمارا رسول اپنی ذمہ داری پوری کر لے تو ویسے ہی ہم تمہیں نشان عبرت بنا دیں گے تمہیں ہلاک کر دیں گے آج تمہارے پاس وقت ہے کل کو تمہارے پاس سوائے پچھتاوے کے کچھ نہیں رہے گا۔

محمد کے بعد آنے والے رسول اورختم نبوت نامی بت

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَالۡكِتٰبِ الَّذِىۡ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوۡلِهٖ وَالۡكِتٰبِ الَّذِىۡۤ اَنۡزَلَ مِنۡ قَبۡلُ ‌ؕ وَمَنۡ يَّكۡفُرۡ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓـئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلٰلاً ۢ بَعِيۡدًا. النساء ۱۳۶

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اے وہ لوگو جو میری بات کو مان رہے ہیں اٰمِنُوۡا کیا مان رہے ہو اسے جو اس وقت تم پر کھول کھول کر واضح کیا جا رہا ہے یعنی آج یہ جو تم پر حق کھول کھول کر واضح کیا جا رہا ہے کیا اسے مان رہے ہو؟ یہ کیا ہے یہ کس سے ہے آگے واضح کر دیا بِاللّٰهِ اللہ سے ہے وَرَسُوۡلِهٖ اوراس کے آگے بھیجے جانے والے رسول سے یعنی یہی جو آج تم میں تمہی سے ایک بشر تم پر حق کھول کھول کر واضح کر رہا ہے یہ اللہ کا وہی رسول ہے جسے آگے بھیجا جانا تھا اور جو اس پر یعنی ہم نے اپنے اس رسول پر اتارا جو کہ تمہیں کھول کھول کر پہنچا رہا ہے یہ کیا ہے آگے اسے بھی واضح کر دیا وَالۡكِتٰبِ اور الکتاب جو بعد میں آنی تھی الَّذِىۡ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوۡلِهٖ جو کہ اتاری گئی اس کے رسول پر یعنی یہ جو تم پر کھول کھول کر واضح کیا جا رہا ہے یہ الکتاب ہے جو اللہ نے اپنے رسول احمد عیسیٰ پر اتاری ہے وَالۡكِتٰبِ الَّذِىۡۤ اَنۡزَلَ مِنۡ قَبۡلُ اور یہ وہی الکتاب ہے جو اس سے پہلے اتاری گئی یعنی یہ وہی الکتاب ہے جو اس سے پہلے ہر رسول پر اتاری گئی یہ کوئی الگ شئے نہیں ہے اور ظاہر ہے وہی الکتاب کیوں نہ ہو کیونکہ جب الکتاب ہے ہی ایک تو ہر رسول پر وہی اترے گی اور اگر کوئی اس کے علاوہ کچھ اور سامنے لائے تو وہ اللہ کا بھیجا ہوا نہیں یعنی وہ اللہ کا رسول نہیں بلکہ وہ کذاب شیطان ہوگا وَمَنۡ يَّكۡفُرۡ اور یہ جو تم میں تمہی سے ایک بشر احمد عیسیٰ کے ذریعے کھول کھول کر واضح کیا جا رہا ہے جو کہ الکتاب ہے جو اللہ نے اپنے عبد پر اتاری جو کہ وہی الکتاب ہے جو اس سے پہلے ہر رسول پر اتاری جو اس کا کفر کرتا ہے یعنی جس نے اسے تسلیم کرنے سے انکار کیا بِاللّٰهِ اس نے اللہ سے انکار کیا یعنی یہ اللہ سے تمہاری طرف بھیجا گیا تو تم نے اللہ سے آنے والی راہنمائی کا حق کا انکار کیا وَمَلٰٓـئِكَتِهٖ اور اس کے ملائکہ سے انکار کیا یعنی اگر تم نہیں مانتے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے، تم کہتے ہو کہ اللہ کی طرف سے نہیں ہے کیونکہ اب کوئی رسول نہیں آنا اللہ نے دروازہ بند کر دیا تو ظاہر ہے تم نے اس کے ملائکہ سے ہی انکار کر دیا کہ ایسے کوئی ملائکہ ہیں ہی نہیں جو اللہ کی بات کو پہنچا رہے ہیں کیونکہ جو ملائکہ اس ذمہ داری پر معمور ہیں جن کا کام ہے اللہ کے پیغام کو اس کے عبد تک پہنچانا اگر کوئی رسول آنا ہی نہیں تو پھر ظاہر ہے وہ ملائکہ جو اس ذمہ داری پر معمور ہیں جن کا مقصد ہی یہی ہے وہ تو پھر بغیر حق ہو گئے بغیر مقصد کے اور اللہ کچھ بھی بغیر حق نہیں کرتا یعنی اللہ کچھ بھی بغیر مقصد کے نہیں کرتا اب جب ان ملائکہ کا کوئی مقصد ہی نہیں تو پھر ظاہر ہے ان کا

اس وقت وجود بھی نہیں ہوسکتا ورنہ اللہ اپنے ہی قول میں غلط ثابت ہو جائے گا یوں جو بھی یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ جو احمد عیسیٰ کھول کھول کر واضح کر رہا ہے یہ اللہ سے نہیں ہے بلکہ اللہ نے دروازہ ہی بند کر دیا ہوا ہے تو ایسے لوگ اس کے ملائکہ سے بھی کفر کر رہے ہیں وَكُتُبِهٖ اور وہ لوگ کفر کر رہے ہیں اس سے جو اس نے بعد میں انسانوں کی راہنمائی کے لیے کتب کرنا تھا جو محمد رسول اللہ و خاتم النبیین کے بعد کتب کیا جاتا رہا وَرُسُلِهٖ اور بعد میں آنے والے رسولوں سے کفر کر رہے ہیں وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور یوم الآخر سے یعنی یہ جو زمین پر ابھی مرحلہ چل رہا ہے اس کے برعکس اگلے بعد والے مرحلے سے کفر کر رہے ہیں فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا پس تحقیق یعنی جو کہ قدر میں کر دیا گیا گمراہی تھی یہ جس نے بھی ایسا کیا وہ ایسی گمراہی میں چلا گیا کہ اس کی واپسی کا رستہ ہے ہی نہیں۔ یہ آیت ایک تو آج میری تاریخ ہے جو کہ آج آپ کو یاد دلا رہی ہے کہ تھا اللہ کا وہ رسول جس کو آگے چل کر بعث کیا جانا تھا جس کی آج سے چودہ صدیاں قبل ہی اس آیت کی صورت میں تاریخ اتار دی گئی تھی اور دوسرا اس آیت نے عقیدہ ختم نبوت نامی بت کو بھی پاش پاش کر کے رکھ دیا۔ یہ آیت خود کو مسلمان کہلوانے والوں کی تاریخ ہے ان سے خطاب کرتے ہوئے کہا جا رہا ہے اب اگر محمد کے بعد کوئی رسول آنا ہی نہیں تھا تو پھر اس آیت میں یہ بعد میں جو کچھ بھی کتب کیا جانا تھا اور جو رسولوں نے آنا تھا جس سے انہوں نے کفر کیا یہ کون سے رسل تھے؟ اس آیت میں کون سے مستقبل والے رسولوں کا ذکر کیا گیا جن کا یہ خود کو مسلمان کہلوانے والے کفر کرتے رہے اور آج ان پر کھول کھول کر واضح کر دیا گیا۔

جان لو میں ربّ العالمین ہوں احمد عیسیٰ میرا رسول ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا۔ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا. وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا. النساء ۱۵۰ تا ۱۵۲

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ اس میں کچھ شک نہیں وہ لوگ جو کفر کر رہے ہیں یعنی آج اس وقت جو ان پر کھول کھول کر واضح کیا جا رہا ہے جو کہ اللہ کی طرف سے ہے لیکن یہ لوگ نہیں مان رہے بلکہ الٹا اسے تسلیم کرنے سے انکار کر رہے ہیں بِاللّٰهِ اللہ سے کفر کر رہے ہیں یعنی یہ اللہ سے آ رہا ہے یہ لوگ اللہ کی بات سے اللہ کی طرف سے بھیجی جانے والی ہدایت سے انکار کر رہے ہیں ایسے ہی یہ لوگ انکار کرتے رہے وَرُسُلِهٖ اور یہ اللہ کے بعد میں بھیجے جانے والے رسول سے کفر کر رہے ہیں ایسے ہی یہ بعد میں آنے والے رسولوں سے کفر کرتے رہے وَيُرِيْدُوْنَ اور یہ جو کر رہے ہیں یہ اللہ نے انہیں قطعاً حکم نہیں دیا نہ ہی یہ اللہ کے کسی رسول نے انہیں کہا بلکہ یہ ان کی اپنی چاہت ہے جو یہ کر رہے ہیں اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ کہ خود ہی فرق کر رہے ہیں اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان، یعنی اللہ اور اس کے رسول کوئی دو الگ الگ وجود نہیں ہیں بلکہ ایک ہی وجود ہے جو کہ اللہ ہے اگر تو دو الگ الگ وجود ہوتے تو پھر کہا جا سکتا ہے کہ جسے بھیجا گیا اس کی موت ہونے سے دروازہ بند ہو گیا لیکن جب اللہ اور رسول دو وجود ہیں ہی نہیں بلکہ ایک ہی وجود ہے تو پھر یہ کہنا کہ کسی ایک بشر کی موت سے رسول کی موت ہو گئی تو گویا کہ یہ کہا جا رہا ہے اللہ کی موت ہو گئی اور اگر اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان فرق نہیں کیا جائے گا تو بالکل کھل کر واضح ہو جائے گا کہ جیسے ہر شئے کی اجل ہے ایسے ہی ہر بشر کی بھی اجل ہے اگر ایک بشر کا بطور رسول انتخاب ہوتا ہے تو جیسے ہی اس بشر کی موت ہو گی تو اس کے بعد جیسے ہی انسانوں کو راہنمائی کی ضرورت پیش آئے گی تو اللہ کی موت نہیں ہوئی بلکہ اللہ الحی ہے اس لیے اللہ کسی اور بشر کو اس مقصد کے لیے کھڑا کر دے گا یوں بالکل واضح ہو جانا چاہیے کہ رسولوں کی بعثت کا دروازہ اس وقت تک بند نہیں ہو سکتا جب تک کہ انسان اس زمین میں موجود ہیں اور یہ راہنمائی کے طلب گار ہیں وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ اور کہہ رہے ہیں ہم مان رہے ہیں بعض سے اور ہم انکار کر رہے ہیں بعض سے یعنی خود اپنی زبانوں سے بھی یہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ محمد تک تو رسول آتے تھے ہم ان کے بارے میں مانتے ہیں کہ وہ اللہ کے رسول تھے یعنی اللہ کے بھیجے ہوئے تھے اور محمد کے بعد کہہ رہے ہیں کوئی اللہ کا بھیجا ہوا

نہیں، محمد کے بعد ہم کسی کو نہیں مان رہے حالانکہ اللہ نے انہیں کبھی بھی یہ نہیں کہا کہ میں نے ہدایت کا یعنی رسول بھیجنے کا دروازہ بند کر دیا یہ ان لوگوں نے خود ہی فیصلہ کر لیا یوں یہ بعض کے بارے میں تسلیم کر رہے ہیں کہ وہ اللہ کے بھیجے ہوئے تھے اور بعض کے بارے میں خود انکار کر رہے ہیں وہ اللہ کے بھیجے ہوئے نہیں تھے بلکہ انہیں یہ لوگ کذاب کہہ رہے ہیں بالکل ایسے ہی جیسے ان سے پہلے والوں نے کیا جیسے بنی اسرائیل نے کیا وَيُرِيدُونَ اَنْ يَّتَّخِذُوا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلاً اور یہ جو کچھ بھی کر رہے ہیں یہ ہم نے انہیں کرنے کو نہیں کہا بلکہ یہ ان کی اپنی چاہت ہے جو یہ خود چاہ رہے ہیں کر رہے ہیں کہ انہوں نے اخذ کیا ہوا ہے اس کے درمیان کا رستہ یعنی ان کا کہنا ہے کہ اللہ نے محمد پر دروازہ بند کر دیا کہ اب کوئی رسول نہیں اس لیے اب ان کی راہنمائی اللہ نہیں کرے گا جو کہ اللہ اپنے بھیجے ہوؤں کے ذریعے کرتا ہے اب انہیں خود اپنی راہنمائی کرنا ہوگی سو انہوں نے اس مقصد کے لیے انسانوں کو ہی اپنا راہنما بنا کر درمیان کا رستہ اخذ کیا ہوا ہے جو کہ اللہ نے کبھی بھی انہیں ایسا کرنے کا حکم نہیں دیا اللہ نے کبھی بھی انہیں ایسا نہیں کہا۔

اُولٰٓئِكَ یہی وہ لوگ ہیں هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا وہ جو اس وقت موجود ہیں اور حق ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کرنے کے باوجود حق سے کفر کر رہے ہیں یہ کافر حق ہیں یعنی ان کے کافر ہونے میں رائی برابر بھی کوئی شک وشبہ نہیں ہے یہ لوگ مکمل طور پر کافر ہیں جو اللہ کی کوئی ایک بھی بات نہیں مان رہے بلکہ جو ان کی اپنی چاہتیں ہیں انہیں اللہ سے منسوب کر کے عمل میں لا رہے ہیں وہی کر رہے ہیں وَاَعْتَدْنَا اور یہ جو آج ان کو ہر طرف سے گھیرا جا چکا ہوا ہے یہ مختلف دائروں میں بند ہیں جو آج ان کی بے بسی کی حالت ہے ہم نے کی یعنی ہم نے ایسا قدر میں کر دیا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا جو مسلسل کفر کرنے والے ہیں ان کے لیے ان کے ان اعمال کے سبب ایسی سزا کہ وہ فرقوں میں تقسیم ہو کر آپس میں ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں ایک دوسرے کی گردنیں کاٹیں ان پر ذلت و مسکنت ڈال دی جائے اور دوسری قوموں کو ان پر مسلط کر دیا جائے ان کی غلامی پر مجبور ہو جائیں وہ قومیں ان کیساتھ جو جی چاہے کریں لیکن یہ بالکل بے بس ہوں جائیں دنیا میں کوئی بھی ان کا نصرت کرنے والا نہ ہو۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ اور وہ لوگ جو اللہ سے آنے والی بات کو یعنی حق کو تسلیم کر رہے ہیں اور ظاہر ہے انسان چونکہ بشر ہیں تو اللہ ان کی راہنمائی کرنے کے لیے انہی میں سے بشر کا انتخاب کر کے اس کے ذریعے انسانوں کی راہنمائی کرتا ہے یعنی رسول بھیجتا ہے تو جو بھی بعد میں آنے والے رسولوں سے آنے والے حق کو تسلیم کر رہے ہیں وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اور ہرگز نہیں خود ہی فرق کر رہے ان میں کسی ایک کے درمیان بھی یعنی کہ رسولوں میں کسی کو فرق کر لینا کسی کو الگ کر لینا جیسے یہودیوں نے کیا کہ موسیٰ کو الگ کر لیا، جیسے عیسائیوں نے کیا کہ عیسیٰ کو الگ کر لیا اور ایسے ہی خود کو مسلمان کہلوانے والوں نے کیا کہ محمد کو الگ کر لیا تو جو ایسا نہیں کرتے بلکہ جو بھی اللہ کا بھیجا ہوا آتا ہے تو اس کی دعوت کو دل سے تسلیم کرتے ہوئے اس پر اسی طرح عمل کرتے ہیں وہ بالکل اسی طرح کرتے ہیں جیسے ہر رسول نے کیا جو رسول میں اسوہ حسنہ اخذ کرتے ہیں کہ جیسے ہر رسول نے غور وفکر کر کے حق کو پہچانا اس کے بعد جب اطمینان ہوا تو اس پر ڈٹ گیا جو ایسا کرنے والے ہیں نہ کہ اکثریت کی طرح رسولوں میں سے کسی کو الگ کر کے اس سے خرافات کو دین کے نام پر منسوب کر کے کرتے رہے یا کر رہے ہیں اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ یہی وہ لوگ ہیں عنقریب ہی انہیں دیئے جا رہے ہیں جو ان کے ان اعمال کے بدلے ہیں وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا اور قانون میں کیا جا چکا اللہ ہے غفر کر رہا ہے آخرت میں النار سے جہنم سے محفوظ کر رہا ہے یعنی اگر کوئی چاہتا ہے کہ وہ آخرت میں جہنم سے بچ جائے آگ سے محفوظ ہو جائے تو ظاہر ہے اللہ کے علاوہ تو کسی کو نہیں علم کہ کیسے جہنم سے بچا جا سکتا ہے اس لیے اللہ کے علاوہ کوئی بھی راہنمائی نہیں کر سکتا اور اللہ نے راہنمائی کے لیے جو قانون بنا دیا اللہ تو اسی پر عمل کرے گا اسی طرح ہی راہنمائی کرے گا اب انسان چونکہ صرف اور صرف وہی زبان سمجھتے ہیں جو ان کی بشری زبان ہوتی ہے تو اللہ ان میں انہی سے بشر کھڑے کرتا ہے جو ان پر اس کی آیات کھول کھول کر واضح کرتے ہیں کہ کیسے تم غفر ہو سکتے ہو یعنی خود کو برائیوں سے پاک کر سکتے ہو اپنے سیئات والے پلڑے کو کیسے خالی کر سکتے ہو تو جو اس پلڑے کو خالی کر لے گا تو وہ جہنم کی آگ سے محفوظ ہو جائے گا اب اگر کوئی اللہ کی طرف سے راہنمائی کا دروازہ ہی بند کر لے تو ظاہر ہے پھر اس کے لیے نہ صرف دنیا میں وہ عذاب ہے جو قدر میں کر دیا گیا جو کہ ذلت ومسکنت اور دوسری قوموں کی غلامی ہے بلکہ آخرت میں بھی تب تک آگ میں ہی رہیں گے جب تک کہ آگ کی بھی اجل مسمیٰ نہیں آجاتی۔

قرآن چونکہ اپنے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کی تاریخ ہے اس لیے اب آپ سے ہی سوال ہے کہ ذرا غور کریں کہ یہ آیات کن کی تاریخ ہے؟ اب آپ خود فیصلہ کریں کہ وہ کون ہیں جو بعض رسولوں کے بارے میں کہہ رہے ہیں کہ وہ اللہ کے بھیجے ہوئے تھے اور بعض کے بارے میں انکار کر رہے ہیں اور

درمیان کا رستہ اختیار کیے ہوئے ہیں جو کہ ان کی اپنی چاہت ہے اور ایسا کرنے کا اللہ نے انہیں کبھی بھی نہیں کہا؟ اللہ نے جو کہا وہ کھول کھول کر واضح کر دیا گیا جس کو دنیا کی کوئی طاقت چاہ کر بھی رد نہیں کر سکتی۔ یہ آیات نہ صرف خود کو مسلمان کہلوانے والوں کی تاریخ ہیں بلکہ جس اللہ کے رسول نے آ کر یہ سب کہنا تھا یہ سب واضح کرنا تھا جس نے یہ آیات بیّن کرنا تھیں آج اللہ کے اس رسول نے ان آیات کو بیّن کر دیا اور قرآن خود ان آیات کی صورت میں کھول کھول کر یاد دلا رہا ہے کہ یہ تھا اللہ کا وہ رسول جس کی آج سے چودہ صدیاں قبل ہی ان آیات کی صورت میں تاریخ اتار دی گئی تھی لہٰذا جان لو اس وقت تم میں تمہی سے اللہ نے اپنا رسول بعث کر دیا جو آج تم پر حق کھول کھول کر واضح کر رہا ہے۔

يَآاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَ كُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا. النساء ۱۷۰

يَآاَيُّهَا النَّاسُ اے وہ لوگو جو اس وقت موجود ہو قَدْ تم اپنی تحقیق کر لو اپنے گھوڑے دوڑا لو وہی تمہارے سامنے آئے گا جو قدر میں کیا جا چکا یعنی جو طے شدہ ہے جس کے خلاف ہو ہی نہیں سکتا یعنی اے وہ لوگو جو اس وقت دنیا میں موجود ہو تمہیں سننے کے لیے کان دیئے تو کیوں دیئے؟ ظاہر ہے اسی لیے دیئے تا کہ تم سن سکو۔ تمہیں دیکھنے کے لیے آنکھیں دیں تو کیوں دیں؟ ظاہر ہے اس لیے دیں تا کہ تم دیکھ سکو اور پھر جو سن اور دیکھ رہے ہو اسے سمجھنے کی صلاحیت بھی دی تو آخر کیوں دی؟ ظاہر ہے اسی لیے دی تا کہ جو کچھ بھی سن اور دیکھ رہے ہو اسے سمجھو۔ تو آج تم پر کھول کر واضح کیا جا رہا ہے تمہیں سنایا اور دکھایا جا رہا ہے جو سن اور دیکھ رہے ہو اسے سمجھو بالآخر تمہارے سامنے وہی آئے گا جو کہ قدر میں کر دیا گیا جو طے شدہ ہے جس کا دنیا کی کوئی طاقت رد نہیں کر سکتی۔ یہ آنکھیں بند کر کے کیوں اندھوں کی طرح دوسروں کے پیچھے چل رہے ہو؟ کیوں بغیر سمجھے اندھوں کی طرح اپنے بڑوں، اپنے ملاؤں، اپنے آباؤ اجداد کے پیچھے چل رہے ہو؟ کیوں بغیر سمجھے اندھوں کی طرح اکثریت کے پیچھے چل رہے ہو؟ کیا تمہیں سننے دیکھنے پھر جو سن اور دیکھ رہے ہو اسے سمجھنے کی صلاحیت فضول میں دی؟ نہیں بلکہ کل کو تم سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ تمہیں سننے دیکھنے اور سمجھنے کی صلاحیتیں دی تھیں تو اسی لیے دی تھیں کہ تم خود سنو دیکھو اور جو سن اور دیکھ رہے ہو اسے سمجھو اس لیے اگر آج تم ان کا اسی مقصد کے لیے استعمال نہیں کرتے تو کل کو تمہارے پاس کسی بھی قسم کا کوئی بہانہ نہیں ہو گا آج تمہارے پاس وقت ہے مہلت ہے موقع ہے اس لیے اپنی تحقیق کر لو بالآخر تمہارے سامنے یہی آئے گا جَآءَ كُمُ الرَّسُوْلُ تم میں تمہی سے آ گیا الرسول یعنی مخصوص رسول جو کہ نہ صرف رسول ہوتا ہے بلکہ خاتم النبیّن ہوتا ہے جو صرف اور صرف تب ہی بعث کیا جاتا ہے جب لوگ ضلالٍ مبین میں ہوں یوں تم اپنی تحقیق کر لو اپنے گھوڑے دوڑا لو بالآخر تمہارے سامنے یہی آئے گا کہ آ گیا تم میں تمہی سے ہمارا رسول اور خاتم النبیّن بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ حق کیساتھ تمہارے ربّ سے فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ پس اگر تم اس کی دعوت کو تسلیم کر لیتے ہو تو تم کو ہر لحاظ سے فائدہ ہی فائدہ ہو گا وَاِنْ تَكْفُرُوْا اور اگر تم کفر کر رہے ہو یعنی تم نہیں مان رہے الٹا ہمارے رسول احمد عیسیٰ کی دعوت کو تسلیم کرنے سے انکار کر رہے ہو فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تو پس اس میں کچھ شک نہیں الٰہ کے لیے ہے جو بھی آسمانوں میں ہے اور جو بھی زمین میں یعنی پھر یہ جو تم آسمانوں و زمین میں جو ہے انہیں اپنی مرضیوں و من مانیوں میں استعمال کر رہے ہو اور سمجھ رہے ہو کہ تمہیں کوئی زوال نہیں تو جان لو یہ سب کا سب اللہ کے لیے ہے نہ کہ تمہارے لیے آج اگر تم استعمال کر رہے ہو تو اسی لیے کہ اللہ نے قدر میں کر دیا اگر اللہ نے قدر میں نہ کیا ہوتا تو تم کبھی بھی استعمال نہ کر سکتے اب جب اللہ نے قدر میں کیا تو پھر جان لو اب اس سے آگے کیا ان کا استعمال وہی ہو گا ان سے وہی ہو گا جو تم چاہ رہے ہو یا پھر آگے بھی وہ ہو گا جو اللہ نے قدر میں کر دیا؟ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا اور اللہ ہے جس کو رائی رائی تک کا بھی علم ہے جو کچھ بھی آسمانوں و زمین میں ہے تمہارا علم وسیع نہیں ہے تمہارا علم نہایت محدود ہے اس لیے جان لو تمہارے علم کی بنیاد پر تو تمہیں نظر آ رہا ہے کہ تمہیں کوئی زوال نہیں لیکن حقیقت یہ نہیں ہے بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ عذاب تمہارے سر پر آ کھڑا ہے یہ تمہارے پاس آخری موقع ہے تم میں تمہی سے تمہاری ہی زبان میں رسول آ گیا جس نے تم پر حق ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کر دیا مان جاؤ گے تو تمہارا اپنا ہی فائدہ ہے اگر نہیں مانتے تو پھر یہ جو تم بڑی ترقی کے دعوے کر رہے ہو اور جس کے بل بوتے پر تم کفر کر رہے ہو یہ سب تمہارا نہیں ہے ہمارا ہے اور ہمارے لیے ہے اس لیے جان لو تمہارا انجام انتہائی بھیانک ہونے والا ہے جو کہ تمہارے سر پر کھڑا ہے۔

جب قرآن اپنے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کی تاریخ ہے تو پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر یہ آیات کن لوگوں اور کس رسول کی تاریخ پر مبنی ہیں؟ حق

ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کر دیا گیا کہ یہ آیات ہمارے رسول احمد عیسیٰ کی تاریخ پر مبنی ہیں اور آج اس وقت جو لوگ موجود ہیں جو ہمارے رسول کا کفر کر رہے ہیں کذب کر رہے ہیں جن پر ہمارا رسول احمد عیسیٰ حق کھول کھول کر واضح کر رہا ہے ان کی تاریخ پر مبنی ہیں جو آج سے چودہ صدیاں قبل ہی ان آیات کی صورت میں آج کی تاریخ اتار دی تھی تاکہ جب یہ وقت آئے تو ہمارے وعدے کے عین مطابق ہمارے قول کے عین مطابق یہ قرآن تمہیں یاد دلا دے کہ یہ تھا وہ وقت وہ واقعہ جس کی آج سے چودہ صدیاں قبل ہی تاریخ اتار دی گئی تھی یوں نہ صرف تم پر قرآن کی وہ آیات کھل کر واضح ہو جائیں بلکہ تم پر واضح ہو جائے کہ یہ ہمارا رسول ہے جو آج تم میں موجود ہے۔

ذرا غور تو کرو وہ کون ہے جو آج کھلم کھلا چیلنج کر رہا ہے کہ تم اپنے گھوڑے دوڑا لو اپنی تحقیق کر لو بالآخر تمہارے سامنے یہی بات آئے گی کہ میں احمد عیسیٰ ہی اللہ کا وہ رسول ہوں جس کی بعثت کا وعدہ کیا گیا تھا جسے آج جب امیّن نے ضلالٍ مبینٍ میں ہونا تھا تو بعث کیا جانا تھا اور دنیا کی کوئی بھی طاقت ہمارے رسول احمد عیسیٰ کو جھٹلا نہیں سکتی کیوں کہ یہ ہم ہیں، ہم تم سے کلام کر رہے ہیں میں تمہارا ربّ تم سے کلام کر رہا ہوں احمد عیسیٰ میرا رسول ہے جان لو اب بھی اگر تم ہمارے رسول سے کفر ہی کرتے ہو تو یہ تم ہمارا کفر کر رہے ہو ہم سے کفر کر رہے ہو اگر تم ہمارے رسول کا کذب ہی کرو گے تو جان لو اس کا انجام وہی ہے جو تم سے پہلے کذب کرنے والوں کا کیا جا چکا۔

جیسے تم آہستہ آہستہ مرحلہ بہ مرحلہ آگے بڑھتے بڑھتے آج اس مقام پر پہنچے ہو جسے تم ترقی کا نام دیتے ہو بالکل ایسے ہی قوم نوح بھی اسی مقام پر پہنچی تھی اور جیسے آج ہم نے تم میں تمہی سے اپنا رسول احمد عیسیٰ بعث کیا ہے جو تمہیں کھول کھول کر متنبہ کر رہا ہے بالکل ایسے ہی ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے انہیں کھول کھول کر متنبہ کیا لیکن انہوں نے بھی تمہاری طرح کفر ہی کیا ہمارے رسول کا کذب ہی کیا تو پھر اس کذب کرنے کا انجام کیا ہوا؟ کیا وہ اپنے قول میں سچے ثابت ہوئے اور ہم جھوٹے یا پھر ہم سچے ثابت ہوئے اور وہ جھوٹے ثابت ہوئے؟ کیا وہ اپنی منصوبہ بندیوں میں کامیاب ہو گئے یا پھر حقیقت میں وہ ہماری منصوبہ بندی کا شکار تھے اور پھر ہمارے رسول کا کذب کرنے پر انہیں ہلاک کر دیا انہیں نشان عبرت بنا دیا؟

بالکل ایسے ہی ہم نے ھود کو بھیجا جو ہمارے رسول عاد تھے ان کی قوم کی طرف ان کی قوم نے بھی تمہاری ہی مثل ہمارے رسول کا کذب کیا تو ہم نے انہیں بھی ہلاک کر دیا پھر صالح کو بھیجا ثمود کی قوم کی طرف ان لوگوں نے بھی تمہاری ہی مثل کفر ہی کیا کذب ہی کیا تو ان کو بھی صفحہ ہستی سے مٹا کر رکھ دیا پھر ایسے ہی ہم نے شعیب کو مدین کی قوم کی طرف بھیجا انہوں نے بھی ہمارے رسول کا کذب کیا اور ہمارے رسول کو یہی کہا جو آج تم کہہ رہے ہو انہوں نے بھی اس وقت مومنین پر یعنی ہمارے رسول کی دعوت کو تسلیم کرنے والوں پر زمین تنگ کر دی جیسے آج تم کر رہے ہو تو پھر ان کا بھی انجام کیا ہوا؟ ایسے ہی آل فرعون کا بھی انجام کیا ہوا۔ تو جب تم سے پہلے کذب کرنے والوں کو عبرت کا نشان بنا دیا انہیں ہلاک کر دیا صفحہ ہستی سے مٹا دیا انہیں کوئی نہ بچا سکا ان کی ٹیکنالوجی ان کے اسباب وسائل تم سے کئی گنا بڑھ کر ہونے کے باوجود وہ ہلاک کر دیئے گئے کچھ بھی انہیں فائدہ نہ دے سکا کچھ بھی انہیں ہلاکت سے نہ بچا سکا نہ ان کے اسباب اور نہ ہی ان کی افواج تو پھر کیا تمہیں آج ایسے ہی چھوڑ دیا جائے گا؟ کیا تم ہمارے رسول احمد عیسیٰ کا کذب کرو گے تو تمہیں کچھ نہیں کہا جائے گا؟ کیا تم اپنی منصوبہ بندیوں میں کامیاب ہو جاؤ گے؟ کیا تمہارے اسباب و وسائل اور تمہاری افواج تمہیں عذاب عظیم سے بچا لیں گی؟ تمہاری قوت ہمارے مقابلے پر تمہیں نفع دے سکے گی؟ نہیں بالکل نہیں جان لو عذاب عظیم تمہارے سر پر آ چکا ہے جس دن ہمارے رسول نے کہا کہ یا ربّ میں مغلوب ہو گیا میری نصرت کر تو جان لو ہم نے لکھ دیا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی غالب رہیں گے اس لیے جس دن رسول نے مغلوب ہونے کی شکایت کی اور ہم نے اپنے رسول کی تمہارے مقابلے پر نصرت نہ کی تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ ہم جھوٹے ہیں ہم مغلوب ہو گئے جو کہ ممکن ہی نہیں اس لیے جیسے ہی ہمارے رسول نے یہ شکایت کی تو ہم اپنے رسول احمد عیسیٰ اور اس کی دعوت کو تسلیم کرنے والوں کو بالکل اسی طرح بچائیں گے جیسے الاولین میں رسولوں اور ان کی دعوت کو تسلیم کرنے والوں کو بچایا گیا مگر تمہیں صفحہ ہستی سے مٹا کر رکھ دیں گے تمہیں ہلاک کر دیا جائے گا جیسے تم سے قبل کذب کرنے والوں کو ہلاک کر دیا گیا۔

ان کا کہنا ہے کہ احمد عیسیٰ چاہتا ہے تمہیں اس دین سے ہٹا دے جس پر تم نے اپنے آباؤ اجداد کو پایا

وَاِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالُوۡا مَا هٰذَاۤ اِلَّا رَجُلٌ یُّرِیۡدُ اَنۡ یَّصُدَّکُمۡ عَمَّا کَانَ یَعۡبُدُ اٰبَآؤُکُمۡ وَقَالُوۡا مَا هٰذَاۤ اِلَّاۤ اِفۡکٌ مُّفۡتَرًی وَقَالَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لِلۡحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمۡ اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ مُّبِیۡنٌ. وَمَاۤ اٰتَیۡنٰهُمۡ مِّنۡ کُتُبٍ یَّدۡرُسُوۡنَهَا وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلَیۡهِمۡ قَبۡلَکَ مِنۡ نَّذِیۡرٍ. وَکَذَّبَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ وَمَا بَلَغُوۡا مِعۡشَارَ مَاۤ اٰتَیۡنٰهُمۡ فَکَذَّبُوۡا رُسُلِیۡ فَکَیۡفَ کَانَ نَکِیۡرِ. قُلۡ اِنَّمَاۤ اَعِظُکُمۡ بِوَاحِدَةٍ اَنۡ تَقُوۡمُوۡا لِلّٰهِ مَثۡنٰی وَفُرَادٰی ثُمَّ تَتَفَکَّرُوۡا مَا بِصَاحِبِکُمۡ مِّنۡ جِنَّةٍ اِنۡ هُوَ اِلَّا نَذِیۡرٌ لَّکُمۡ بَیۡنَ یَدَیۡ عَذَابٍ شَدِیۡدٍ. قُلۡ مَا سَاَلۡتُکُمۡ مِّنۡ اَجۡرٍ فَهُوَ لَکُمۡ اِنۡ اَجۡرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ شَهِیۡدٌ. سباء ۴۳ تا ۴۷

وَاِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ آج سے چودہ صدیاں قبل مستقبل کی بات کرتے ہوئے کہا گیا تھا جب آگے مستقبل میں آنے والوں پر ہماری آیات پوری ترتیب کے ساتھ کھول کھول کر واضح کی گئیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مستقبل میں کب؟ تو اس سوال کا جواب اسی آیت میں موجود ہے کہ آخر اللہ کس طرح اپنی آیات لوگوں پر کھول کھول کر واضح کرتا ہے؟ تو اس کا جواب بالکل واضح ہے کہ انسان چونکہ بشر ہیں تو جب ضلالِ مبین ہوں اور مومنین یعنی ہدایت کے طلب گار موجود ہوں تو اللہ انہی میں سے ایک بشر کو اس مقصد کے لیے کھڑا کرتا ہے یوں اللہ اس بشر کی صورت میں اپنی آیات لوگوں پر کھول کھول کر واضح کرتا ہے۔ اس آیت میں عَلَیۡهِمۡ کا استعمال کیا گیا جو کہ مستقبل کا صیغہ ہے یعنی آج سے چودہ صدیاں قبل مستقبل میں آنے والوں کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہا گیا کہ جب ان میں انہی سے اللہ نے اپنا رسول بعث کیا جس نے ان کی زبان میں ان پر ہماری آیات کو پوری ترتیب کیساتھ کھول کھول کر واضح کر دیا قَالُوۡا تو اللہ کے رسول کی دعوت کے ردعمل میں، اللہ کے رسول کی طرف سے حق کھول کھول کر واضح کر دیئے جانے کے ردعمل میں کہہ رہے ہیں مَا هٰذَاۤ نہیں ہے یہ یعنی یہ کچھ بھی نہیں یہ حق نہیں ہے اِلَّا رَجُلٌ مگر یہ شخص جو بھی کہہ رہا ہے جو بھی دعوت دے رہا ہے جو کچھ بھی بیان کر رہا ہے یہ جو کچھ بھی دین کے نام پر کہہ رہا ہے جو کچھ بھی حق کے نام پر سامنے لا رہا ہے یُّرِیۡدُ اَنۡ یَّصُدَّکُمۡ عَمَّا کَانَ یَعۡبُدُ اٰبَآؤُکُمۡ یہ شخص چاہتا ہے کہ روک دے تمہیں اس سے جس کی عبادہ تمہارے بڑے کرتے رہے یعنی یہ شخص صرف اور صرف یہی چاہتا ہے کہ تمہیں اس سے روک دے جس پر تم نے اپنے بڑوں کو پایا جس پر تم نے اپنے آباؤ اجداد کو پایا جس کی عبادہ تمہارے آباؤ اجداد کرتے رہے وَقَالُوۡا اور اللہ کا رسول جب ان پر اس کی آیات کو کھول کھول کر واضح کر رہا ہے تو آگے سے کہہ رہے ہیں مَا هٰذَاۤ اِلَّاۤ اِفۡکٌ مُّفۡتَرًی نہیں ہے یہ مگر اس نے خود سے ہی سب بکواس گھڑ لی ہے یعنی یہ سب اس کی اپنی گھڑی ہوئی خرافات ہیں ان کا حق کیساتھ کوئی تعلق نہیں، یہ جو کہہ رہا ہے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے ایسا نہیں ہے بلکہ یہ سب اس کا اپنا گھڑا ہوا ہے وَقَالَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لِلۡحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمۡ اور کہا ان لوگوں نے جو کفر کر رہے ہیں حق کے لیے جب کہ ان میں انہی سے آ گیا ہمارا رسول جس نے ان پر حق کھول کھول کر واضح کر دیا اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ مُّبِیۡنٌ نہیں ہے یہ مگر یہ تو ہر لحاظ سے ہر پہلو سے سائنس ہے۔ یعنی جب ان میں انہی سے اللہ کا رسول آ گیا اور اللہ کے رسول نے ان پر حق کھول کھول کر واضح کر دیا تو وہ لوگ جو حق کو تسلیم کرنے سے انکار کر رہے ہیں جو اللہ کے رسول کیساتھ دشمنی کر رہے ہیں انہوں نے حق کے لیے کہا کہ یہ دین نہیں ہے یہ حق نہیں ہے بلکہ یہ تو ہر لحاظ سے ہر پہلو سے سائنس ہے اور ایسا یہ لوگ اس لیے کہہ رہے ہیں کیونکہ ان لوگوں نے جس پر اپنے آباؤ اجداد کو پایا وہ پوجا پاٹ ہے ان لوگوں کو علم ہی نہیں کہ حق کیا ہے اس لیے یہ لوگ ایسا کہہ رہے ہیں ان کا اللہ کے رسول کے بارے میں کہنا ہے کہ یہ جو بھی باتیں کر رہا ہے اس کا دین کیساتھ کوئی تعلق نہیں یہ سب کی سب سائنس ہے یہ سب سائنسی باتیں کر رہا ہے جس کا دین کے ساتھ کوئی تعلق نہیں، اسے تو دین کی الف ب تک کا بھی علم نہیں۔

آگے بڑھنے سے پہلے یہ جاننا لازم ہے کہ اس آیت میں اللہ کے کس رسول اور کن لوگوں کا ذکر کیا جا رہا ہے؟ کیونکہ یہ بات تو طے شدہ ہے کہ ان آیات میں محمد

کا ذکر نہیں ہے کیونکہ جب قرآن اتارا گیا تب مستقبل کے حوالے سے بات کی گئی یعنی تب آگے مستقبل میں بھیجے جانے والے رسول اور جن کی طرف بھیجا جانا تھا ان کے بارے میں بات کی گئی ان کی تاریخ اتاری گئی تھی۔ آپ پر کھول کھول کر واضح کر دیا گیا کہ قرآن اپنے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کی احسن تاریخ ہے قرآن متشابہاً ہے یعنی سامنے تو ہر کسی کے ہے لیکن علم اللہ نے مکمل طور پر چھپا دیا اللہ کے علاوہ کسی کے پاس علم نہیں اس لیے اللہ کے علاوہ کوئی بھی اسے کھول کر واضح نہیں کر سکتا اور آپ پر یہ بھی کھول کھول کر واضح کر دیا گیا کہ اللہ کیا ہے یعنی یہ جو آپ کو ہر طرف نظر آ رہا ہے یہ اللہ ہی کا وجود نظر آ رہا ہے اور اللہ العزیز الحکیم ہے یعنی اللہ اپنا ہر کام اپنے وقت پر کرتا ہے نہ ہی لمحہ بھر پہلے اور نہ ہی لمحہ بھر بعد میں اس لیے ایک تو یہ کہ نہ تو قرآن کو اللہ کے علاوہ یعنی اس وجود کے علاوہ کوئی کھول کر واضح کر سکتا ہے اور نہ ہی یہ وجود یعنی فطرت کوئی بھی آیت اپنے وقت سے پہلے کھول کر واضح کرے گی یوں جب جب کوئی واقعہ رونما ہو گا تو قرآن کی اس واقعے کی تاریخ پر مبنی آیات کھل کر واضح ہو جائیں گی اور یاد دلا دیں گی کہ یہ تھا وہ واقعہ جس کی قرآن کے نزول کے وقت تاریخ اتار دی گئی تھی یوں نہ صرف قرآن کی اس واقعے کی تاریخ پر مبنی آیات کھل کر واضح ہو جائیں گی بلکہ قرآن اس کی خود تصدیق کر دے گا۔

یہ آیات بھی اللہ کے کسی رسول اور اس کی قوم کی تاریخ پر مبنی ہیں جسے قرآن کے نازل ہونے کے بعد آگے مستقبل میں جا کر آنا تھا اور جب تک اللہ کا وہ رسول آ نہیں جاتا ان آیات نے کھل کر واضح نہیں ہونا تھا اور قرآن میں جگہ جگہ واضح کر دیا گیا کہ اللہ کا وہ رسول عیسیٰ ہے جسے قیام الساعت سے پہلے بعث کیا جائے گا جب خود کو مسلمان کہلوانے والے ضلالٍ مبینٍ میں ڈوب چکے ہوں گے اور جیسا کہ آپ پر کھول کھول کر واضح کر دیا گیا کہ آج اللہ نے اپنا وہ رسول بعث کر دیا جس نے آج آ کر حق ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کر دیا یعنی اللہ کا وہ رسول عیسیٰ میں ہوں جس کی تاریخ آج سے چودہ صدیاں قبل ہی قرآن کی ان آیات کی صورت میں اتار دی گئی تھی۔

ان کا کہنا تھا کہ عیسیٰ آسمانوں سے اترے گا لیکن نہ صرف میں ان میں انہی سے آیا بلکہ میں نے ان پر آ کر کھول کھول کر واضح کر دیا کہ عیسیٰ ابن مریم کی تو موت ہو چکی آج جس عیسیٰ نے آنا تھا وہ تم میں تمہی سے آنا تھا نہ کہ آسمانوں سے اترنا تھا اور پھر آج میں نے آ کر جب حق کھول کھول کر واضح کر دیا تو آج خود کو مسلمان کہلوانے والے بالخصوص ان کے ملّاں حق کے مقابلے پر یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ شخص یعنی یہ احمد عیسیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں اس سے ہٹا دے جو تمہارے آباؤ اجداد کا دین ہے، یہ چاہتا ہے کہ تمہیں اس سے ہٹا دے اس سے روک دے جس کی تمہارے بڑے عبادت کرتے رہے جس کی عبادت تمہارے آباؤ اجداد کرتے رہے جس پر تم نے اپنے آباؤ اجداد کو پایا اور پھر میں جو حق کھول کھول کر واضح کر رہا ہوں، میں نے جو حق ان پر کھول کھول کر واضح کر دیا کہ یہ سب اللہ کی طرف سے ہے آج اللہ تم سے کلام کر رہا ہے تو آگے سے کہہ رہے ہیں کہ نہیں یہ تُو نے سب کا سب خود سے گھڑ لیا ہے اس کا حق کیساتھ کوئی تعلق نہیں اس کا دین کیساتھ کوئی تعلق نہیں اور پھر یہ لوگ آج حق کے بارے میں کہہ رہے ہیں کہ یہ سب کی سب سائنس ہے یہ سب سائنسی باتیں ہیں جن کا دین کیساتھ کوئی تعلق نہیں یہاں تک کہ الٹا یہ کہہ رہے ہیں کہ اسے یعنی احمد عیسیٰ کو تو دین کی الف ب تک کا بھی علم نہیں، یہ کذاب ہے اور یوں طرح طرح کے فتوے لگا رہے ہیں۔ حالانکہ جسے یہ لوگ دین کہہ اور سمجھ رہے ہیں جو ان کو ان کے آباؤ اجداد کی کتابوں سے ملا، جو یہ اپنے آباؤ اجداد کی کتابوں سے پڑھ پڑھا رہے ہیں یہ اللہ نے ان کو نہیں دیا بلکہ یہ ان لوگوں نے ان کے آباؤ اجداد نے خود سے گھڑ رکھا ہے اور میں نے یہ کھول کھول کر واضح کر دیا جس کی آج سے چودہ صدیاں قبل ہی اللہ نے تاریخ اتار دی تھی جیسا کہ آپ اس آیت میں دیکھ رہے ہیں وَمَآ اٰتَيۡنٰهُمۡ مِّنۡ كُتُبٍ يَّدۡرُسُوۡنَهَا اور نہیں دیا ہم نے انہیں جو بھی یہ کتابوں سے پڑھ پڑھا رہے ہیں درس و تدریس کر رہے ہیں یعنی یہ جو کتابوں کے ان لوگوں نے ڈھیر لگا رکھے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ یہ دین ہے اور انہی کتابوں سے پڑھ رہے ہیں اور پڑھا رہے ہیں یہ اللہ نے انہیں نہیں دیا بلکہ یہ سب کا سب ان کا اپنا گھڑا ہوا ہے جو یہ لوگ خود ہیں وہی یہ اللہ کے رسول احمد عیسیٰ یعنی مجھے کہہ رہے ہیں یعنی خود کو معیار بنا کر میرا موازنہ اپنے ساتھ کر رہے ہیں اور پھر ظاہر ہے نتیجہ تو وہی سامنے آئے گا جو یہ لوگ خود ہیں۔ اور پھر ان لوگوں کا کہنا ہے کہ ان کی طرف نذیر بھیجا جا چکا ہے یہ لوگ کہتے ہیں کہ محمد نذیر تھا اب اگر ان کی اس بات کو سچ مان لیا جائے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پھر محمد کی موجودگی میں بالکل ویسا ہی عذاب کیوں نہ آیا جیسا الاولین پر آیا کہ ان کا صفحہ ہستی سے نام و نشان مٹا کر رکھ دیا گیا؟ اگر محمد نذیر ہوتا تو ان کا نام و نشان ہی مٹا دیا جا چکا ہوتا لیکن محمد نذیر کیسے ہو سکتا ہے کیوں نذیر تو تب بعث کیا جاتا ہے جب لوگوں کے اپنے ہی ہاتھوں سے آسمانوں و زمین میں کیے جانے والے مفسد اعمال کے سبب عظیم عذاب ان کے سر پر آ چکا ہوتا ہے یوں انہیں عذاب دیئے جانے سے پہلے ایک بار متنبہ کر دیا جاتا ہے تاکہ ان پر حجت ہو جائے اور کل کو وہ یہ نہ کہہ سکیں کہ اگر عذاب دیئے جانے سے پہلے

انہیں متنبہ کر دیا جاتا تو وہ ایمان لے آتے اور عذاب سے بچ جاتے چونکہ نذیر بھیج کر انہیں متنبہ نہیں کیا گیا اس لیے وہ سزا کے حق دار نہیں ہیں لیکن ہر کوئی جانتا ہے کہ محمدؐ آخرین میں بعث نہیں کیا گیا تھا بلکہ محمدؐ تو اس قوم کے اولین میں یعنی شروع میں بعث کیا گیا تھا اور محمدؐ تو بشیر تھا نہ کہ نذیر۔ یعنی محمدؐ نے آ کر متنبہ نہیں کیا تھا کیوں کہ متنبہ کرنے کے لیے وہ سب سامنے موجود ہونا چاہیے وہ سب ہو رہا ہونا چاہیے جس سے متنبہ کیا جاتا ہے اور محمدؐ نے تو پہلے ہی آگاہی دی تھی کہ کون سے اعمال کرو گے تو ان کا نتیجہ کیا نکلے گا جسے عربوں کی زبان میں بشیر کہتے ہیں اس لیے محمدؐ بشیر تھا نہ کہ نذیر۔

اور آج میں نے اللہ کے رسول احمد عیسیٰ نذیر نے آ کر ان پر کھول کھول کر واضح کر دیا کہ مجھ سے پہلے تمہاری طرف کوئی نذیر نہیں بھیجا گیا ظاہر ہے اگر بھیجا جاتا تو آج تمہارا وجود نہ ہوتا بلکہ تب ہی تمہارا نام ونشان مٹا دیا جا چکا ہوتا اور اسی کی آج سے چودہ صدیاں قبل قرآن میں تاریخ اتار دی گئی تھی وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ آج اللہ اپنے رسول احمد عیسیٰ کو کہہ رہا ہے جو کھول کھول کر متنبہ کر رہا ہے کہ سب کا سب آ چکا اب میری موجودگی میں القارعہ یعنی صیحۃً واحدۃً ہے جو کہ عالمی ایٹمی جنگ ہے اور میرے بعد صرف اور صرف الساعت آئے گی اللہ اپنے اس رسول احمد عیسیٰ کو کہہ رہا ہے کہ اور نہیں بھیجا ہم نے ان کی طرف تجھ سے پہلے کوئی نذیر یعنی متنبہ کرنے والا اور پھر آگے دیکھیں وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اور ان سے پہلے جن لوگوں نے کذب کیا یعنی جن قوموں نے کذب کیا جب جب ان میں انہی سے ان کے آخرین میں رسول بعث کیا گیا جس نے آ کر انہیں ان کے اپنے ہی ہاتھوں سے کیے جانے والے فساد کے سبب آنے والے عظیم عذاب سے کھول کھول کر متنبہ کر دیا تو ان لوگوں نے بھی رسول کا کذب کیا وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِي اور نہیں پہنچ رہے ان کے دس فیصد کو بھی جو دیا ہم نے انہیں پس یہ میرے بھیجے ہوئے کا یعنی میرے رسول کا کذب کر رہے ہیں فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ پس ان کے کذب کرنے کا انجام کیا ہوا؟ ان کیساتھ کیا ہوا؟ یعنی اللہ نے خود کو امت محمدؐ کہلوانے والوں کے آخرین میں جب عذاب عظیم ان کے بالکل سر پر آ کھڑا ہے تو ان میں انہی سے رسول بھیجا جس نے ان پر آ کر کھول کھول کر واضح کر دیا کہ یہ جو تمہیں دیا گیا ہے یعنی یہ جو تمہیں قوت حاصل ہو چکی یہ مشینیں، یہ آسائشیں، سہولتیں، یہ ٹیکنالوجی یہ جو کچھ بھی تمہیں حاصل ہو چکا یہ ان قوموں کا دس فیصد بھی نہیں ہے اور نہ ہی تم ان کے دس فیصد کو پہنچ سکتے ہو جو انہیں دیا گیا تھا جو تم سے پہلے اس زمین پر آباد تھیں یعنی قوم نوح، عاد، ثمود، مدین اور آل فرعون وغیرہ اور جیسے آج جب تمہارے اپنے ہی ہاتھوں سے ترقی کے نام پر آسمانوں وزمین میں فساد عظیم کے سبب عذاب عظیم تمہارے سر پر آ کھڑا ہے بالکل ایسے ہی جب عذاب ان کے سر پر آ کھڑا تھا تو ان میں بھی اللہ نے اپنے رسول بعث کیے جنہوں نے آ کر انہیں کھول کھول کر متنبہ کر دیا لیکن انہوں نے رسول کا کذب کر دیا تو پھر ان کا انجام کیا ہوا؟ ان کیساتھ کیا ہوا؟ انہیں صفحۂ ہستی سے مٹا دیا گیا تو آج تم میں بھی اللہ نے اپنا رسول بعث کر دیا جس نے تم پر حق کھول کھول کر واضح کر دیا جس نے تمہیں کھول کھول کر متنبہ کر دیا اور تم کیا کر رہے ہو؟ تم وہی کر رہے ہو جو پہلے بھی ہو چکا ان قوموں نے کیا تو پھر آج کیا تمہارا انجام ان سے کچھ مختلف نکلے گا؟ نہیں بالکل نہیں بلکہ تمہارا انجام بھی بالکل انہی کے جیسا ہونے والا ہے جو کہ تمہارے سر پر کھڑا ہے۔ ایسے ہی آگے بھی جتنی آیات ہیں وہ کن کی تاریخ ہیں؟ ان آیات میں اللہ کے کس رسول کا ذکر ہے؟ قرآن نے آج ان آیات کی صورت میں آپ کو یاد دلا دیا کہ یہی اللہ کا وہ رسول تھا جس کی آج سے چودہ صدیاں قبل ان آیات کی صورت میں تاریخ اتار دی تھی جس سے نہ صرف ختم نبوت نامی بت پاش پاش ہو گیا بلکہ دنیا کی کوئی بھی طاقت مجھے غلط ثابت نہیں کر سکتی۔ اے لوگو جان لو احمد عیسیٰ ہمارا وہی رسول ہے جس کا تم انتظار کر رہے تھے جس نے تم پر حق کھول کھول کر واضح کر دیا، جس نے تمہیں کھول کھول کر متنبہ کر دیا، وہ کون ہے جس نے آ کر تم پر نہ صرف یہ کھول کھول کر واضح کر دیا کہ وہ قومیں جو تم سے پہلے اس زمین پر آباد تھیں جنہیں ہلاک کر دیا گیا وہ تم سے اس ٹیکنالوجی میں، اس قوت میں یعنی ان مشینوں میں تم سے نوے فیصد بڑھ کر تھیں بلکہ وہ بھی بالکل ایسے ہی اس مقام پر پہنچے تھے جیسے آج تم آہستہ آہستہ آگے بڑھتے بڑھتے اس مقام پر پہنچے ہو اور آج جو تمہیں حاصل ہو چکا یہ اس کا دس فیصد بھی نہیں ہے جو ان قوموں کو حاصل ہوا تھا ذرا بتاؤ یہ سب کس نے آج تم پر کھول کھول کر واضح کر دیا؟ کیا اس سے پہلے تمہیں اس بارے میں کچھ بھی علم تھا؟ نہیں بالکل نہیں بلکہ تم لوگوں نے تو دیو مالائی کہانیاں بنا رکھی تھیں اور تمہیں حق کا تو دور دور تک کوئی علم ہی نہیں تھا تو پھر اے عقل کے اندھو غور کرو یہ جو آج احمد عیسیٰ نے تم پر کھول کھول کر واضح کر دیا اس کا علم اللہ کے علاوہ کس کے پاس نہیں تھا تو پھر کون ہے جو تم پر یہ سب کھول کھول کر واضح کر رہا ہے؟ کون تمہیں وہ علم دے رہا ہے جو اللہ کے علاوہ کسی کے پاس نہیں تھا؟

كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ. اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ. وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ. التوبہ ۶۹ تا ۷۰

كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ یہ جو تم کر رہے ہو، یہ جو تمہیں آج حاصل ہو چکا، یہ مشینیں، یہ اسلحہ و بارود جو ٹیکنالوجی حاصل ہو چکی اور جو کچھ تم کر رہے ہو یہ بالکل انہیں کی طرح کر رہے ہو جو تم سے پہلے تھے كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً یہ جو تم دعوے کر رہے ہو کہ کون ہے جو ہم سے قوت میں بڑھ کر ہے وہ قومیں تم سے قوت میں یعنی مشینوں واسلحہ و بارود اور افواج وغیرہ میں اس قدر بڑھ کر تھیں جس قدر بڑھ کر ہوا جا سکتا ہے وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا اور ان سے بڑھ کر اموال و اولاد میں بھی کوئی نہ تھا نہ ہی تم اموال و اولاد میں ان سے بڑھ کر ہو، ان کا بھی یہی دعویٰ تھا کہ کون ہے جو ہم سے قوت میں بڑھ کر ہے، ان کا بھی ظن یہی تھا کہ کوئی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا، انہیں کوئی زوال نہیں آئے گا لیکن بالآخر ان کا انجام کیا ہوا؟ فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ پس وہ قومیں بھی جب موجود تھیں تو انہوں نے بھی اپنے ہاتھوں سے خلق کردہ طرح طرح کی مخلوقات سے خوب مزے لوٹے، دنیا کو خوب مزین کیا، آسانیوں و سہولتوں کے خوب مزے لوٹے، خوب موجیں کرتے رہے تو بالآخر ان کا انجام کیا ہوا؟ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ پس تم بھی خوب مزے لوٹ لو، دنیا کو خوب مزین کر لو، خوب عیاشیاں کر لو ان کے ساتھ جو کچھ تم نے اپنے ہاتھوں سے خلق کر لیا ہوا ہے جو تمہاری تخلیقات ہیں كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ بالکل اسی طرح ان لوگوں نے بھی ان کیساتھ مزے لوٹے تھے، دنیا کو خوب مزین کر لیا تھا جو کچھ انہوں نے خلق کیا ہوا تھا ان کیساتھ وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا اور تم جو کرتوت کر رہے ہو، فطرت میں چھیڑ چھاڑ کر رہے ہو، فطرت میں تبدیلیاں کر رہے ہو اللہ کی خلق میں پنگے لے رہے ہو بالکل اسی طرح کر رہے جو جیسے وہ کرتے رہے یعنی وہ بھی بالکل ایسے ہی ترقی و خوشحالی کے نام پر فطرت میں چھیڑ چھاڑ کرتے رہے، فطرت میں پنگے لیتے رہے، المیز ان میں خسارہ کرتے رہے، آسمانوں و زمین میں خرابیاں کرتے رہے تو بالآخر ان کا انجام کیا ہوا؟ کیا آج وہ تمہیں نظر آتے ہیں؟ تو جو انجام ان کا ہوا جب آج بالکل وہی تم کر رہے ہو تو کیا تم بچ جاؤ گے؟ تمہارا انجام ان سے کچھ مختلف ہو گا؟ نہیں بالکل نہیں بلکہ تمہارا انجام بھی بالکل انہی کی مثل ہو گا جو کہ تمہارے بالکل سر پر آ کھڑا ہے۔ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال یعنی جو کچھ یہ لوگ کر رہے ہیں ضائع ہو گئے دنیا میں اور آخرت میں بھی یعنی دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی انہیں ان کے اعمال کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا بلکہ یہی اعمال انہیں دنیا و آخرت میں الٹا خسارے میں ڈلوائیں گے اور یہی ہیں وہ جو خسارے ہی خسارے میں جا رہے ہیں اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ آج سے چودہ صدیاں قبل آج ان لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا گیا کہ کیا نہیں آ گیا ان میں انہی سے اللہ کا رسول جس نے انہیں وہ علم دے دیا جو علم اس سے پہلے اللہ کے علاوہ کسی کے پاس نہیں تھا ان لوگوں کے بارے میں جو ان سے پہلے تھے قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ کیا آج ان کے پاس قوم نوح کے بارے میں وہ علم نہیں آ چکا جو اس سے پہلے اللہ کے علاوہ کسی کے پاس نہیں تھا کہ وہ بھی بالکل ایسے ہی اس مقام پر پہنچے تھے جیسے آج موجود لوگ پہنچے ہیں اور پھر ان کا انجام کیا ہوا؟ کیا ان کے پاس قوم عاد اور قوم ثمود کے بارے میں وہ علم نہیں آ گیا ان پر کھول کھول کر واضح نہیں کر دیا گیا جو اس سے پہلے اللہ کے علاوہ کسی کے پاس نہیں تھا کہ وہ قومیں بھی بالکل یہی سب کر چکیں جو یہ کر رہے ہیں بلکہ وہ قومیں تو ان سے بہت بڑھ کر تھیں اور پھر بالآخر ان کا انجام کیا ہوا؟ اور کیا ان کے پاس ان میں سے ہی ان کی طرف اللہ کا رسول نہیں آ گیا جس نے انہیں قوم ابراہیم، اور اصحاب مدین اور المؤتفکات کے بارے میں وہ علم کھول کھول کر دے دیا جو اس سے پہلے اللہ کے علاوہ کسی کے پاس نہیں تھا کہ وہ قومیں بھی ایسے ہی آہستہ آہستہ آگے بڑھتے بڑھتے اس مقام پر پہنچی تھیں جیسے آج یہ لوگ اس مقام پر پہنچے ہیں اور پھر بالآخر ان کا انجام کیا ہوا؟ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ جیسے آج ان میں ان کی طرف اللہ نے اپنا رسول بھیجا ہے جو انہیں کھول کھول کر متنبہ کر رہا ہے بالکل ایسے ہی ان میں بھی انہی سے رسول آئے البینات کیساتھ یعنی انہوں نے بالکل ایسے ہی ان قوموں پر حق کھول کھول کر واضح کر دیا انہیں کھول کھول کر متنبہ کیا لیکن انہوں نے بھی بالکل یہی کیا جو آج یہ کر رہے ہیں انہوں نے رسولوں کا کذب کیا جیسے آج یہی یہ کر رہے ہیں فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ پس اللہ نے یہ قانون میں ہی نہیں کیا کہ اللہ ان کے لیے ظلم چاہتا یا کرتا اور لیکن یہ جو اس وقت موجود ہیں خود

ہی ظلم کر رہے ہیں جیسے آج یہ خود ہی ظلم کر رہے ہیں ایسے ہی وہ قومیں بھی خود ہی ظلم کرتی رہیں یعنی پھر بالآخر ان کیساتھ جو ہوا ان کے اپنے ہی مفسد اعمال کے سبب تو یہ ظلم اللہ نے نہیں کیا تھا بلکہ انہوں نے خود یہ ظلم کیا انہوں نے بھی یہی کہا کہ اللہ نے رسولوں کا دروازہ بند کر دیا اب کوئی رسول نہیں آئے گا یوں انہوں نے رسولوں کا کذب کیا اور اپنی روش پر ڈٹے رہے تو ہلاک ہوگئے ان کا صفحہ ہستی سے نام ونشان مٹا کر رکھ دیا گیا تو آج بالکل وہی انجام ان کا ہونے والا ہے اے دنیا میں آباد لوگو آج تمہارا انجام بھی بالکل وہی ہونے والا ہے جو کہ تمہارے سر پر آ کھڑا ہے۔

اب آپ سے سوال ہے کہ یہ سب کی سب دعوت کس کی ہے؟ یہ حق کس نے کھول کھول کر واضح کیا؟ یہ آیات کس کی تاریخ ہیں؟ اندھوں کو بھی نظر آ رہا ہے کہ یہ آیات میری یعنی اللہ کے رسول احمد عیسیٰ کی تاریخ پر مبنی ہیں جو آج سے چودہ صدیاں قبل ہی اتار دی گئی تھی یوں آج قرآن خود میری ایک ایک بات کی تصدیق کر رہا ہے اور آپ کو بات بات پر یاد دلا رہا ہے کہ یہی اللہ کا وہ رسول تھا جس کی آج سے چودہ صدیاں قبل ہی ان آیات کی صورت میں تاریخ اتار دی گئی تھی۔

اب جہاں قرآن بذات خود میری تصدیق کر رہا ہے تو وہیں ختم نبوت نامی بت بھی پاش پاش ہوگیا اور حق اس قدر کھل کر واضح ہوگیا کہ کوئی چاہ کر بھی میرا کفر نہیں کر سکتا بالآخر ہر ایک کو گواہی دینا پڑے گی کہ ہاں اے احمد عیسیٰ تُو اللہ کا وہی رسول ہے جس کا ہم انتظار کر رہے تھے لیکن فرق صرف اتنا ہے کہ اکثریت اپنے آباؤ اجداد آل فرعون اور جوان سے پہلے ہلاک ہوئے ان کی مثل گواہی دیں گے۔

آج بھی کذب کرنے والوں کو بالکل اسی طرح ہلاک کیا جانے والا ہے جیسے اس سے قبل کذب کرنے والوں کو ہلاک کیا گیا اور جیسے تب ہم نے اپنے رسولوں اور ان کی دعوت کو دل سے تسلیم کرنے والاں کو بچایا بالکل اسی طرح آج بھی اپنے رسول احمد عیسیٰ اور مومنین کو بچانا ہم پر حق ہے

فَهَلْ يَنتَظِرُونَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ قُلْ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ. ثُمَّ نُنَجِّىْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ. یونس ۱۰۲، ۱۰۳

قرآن اپنے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کی احسن تاریخ ہے اس لیے یہ آیات قرآن کے نزول کے بعد الساعت کے قیام تک کے دوران اللہ کے کسی رسول کی تاریخ پر مبنی ہیں۔ آج تک کہا جاتا رہا کہ ان آیات میں محمد علیہ السلام کا ذکر ہے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا واقعتاً ان آیات میں محمد علیہ السلام کا ذکر ہے یعنی یہ آیات محمد علیہ السلام کی تاریخ پر مبنی ہیں یا پھر محمد کے علاوہ اللہ کے کسی اور رسول کی تاریخ پر مبنی ہیں؟ ابھی جب آیات کو بیّن کیا جائے گا تو آپ پر ہر لحاظ سے کھل کر واضح ہو جائے گا کہ یہ آیات اللہ کے کس رسول کی تاریخ پر مبنی ہیں۔

قرآن کے نزول کے وقت اللہ نے اس امت اس قوم کے آخرین میں بعث کیے جانے والے رسول کی تاریخ اتارتے ہوئے کہا کہ جب ان کے آخرین میں اللہ نے اپنا رسول بعث کیا تو اللہ کے رسول کا کردار یہ تھا۔

فَهَلْ يَنتَظِرُونَ اللہ نے اپنا رسول بعث کیا جو آ کر کہہ رہا ہے پس کیا ہے جس کا انتظار کر رہے ہو؟ آپ پر کھول کھول کر واضح کر دیا گیا کہ اللہ نے رسولوں کو بالبیّنات بھیجنا قدر میں کیا یعنی جب بھی رسول آتا ہے تو البیّنات کیساتھ آتا ہے رسول آ کر سب کچھ کھول کھول کر واضح کر دیتا ہے۔ یہ اللہ کے ایک ایسے رسول کی تاریخ ہے جسے قرآن کے نزول کے بعد اس قوم کے آخر میں بعث کیا جانا تھا تو جب اللہ کا وہ رسول آ گیا تو اس نے آ کر دیکھا کہ جن میں اسے بعث کیا گیا وہ لوگ علامات واشراط الساعت کا انتظار کر رہے ہیں تو اللہ کے اس رسول نے الساعت کی تمام کی تمام علامات واشراط کو کھول کھول کر واضح کر دیا کہ الساعت کی سب کی سب علامات واشراط آ چکیں۔ اللہ کے رسول نے کہا کہ تم اپنی تحقیق کر لو اپنے گھوڑے دوڑا لو الساعت کی تمام کی تمام علامات واشراط آ چکیں جنہیں میں نے تم پر کھول کھول کر واضح کر دیا دنیا کی کوئی بھی طاقت مجھے غلط ثابت نہیں کر سکتی لیکن وہ لوگ اس بات کو ماننے کے لیے تیار ہی نہیں کہ الساعت کی تمام کی تمام علامات واشراط آ چکیں بلکہ وہ پھر بھی انتظار میں ہی ہیں تو اللہ کے رسول نے کہا کہ جس جس کا بھی تم انتظار کر رہے ہو وہ سب کا سب آ چکا جسے میں نے کھول کھول کر رکھ دیا اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ کیا ہے جو ابھی نہیں آیا؟ ان ایام کی مثل ایام نہیں آئے جو ان لوگوں پر آئے تھے جو ان سے پہلے گزر چکے لہٰذا اب تو صرف ان ایام کی مثل ایام آنے والے ہیں جو ان پر آئے تھے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ یعنی جب اللہ نے اپنا رسول بھیجا ہے تو رسول سب کچھ کھول کھول کر بیان کر رہا ہے جس جس کے انتظار میں ہیں رسول نے ہر بات کو ہر شئے کو ہر پہلو سے ان پر کھول کھول کر واضح کر دیا لیکن حق اس قدر واضح ہو جانے کے باوجود بھی یہ لوگ حق کو تسلیم کرنے کی بجائے اپنی اسی روش پر قائم ہیں انہی باتوں کا انہی اشیاء کے انتظار میں ہیں جن کے انتظار میں رسول کی بعثت سے پہلے تھے اب ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ جب رسول نے آ کر سب کچھ کھول کھول کر رکھ دیا تو رسول کی دعوت پر ایمان لے آنا چاہیے تھا اور اگر رسول کی دعوت پر ایمان نہیں لاتے تو اسے غلط ثابت کریں لیکن جب چاہ کر بھی رسول کی دعوت کو غلط ثابت نہیں کر سکتے اور حق ہر لحاظ سے واضح ہو جانے کے باوجود بھی

اپنے انہی عقائد پر قائم ہیں انہی باتوں کے انہی اشیاء و معاملات یعنی علامات و اشراط الساعت کے انتظار میں ہیں جن کا پہلے سے انتظار کر رہے تھے تو پھر کیا وہ سب آنے والا ہے؟ یا ان میں سے کچھ بھی آنے والا ہے؟ نہیں بالکل نہیں جب رسول نے واضح کر دیا کہ وہ سب کا سب ہو چکا جس جس کا تم انتظار کر رہے تھے اب تو سوائے عذاب عظیم کے کچھ نہیں بچا بالکل ویسا ہی عذاب جیسا پہلی ہلاک شدہ اقوام پر آ چکا جب ان میں ایسے ہی رسول بعث کیے گئے جنہوں نے آ کر کھول کھول کر متنبہ کر دیا لیکن اس کے باوجود ان کا کذب کیا گیا تو پھر ظاہر ہے اب بھی اگر یہ لوگ انتظار میں ہیں تو اب کس نے آنا ہے؟ کیا اس سب نے آنا ہے جن کے انتظار میں ہیں یا پھر وہ سب تو ہو چکا اب صرف اور صرف عذاب عظیم ہی رہ گیا جس نے آنا ہے جیسا ان سے پہلے کذب کرنے والوں پر آیا تھا؟ اور یہی قرآن میں اللہ نے اپنے رسول کی تاریخ اتارتے ہوئے کہا کہ اب سوائے ان ایام کی مثل ایام کے کچھ نہیں آنا جو ایام ان پر آئے تھے جو ان سے پہلے زمین پر آباد تھے اور گزر چکے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ کون لوگ تھے اور کون سے ایام ان پر آئے تھے تو اللہ نے قرآن میں جگہ جگہ واضح کر دیا کہ ان سے پہلے زمین پر قوم نوح، قوم عاد، قوم ثمود، قوم لوط، قوم شعیب اور آل فرعون وغیرہ آباد تھے اور ان پر ایسے ایام آئے کہ وہ صفحہ ہستی سے مٹ گئے، قوم نوح پر وہ ایام عظیم طوفان کی صورت میں آئے، قوم عاد و ثمود پر وہ ایام القارعہ یعنی ایٹمی جنگوں کی صورت میں آئے، قوم لوط اور قوم شعیب پر وہ ایام زمین سے لاوے پھٹنے کی صورت میں آئے جنہوں نے انہیں صفحہ ہستی سے مٹا دیا اور آل فرعون پر وہ ایام سمندر میں ان کو غرق کرنے کی صورت میں آئے تو اب ان پر یعنی یہ جو موجودہ لوگ زمین پر آباد ہیں ان پر بالکل ویسے ہی ایام آنے والے ہیں۔

قُلْ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّیْ مَعَکُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ اللہ کے رسول نے جب ان تمام کی تمام علامات و اشراط الساعت کو کھول کھول کر واضح کر دیا جن جن کے آنے کا بھی انتظار کیا جا رہا تھا تو حق ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کر دیئے جانے کے باوجود بھی نہیں مان رہے اور انتظار ہی کر رہے ہیں تو اللہ کا رسول کہہ رہا ہے پس کیا ہے یعنی تم پر سب کچھ کھول کھول کر واضح کر دیا گیا کہ سب کا سب آ گیا اب صرف اور صرف ان ایام کی مثل ایام رہ گئے ہیں جو تم سے پہلے کذب کرنے والوں پر آئے تھے اس کے باوجود تم نہیں مان رہے اور ان کے آنے کا انتظار ہی کر رہے ہو تو پھر ٹھیک ہے تم تو انتظار کرتے ہی رہو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہو جاتا ہوں دیکھتے ہیں کون سچا ثابت ہوتا ہے ان میں سے کچھ آتا ہے جن کا تم انتظار کر رہے ہو یا پھر صرف اور صرف وہ آتا ہے جس سے میں تمہیں کھول کھول کر متنبہ کر رہا ہوں کہ سب کا سب آ چکا الساعت کی تمام کی تمام علامات و اشراط آ چکیں اور جیسے اس سے پہلے وہ جو الاولین تھے ان میں انہی سے رسول بھیجے گئے جنہوں نے انہیں کھول کھول کر متنبہ کیا مگر ان لوگوں نے رسولوں کا کذب ہی کیا تو پھر ان پر ایسے ایام آئے جنہوں نے انہیں صفحہ ہستی سے مٹا کر رکھ دیا بالکل ایسے ہی آج تم میں تم ہی سے اللہ نے اپنا رسول بعث کر دیا جو تمہیں کھول کھول کر متنبہ کر رہا ہے یعنی بالکل اسی طرح آج اللہ نے مجھے تمہاری طرف بھیجا ہے اور میں تمہیں کھول کھول کر متنبہ کر رہا ہوں اب اگر تم بھی ان قوموں کی طرح میرا کذب ہی کر رہے ہو تو پھر تم پر بالکل ان قوموں پر آنے والے ہلاکت خیز ایام کی مثل ایام آنے والے ہیں جو تمہارے بالکل سر پر آ چکے ہیں جن میں تمہیں صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے گا۔

ثُمَّ نُنَجِّیْ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کَذٰلِکَ حَقًّا عَلَیْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِیْنَ. یونس ۱۰۳

آگے اللہ کا کہنا ہے **ثُمَّ** پھر یعنی وہ جو ہلاک شدہ اقوام ہیں ان میں بھی بالکل ایسے ہی جب رسول بعث کیے گئے جیسے کہ نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا گیا، ھود کو قوم عاد کی طرف بھیجا گیا، صالح کو قوم ثمود کی طرف بھیجا گیا، شعیب کو قوم مدین کی طرف بھیجا گیا، لوط کو اس کی قوم کی طرف بھیجا گیا، موسیٰ کو آل فرعون کی طرف بھیجا گیا اور انہوں نے انہیں کھول کھول کر متنبہ کر دیا تو ان قوموں نے ان کا کذب ہی کیا تو پھر ہم نے ایسا کیا **نُنَجِّیْ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا** کہ کذب کرنے والوں کو ہلاک کر دیا اور بچا لیا ہم نے اپنے رسولوں کو اور جو ان کی دعوت کو تسلیم کر رہے تھے انہیں یعنی جب نوح کا کذب کیا گیا تو نوح اور جو نوح کی دعوت کو دل سے تسلیم کر رہے تھے جو کہ مومنین تھے انہیں بچا لیا اور کذب کرنے والوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا، ھود اور اس کی دعوت کو تسلیم کرنے والوں کو بچا لیا اور کذب کرنے والوں کو ہلاک کر دیا، صالح اور اس کی طرف سے کھول کھول کر واضح کیے جانے والے حق کو تسلیم کرنے والوں کو بچا لیا اور کذب کرنے والوں کو ہلاک کر دیا، شعیب اور اس کی دعوت کو تسلیم کرنے والوں کو بچا لیا اور کذب کرنے والوں کو نشان عبرت بنا دیا، لوط اور اس کی دعوت کو تسلیم کرنے والوں کو بچا لیا گیا اور کذب کرنے والوں کو ہلاک کر دیا گیا، موسیٰ اور اس کی دعوت کو ماننے والوں کو بچا لیا اور آل فرعون اور اس کی افواج کو غرق کر کے نشان عبرت بنا دیا یعنی جب وہ ایام

آ گئے جن سے ہر اس رسول نے متنبہ کیا تھا جو ہر قوم کے آخر میں بھیجا گیا تو ہم نے اپنے رسولوں اور ان لوگوں کو بچا لیا جو ہمارے رسولوں کی دعوت پر ایمان لا رہے تھے یعنی جب رسول آیا اس نے حق کھول کھول کر واضح کر دیا تو جو لوگ شک کرنے کی بجائے حق کھل جانے کے بعد رسول کی دعوت کو تسلیم کرتے رہے تو رسول کیساتھ ان لوگوں کو بچا لیا اور ان سب کے سب کو ہلاک کر دیا صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جنہوں نے رسول کا کفر کیا اس کی دعوت کو تسلیم کرنے کی بجائے انکار کر دیا کَذٰلِکَ بالکل اُسی طرح آج بھی ہم نے ان میں انہی سے اپنا رسول بھیج دیا جس نے ان پر حق کھول کھول کر واضح کر دیا جو انہیں کھول کھول کر متنبہ کر رہا ہے اور یہ لوگ بھی بالکل انہی قوموں کی طرح ہمارے رسول کا کذب کر رہے ہیں تو جو اس کی دعوت کا کفر کر رہے ہیں اس کیساتھ استہزا کر رہے ہیں تو انہیں بالکل انہی کی طرح صفحۂ ہستی سے مٹایا جانے والا ہے ان پر بالکل پہلوں کی مثل ہی عذاب آنے والا ہے تو جیسے ہم نے تب اپنے رسولوں اور ان کی دعوت کو تسلیم کرنے والوں کو بچایا بالکل اُسی طرح آج بھی حَقًّا عَلَیْنَا نُنۡجِ الْمُؤْمِنِیْنَ حق ہے ہم پر یعنی رائی برابر بھی شک وشبہ نہیں ہے یہ ہماری ذمہ داری ہے ہم مومنین کو بچانے لگے ہیں اور کذب کرنے والوں کو ہلاک کرنے والے ہیں اور یہ عذاب عظیم صرف اور صرف اتنا دور رہ گیا کہ جس دن ہمارے رسول نے ہم سے کہا کہ اے میرے ربّ جو ذمہ داری تُو نے مجھ پر عائد کی تھی میں نے اسے پورا کر دیا یعنی میں نے ان پر حق کھول کھول کر واضح کر دیا ان تک تیرا پیغام پہنچا دیا یہ نہیں مان رہے یہ الٹا کفر و کذب ہی کر رہے ہیں اس لیے اب تُو اپنا فیصلہ سنا دے تو ہم اپنا فیصلہ سنا دیں گے اپنے رسول اور اس کی دعوت کو تسلیم کرنے والوں کو بچا لیں گے اور ہمارے رسول کا کذب کرنے والوں کو ہلاک کر دیں گے۔

ان دونوں آیات میں غور کریں تو حقیقت ہر لحاظ سے کھل کر آپ کے سامنے آ جائے گی یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر ان آیات میں محمد رسول اللہ کا ذکر کیا جا رہا ہے تو پھر محمد کو تو اس وقت بعث کیا جانا چاہیے تھا جب موجودہ قوم یعنی دنیا میں آباد موجودہ لوگوں کو بالکل اسی طرح عذاب دیا جانا تھا جیسے قوم نوح، قوم عاد، قوم ثمود، قوم لوط، قوم شعیب یا پھر آل فرعون پر عذاب لایا گیا تو کیا محمد کی موجودگی میں وہ عذاب آیا؟ جو کہ اللہ نے قرآن میں بار بار واضح کر دیا کہ وہ القارعہ ہے جسے ایک مقام پر القارعہ تو دوسرے پر صیحۃً واحدۃً، تیسرے مقام پر صاعقۃ مثل عاد و ثمود اور چوتھے مقام پر ان ایام کی مثل ایام کہا جو ان قوموں پر آئے۔ کیا محمد نے آ کر یہ کہا تھا کہ کس کا انتظار کر رہے ہو جس کا انتظار کر رہے ہو وہ سب کا سب آ چکا جسے میں نے کھول کھول کر رکھ دیا اب صرف اور صرف ان ایام کی مثل ایام نے آنا ہے جو پہلی ہلاک شدہ اقوام پر آئے تھے جن میں انہیں ہلاک کر دیا؟ اور کیا محمد نے ان ایام سے متنبہ کیا تھا؟ اگر محمد نے ان ایام سے متنبہ کیا تھا تو پھر جیسے ان قوموں پر رسول کی موجودگی میں عذاب آیا وہ ایام آئے جن میں رسولوں اور ان کی دعوت کو تسلیم کرنے والوں کو بچا لیا گیا اور کذب کرنے والوں کو ہلاک کر دیا گیا تو کیا محمد کی موجودگی میں وہ ایام آئے اور پھر محمد اور اس کی دعوت کو ماننے والوں کو اس میں سے بچا لیا گیا اور باقیوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا گیا؟ کیا محمد کو اس قوم کے آخر میں بعث کیا گیا؟ نہیں بلکہ وہ تو اس قوم کے اول میں بعث کیے گئے تھے اور یہاں تو رسول آخر کا ذکر کیا جا رہا ہے وہ رسول جس کو موجودہ قوم کے آخر میں اس وقت بعث کیا جانا تھا جب عذاب آنا تھا جیسے نوح کو اس کی قوم کی طرف اس وقت بھیجا گیا جب عذاب آنا تھا عذاب نوح کی موجودگی میں آیا نوح اور اس کے ساتھیوں کو بچا لیا گیا جیسے قوم عاد کے آخر میں ھود کو بھیجا گیا ھود اور اس کے ساتھیوں کو بچا لیا گیا جیسے صالح کو قوم ثمود کے آخر میں اس وقت بھیجا گیا جب عذاب آنا تھا صالح اور اس کے ساتھیوں کو بچا لیا گیا جیسے لوط کو اس قوم کے آخر میں اس وقت بھیجا گیا جب ان پر عذاب آنا تھا اور لوط کی موجودگی میں عذاب آیا پھر لوط اور اس کے ساتھیوں کو بچا لیا گیا جیسے شعیب کو قوم مدین کی طرف اس وقت بھیجا گیا جب عذاب آنا تھا پھر شعیب اور اس کے ساتھیوں کو بچا لیا گیا جیسے موسیٰ کو آل فرعون کی طرف اس وقت بھیجا گیا جب عذاب آنا تھا پھر موسیٰ اور اس کے ساتھیوں کو بچا لیا گیا۔ ان آیات میں اللہ نے بالکل واضح الفاظ میں کہا ہے ''کذلک'' یعنی جیسے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا گیا، جیسے ھود کو قوم عاد کی طرف بھیجا گیا، جیسے صالح کو قوم ثمود کی طرف بھیجا گیا، جیسے شعیب کو قوم مدین کی طرف بھیجا گیا، جیسے لوط کو اس کی قوم کی طرف بھیجا گیا، جیسے موسیٰ کو آل فرعون کی طرف بھیجا گیا لیکن انہوں نے ان کا کذب کر دیا تو رسولوں کی موجودگی میں نہ صرف انہیں ہلاک کر دیا گیا بلکہ رسولوں اور ان کی دعوت کو تسلیم کرنے والوں کو بچا لیا گیا بالکل اسی طرح آج ان میں انہی سے ہم نے اپنا رسول بعث کر دیا جو انہیں کھول کھول کر متنبہ کر رہا ہے اور یہ کذب ہی کر رہے ہیں تو ہم اپنے رسول اور اس کی دعوت کو ماننے والوں کو بچانے لگے ہیں اور کذب کرنے والوں کو صفحۂ ہستی سے مٹانے لگے ہیں۔ ان قوموں کے آخر میں ان رسولوں کو بعث کیا گیا تو بالکل اُسی طرح اس موجودہ قوم

کے آخر میں بعث کیے جانے والے رسول کا ذکر کیا جا رہا ہے جس کی موجودگی میں عذاب آئے گا رسول اور اس کے ساتھیوں کو بچالیا جائے گا بالکل اسی طرح جیسے پہلے رسولوں کو اور ان کے ساتھیوں کو بچالیا گیا۔

اب ہر کوئی جانتا ہے کہ محمد کو تو اس قوم کے اول میں بعث کیا گیا تھا نہ کہ آخر میں، ہر کوئی جانتا ہے کہ محمد کی موجودگی میں ایسا کوئی عذاب نہیں آیا جس کا اللہ نے وعدہ کر رکھا ہے، ہر کوئی جانتا ہے کہ محمد نے تو کبھی بھی یہ نہیں کہا کہ تم جن کا انتظار کر رہے ہو ان میں سے اب کچھ بھی نہیں آنے والا سوائے ان ایام کے مثل ایام کے جو تمہیں صفحہ ہستی سے مٹا کر رکھ دیں گے بلکہ محمد نے تو خود کہا تھا کہ وہ ایام تب تک نہیں آنے والے جب تک کہ وہ سب کی سب علامات واشراط پوری نہیں ہو جاتیں جو میں بتا رہا ہوں، جب تک یہ علامات واشراط نہیں آجاتیں تب تک وہ ایام نہیں آنے والے، ہر کوئی جانتا ہے نہ ہی محمد کی موجودگی میں ایسا عذاب آیا اور نہ ہی محمد اور اس کے ساتھیوں کو تو بچالیا گیا مگر تمام کے تمام کفر کرنے والوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا گیا، جب حقیقت یہ ہے تو پھر ظاہر ہے ان آیات میں محمد کا ذکر نہیں ہے بلکہ محمد کو تو اس قوم کے اول میں بعث کیا گیا یہاں محمد کے برعکس اس رسول کا ذکر کیا جا رہا ہے جو اس قوم کے آخر میں بعث کیا جانا تھا جس کی موجودگی میں عذاب عظیم نے آنا ہے اس عذاب میں اس رسول اور اس کے ساتھیوں کو تو بچالیا جائے گا مگر کفر کرنے والوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے گا۔

پھر اللہ اپنے رسول کو یہ کہہ رہا ہے جو کہ رسول ان پر واضح کر رہا ہے کہ کس کا انتظار کر رہے ہو جس جس کا انتظار کر رہے ہو وہ سب کچھ آ چکا اب سوائے ان ایام کی مثل ایام کے کچھ نہیں آنے والا جو ان پر آئے تھے جو تم سے پہلے زمین پر آباد تھے تو کیا محمد نے یہ کہا تھا؟ یا پھر محمد نے تو اس کے بالکل برعکس کہا تھا؟ محمد نے تو اس وقت کہا تھا کہ الساعت کا علم اللہ کے ہاں ہے اس وقت تک جب تک کہ اس کا وقت نہیں آجاتا جب الساعت بالکل سر پر آجائے گی تب اللہ اس کا علم اچانک ہی ظاہر کر دے گا اور محمد نے تو کہا تھا کہ ابھی عرب فتح ہوگا، فارس فتح ہوگا، روم فتح ہوگا، قسطنطنیہ فتح ہوگا، غزوۃ الأعماق اور دابق ہوگا، الآیات میں سے پہلی آیات طلوع الشّمس من مغربھا آئے گی، یاجوج اور ماجوج نے کھلنا ہے، الدجّال نے آنا ہے، دابۃ الارض نے آنا ہے، النار کا سمندر زمین کی گہرائیوں سے نکلنا ہے، دخانٍ نے آنا ہے، زمین نے جگہ جگہ سے دھنسنا ہے، مہدی آئیں گے، عیسیٰ آئے گا ان کے علاوہ بھی مزید کئی علامات واشراط کا ذکر کیا۔ محمد نے تو یہ نہیں کہا تھا کہ یہ سب آ چکا بلکہ محمد نے تو کہا تھا کہ یہ سب کا سب ابھی آنا ہے ان سب کے بعد عذاب عظیم نے آنا ہے اور اس آیت میں جس رسول کا ذکر کیا جا رہا ہے وہ رسول تو یہ کہہ رہا ہے کہ یہ سب کا سب تو آ چکا جسے میں نے تم پر کھول کھول کر واضح کر دیا جس جس کا بھی تم انتظار کر رہے ہو اب سوائے ان ایام کی مثل کے کچھ باقی نہیں بچا جو پہلی ہلاک شدہ اقوام پر آئے تھے وہ ایام جن ایام نے انہیں صفحہ ہستی سے مٹا دیا۔ اب آپ خود فیصلہ کریں یہاں محمد کا ذکر ہے یا پھر اس امت کے آخر میں اللہ کے رسول احمد عیسیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہے؟

ذرا غور کریں کیا آج تک کوئی ایسا بشر سامنے آیا جس کی دعوت یہ ہو کہ اس نے ہر وہ شئے کھول کھول کر رکھ دی جس جس کا بھی لوگ انتظار کر رہے ہیں؟ اس نے اس طرح حق واضح کر دیا کہ کوئی چاہ کر بھی اس کا رد نہیں کر سکتا اور پھر اس کا بار بار یہی کہنا ہے کہ اب سوائے ان ایام کی مثل کے کچھ باقی نہیں رہا جو پہلی ہلاک شدہ اقوام پر آئے یعنی غور کریں کیا آج ایسا بشر موجود نہیں ہے؟ کیا آج اللہ کا رسول احمد عیسیٰ آپ میں موجود نہیں ہے جس نے سب کچھ کھول کھول کر رکھ دیا جس جس کا بھی انتظار کیا جا رہا تھا، عرب کی فتح کا انتظار، فارس کی فتح کا انتظار، روم کی فتح کا انتظار، قسطنطنیہ کی فتح کا انتظار، غزوۃ الہند کا انتظار، غزوۃ الأعماق یا دابق کا انتظار، طلوع ہو رہا ہے سورج جہاں سے غروب ہو رہا ہے اس آیت کے بیّن ہونے کا انتظار، زمین سے آگ کا سمندر نکلنے کا انتظار، فرات سے ذھب کے جبل کے ظاہر ہونے کا انتظار، یاجوج اور ماجوج کا انتظار، فتنہ الدجّال کا انتظار، زمین کی گہرائیوں سے ٹھنڈی آگ نکلنے کا انتظار، دابۃ الارض کا انتظار، الدخانٍ کا انتظار، آسمان کے پھٹنے کا انتظار، خلافت کے قیام کا انتظار، مہدی کا انتظار، عیسیٰ کا انتظار اور ان کے علاوہ بھی جس جس کا انتظار کیا جا رہا ہے کہ ابھی یہ سب کچھ ہونا باقی ہے؟ اللہ کے رسول احمد عیسیٰ نے ان میں سے ایک ایک کو کھول کھول کر رکھ دیا کہ یہ سب کا سب ہو چکا اب سوائے عذاب عظیم کے کچھ بھی نہیں آنے والا اور وہ بھی تمہارے سر پر آ کھڑا ہے جو میری موجودگی میں آئے گا سو اگر حق اس قدر کھل جانے کے بعد بھی انہی سب کا انتظار کرتے ہو تو پھر ٹھیک ہے تم بھی انتظار کرو اور میں بھی انتظار کرنے والوں سے ہوں اب دیکھتے ہیں کہ کیا آتا ہے؟ وہ سب یا ان میں سے کچھ بھی جن کا انتظار تم کر رہے ہو یا پھر صرف اور صرف وہ جس کا میں انتظار کر رہا ہوں جس سے میں تمہیں کھول کھول کر متنبہ کر رہا ہوں جس میں مجھے اللہ کے رسول احمد عیسیٰ کو اور میری دعوت کو تسلیم کرنے والوں کو بچالیا جائے گا اور تم کذب کرنے والوں کو ہلاک کر دیا جائے گا اور کیا دنیا کی کوئی بھی طاقت ایسی ہے جو اللہ کے رسول احمد عیسیٰ کی یعنی میری کسی

بھی بات کا رد کر سکے اور خود کو سچا ثابت کر سکے؟
قرآن احسن الحدیث ہے یعنی قرآن میں تو اللہ نے آج سے چودہ صدیاں قبل ہی قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کی تاریخ لکھ دی تھی تو ذرا غور کریں قرآن میں یہ آیات کس رسول کی تاریخ پر مبنی ہیں جو آج سے چودہ صدیاں قبل ہی اتار دی گئی تھی؟
حقیقت آپ کے سامنے ہے یہ اللہ نے میری تاریخ اتاری تھی آج اس وقت کی تاریخ اتاری تھی میں احمد عیسیٰ رسول اللہ و خاتم النّبیّن ہوں اور دنیا کی کوئی طاقت میرا رد نہیں کر سکتی، جو میرا کذب کر رہے ہیں جلد ہی وہ اپنی آنکھوں سے عذاب عظیم کو نازل ہوتا دیکھیں گے اور جس جس تک میری آواز پہنچ گئی جس جس کو یہ علم ہو گیا کہ ایک بشر ایسا موجود ہے جو خود کو یا لوگ اس کے بارے میں کہہ رہے ہیں کہ وہ عیسیٰ اللہ کا رسول ہے تو وہ جان لے اللہ کی قسم وہ اپنی موت سے قبل یہ گواہی ضرور دے گا کہ ہاں اے احمد عیسیٰ بے شک تُو اللہ کا رسول ہے میں گواہی دیتا ہوں میں تسلیم کرتا ہوں لیکن فرق صرف اتنا ہو گا کہ اکثریت کی گواہی فرعون اور ان قوموں کی مثل ہو گی جو پہلے گزر چکیں۔ جب تم لوگ عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھو گے جب موت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لو گے تب ایمان لاؤ گے تب گواہی دو گے لیکن جان لو تب ایمان لانا تب گواہی دینا کوئی نفع نہیں دے گا تب تمہارے ہاتھ سوائے خسارے کے کچھ نہیں ہو گا۔

قرآن نہ صرف اپنے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کی احسن تاریخ ہے بلکہ قرآن کی کوئی ایک بھی آیت اس وقت تک بیّن نہیں ہو سکتی یعنی کھل کر واضح نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ واقعہ نہیں ہو جاتا جس کی وہ تاریخ ہے جیسے ہی وہ واقعہ ہو گا تو نہ صرف قرآن کی اس واقعے کی تاریخ پر مبنی آیات کھل کر واضح ہو جائیں گی بلکہ قرآن ان آیات کی صورت میں یاد دلا دے گا کہ یہ تھا وہ واقعہ جس کی قرآن کے نزول کے وقت ان آیات کی صورت میں تاریخ اتار دی گئی تھی یوں قرآن بذاتِ خود اس کی تصدیق کر دے گا۔
اب آپ خود دیکھیں غور کریں اور فیصلہ کریں کیا یہ آیات آج اس سے پہلے تک بیّن ہوئیں؟ تو جواب بالکل واضح ہے کہ نہیں اور پھر ظاہر ہے ہو بھی کیسے سکتی تھیں کیونکہ ان آیات نے بیّن ہونا ہی تب تھا جب اس واقعے نے ہونا تھا تو دیکھیں کیا آج یہ واقعہ ہو نہیں چکا؟ کیا آج اللہ کا ایسا رسول موجود نہیں ہے جو آخرین میں تب بعث کیا گیا جب عذاب عظیم بالکل سر پر آ کھڑا ہے؟ کیا اللہ کا یہ رسول احمد عیسیٰ یعنی میں البیّنات کیساتھ نہیں آیا؟ اور میرے آنے سے قبل جس جس کا بھی انتظار کیا جا رہا تھا اسے کھول کھول کر واضح نہیں کر دیا اور کیا میں بار بار یہ نہیں کہہ رہا ہے کہ اے لوگو الساعت کی تمام کی تمام علامات واشراط آ چکیں اور میں یہ صرف زبان سے نہیں کہہ رہا بلکہ میں نے تمام کی تمام علامات و اشراط کو اس طرح کھول کھول کر واضح کر دیا کہ دنیا کی کوئی بھی طاقت انہیں غلط ثابت نہیں کر سکتی اور نہ ہی کوئی ایسا ہے کہ اگر وہ میری دعوت کو سنے دیکھے اور اسے کسی بات کی سمجھ نہ آئے۔ کیا میں کھول کھول کر متنبہ نہیں کر رہا کہ عذاب عظیم القارعہ تمہارے بالکل سر پر آ کھڑی ہے؟ کیا پورے کا پورا قرآن میری تصدیق نہیں کر رہا؟ کیا میں نے جب کھول کھول کر واضح کر دیا اور اکثریت کذب ہی کر رہی ہے تو میں یہ نہیں کہہ رہا کہ اب بھی کس کا انتظار کر رہے ہو اب صرف اور صرف ان ایام کی مثل ایام نے آنا ہے جو ان پر آئے جو پہلے اس زمین پر قومیں آباد تھیں جن میں انہیں صفحہ ہستی سے مٹا کر رکھ دیا؟ کیا میں کھول کر واضح نہیں کر رہا کہ عذاب عظیم القارعہ تمہارے بالکل سر پر کھڑی ہے جیسے ہی میں نے پیغام تم تک پہنچا دیا تو ویسے ہی کذب کرنے والوں کو ہلاک کر دیا جائے گا اور مجھے اللہ کے رسول اور میری دعوت کو تسلیم کرنے والوں کو بچا لیا جائے گا؟ آج حق تم پر کھول کھول کر واضح کر دیا گیا۔ پورے کا پورا قرآن میری تاریخ سے بھرا پڑا ہے جس کا دنیا کی کوئی طاقت رد نہیں کر سکتی۔ میری تصدیق اس میں ہے جو تمہارے دونوں ہاتھوں کے درمیان ہے اس کے باوجود بھی میرا کفر ہی کرتے ہو میرا کذب ہی کرتے ہو تو جان لو تمہارا انجام انتہائی بھیانک ہے جو کہ تمہارے بالکل سر پر آ چکا ہے جسے تم اپنی آنکھوں سے دیکھنے ہی والے ہو تب تم مانو گے لیکن تب تمہارا ماننا تمہیں کوئی نفع نہیں دینے والا۔
پھر جیسے ہی تھوڑا آگے بڑھیں تو اگلی آیات بھی کھول کھول کر واضح کر رہی ہے اور آج آپ کو یاد دلا رہی ہے کہ یہی اللہ کا وہ رسول تھا جس کی ان آیات کی صورت میں آج سے چودہ صدیاں قبل ہی تاریخ اتار دی گئی تھی۔
قُلۡ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدۡ جَآءَكُمُ الۡحَـقُّ مِنۡ رَّبِّكُمۡ‌ فَمَنِ اهۡتَدٰى فَاِنَّمَا يَهۡتَدِىۡ لِنَفۡسِهٖ‌ وَمَنۡ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيۡهَا‌ وَمَاۤ اَنَا عَلَيۡكُمۡ بِوَكِيۡلٍ. وَاتَّبِعۡ مَا يُوۡحٰۤى اِلَيۡكَ وَاصۡبِرۡ حَتّٰى يَحۡكُمَ اللّٰهُ‌ وَهُوَ خَيۡرُ الۡحٰكِمِيۡنَ. یونس ۱۰۸، ۱۰۹

قُلْ اللہ اپنے رسول کو کہہ رہا ہے کہ کہہ یٰٓاَیُّھَا النَّاس اے وہ لوگو جن کی طرف میں بھیجا گیا ہوں قَدْ تم اپنی تحقیق کرلو اپنے گھوڑے دوڑالو بالآخر یہی تمہارے سامنے آئے گا جو کہ قدر میں کر دیا گیا یعنی جو طے شدہ ہے جو میں کہہ رہا ہوں جَآءَکُمُ آ گیا تم میں تمہی سے اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّکُمْ الحق ہے تمہارے ربّ سے یعنی یہ آج میں ہی اللہ کا رسول ہوں جو نہ صرف حق کھول کھول کر واضح کر رہا ہوں بالکل بار بار یہی کہہ رہا ہوں کہ اپنی تحقیق کرلو اپنے گھوڑے دوڑالو سب کے سب اکٹھے ہو جاؤ بالآخر تم پر واضح ہو جائے گا کہ یہ حق ہے میں تم میں تمہی سے تمہارے ربّ کا بھیجا ہوا ہوں یہ جو میں کھول کھول کر واضح کر رہا ہوں یہ الحق ہے جو تمہارے ربّ سے ہے نہ کہ کسی شیطان سے ہے فَمَنِ اھْتَدٰی فَاِنَّمَا یَھْتَدِیْ لِنَفْسِہٖ پس جو اس حق کی اتباع کرتا ہے تو وہ ہدایت پا گیا تو پس اس میں کچھ شک نہیں جو ہدایت اس نے پائی تو اس کے اپنے لیے ہی ہے یعنی اگر کوئی میری اس دعوت کو تسلیم کرتا ہے تو اس کا اپنا ہی فائدہ ہے مجھ پر کوئی احسان نہیں کرے گا اور نہ ہی وہ اس الحق کو تسلیم کر کے میرا کوئی فائدہ کر رہا ہے وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْھَا اور جو گمراہ کا گمراہ ہی رہتا ہے اس دعوت کو تسلیم نہیں کرتا تو پس اس میں کچھ شک نہیں جو گمراہ ہی رہتا ہے تو یہ گمراہی اسی پر ہے میرا کوئی نقصان نہیں کرے گا یعنی اگر کوئی نہیں مانتا تو نہ ماننے اس کے نہ ماننے سے میرا کوئی نقصان نہیں بلکہ اس کا اپنا ہی نقصان ہے وَمَآ اَنَا عَلَیْکُمْ بِوَکِیْلٍ اور نہیں ہوں میں تم پر رائی برابر بھی وکالت کرنے کے لیے بھیجا گیا یعنی میں تم پر وکیل بنا کر نہیں بھیجا گیا کہ میں نے تمہیں منا کر ہی چھوڑنا ہے تم جو مطالبات کرو گے تو میں تمہارے مطالبات کو پورا کر کے تمہیں اپنی بات منوا کر ہی چھوڑوں بلکہ مجھے تو صرف اور صرف یہی ذمہ داری دی گئی ہے کہ میں کھول کھول کر پہنچا دوں جیسے ہی میں نے سب تک یہ پیغام کھول کھول کر پہنچا دیا تو ویسے ہی اللہ تمہیں منوا لے یعنی میرا ربّ وکیل کافی ہے میں اللہ کی زبان ہوں اور زبان کا کام ہے پیغام پہنچانا اس لیے میرے ذمے صرف اور صرف کھول کھول کر پہنچا دینا ہے اور پھر وجود میں صرف زبان ہی نہیں ہوتی بلکہ وجود میں ہاتھ بھی ہوتے ہیں تو جیسے ہی زبان اپنا کام کر لیتی ہے تو پھر ہاتھ حرکت میں آتے ہیں یوں جو زبان سے نہیں مانتے وہ ہاتھوں کے حرکت میں آنے سے مان جاتے ہیں اس لیے میرا ربّ تمہیں منوا لے گا جیسے ہی میں نے اپنی ذمہ داری کو پورا کر لیا۔ اگر تم اپنے مطالبات رکھتے ہو کہ اگر میں تمہارے مطالبات کو پورا کروں تو تم مان جاؤ گے تو مجھ سے ایسی امید بالکل مت رکھو کیوں کہ میں منوانے کے لیے نہیں بھیجا گیا، اگر تم کہتے ہو کہ یہ ہمارے درمیان آ کر ہمیں دعوت دے تو ہی ہم مانیں گے ورنہ نہیں تو میری طرف سے نہ مانو میں تمہارے خواہشات کی اتباع نہیں کرنے والا، تم کچھ بھی کہتے ہو کسی بھی خواہش کا اظہار کرتے ہو کہ اگر یہ ہماری فلاں بات مان لے تو ہم اس کی دعوت کو تسلیم کر لیں گے تو بھول جاؤ کہ میں تمہاری خواہشات کی اتباع کروں گا جو مانتا ہے مانے اور جو نہیں مانتا وہ نہ مانے میرا کام منوانا نہیں ہے اور نہ ہی میں منوانے کے لیے بھیجا گیا ہوں میرا کام ہے کھول کھول کر پہنچا دینا اور بس جو کہ میں تمہیں کھول کھول کر پہنچا رہا ہوں کل کو تمہارے پاس کوئی بہانہ نہیں ہوگا۔

میرا ربّ تو مجھے کہہ رہا ہے وَاتَّبِعْ مَا یُوْحٰٓی اِلَیْکَ وَاصْبِرْ اور تُو صرف اور صرف اسی کے پیچھے چل جو تیری طرف وحی کیا جا رہا ہے اور جب تُو صرف اور صرف اسی کے پیچھے چلے گا جو تیری طرف وحی کیا جا رہا ہے تو پھر ظاہر ہے تجھے ان کی طرف سے سختیوں کا سامنا کرنا پڑے گا، دشمنی کا سامنا کرنا پڑے گا، شدید ترین مخالفت کا سامنا کرنا پڑے گا یعنی طرح طرح کی سختیوں، پریشانیوں، اذیتوں وتکالیف کا سامنا کرنا پڑے گا یہ تجھے گالیاں بھی دیں گے، برا بھلا بھی کہیں گے، جو یہ کر سکتے ہیں کریں گے تو ایسی صورت میں تُو صبر کر حَتّٰی یَحْکُمَ اللّٰہُ یہاں تک کہ جو اللہ کا فیصلہ ہے اللہ اپنا فیصلہ سنا دے اور اللہ نے اپنا فیصلہ پہلے ہی کھول کر واضح کر دیا کہ ان ایام کی مثل ایام ان کے سر پر آ کھڑے ہیں جو ان پر آئے جو ان سے پہلے اس زمین پر آباد تھے جب ان میں بالکل اسی طرح رسول بعث کیے گئے انہوں نے کذب کیا تو ان پر ہلاکت خیز ایام آئے جن میں انہیں صفحہ ہستی سے مٹا دیا اور ہم نے اپنے رسولوں اور ان کی دعوت کو تسلیم کرنے والوں کو بچا لیا۔ اب میں اگر صرف اور صرف اسی کے پیچھے چلتا ہوں جو میرا ربّ میری طرف وحی کر رہا ہو تو وہ آج اکثریت کو ناگوار گزر رہا ہے مجھے دھمکیاں دی جا رہی ہیں کہ اس ذمہ داری کو ترک کر دے ورنہ تجھے نہیں چھوڑا جائے گا تجھے قتل کر دیا جائے گا، ملاؤں، افواج، خفیہ ایجنسیوں، بااثر لوگوں سمیت بہت سوں کی طرف سے دھمکیاں موصول ہو رہی ہیں تجھے قتل کر دیں گے تجھ پر توہین رسالت کے مقدمات قائم کریں گے، میری دعوت کو تسلیم کرنے والوں کو فوج کی سرپرستی میں چلنے والی خفیہ ایجنسیوں کی طرف سے اغوا کیا جا رہا ہے اور مجھ تک پہنچنے کے لیے رات دن ایک کیے ہوئے ہیں، میرے خلاف مجھے نقصان پہنچانے کے لیے میرے دشمن جو کہ اکثریت میں ہیں طرح طرح کی منصوبہ بندیاں کر رہے ہیں تو ان کے مقابلے پر میرا ربّ مجھے کہہ رہا ہے وَھُوَ خَیْرُ الْحٰکِمِیْنَ اور ھُوَ یعنی جو تیرا ربّ ہے اللہ وہ خیر الحاکمین ہے یعنی جتنے بھی اپنا اپنا فیصلہ سنانے والے ہیں کوئی تیرے خلاف یہ فیصلہ سنا رہا ہے کہ تجھے قتل ہی کیا جائے گا، کوئی

تجھے قید میں ڈالنے کا فیصلہ کیے ہوئے ہے، کوئی تجھے تشدد کا نشانہ بنانے کا فیصلہ کیے ہوئے ہے، کوئی مقدمات قائم کرنے کا فیصلہ کیے ہوئے ہے یعنی یہ جتنے بھی تیرے خلاف فیصلہ کرنے والے ہیں جن کا مقصد تجھے نقصان پہنچانا ہے ان میں سے کوئی بھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکتا یہ تجھے نقصان نہیں پہنچا سکتے کیونکہ یہ اصل میں اللہ کیخلاف فیصلہ سنا رہے ہیں یہ تجھے نقصان پہنچانا چاہ رہے ہیں الٹا ہم انہیں ہلاک کرنے والے ہیں۔

یہ چند آیات آپ کے سامنے رکھیں جو آج آپ پر کھول کھول کر واضح کر رہی ہے اور آپ کو یاد دلا رہی ہیں کہ یہی تھا اللہ کا وہ رسول جس کی ان آیات کی صورت میں آج سے چودہ صدیاں قبل ہی تاریخ اتار دی گئی تھی تا کہ جب اسے بعث کیا جائے تو قرآن بذات خود نہ صرف اس کی تصدیق کر دے بلکہ تمہیں یاد دلا دے کہ یہ تھا اللہ کا وہ رسول جس کو بعث کیا جانا تھا جس کی قرآن کے نزول کے وقت ہی تاریخ اتار دی گئی تھی اور اس کے باوجود اگر کوئی ہمارے رسول سے کذب ہی کرتا ہے کفر ہی کرتا ہے تو کل کو اس کے پاس کسی بھی قسم کا کوئی عذر یا بہانہ نہیں ہوگا۔

آپ پر کھول کر واضح کیا جا چکا کہ میں احمد عیسیٰ اللہ کا وہی رسول ہوں جس کا آپ انتظار کر رہے تھے جس کو بعث کرنے کا اللہ نے وعدہ کیا تھا اور دنیا کی کوئی طاقت میرا رد نہیں کر سکتی اور کوئی بھی چاہ کر بھی کفر نہیں کر سکتا بالآخر ہر کسی کو تسلیم کرنا ہی پڑے گا لیکن تب تسلیم کرنا کوئی نفع نہیں دے گا۔

جیسے آج تمہیں نبا دی جا چکی بالکل ایسے ہی الاولین میں ہم نے رسولوں کو بھیجا تو انہوں نے بھی بالکل ایسے ہی ہمارے رسولوں سے کذب کیا جیسے آج تم ہمارے رسول احمد عیسیٰ سے کذب کر رہے ہو تو پھر ان کا انجام کیا ہوا؟ وہی انجام آج تمہارا ہونے جا رہا ہے

اَلَمۡ یَاۡتِکُمۡ نَبَؤُا الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ قَبۡلُ ۫ فَذَاقُوۡا وَبَالَ اَمۡرِهِمۡ وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ. ذٰلِکَ بِاَنَّهٗ کَانَتۡ تَّاۡتِیۡهِمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ فَقَالُوۡۤا اَبَشَرٌ یَّهۡدُوۡنَنَا ۫ فَکَفَرُوۡا وَتَوَلَّوۡا وَّاسۡتَغۡنَی اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ غَنِیٌّ حَمِیۡدٌ. التغابن ۵، ۶

آج اس وقت موجودہ لوگوں کو کہا جا رہا ہے اَلَمۡ یَاۡتِکُمۡ نَبَؤُا الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ قَبۡلُ کیا نہیں دی جا رہی تمہیں نبا یعنی وہ علم جو اس سے پہلے اللہ کے علاوہ کسی کے بھی پاس نہیں تھا ان لوگوں کے بارے میں جنہوں نے اس سے پہلے کفر کیا جیسے آج تم میں تمہی سے ہم نے اپنا رسول بھیج دیا جو تم پر حق کھول کھول کر واضح کر رہا ہے تمہیں کھول کھول کر متنبہ کر رہا ہے اور تم کفر ہی کر رہے ہو بالکل ایسے ہی ہم نے ان میں انہی سے اپنے رسول بھیجے جنہوں نے ان پر حق کھول کھول کر واضح کر دیا انہیں کھول کھول کر متنبہ کیا لیکن انہوں نے بھی کفر ہی کیا تو پھر ان کیساتھ کیا ہوا کیا تم پر کھول کھول کر واضح نہیں کیا جا چکا؟ فَذَاقُوۡا وَبَالَ اَمۡرِهِمۡ پس چکھا انہوں نے اپنے کام کا وبال یعنی انہوں نے جو کام کیے ان کے اپنے ہی ہاتھوں سے کیے جانے والے کام کے نتیجے میں انہوں نے اس کا وبال چکھا تو آج جب تم بھی بالکل انہی کی طرح کر رہے ہو تو کیا تمہیں ایسے ہی چھوڑ دیا جائے گا؟ نہیں بلکہ وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ اور اس وقت جو موجود ہیں جن سے کلام کیا جا رہا ہے جن پر حق کھول کھول کر واضح کیا جا رہا ہے جنہیں کھول کھول کر متنبہ کیا جا رہا ہے اور یہ لوگ ہیں کہ حق ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کر دیئے جانے کے باوجود بھی حق کو تسلیم کرنے کی بجائے کفر ہی کر رہے ہیں تو ان کو بھی بالکل انہی کی طرح ان کے اپنے ہی ہاتھوں سے کیے جانے والے مفسد اعمال کے سبب ایسی سزا دی جائے گی کہ جس سے سخت سزا کوئی اور ہو ہی نہیں سکتی۔

ذٰلِکَ وہ جو اُن کیساتھ ہوا یعنی انہیں ہلاک کر دیا گیا انہیں صفحۂ ہستی سے مٹا دیا گیا بِاَنَّهٗ اس میں کچھ شک نہیں اُن کیساتھ جو ہوا بالکل اسی کیساتھ ہوا اسی کے سبب ہوا جو آج تم کر رہے ہو کَانَتۡ تَّاۡتِیۡهِمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ جو ہم نے قدر میں کر دیا ہوا ہے رسولوں کو البیّنات کیساتھ بھیجنا تو جب ان میں انہی سے

آئے رسول البیّنات کیساتھ یعنی جب ان میں انہی سے رسول بھیجے جنہوں نے آ کر حق کو ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کر دیا انہیں کھول کھول کر متنبہ کر دیا تو انہوں نے حق ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کر دیئے جانے کے باوجود بھی حق سے کفر ہی کیا انہوں نے ہمارے رسولوں کا کذب کیا ان کیساتھ دشمنی کی انہیں گالیاں دیں انہیں برا بھلا کہا ان کیخلاف محاذ کھولے انہیں قتل تک کرنے کی کوششیں کیں ان لوگوں کو ہمارے رسولوں کے متنبہ کرنے سے کوئی فرق نہ پڑا تو ہم نے انہیں ہلاک کر دیا جیسے آج تم میں ہم نے اپنا رسول بھیجا البیّنات کیساتھ جو تم پر حق ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کر رہا ہے اور تم متنبہ ہونے کی بجائے حق کو تسلیم کرنے کی بجائے کفر ہی کر رہے ہو کذب ہی کر رہے ہو ہمارے رسول کیساتھ دشمنی ہی کر رہے ہو فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا جیسے آج تم یہ کہہ رہے ہو کیا بشر ہمیں ہدایت دینے کے لیے بھیجا گیا؟ نہیں ہم اس کی نہیں مانیں گے یہ تو بشر ہے ہماری ہی مثل بالکل انہوں نے بھی اسی طرح کہا کہ ہم اس بشر سے ہدایت لے لیں؟ نہیں ہم اس کی نہیں مانیں گے یہ تو بشر ہے ہماری ہی مثل یعنی جیسے آج تم حق سے صرف اور صرف اسی وجہ سے کفر کر رہے ہو کہ تم میں تمہی سے ایک بشر کو تمہاری ہدایت کے لیے بھیجا گیا تو تم نہیں مان رہے کفر ہی کر رہے ہو بالکل ایسے ہی انہوں نے بھی کہا فَكَفَرُوْا پس جیسے آج تم کفر ہی کر رہے ہو بالکل ایسے ہی انہوں نے بھی کفر ہی کیا وَتَوَلَّوْا اور جیسے تم آج حق سے پھر رہے ہو جیسے آج تم ہمارے رسول کی تصدیق کرنے سے پھر رہے ہو حالانکہ تم سے عہد لیا تھا کہ جب تم میں تمہی سے رسول آئے اور اس کی تصدیق اس میں موجود ہو جس کیساتھ تم لوگوں کی راہنمائی کے دعویدار بنے ہوئے ہو جو تمہارے دونوں ہاتھوں کے درمیان ہو کتاب اللہ سے تو تم کو لازم یہی کرنا ہے کہ ہمارے رسول کو تسلیم کرو اس کی دعوت کو تسلیم کرو اور اس کی ہمارے دشمنوں کے مقابلے پر نصرت کرنا لیکن تم اپنے اس عہد سے پھر رہے ہو بالکل ایسے ہی ان میں بھی جب جب ہم نے اپنے رسول بھیجے جن کی اس میں تصدیق موجود تھی جس کیساتھ وہ لوگوں کی راہنمائی کے دعویدار بنے ہوئے تھے جو ان کے دونوں ہاتھوں کے درمیان تھا تو بجائے یہ کہ وہ عہد کو پورا کرتے اور ہمارے رسول کو تسلیم کرتے اور اس کی مدد کرتے بلکہ وہ بھی اس عہد سے پھر گئے ہمارے رسول کی نصرت کرنے کی بجائے الٹا دشمنی ہی کی وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ اور اگر تم ہمارے رسول کی نصرت نہیں کرتے اس کی ہمارے دشمنوں کے مقابلے پر مدد نہیں کرتے تو پھر جان لو اللہ تمہارا محتاج نہیں ہے کہ تم اس کی مدد نہیں کرو گے تو وہ ناکام ہو جائے گا اور اس کے دشمن کامیاب ہو جائیں گے بلکہ اللہ غنی ہے تم اللہ کے شریک ہی بنو گے تو اللہ تم سے اپنا کام کیوں لے گا؟ کیونکہ اللہ غنی ہے اللہ اپنا کام خود کرتا ہے اور تم جب اللہ کا وجود بننے کی بجائے اس کے شریک ہی بن رہے ہو تو اللہ تم سے اپنا کام کیوں لے گا بلکہ اللہ تو غنی ہے اللہ اپنا کام خود کرتا ہے جان لو میرے رسول کے دشمن میرے رسول کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے کیونکہ ہم نے یہ لکھ دیا کہ ہم اور ہمارے رسول ہی غالب رہیں گے کوئی بھی اللہ کو عاجز نہیں کر سکتا وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ اور یہ جو تم میں تمہی سے ہمارا رسول آیا ہے جو تم پر حق کھول کھول کر واضح کر رہا ہے یہ کون ہے؟ اللہ ہے یعنی اللہ ہے جو تمہی میں سے ایک بشر کی صورت میں تم پر حق کھول کھول کر واضح کر رہا ہے اللہ غنی ہے اس لیے یہ بشر تمہاری نصرت کا محتاج نہیں ہے کہ اگر تم اس کی نصرت نہیں کر رہے تو یہ بشر اس ذمہ داری کو ترک کر دے گا یا پھر پیچھے ہٹ جائے گا بلکہ یہ بشر اپنی ذمہ داری کو انتہائی حکمہ کیساتھ صبر کیساتھ اس طرح پورا کر رہا ہے کہ اس میں قدم قدم پر حمد ہی حمد ہے۔

جب یہ بات بار بار کھول کھول کر واضح کی جا چکی کہ قرآن اپنے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کی تاریخ ہے اور کوئی ایک بھی آیت اس وقت تک بیّن نہیں ہو سکتی یعنی کھل کر واضح نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ واقعہ نہیں ہو جاتا جس کی وہ تاریخ ہے اور جیسے ہی وہ واقعہ پیش آئے تو قرآن کی اس واقعے کی تاریخ پر مبنی آیات نہ صرف کھل کر واضح ہو جائیں گی بلکہ یاد دلا دیں گی کہ یہ تھا وہ واقعہ جس کی ان آیات کی صورت میں قرآن کے نزول کے وقت تاریخ اتار دی گئی تھی تو پھر ظاہر ہے یہ آیات بھی قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کے دوران اللہ کے کسی رسول کی تاریخ پر مبنی ہیں اور یہ آیات بھی اس وقت تک بیّن نہیں ہونا تھیں جب تک کہ اللہ کا وہ رسول آنہیں جاتا اور یہ کردار ادا نہیں کرتا جس کی تاریخ ان آیات کی صورت میں پہلے ہی اتار دی گئی تھی۔ اب آپ خود غور کریں کہ یہ آیات اللہ کے کس رسول کی تاریخ پر مبنی ہیں؟ کیا یہ آیات میری تاریخ پر مبنی نہیں ہیں؟ کیا یہ آیات کھول کھول کر یاد نہیں دلا رہیں کہ یہ تھا اللہ کا وہ رسول احمد عیسیٰ جس کی ان آیات کی صورت میں آج سے چودہ صدیاں قبل ہی تاریخ اتار دی تھی؟

ان آیات کے شروع میں کہا گیا اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ کیا نہیں تمہیں دی جا رہی نبا یعنی وہ علم جو اس سے پہلے صرف اور صرف اللہ ہی کے پاس تھا ان لوگوں کے بارے میں جنہوں نے اس سے پہلے کفر کیا جیسے آج تم کفر کر رہے ہو؟ آج تک یہ کہا جاتا رہا کہ قوم نوح بتوں کی پوجا کرتی رہی اور بت

پوجنے کی وجہ سے ہی ہلاک ہوئی اور ایسے ہی باقی ہلاک شدہ اقوام کے بارے میں بھی کہانیاں گھڑ لی گئیں جن کا حقیقت سے دور دور تک کوئی تعلق نہیں اور آج تاریخ میں پہلی بار ایسا ہوا ہے کہ میں نے احمد عیسیٰ نے آ کر کھول کھول کر واضح کر دیا کہ وہ قومیں بالکل ایسے ہی ہلاک ہوئی تھیں جیسے آج تم پر ہلاکتیں آ رہی ہیں۔ جیسے آج جس مقام پر تم پہنچ چکے ہو جسے تم ترقی وخوشحالی کا نام دیتے ہو انسانیت کی خدمت کا نام دیتے ہو یہ اصل میں الدجّال ہے جس کا تم لوگ شکار ہو چکے ہو اور جیسے تم اچانک سے اس مقام پر نہیں پہنچے بلکہ آہستہ آہستہ مرحلہ بہ مرحلہ آگے بڑھتے بڑھتے آج اس مقام پر پہنچے ہو بالکل ایسے ہی آل فرعون اور وہ جو ان سے پہلے ہلاک ہو چکے یعنی قوم نوح، قوم عاد، قوم ثمود، قوم مدین، قوم لوط اور آل فرعون وغیرہ وہ بھی بالکل ایسے ہی آہستہ آہستہ آگے بڑھتے بڑھتے اس مقام پر پہنچے تھے تو جب وہ اس مقام پر پہنچے تو ان میں انہی سے اللہ نے اپنے رسول بھیجے جنہوں نے انہیں اس دجل عظیم سے کھول کھول کر متنبہ کیا ان پر حق کھول کھول کر واضح کر دیا لیکن ان کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی اور انہوں نے الٹا ہمارے رسولوں کا کذب کیا تو پھر ان کا انجام کیا ہوا؟ انہیں ہلاک کر دیا گیا اور ہم نے اپنے رسولوں اور جو ان کی دعوت کو تسلیم کرنے والے تھے انہیں بچا لیا اور بعد میں زمین کا وارث بنا دیا۔ اب آپ خود فیصلہ کریں کہ کیا آج تک کسی کو یہ علم تھا کہ وہ قومیں بھی بالکل ایسے ہی ہلاک ہوئی تھیں جیسے آج موجودہ قوم ہلاکت کے دہانے پر آ کھڑی ہے؟ آج تک کسی کو بھی اس کا علم نہیں تھا اور الٹا ان قوموں کے بارے میں دیومالائی کہانیاں گھڑ کر پھیلا رکھی تھیں۔ تاریخ میں پہلی بار ایسا ہوا ہے کہ میں نے یعنی احمد عیسیٰ نے حق کھول کھول کر واضح کر دیا اور پورے کا پورا قرآن میری تصدیق کر رہا ہے آج یہ تمام آیات نہ صرف بیّن ہو چکیں بلکہ کھول کھول کر یاد دلا رہی ہیں کہ یہ تھا اللہ کا وہ رسول جس کی آج سے چودہ صدیاں قبل ہی ان آیات کی صورت میں تاریخ اتار دی گئی تھی۔

اب آپ خود غور کریں اور فیصلہ کریں کہ ان قوموں کے بارے میں وہ علم جو اللہ کے علاوہ کسی کے پاس نہیں تھا اور آج جب وہی علم میں نے کھول کھول کر واضح کر دیا تو آخر میں کون ہوں؟ جو علم اللہ کے علاوہ کسی کے پاس تھا ہی نہیں تو وہ علم اللہ کے علاوہ کوئی بیّن کیسے کر سکتا ہے؟ جب یہ علم اللہ کے علاوہ کسی کے پاس نہیں تھا تو پھر ظاہر ہے یہ آج اللہ ہی ہے جو حق کھول کھول کر واضح کر رہا ہے۔ یہ اللہ ہی ہے جس نے تم میں تمہی سے اپنا رسول بعث کر دیا جو تم پر حق کھول کھول کر واضح کر رہا ہے جو تمہیں کھول کھول کر متنبہ کر رہا ہے اور پھر پورے کا پورا قرآن میری تصدیق کر رہا ہے۔

جب اللہ نے خود کہا کہ جب تم میں تمہی سے رسول آئے تو آیا وہ رسول اللہ کے ہاں سے ہے یا نہیں اس کی پہچان یہ ہے کہ جو تمہارے دونوں ہاتھوں کے درمیان ہو کتاب اللہ سے اگر تو اس میں اس کی تصدیق موجود ہے تو وہ رسول اللہ کے ہاں سے ہے اور اگر اس کی اس میں تصدیق موجود نہیں ہے وہ اس کی تصدیق نہیں کر رہا جو تمہارے دونوں ہاتھوں کے درمیان ہے تو وہ اللہ کے ہاں سے نہیں بلکہ کذاب ہے۔ لیکن اگر اس کی تصدیق اس میں موجود ہو جو تمہارے دونوں ہاتھوں کے درمیان ہے تو پھر تم پر ہر حال میں لازم ہے کہ تم نے نہ صرف ہمارے رسول کو تسلیم کرنا ہے اس کی اطاعت واتباع کرنی ہے خود کو اس کے آگے مکمل طور پر جھکا دینا ہے بلکہ ہمارے دشمنوں کے مقابلے پر ہمارے رسول کی نصرت کرنی ہے اور اگر تم نہیں مانتے اور کفر ہی کرتے ہو اپنے اس عہد سے پھر جاتے ہو تو پھر جان لو اللہ غنی ہے ہمارا رسول غنی ہے وہ تمہارا محتاج نہیں کہ تم اگر اس کی نصرت نہیں کرتے تو وہ اپنی ذمہ داری کو دشمنوں کے ڈر سے ترک کر دے گا یا خاموش ہو جائے گا بلکہ ہم نے یہ کتب کر دیا کہ ہم اور ہمارے رسول ہی غالب رہیں گے۔ تو آج دیکھیں کیا آج میری تصدیق اس میں موجود نہیں جو آپ کے دونوں ہاتھوں کے درمیان موجود ہے؟ کیا پورے کا پورا قرآن میری تصدیق نہیں کر رہا؟

پورے کے پورے قرآن میں میری تصدیق موجود ہے آج جو میں دعوت دے رہا ہوں جو میرا کردار ہے اس کی آج سے چودہ صدیاں قبل ہی قرآن میں تاریخ اتار دی گئی تھی اور آج قرآن بذات خود یاد دلا رہا ہے کہ یہ تھا اللہ کا وہ رسول جس کی تاریخ پر مبنی آیات سے بھرا پڑا ہے اور ایسی تمام کی تمام آیات نہ صرف آج بیّن ہو گئیں بلکہ کھول کھول کر یاد دلا رہی ہیں کہ یہ تھا اللہ کا وہ رسول جس کی یہ آیات تاریخ تھیں۔

اب اس کے باوجود بھی اگر کوئی میرا کفر ہی کرتا ہے میرا کذب ہی کرتا ہے تو پھر اس کا انجام کیا ہے وہ بھی کھول کھول کر واضح کر دیا گیا۔

اے وہ جو خود کو علماء کے نام پر انسانیت کے راہنما کے طور پر جانے جاتے ہو جنہیں عربوں کی زبان میں نبی کہا جاتا ہے اے وہ نبیّن جان لو وہ عہد جو اللہ نے تم سے اخذ کیا تھا آج اسے پورا کرنے کا وقت آ گیا۔ یاد کرو جب تم نوجوانی میں اس طرف آئے تھے کہ ہم علم سیکھ کر لوگوں کی راہنمائی کریں گے تو تم نے کیا عہد کیا تھا؟ تب تم سے اگر کوئی سوال کرتا کہ عالم بن کر کیا کرو گے تو کیا یہ کہتے تھے کہ ہم عالم بن کر باطل کا ساتھ دیں گے یا پھر تمہارا کہنا یہی ہوتا تھا کہ ہم حق کا ساتھ

دیں گے؟ اور کیا تمہارے اساتذہ نے تمہیں یہ سکھایا تھا کہ عالم بن کر باطل کا ساتھ دینا یا پھر یہ سکھایا تھا کہ حق کا ساتھ دینا؟ جب تب تم میں سے ہر کسی کا کہنا یہی تھا کہ حق کا ساتھ دیں گے جب تمہارے اساتذہ نے بھی تمہیں یہی سکھایا تھا کہ حق کا ہی ساتھ دینا تو پھر جان لو آج حق تمہارے پاس آ گیا اب دیکھتے ہیں کہ کیا تم اپنے اس عہد کو پورا کرتے ہو یا پھر اس عہد سے پھر جاتے ہو۔

آج تم میں تمہی سے اللہ نے اپنا رسول بھیج دیا جس نے تم پر حق کھول کھول کر واضح کر دیا جس کی تصدیق اس میں موجود ہے جو کتاب اللہ سے تمہارے دونوں ہاتھوں میں موجود ہے اب تم پر یہ فرض ہے کہ تم مجھے یعنی اللہ کے رسول احمد عیسیٰ کو تسلیم کرو اور میری نصرت کرو اور اگر تم ایسا نہیں کرتے تو جان لو تمہارا انجام انتہائی بھیانک ہونے والا ہے۔ اب جب اس میں میری تصدیق موجود ہے جو تمہارے دونوں ہاتھوں کے درمیان ہے قرآن میری تصدیق کر رہا ہے قرآن تمہیں یاد دلا رہا ہے کہ یہی تھا اللہ کا وہ رسول جس کی بعثت کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا تو اس کے باوجود اگر تم مجھے تسلیم کرنے اور میری نصرت کی بجائے اپنے عہد سے پھر جاتے ہو اور الٹا میرے ساتھ دشمنی ہی کرتے ہو تو جان لو تم میرا کچھ نہیں بگاڑ پاؤ گے اور نہ ہی تم لوگ اپنی منصوبہ بندیوں میں کامیاب ہو سکتے ہو اور نہ ہی تمہیں اس عہد شکنی کے بعد ایسے ہی چھوڑ دیا جائے گا بلکہ تمہارے لیے عذاب الیم ہے، جب تم عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لو گے تو تم میں سے ہر کوئی مانے گا لیکن جان لو تب تمہارا ماننا تمہیں کوئی نفع نہیں دے گا۔

اگر تو یہ قرآن میری تصدیق نہیں کر رہا، اگر تو میری تصدیق اس میں نہیں جو ہدایت کے نام پر تمہارے دونوں ہاتھوں کے درمیان ہے تو پھر بلا شک وشبہ میں اللہ کے ہاں سے نہیں بلکہ میں کذاب ہوں لیکن اگر میری اس میں تصدیق موجود ہے جو تمہارے دونوں ہاتھوں کے درمیان موجود ہے قرآن میری ایک ایک بات کی تصدیق کر رہا ہے تو پھر اس کے باوجود بھی تم میرا کفر کیسے کر سکتے ہو؟ میرا کذب کیسے کر سکتے ہو؟ میری نصرت کی بجائے میرے ساتھ دشمنی کیسے کر سکتے ہو؟ اور اس کے باوجود بھی اگر تم میرا کفر ہی کرتے ہو میرا کذب ہی کرتے ہو تو جان لو کہ تمہارا انجام بھی بالکل ویسا ہی ہونے والا ہے جو اس سے پہلے کذب کرنے والوں کا ہوا۔

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ. آل عمران ۱۱

آج اس وقت موجود لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا جا رہا ہے كَدَاْبِ جیسے تم لوگ آہستہ آہستہ مرحلہ بہ مرحلہ آگے بڑھتے بڑھتے آج اس مقام پر پہنچے ہو جسے تم ترقی وخوشحالی کا نام دیتے ہو جدت کا نام دیتے ہو بالکل ایسے ہی آہستہ آہستہ مرحلہ بہ مرحلہ آگے بڑھتے بڑھتے اس مقام پر پہنچے تھے اٰلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ آل فرعون اور وہ لوگ جو ان سے پہلے تھے یعنی قوم نوح، قوم عاد، قوم ثمود، قوم مدین اور قوم لوط وغیرہ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا یہ جس مقام پر آج تم پہنچ چکے ہو جسے تم ترقی وخوشحالی کا نام دے رہے ہو یہ تم کذب کر رہے ہو ہماری آیات سے یعنی آسمانوں وزمین میں جو کچھ بھی تمہیں نظر آ رہا ہے یہ ہماری آیات ہیں اور تم ہو کہ انہیں ہماری آیات ماننے کو تیار ہی نہیں اور آسمانوں وزمین میں ہماری آیات کیساتھ چھیڑ چھاڑ کر رہے ہو ان میں پنگے لے رہے ہو فطرت میں تبدیلیاں کر رہے ہو ہمارے ساتھ دشمنی کر رہے ہو بالکل ایسے ہی آل فرعون اور جو ان سے پہلے تھے انہوں نے بھی کیا تھا تو پھر ان کا انجام کیا ہوا؟ جب وہ اس مقام پر پہنچے تو اس سے آگے ان کیساتھ کیا ہوا؟ کیا اس سے آگے وہ اپنی منصوبہ بندیوں میں کامیاب ہو گئے یا پھر اس سے آگے ان پر ایسے ایام آئے کہ انہیں صفحۂ ہستی سے مٹا کر رکھ دیا ان کی صدیوں کی منصوبہ بندیوں کو خاک میں ملا دیا گیا؟ حق تم پر کھول کھول کر واضح کر دیا گیا جب انہیں اس سے آگے ہلاک کر دیا گیا جب ان پر ان کی غلطیوں کو واضح کیا گیا تو انہوں نے اپنی غلطیوں کی اصلاح کرنے کی بجائے ہماری آیات کا کذب کرتے ہوئے آگے فساد میں اندھوں کی طرح آگے ہی آگے بڑھتے رہے تو پھر ان کو پیچھے سے ایسا پکڑا کہ ان کا نام ونشان تک مٹا کر رکھ دیا گیا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ بالکل ایسے ہی آج اس وقت جو لوگ دنیا میں موجود ہو جو ہماری آیات کا کذب کرتے کرتے آج اس مقام پر پہنچ چکے ہو تمہیں بھی تمہارے ذنوب کے سبب یعنی ان اعمال کے سبب جن سے تمہیں بار بار منع کیا گیا پکڑنے جا رہے ہیں جیسے آل فرعون اور جو ان سے پہلے تھے انہیں پکڑا گیا وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ اور اللہ ہے یعنی یہ جو تم آسمانوں وزمین میں فساد کر رہے ہو یہ اللہ ہے اللہ کیساتھ دشمنی کر رہے ہو اللہ فساد میں دن بہ دن آگے بڑھنے والوں کو پیچھے سے انتہائی سخت پکڑ پکڑتا ہے جیسے آل فرعون اور جو ان سے پہلے تھے انہیں پکڑا تھا۔

بالکل یہی بات درج ذیل آیات میں بھی کہی گئی۔

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ. الانفال ۵۲

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ. الانفال ۵۴

اب آپ سے ہی سوال ہے کہ یہ آیات اللہ کے کس رسول کی تاریخ پر مبنی ہیں؟ اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ یہ آیات محمد کی تاریخ پر مبنی ہیں تو پھر کیا جب محمد کو بعث کیا گیا اس وقت ان لوگوں کو یہ کہا جا سکتا تھا جو ان آیات میں کہا گیا؟ کیا آل فرعون اور جو ان سے پہلے تھے کیا اس مقام پر پہنچ کر ہلاک ہوئے تھے یا پھر یہ تو آج کی بات کی جا رہی ہے جب ہلاکت بالکل سر پر آ چکی ہے؟ اگر تو یہ آیات محمد کی تاریخ پر مبنی ہیں تو پھر تب بالکل ویسی ہی پکڑ انہیں کیوں نہ پکڑا گیا جن میں محمد کو بعث کیا گیا تھا؟ یہ آیات کسی بھی صورت محمد کی تاریخ پر مبنی نہیں ہیں بلکہ یہ آیات تو آج کی تاریخ پر مبنی ہیں۔ ذرا غور کریں یہ ساری کی ساری دعوت صرف اور صرف آج میری نہیں ہے؟ میں اللہ کا رسول احمد عیسیٰ ہی آج یہ سب کا سب کھول کھول کر واضح نہیں کر رہا ہے کہ جسے تم ترقی و خوشحالی کا نام دیتے ہو یہ اصل میں ترقی نہیں بلکہ فساد عظیم ہے یہ فتنہ الدجّال ہے جس کا تم لوگ شکار ہو چکے ہو تم لوگ اس کا صرف اور صرف ایک ہی پہلو دیکھتے ہو دوسرے پہلو کو یا تو یکسر نظر انداز کر دیتے ہو یا پھر وہ تم سے پوشیدہ رہتا ہے یا چھپا دیا جاتا ہے اور جیسے تم آہستہ آہستہ آگے بڑھتے بڑھتے آج اس مقام پر پہنچے ہو کہ انتہائی تیز رفتار دور آ چکا ہے بالکل ایسے ہی آل فرعون اور وہ قومیں جو ان سے پہلے تھیں وہ بھی ایسے ہی آہستہ آہستہ ترقی کے نام پر اللہ کی آیات سے کذب کرتے ہوئے آگے بڑھتے بڑھتے اس مقام پر پہنچے تھے اور پھر بالآخر اس سے آگے ان کا انجام کیا ہوا تھا؟ بالکل وہی انجام آج تمہارے سر پر کھڑا ہے۔

جیسے آج تمہارے اپنے ہی ہاتھوں سے کیے جانے والے مفسد اعمال کے سبب عذاب عظیم تمہارے بالکل سر پر کھڑا ہے تو تم میں تمہی سے اللہ نے اپنا رسول احمد عیسیٰ بعث کر دیا جو تم پر حق کھول کھول کر واضح کر رہا ہے بالکل اسی طرح وہ بھی جب اس مقام پر پہنچ چکے تھے تو اللہ نے ان میں انہی سے اپنے رسول بعث کیے اور انہوں نے بھی بالکل وہی کیا جو آج تم کر رہے ہو یعنی انہوں نے بھی تمہاری ہی طرح حق کھول کھول کر واضح ہو جانے کے باوجود بھی رسول کا کذب ہی کیا صرف اور صرف اس بنیاد پر کہ یہ ایک بشر ہے ہماری ہی مثل اس لیے ہم اسکی کیوں مان لیں تو پھر ان کا انجام کیا ہوا بالکل ویسا ہی انجام آج تمہارا ہونے والا ہے۔

دنیا کی کوئی طاقت میرا یعنی اللہ کے رسول احمد عیسیٰ کا رد نہیں کر سکتی۔ میری کسی ایک بھی بات کو غلط ثابت نہیں کر سکتی، ہر کسی پر کھول کھول کر واضح کیا جا چکا کہ میں احمد عیسیٰ اللہ کا وہی رسول ہوں جس کی بعثت کا وعدہ کیا گیا تھا اور وہ جو تمہارے دونوں ہاتھوں کے درمیان ہے یہ قرآن بذات خود میری تصدیق کر رہا ہے تمہیں کھول کھول کر یاد دلا رہا ہے کہ یہی تھا اللہ کا وہ رسول جس کی آج سے چودہ صدیاں قبل ہی قرآن میں کثیر تعداد میں آیات کی صورت میں تاریخ اتار دی گئی تھی۔ یوں نہ صرف ختم نبوت نامی بت کو پاش پاش کر کے رکھ دیا بلکہ آج تم میں تمہی سے ہمارا رسول احمد عیسیٰ موجود ہے جو تم پر حق ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کر رہا ہے جو تمہیں کھول کھول کر متنبہ کر رہا ہے جان لو اگر تم بھی کذب ہی کرتے ہو تو یہ پہلی بار نہیں ہونے والا بلکہ تم سے پہلے بھی کئی بار کذب کیا جا چکا۔ تو پھر ان کذب کرنے والوں کا انجام کیا ہوا؟ بالکل وہی انجام آج تمہارا بھی ہو گا جس سے تمہیں کوئی نہیں بچا سکتا، یہ جو کچھ بھی تم نے خلق کر رکھا ہے تمہاری مشینیں، تمہارا اسلحہ، تمہارے اسباب و وسائل ان میں سے کچھ بھی تمہارے کام نہیں آئے گا ان میں سے کچھ بھی تمہیں ہماری پکڑ سے نہیں بچا سکتا۔

آپ کو سننے کے لیے کان دیکھنے کے لیے آنکھیں اور پھر جو سنائی اور دکھائی دے رہا ہے اسے سمجھنے کی صلاحیت بھی دی تو اسی لیے تاکہ آپ سن دیکھ اور جو سن اور دیکھ رہے ہیں اسے سمجھ سکیں آپ کے لیے سننا دیکھنا اور سمجھنا ناگزیر تھا لازم تھا۔ جب آپ ان کا اسی مقصد کے لیے استعمال کریں گے یعنی جو سنائی اور دکھائی دے رہا ہے اسے سمجھیں گے تو آپ پر کھل کر واضح ہو جائے گا کہ نہ صرف آسمانوں و زمین کو گیسوں سے خلق کیا گیا بلکہ آسمانوں و زمین میں انتہائی پیچیدہ ترین المیزان وضع ہے یعنی بہترین اور پیچیدہ ترین توازن قائم ہے جو تب تک قائم رہے گا جب تک کہ آسمانوں و زمین میں ہر مخلوق اسی مقام پر رہے گی جس پر خلق کر کے اسے قائم کر دیا گیا اور اگر آسمانوں و زمین میں یعنی فطرت میں چھیڑ چھاڑ کی جاتی ہے تو آسمانوں و زمین میں فساد ہو جائے گا اس لیے صرف اور صرف فطرت

پر ہی قائم رہنا ہے جب تک فطرت پر قائم رہیں گے تو آسمانوں وزمین میں رائی برابر بھی کوئی خرابی نہیں ہوگی اور اگر فطرت میں چھیڑ چھاڑ کی تو آسمانوں وزمین میں فساد ہو کر پھر ہلاکتوں وتباہیوں کی صورت میں فساد ظاہر ہوگا اور یہ زمین خراب ہو کر جہنم بن جائے گی۔

اب اگر تو فطرت پر قائم رہا جاتا ہے تو ہر شئے میں سلم رہے گا کہیں بھی کوئی بھی خامی یا خرابی پیدا نہیں ہوگی اور اگر فطرت پر قائم ہونے کی بجائے اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے فطرت پر انحصار کرنے کی بجائے خود سے خلق کرنے کے لیے فطرت میں مداخلت کی تو نہ صرف آسمانوں وزمین میں فساد عظیم ہو جائے گا بلکہ آسمانوں وزمین کو جب گیسوں سے خلق کیا گیا تو پھر انسان کے اپنے ہی ہاتھوں سے کیے جانے والے مفسد اعمال کے سبب گیسیں خارج ہوں گی جن کا کوئی بندوبست نہیں کیا جا سکتا یوں وہ طرح طرح کی گیسیں آسمانوں وزمین کے درمیان ہر طرف یعنی فضا میں بھر جائیں گی۔

اور یہی بات پورے قرآن میں کہی گئی اور ہر رسول نے بھی یہی حق کھول کھول کر واضح کیا کہ یہ جو کچھ بھی تمہیں نظر آ رہا ہے یہ اللہ ہی کا وجود ہے اللہ پر توکل کرو یعنی اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے صرف اور صرف فطرت پر ہی انحصار کرو ورنہ اگر تم نے خود سے اپنی ضروریات کو خلق کرنے کے لیے فطرت میں مداخلت کی تو جہاں آسمانوں وزمین میں فساد ہو کر ہلاکتوں وتباہیوں کی صورت میں ظاہر ہوگا تو وہیں تمہارے اپنے ہی ہاتھوں سے کیے جانے والے مفسد اعمال کے سبب خارج ہونے والی طرح طرح کی گیسوں سے فضا بھر جائے گی اور انہیں گیسوں کا ذکر کرتے ہوئے قرآن میں پوری ایک سورۃ الدخان موجود ہے اور یہی وہ الدخانِ ہیں جو کہ الساعت کی علامات واشراط میں ہیں۔

جہاں پورے کے پورے قرآن میں یہی بات ہر پہلو سے کھول کھول کر بیان کی کہ آسمانوں وزمین میں المیز ان وضع ہے فطرت پر ہی قائم ہونا فطرت میں رائی برابر بھی چھیڑ چھاڑ نہ کرنا تو وہیں اگر وہی کیا جاتا ہے جس سے منع کیا گیا یعنی فطرت میں چھیڑ چھاڑ کی جاتی ہے تو کھول کھول کر واضح کر دیا گیا کہ پھر نہ صرف آسمانوں وزمین میں فساد ہوگا بلکہ تم آہستہ آہستہ آگے بڑھتے بڑھتے اس مقام پر پہنچ جاؤ گے کہ جہاں سے واپسی ناممکن ہو جائے گی اور تمہارے اپنے ہی ہاتھوں سے کیے جانے والے مفسد اعمال کے سبب گیسیں خارج ہوں گی جو پوری دنیا کی فضا میں بھر جائیں گی اور پھر آج سے چودہ صدیاں قبل اس وقت کی تاریخ اتارتے ہوئے کہا تھا یعنی کہا تھا کہ جب الدخانِ سے فضا بھر جائے گی الدخانِ لوگوں کو ڈھانپ لیں گی تو اس وقت اللہ کا رسول موجود ہوگا جو یہ کہے گا کہ یہ الدخانِ تمہارے اپنے ہی ہاتھوں سے کیے ہوئے مفسد اعمال کے ردعمل تمہارے لیے تمہاری سزا ہیں جن کا سورۃ الدخانِ کی درج ذیل آیات میں ذکر کیا گیا۔

اِنَّا كُنَّا مُرۡسِلِيۡنَ. رَحۡمَةً مِّنۡ رَّبِّکَ اِنَّهٗ هُوَا السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ. رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّوۡقِنِيۡنَ. لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحۡىٖ وَيُمِيۡتُ رَبُّكُمۡ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الۡاَوَّلِيۡنَ. بَلۡ هُمۡ فِىۡ شَكٍّ يَّلۡعَبُوۡنَ. فَارۡتَقِبۡ يَوۡمَ تَاۡتِى السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيۡنٍ. يَّغۡشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيۡمٌ. رَبَّنَا اكۡشِفۡ عَنَّا الۡعَذَابَ اِنَّا مُؤۡمِنُوۡنَ. اَنّٰى لَهُمُ الذِّكۡرٰى وَقَدۡ جَآءَهُمۡ رَسُوۡلٌ مُّبِيۡنٌ. الدخان ۵ تا ۱۳

ان آیات میں بھی بالکل وہی بات کی گئی جو پیچھے واضح کی جا چکی اور پھر یہ کہا کہ یہ جو حق کھول کھول کر واضح کر رہا یہ ہمارے بھیجے ہوؤں میں سے ہے یعنی یہ ہمارا رسول ہے اور پھر جب دخانِ آ گئیں پوری دنیا کی فضا میں بھر گئی تو اس وقت اللہ کا رسول موجود ہے جو یہ کہہ رہا ہے کہ یہ عذاب الیم ہے یعنی باقی سب کہہ رہے ہیں کہ یہ زلزلے، یہ طوفان، یہ آندھیاں، سونامی، یہ درجہ حرارت کا دن بہ دن بڑھتے ہی چلے جانا، یہ طرح طرح کی بیماریاں، موسموں کا بگاڑ یہ سب کا سب اللہ لا رہا ہے لیکن اللہ کے رسول نے آ کر کھول کھول کر واضح کر دیا کہ اے عقل کے اندھو یہ سب اللہ نہیں لا رہا بلکہ یہ تمہارے اپنے ہی ہاتھوں سے کیے جانے والے مفسد اعمال کے نتائج ہیں جو تمہارے لیے تمہاری سزا ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب دخانِ یعنی انسانو کے اپنے ہی ہاتھوں سے کیے جانے والے مفسد اعمال کے سبب گیسیں خارج ہوئی اور پوری دنیا کی فضا میں بھر گئی تو اس وقت اللہ کہہ رہا ہے کہ ہمارا رسول موجود ہے جو حق کھول کھول کر واضح کر رہا ہے تو آخر یہ کونسا رسول ہے؟ اور پھر اسے رسول مبین کہا یعنی ایسا رسول کہ ہر لحاظ سے کھلم کھلا واضح ہے کہ یہ اللہ ہی کا رسول ہے تو کیا یہ محمد کا ذکر کیا جا رہا ہے؟ سورۃ الدخان میں کیا محمد کی تاریخ ہے؟ اگر محمد کی تاریخ ہے تو کیا تب یہ دخانِ آ چکی تھیں اور پوری دنیا کی فضا میں بھر چکی تھیں؟ اور کون نہیں جانتا کہ تب تو ان دخانِ کا نام ونشان بھی نہیں تھا اور پھر محمد علیہ السلام نے تو کہا تھا کہ یہ دخانِ الساعت کی سب سے آخری شرط ہیں یعنی یہ اشراط الساعت میں سے سب سے آخر پر آئیں گی پوری دنیا کی فضا میں بھر جائیں گی تو ان آیات میں کسی بھی صورت یہ محمد کی تاریخ نہیں یہ محمد کا ذکر نہیں بلکہ یہ تو آج جب دخانِ پوری دنیا کی فضا میں بھر چکیں اس وقت بعث کیے جانے والے اللہ کے رسول کا ذکر ہے جو کہ آپ پر کھول کھول کر واضح کر دیا گیا کہ میں احمد عیسیٰ اللہ کا وہی رسول ہوں اور پھر قرآن کی یہ آیات

بھی آپ کو کھول کھول کر یاد دلا رہی ہیں کہ یہی اللہ کا وہ رسول ہے جس کی ان آیات کی صورت میں آج سے چودہ صدیاں قبل ہی تاریخ اتار دی گئی تھی۔ اور پھر اسی سورۃ الدخان میں اگلی ہی آیات میں یہ بھی واضح کر دیا کہ جب یہی فتنہ ماضی میں آل فرعون کے وقت موجود تھا تو ہم نے ایسے ہی موسیٰ رسول اللہ کو بعث کیا جس نے حق کھول کھول کر واضح کر دیا لیکن آل فرعون نے موسیٰ کا کذب کیا تو پھر ان کے کذب کا نتیجہ یہ نکلا کہ آل فرعون کو تو غرق کر دیا گیا اور جنہیں بچا لیا گیا انہیں پیچھے زمین کا وارث بنا دیا گیا جو کچھ چھوڑ کر گئے اس کا وارث انہیں بنا دیا گیا جو بچا لیے گئے تو کیا یہ قرآن میں اساطیر الاولین ہیں یا پھر مثلوں سے آج کی تاریخ ہے؟ یہ تو مثلوں سے آج کی تاریخ ہے اور پھر دیکھیں وہ کون ہے جس نے آج کھول کھول کر واضح کر دیا جس کی یہ دعوت ہے کہ جیسے ماضی میں اللہ نے رسولوں کو بعث کیا بالکل عین اسی طرح آج مجھے بعث کیا گیا ہے اور آج جب میرا کذب کیا جائے گا تو نہ صرف مجھے اور میری دعوت کو تسلیم کرنے والوں کو بچا لیا جائے گا یعنی مومنین کو بچا لیا جائے گا بلکہ کذب کرنے والوں کو ہلاک کر دیا جائے گا اور پھر اللہ کے رسول یعنی مجھے احمد عیسیٰ اور میری دعوت کو تسلیم کرنے والوں کو اس کا وارث بنا دیا جائے گا جو کہ ہلاک کیے جانے والے پیچھے چھوڑ جائیں گے۔

یوں آپ نے دیکھا کہ قرآن میری ایک ایک بات کی تصدیق کر رہا ہے قرآن یاد دلا رہا ہے کہ یہی تھا اللہ کا وہ رسول جسے آج بعث کیا جانا تھا جس کی تاریخ قرآن میں کثیر آیات کی صورت میں آج سے چودہ صدیاں قبل ہی اتار دی گئی تھی یہی ہے وہ رسول جس کو تب موجود ہونا تھا جب نہ صرف دخانٍ موجود ہوں گی کہ پوری دنیا کے لوگوں کو ڈھانپ چکی ہوں گی بلکہ عذاب الیم بن چکی ہوں گی اور اللہ کا رسول کہے گا کہ یہ تمہارے اپنے ہی ہاتھوں سے کیے جانے والے مفسد اعمال کا نتیجہ ہے جو تمہارے لیے تمہاری سزا ہے۔

حق اس قدر کھول کھول کر واضح کر دیے جانے کے باوجود بھی اگر کوئی کفر ہی کرتا ہے میرا کذب ہی کرتا ہے تو وہ جان لے کہ دنیا و آخرت میں اس کے لیے ہلاکت کے سوا کچھ نہیں اور پھر بالآخر اسے ماننا ہی پڑے گا لیکن تب ماننا اسے کوئی نفع نہیں دے گا بلکہ تب ماننا آل فرعون اور جو ان سے پہلے تھے جنہیں ہلاک کر دیا گیا ان کے ماننے کی مثل ہوگا۔

آپ خود غور کریں کہ یہ کونسا رسول ہے جسے تب موجود ہونا تھا جب انسانوں کے اپنے ہی ہاتھوں سے کیے جانے والے مفسد اعمال کے سبب خارج ہونے والی طرح طرح کی گیسیں پوری دنیا کی فضا میں بھر چکی ہوں گی اور وہ عذاب الیم بن چکی ہوں گی؟ اور کیا آج آپ اسی وقت میں موجود نہیں؟ کیا آج اللہ کا وہی رسول موجود نہیں؟ نہ صرف آج آپ اسی وقت میں موجود ہیں بلکہ آج اللہ کا رسول احمد عیسیٰ آپ میں موجود ہے جس کا دنیا کی کوئی بھی طاقت رد نہیں کر سکتی اور بذات خود پورے کا پورا قرآن اس کی تصدیق کر رہا ہے۔

یوں نہ صرف ختم نبوت نامی بت پاش پاش ہو گیا اور دین کے نام پر جہالت کا پردہ چاک ہو چکا بلکہ ہر لحاظ سے کھل کر واضح ہو چکا کہ میں یعنی احمد عیسیٰ اللہ کا وہی رسول ہوں جس کا آپ لوگ انتظار کر رہے تھے لیکن ضلالٍ مبینٍ میں ہونے کی وجہ سے آپ نے مجھ سے بہت سی خرافات منسوب کر رکھی تھیں جو کہ حق نہیں بلکہ صرف اور صرف گمراہیاں تھیں۔ اب بھی اگر کوئی آپ کو میری اطاعت و اتباع سے روک دے تو جان لیں کل کو آپ کے پاس کسی بھی قسم کا کوئی بہانہ یا عذر نہیں ہوگا آپ پر حجت ہو چکی۔

احمد عیسیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اکثریت کذب ہی کرے گی

یہ سوال بہت ہی اہم ہے کہ اس امت کے آخرین میں جب احمد عیسیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بعث کیا جائے گا تو کیا ہر کوئی انہیں اللہ کا رسول تسلیم کر لے گا یا پھر اکثریت ان کا کذب ہی کرے گی؟ تو اس سوال کا جواب پہلے ہی پورے قرآن میں جگہ جگہ واضح کر دیا گیا جسے ہر لحاظ سے اور ہر پہلو سے کھول کھول کر آپ پر واضح کرتے ہیں لیکن اس سے پہلے یہ واضح کرنا بہت ضروری ہے کہ اس حوالے سے کیا عقیدہ و نظریہ پایا جاتا ہے۔ خود کو مسلمان کہلوانے والوں کی

اکثریت کا نہ صرف یہ کہنا ہے بلکہ یہ عقیدے ونظریے کی اہمیت وحیثیت رکھتا ہے کہ جب عیسیٰ رسول اللہ کو بعث کیا جائے گا تو ہر کوئی انہیں پہچان لے گا کیونکہ ایک تو وہ پوری دنیا کے سامنے آسمانوں سے نیچے اتریں گے ان کے ہاتھ دو فرشتوں کے کندھوں پر ہوں گے اور دوسرا ان کے پاس معجزات ہوں گے اور تیسرا وہ آ کر الدجال کے پیچھے بھاگیں گے اور اس کا اپنی تلوار یا نیزے کیساتھ قتل کر دیں گے جس کی وجہ سے انہیں ہر کوئی پہچان لے گا لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ قرآن اس کے بالکل برعکس بیان کرتا ہے یعنی سب سے پہلی بات کہ جب ایسا کوئی اللہ ہے ہی نہیں جو اس کائنات سے الگ اوپر آسمانوں پر موجود ہو تو پھر عیسیٰ ابن مریم کے اوپر آسمانوں پر اٹھائے جانے کی بات بالکل بے بنیاد و باطل ثابت ہو جاتی ہے اور پیچھے ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کیا جا چکا اور پھر دوسری بات کہ عیسیٰ کے پاس معجزات ہوں گے یہ بھی بالکل بے بنیاد و باطل ہے کیونکہ ایسا ہو ہی نہیں سکتا جو اللہ نے قدر میں کیا ہی نہیں اور پھر جو اللہ نے قدر میں کر دیا اس کے خلاف ہو ہی نہیں سکتا۔ پورے قرآن میں اللہ نے یہ بات بار بار کھول کھول کر واضح کر دی کہ اللہ نے رسولوں کو بالبیّنات بھیجنا قدر میں کیا نہ کہ معجزات کیساتھ جیسا کہ آپ درج ذیل آیت میں بھی دیکھ سکتے ہیں۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ. الحدید ۲۵

تمہیں سننے کے لیے کان دیئے تو کیوں دیئے؟ ظاہر ہے اسی لیے تا کہ تم سن سکو جو آوازیں اپنا وجود رکھتی ہیں ان کا سننا تمہارے لیے ناگزیر تھا اور پھر اسی طرح تمہیں دیکھنے کے لیے آنکھیں دیں تو کیوں دیں؟ ظاہر ہے اسی لیے کہ جو اپنا وجود رکھتا ہے اسے دیکھنا تمہارے لیے ناگزیر تھا اس لیے تمہیں آنکھیں دیں تا کہ تم دیکھو اور پھر تمہیں صرف سننے اور دیکھنے کی صلاحیت نہیں دی بلکہ جو سن اور دیکھ رہے ہو اسے سمجھنے کی بھی صلاحیت دی تو اسی لیے دی کہ جو سن اور دیکھ رہے ہو جو سنائی اور دکھائی دے رہا ہے اسے سمجھو جب تم سمجھو گے تو تم پر واضح ہو جائے گا جو بھی طے شدہ ہے یعنی جو قدر میں کر دیا گیا تم پر بالکل کھل کر واضح ہو جائے گا کہ ہم نے طے کیا کس طرح ہم اپنے رسولوں کو بھیجتے ہیں؟ طے کر دیا یعنی قدر میں کر دیا ہم نے اپنے رسولوں کو بھیجنا البیّنات کیساتھ۔ یہی وہ وجہ ہے جس وجہ سے کوئی ایک بھی رسول معجزات کیساتھ نہیں آیا بلکہ ہر رسول البیّنات کیساتھ آیا ہر رسول نے آ کر حق کھول کھول کر واضح کر دیا اس نے پیغام کھول کھول کر پہنچا دیا اور اس امت کے آخر میں آنے والا عیسیٰ بھی البیّنات کیساتھ آنا تھا نہ کہ معجزات کیساتھ۔ معجزات تو ضد ہے بیّنات کی تو ایسا کیسے ہو سکتا ہے جو اللہ نے قدر میں کیا ہی نہیں وہ ہو جائے؟

اور پھر ہر رسول نے آ کر الاموات کو الاحیا کیا لیکن معجزات کے ساتھ نہیں بلکہ البیّنات کیساتھ اور اسے آپ اس وقت تک نہیں سمجھ سکتے جب تک کہ آپ یہ نہ جان لیں کہ الاموات اور الاحیا ہونا کیا ہے؟ اللہ نے اسی قرآن میں بار بار یہ بات کھول کھول کر واضح کر دی کہ جو اس مقصد کو جان پہچان کر پورا نہیں کر رہے جس مقصد کے لیے انہیں وجود میں لایا گیا تو وہ اللہ کے ہاں الاموات ہیں یعنی ان کی دنیا میں موجودگی نہ ہونے کے جیسی ہے گویا کہ وہ موجود ہی نہیں یوں ہر رسول نے جب البیّنات کیساتھ آیا یعنی اس نے آ کر حق ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کر دیا تو جو پہلے اللہ کے ہاں الاموات تھے وہ الاحیا ہو گئے یعنی ان کی دنیا میں موجودگی بے مقصد سے بامقصد ہو گئی۔ پھر ہر رسول نے آ کر اندھوں کو بینا کیا لیکن معجزات کے ساتھ نہیں بلکہ البیّنات کیساتھ اور اسے بھی آپ اس وقت تک نہیں سمجھ سکتے جب تک کہ آپ یہ نہیں جان لیتے کہ اللہ کے ہاں اندھا ہونا کیا ہے؟ اللہ نے اسی قرآن میں واضح کر دیا کہ یہ جو سر والی آنکھیں ہیں ان سے نہ دیکھ پانا اندھا ہونا نہیں ہے بلکہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں یعنی اصل اندھا ہونا تو یہ ہے کہ کوئی شئے آنکھوں سے تو نظر آ رہی ہو لیکن اس کی اصل حقیقت کیا ہے وہ نظر نہ آئے اور جب رسول البیّنات کیساتھ آتے ہیں یعنی آ کر سب کچھ کھول کھول کر رکھ دیتے ہیں تو جو مومن ہوتے ہیں انہیں وہ سب کھلم کھلا نظر آنا شروع ہو جاتا ہے جو پہلے سامنے ہونے کے باوجود انہیں نظر نہیں آ رہا تھا اور ایسے ہی عیسیٰ ابن مریم نے آ کر جو بنی اسرائیل کھا رہے تھے جو ان کا رزق تھا اس کے بارے میں نبا دی اور جو انہوں نے رزق کے نام پر گھروں میں ذخیرہ کر رکھا تھا اس کی نبا دی یعنی ان کے بارے میں وہ علم دیا جو ان کے پاس نہیں تھا جو صرف اور صرف اللہ کے پاس تھا اور یہی اس امت کے آخر میں آنے والے عیسیٰ نے کرنا تھا ان کو ان کے رزق اور جو کچھ انہوں نے ضروریات کے نام پر اپنے فائدے کی اشیاء سمجھتے ہوئے گھروں میں اکٹھا کر رکھا ہے اس کے بارے میں وہ علم دینا تھا جو اللہ کے علاوہ کسی کے پاس نہیں۔ اور پھر ان کا کہنا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم آئے گا تو پھر عیسیٰ ابن مریم کیسے آ سکتا ہے کیونکہ اسی قرآن میں اللہ نے دوٹوک الفاظ میں یہ بات واضح کر دی کہ الاولین کو سلفاً کر دیا یعنی جو قرآن کے نزول سے پہلے آئے انہیں ایک ایک کو گزرا ہوا کر دیا اور پھر نہ صرف گزرا ہوا کر دیا بلکہ مثل کر دیا الآخرین کے لیے یعنی قرآن کے

نزول کے بعد والوں کے لیے اس لیے اس امت کے آخر میں عیسیٰ ابن مریم نے نہیں بلکہ ابن مریم کو تو سلف یعنی گزرا ہوا کر دیا گیا اس امت کے آخر میں اس کی مثل عیسیٰ کو آنا تھا اور پھر رہی بات الدجّال کے قتل کرنے کی تو یہ بھی آپ اس وقت تک نہیں جان سکتے اس ذریعے سے بھی آپ اس وقت تک عیسیٰ رسول اللہ کو نہیں پہچان سکتے جب تک کہ آپ الدجّال کو نہیں جان لیتے کیونکہ اگر آپ نے الدجّال کو نہیں جانا اور الدجّال کے بارے میں انہی عقائد و نظریات پر ڈٹے رہے جو نسل در نسل چلے آ رہے ہیں تو پھر آپ کسی بھی صورت عیسیٰ رسول اللہ کو نہیں پہچان سکتے۔

الدجّال ایک اعظم فتنہ ہے اور فتنہ کہتے ہیں اصل کے مقابلے پر نقل کو اور نقل کو اس وقت تک پہچاننا ناممکن ہے جب تک کہ اصل کا علم نہ ہو یعنی اصل کو نہ جان لیا جائے۔ الدجّال کو آپ اس وقت تک نہیں جان سکتے جب تک کہ آپ اپنے اصل ربّ اللہ کو نہیں جان اور پہچان لیتے اور جیسے ہی آپ اپنے اصل ربّ کو جان لیں گے اسے پہچان لیں گے تو نہ صرف آپ انتہائی آسانی سے اس کی نقل ربّ الدجّال کو پہچان لیں گے بلکہ اس کا قتل ہونا کیا ہے اور پھر جیسے ہی عیسیٰ رسول اللہ فتنہ الدجّال کا قتل کریں گے تو آپ عیسیٰ رسول اللہ کو بھی بالکل آسانی کیساتھ پہچان لیں گے۔ ورنہ اگر آپ انہی عقائد و نظریات پر ڈٹے رہتے ہیں جو نسل در نسل چلے آ رہے ہیں تو پھر جان لیں کہ اس حوالے سے قرآن عیسیٰ رسول اللہ کے حوالے سے اپنا کیا فیصلہ سنا رہا ہے۔

وَمَا يَاْتِيهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ. الزخرف ۷

اور نہیں آتا ان میں سے انہی میں کوئی بھی نبی مگر یعنی ان میں جب بھی جو بھی نبی بھیجا گیا جیسے آج بھیجا گیا ہے تو جو کچھ آج اس کیساتھ کر رہے ہیں اس کیساتھ استہزا کر رہے ہیں ان کی مخالفت، دشمنی، طنز و تحقیر، الزامات، ملامتیں یا جو کچھ بھی آج کر رہے ہیں بالکل یہی سب یہ اس سے پہلے بھی جب جب کوئی بھی نبی آیا تو اس کیساتھ کرتے رہے۔

كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ. المائدہ ۷۰

تمام کی تمام بار یعنی ہر بار یہی ہوا کہ جب جب بھی ان میں انہی سے رسول آیا تو نہیں آیا ان کی خواہشات کیساتھ جس وجہ سے ان لوگوں نے جن میں رسول بھیجا گیا رسولوں کے ایک گروہ کا کذب کرتے رہے جیسے آج ان میں انہی سے رسول آ گیا تو یہ کذب کر رہے ہیں اور ایک گروہ کو قتل کرتے رہے جیسے آج یہ رسول کو قتل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

یعنی جب جب بھی رسول آیا تو جس کیساتھ آیا وہ لوگوں کی خواہشات کیساتھ نہیں آیا جب وہ لوگوں کی خواہشات کے برعکس آیا جو ان لوگوں نے خود اپنے تئیں بہت کچھ رسولوں سے منسوب کر کے گھڑ رکھا تھا تو ان لوگوں نے رسول کا کذب کیا یہ ہر رسول کیساتھ ہوا یہی بات سورۃ البقرۃ کی درج ذیل آیت میں بھی کہی گئی۔

اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ وَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ. البقرۃ ۸۷

کیا ہوا؟ پس جتنے بھی رسول آئے تو جب جب بھی رسول آیا تو سب سے پہلی بات کہ رسول تم میں تمہی سے آیا اور جس کیساتھ آیا وہ تمہاری خواہشات کیساتھ نہیں آیا جو کچھ بھی تم لوگوں نے رسول کے بارے میں اپنے تئیں گھڑ رکھا تھا جس کی وجہ سے تم نے استکبار کیا یعنی ہم حق پر ہیں جو ہم کہتے ہیں وہی حق ہے جو ہم نے رسول کے بارے میں معیار گھڑ رکھا ہے وہی حق ہے اگر کوئی رسول ہونے کا دعویدار ہوا اور اس معیار پر پورا نہیں اترتا ان شرائط پر پورا نہیں اترتا جو ہم نے گھڑ رکھی ہیں تو ہم ایسے شخص کو بالکل بھی برداشت نہیں کریں گے وہ ہمارا دشمن ہے وہ ایک نیا دین لے آیا وہ ہمیں ہمارے آباؤ اجداد کے دین سے ہٹانا چاہتا ہے اس لیے ہم اس کی بات مان لیں یہ تو بہت دور کی بات ہے ہم تو اسے زندہ ہی نہیں چھوڑیں گے یوں تم لوگوں نے جو اللہ کے بھیجے ہوئے آتے رہے ان میں سے ایک گروہ کا کذب کیا اور ایک گروہ کو قتل کرتے رہے۔

آپ نے دیکھا ان آیات میں اللہ نے یہ بات بالکل کھول کر واضح کر دی کہ کوئی ایک بار بھی ایسا نہیں ہوا کہ ہم نے اپنا رسول بھیجا اور اسے تسلیم کر لیا گیا بلکہ ہر بار یہی ہوا کہ جب بھی رسول آیا تو جب رسول آیا البیّنات کیساتھ جو کہ ان کی خواہشات نہیں تھیں ان کی خواہشات تھیں کہ انہوں نے جو رسولوں سے غیر معمولی کہانیاں گھڑ کے منسوب کر رکھی ہوتی ہیں رسول اس کیساتھ آئے گا تو ان لوگوں نے ہر رسول کا کذب ہی کیا اور پھر قرآن میں ان آیات کو بے مقصد نہیں لایا گیا کیونکہ قرآن میں اساطیر الاولین نہیں ہیں بلکہ قرآن میں الاولین کی مثلوں سے الآخرین کی تاریخ اتاری گئی قرآن میں ان آیات کو لانے کا مقصد یہ ہے کہ آپ

پر واضح کر دیا جائے کہ جس رسول کو آپ میں بھیجا جانا ہے اس کے ساتھ کیا کیا جائے گا کیونکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ جب رسول کو بعث کیا جائے اور اکثریت ہمارے رسول کا کذب کرے تو حق ہر لحاظ سے کھل کر واضح ہو جانے کے باوجود تم بھی اکثریت کی اتباع کر بیٹھو اور بعد میں تمہارے پاس سوائے پچھتاوے کے کچھ نہ رہے۔ اس لیے پہلے ہی واضح کر دیا کہ جب تم میں تمہی سے ہم اپنا رسول بعث کریں گے تو اس کے ساتھ کیا کیا جائے گا وہ تم پر پہلے ہی کھول کر واضح کر دیا۔

پھر اسی طرح اگر آپ درج ذیل آیات میں دیکھیں تو یہی بات ایک دوسرے پہلو سے بھی واضح کر دی گئی کہ جب رسول کو یعنی عیسیٰ کو بعث کیا جائے گا تو اس کو کس ردعمل کا سامنا کرنا پڑے گا یعنی جن میں اسے بعث کیا جائے گا تو ان کا آگے سے ردعمل کیا ہوگا۔

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ. المائدہ ۱۰۴

اللہ نے یہ قدر میں کر دیا کہ اللہ صرف اور صرف تب ہی رسول بعث کرتا ہے جب اس سے قبل ضلالٍ مبینٍ ہوں یعنی ہر لحاظ سے کھلم کھلا گمراہیاں ہوں کسی ایک کو بھی حق کا علم نہ ہو حالانکہ اس کے باوجود ہر کوئی حق ہونے کا ہی دعویدار ہوتا ہے یوں اس آیت میں واضح کر دیا گیا کہ جب اللہ نے اپنا رسول بھیجا اور اس نے حق کھول کھول کر واضح کر دیا اور کہا کہ آؤ اس کی طرف جو اتارا تھا اللہ نے اور اس کے رسول کی طرف آؤ چونکہ جو اللہ نے اتارا اس میں میری یعنی الرسول کی تصدیق موجود ہے تو آگے سے اللہ کے رسول کو جواب دیا جا رہا ہے ہمیں صرف اور صرف وہی کافی ہے جس پر ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو پایا یعنی جو نسل در نسل دین کے نام پر ہمارے آباؤ اجداد سے ہمیں منتقل ہوتا ہوا ملا ہم تو اسی پر رہیں گے ہم اس کی طرف ہرگز نہیں آئیں گے جو اللہ نے اتارا تھا۔

یوں اس آیت سے بھی یہ بات بالکل کھول کر واضح کر دی کہ جب اللہ کے رسول عیسیٰ کو بعث کیا جائے گا تو اللہ کے رسول عیسیٰ کو اس ردعمل کا سامنا کرنا پڑے گا ظاہر ہے جب اللہ کا رسول عیسیٰ جو کچھ بھی کھول کھول کر واضح کرے گا وہ سب کا سب ان کے لیے بالکل نیا ہوگا اس سے پہلے انہوں نے وہ کہیں سے بھی نہیں سنا ہوگا اور یہ لوگ اسے ہی دین سمجھ رہے ہوں گے جس پر انہوں نے اپنے آباؤ اجداد کو پایا تو پھر ظاہر ہے یہ لوگ یہی کہیں گے اور اس کی طرف قطعاً نہیں آئیں گے جو اللہ نے اتارا تھا کیونکہ انہیں علم ہوگا کہ اگر اس کی طرف آئے تو اس میں تو اس کی یعنی جو اللہ کا رسول عیسیٰ ہونے کا دعویدار ہے اس کی مکمل تصدیق موجود ہے اور یہ لوگ نہیں چاہتے کہ اسے اللہ کا رسول تسلیم کریں اس لیے یہ اس کی طرف نہیں آئیں گے جو اللہ نے اتارا تھا بلکہ یہ کتاب اللہ کو پیچھے کر دیں گے اور اپنے ملاؤں کو خود کو سامنے لے آئیں گے۔

ایسے ہی مزید کچھ آیات آپکے سامنے رکھتے ہیں کہ اللہ نے آج سے چودہ صدیاں قبل ہی اس امت کے آخر میں بعث کیے جانے والے عیسیٰ رسول اللہ کے بارے میں مزید کیا راہنمائی کر دی۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ. قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ. الاعراف ۵۹

جو بھی اس قرآن کے نزول سے قبل آئے جنہیں الاولین کہا جائے گا انہیں نہ صرف سلفاً کر دیا یعنی ایک ایک کو گزرا ہوا کر دیا بلکہ مثل کر دیا الآخرین کے لیے یعنی اس قرآن کے نزول کے بعد آنے والوں کے لیے اس لیے اس آیت میں اصل میں نوح اور اس کی قوم کا ذکر نہیں کیا جا رہا بلکہ اس آیت میں نوح اور اسکی قوم کی مثل سے اس موجودہ قوم موجودہ امت کے آخرین میں بعث کیے جانے والے اللہ کے رسول عیسیٰ اور اس قوم اس امت کی تاریخ اتاری تھی۔

اس آیت میں آپ دیکھ رہے ہیں کہ نوح کو جب اس کی قوم کی طرف بھیجا گیا اور نوح نے آکر حق کھول کھول کر واضح کر دیا تو اس وقت کے دین کے ٹھیکیداروں نے جو کہ مذہبی راہنما کے طور پر جانے جاتے ہیں ملاں وغیرہ انہوں نے اللہ کے رسول نوح کو کہا اے نوح ہم تو تجھے ہر لحاظ سے سو فیصد کھلم کھلا گمراہیوں میں دیکھ رہے ہیں تجھے تو دین کی الف ب کا بھی علم نہیں۔ یہ اس وقت کے ملاؤں نے نوح کو کہا چونکہ قرآن میں اساطیر الاولین نہیں بلکہ الاولین کی مثلوں سے الآخرین کی تاریخ ہے اس لیے اصل میں اس آیت کی صورت میں آج کی تاریخ اتارتے ہوئے کہا جا رہا ہے کہ جب اس امت کے آخرین میں عیسیٰ رسول اللہ کو بعث کیا جائے گا تو اس وقت کے نبیّن یعنی انسانیت کی راہنمائی کے دعویدار ملاں اللہ کے رسول کو تسلیم کرنے اور اس کی نصرت کرنے کی بجائے اسے یہ کہیں گے کہ اے احمد عیسیٰ ہم تو تجھے دیکھتے ہیں تُو ہر لحاظ سے سو فیصد کھلم کھلا گمراہیوں میں ہے تجھے تو دین کی الف ب کا بھی علم نہیں۔

پھر ایسے ہی مزید بہت سی آیات ہیں جن میں اس امت کے آخرین میں بعث کیے جانے والے عیسیٰ کی تاریخ اتاردی گئی الاولین کی مثلوں سے

وَاِلٰی عَادٍ اَخَاھُمْ ھُوْدًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَالَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ. قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ قَوْمِہٖٓ اِنَّا لَنَرٰکَ فِیْ سَفَاھَۃٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّکَ مِنَ الْکٰذِبِیْنَ. الاعراف ۶۵، ۶۶

جب قوم محمد کی طرف محمد اور محمد رسول اللہ وخاتم النبیّن کے فلٹر سے نکل کر آنے والے النبیّن جو کہ محمد ہی بن جائیں گے ان کے بھائی عیسیٰ کو بھیجا جائے گا تو محمد کی قوم اللہ کے رسول عیسیٰ کو کہے گی بغیر کسی شک وشبے کے ہم تو احمد عیسیٰ کو دیکھتے ہیں یہ بالکل پاگل شخص ہے اور اس کے بارے میں جو اکثریت کہہ رہی ہے ہم بھی اسے من الکاذبین ہی سمجھتے ہیں یعنی یہ سچا نہیں بلکہ جیسے اس سے پہلے جھوٹے کذاب آتے رہے یہ بھی انہی میں سے ایک ہے۔

وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاھُمْ صٰلِحًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ قَدْ جَآءَتْکُمْ بَیِّنَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ ھٰذِہٖ نَاقَۃُ اللّٰہِ لَکُمْ اٰیَۃً فَذَرُوْھَا تَاْکُلْ فِیْٓ اَرْضِ اللّٰہِ وَلَا تَمَسُّوْھَا بِسُوْٓءٍ فَیَاْخُذَکُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ. وَاذْکُرُوْٓا اِذْ جَعَلَکُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَکُمْ فِی الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُھُوْلِھَا قُصُوْرًا وَّ تَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُیُوْتًا فَاذْکُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰہِ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ. قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْا مِنْ قَوْمِہٖ لِلَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْھُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّہٖ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِہٖ مُؤْمِنُوْنَ. قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِیْٓ اٰمَنْتُمْ بِہٖ کٰفِرُوْنَ. فَعَقَرُوا النَّاقَۃَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّھِمْ وَقَالُوْا یٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ کُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ. الاعراف ۷۳ تا ۷۷

ان آیات میں قوم ثمود اور صالح کی مثل سے اس امت کے آخرین میں بعث کیے جانے والے احمد عیسیٰ کی تاریخ اتارتے ہوئے کہا گیا کہ جب عیسیٰ آئے گا اور حق ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کرے گا ان پر کھول کھول کر واضح کرے گا کہ یہ جو تم ترقی کے نام پر پہاڑوں کی مائننگ کر رہے ہو یہ جو تم عمارتیں کھڑی کر رہے ہو اور پہاڑوں سے اور زمین سے جو قدرتی وسائل کے نام پر اللہ کی آیات کو نکال رہے ہو یہ سب کا سب فساد عظیم ہے اور یہ جو پہاڑوں سے ناقہ نکال رہے ہو یعنی یورینیم نکال رہے ہو اسی یورینیم سے بننے والے بموں سے ہونے والی عظیم تباہی کا شکار ہونے والے ہو تو خود کو امت محمد کہلوانے والے کہیں گے کہ ہم تجھے اللہ کا رسول نہیں مانتے اور نہ ہی ہم تیری کسی بات کو مانتے ہیں یہ جو تُو ہماری ان ایجادات اور دریافتوں کے خلاف باتیں کر رہا ہے یہ اللہ کی طرف سے نہیں ہے یہ سب تُو نے خود اپنی طرف سے گھڑ لیا ہے اور کہیں گے کہ جس کا تُو شور مچا رہا ہے کہ القارعہ آئے گی القارعہ آئے گی جس سے تُو متنبہ کر رہا ہے اگر تُو سچا ہے تو لا القارعہ کو یعنی جس عظیم عذاب قوم ثمود پر آنے والی القارعہ کی مثل القارعہ یعنی عالمی ایٹمی جنگ سے اللہ کا رسول عیسیٰ کھول کھول کر متنبہ کرے گا تو خود کو امت محمد کہلوانے والے کہیں گے کہ تُو کذاب ہے ہم نہیں مانتے اور اگر تُو سچا ہے تو لا القارعہ کو کیوں نہیں لا رہا؟ یوں پھر جب القارعہ کو یعنی عالمی ایٹمی جنگ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے تو تب سب کے سب مان جائیں گے کہ ہاں یہ احمد عیسیٰ اللہ کا وہی رسول ہے جس کا ہم انتظار کر رہے تھے لیکن تب انہیں ماننا کچھ نفع نہیں دے گا۔

وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ قَدْ جَآءَتْکُمْ بَیِّنَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ فَاَوْفُوا الْکَیْلَ وَالْمِیْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَھُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِھَا ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ. وَلَا تَقْعُدُوْا بِکُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِہٖ وَتَبْغُوْنَھَا عِوَجًا وَاذْکُرُوْٓا اِذْ کُنْتُمْ قَلِیْلًا فَکَثَّرَکُمْ وَانْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الْمُفْسِدِیْنَ. وَاِنْ کَانَ طَآئِفَۃٌ مِّنْکُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِیْٓ اُرْسِلْتُ بِہٖ وَطَآئِفَۃٌ لَّمْ یُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰی یَحْکُمَ اللّٰہُ بَیْنَنَا وَھُوَ خَیْرُ الْحٰکِمِیْنَ. قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْا مِنْ قَوْمِہٖ لَنُخْرِجَنَّکَ یٰشُعَیْبُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَکَ مِنْ قَرْیَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا قَالَ اَوَلَوْ کُنَّا کٰرِھِیْنَ. الاعراف ۸۵ تا ۸۸

ان آیات میں قوم مدین اور شعیب رسول اللہ کی مثلوں سے قوم محمد اور ان کے آخرین میں بھیجے جانے والے احمد عیسیٰ رسول اللہ کی تاریخ اتارتے ہوئے واضح کر

دیا کہ خود کو امت محمد کہلوانے والوں کے آخرین میں جب احمد عیسیٰ کو بعث کیا جائے گا تو اللہ کا رسول احمد عیسیٰ ان کے اپنے ہی ہاتھوں سے کیے جانے والے ترقی کے نام پر مفسد اعمال کی حقیقت کھول کھول کر واضح کر دے گا کہ یہ جو تم آسمانوں و زمین میں چھیڑ چھاڑ کر رہے ہو پنگے لے رہے ہو یہ تم المیز ان میں خسارہ کر رہے ہو یہ تم زمین میں فساد کر رہے ہو اس کی اصلاح کے بعد یعنی تمہیں فساد کرنے کے لیے نہیں لایا گیا تھا بلکہ محمد نے اور محمد کے بعد زمین کی اصلاح کی جاتی رہی لیکن آج تم اصلاح کرنے کے بعد اصلاح کے نام پر زمین میں فساد کر رہے ہو زمین کی مخلوقات کو ان کے مقامات سے ہٹا رہے ہو تو نہ صرف عیسیٰ رسول اللہ کا کفر کیا جائے گا بلکہ استکبار کیا جائے گا جو اللہ کے رسول احمد عیسیٰ کی دعوت کو تسلیم کر رہے ہوں گے ان پر زمین تنگ کر دی جائے گی انہیں کہا جائے گا کہ اگر تم واپس ہماری ملت میں پلٹ آتے ہو تو ہم تمہیں چھوڑیں گے ورنہ اگر اس کی دعوت کو تسلیم کرو گے تو تم پر زمین تنگ کر دی جائے گی تمہیں تشدد کا نشانہ بنایا جائے گا ایسے ہی اللہ کے رسول احمد عیسیٰ پر بھی زمین تنگ کر دی جائے گی یہاں تک کہ اللہ کے رسول احمد عیسیٰ کو اس القریہ سے نکال دیا جائے گا جہاں جن میں اسے بعث کیا جائے گا یعنی اللہ کے رسول احمد عیسیٰ پر اسی کی زمین تنگ کر دی جائے گی۔

ایسے ہی قرآن اللہ کے رسول احمد عیسیٰ کی تاریخ سے بھرا پڑا ہے اب آپ خود غور کریں کہ جب اللہ کا رسول احمد عیسیٰ آئے تو کیا آپ اتنی آسانی سے اسے پہچان لیں گے؟ کیا آپ اکثریت کی طرف سے احمد عیسیٰ کیخلاف کیے جانے والے پراپیگنڈے کا شکار نہیں ہوں گے؟

آپ نے قرآن سے ہی جان لیا کہ جب اللہ کے رسول احمد عیسیٰ کو بعث کیا جائے گا تو ایسے نہیں ہے کہ مساجد میں اور ہر طرف اعلانات ہوں گے اور لوگ جوق در جوق ان کی طرف دوڑے چلے آئیں گے بلکہ اللہ کے رسول احمد عیسیٰ کی بالکل اسی طرح مخالفت کی جائے گی اللہ کے رسول احمد عیسیٰ کیساتھ بالکل اسی طرح دشمنی کی جائے گی اللہ کے رسول احمد عیسیٰ کو بالکل ویسے ہی حالات و واقعات اور ردعمل کا سامنا کرنا پڑے گا جو اس سے پہلے ہر رسول کیساتھ کیا جاتا رہا جس کا اس سے پہلے ہر رسول کو سامنا کرنا پڑا اور اللہ کے رسول احمد عیسیٰ کو تسلیم کرنے والوں کو بھی ویسے ہی حالات واقعات کا سامنا کرنا پڑے گا ویسی ہی سختیوں کا سامنا کرنا پڑے گا جو اس سے پہلے ہر رسول کو تسلیم کرنے والوں کیساتھ کیا جاتا رہا انہیں جن سختیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اب یہ فیصلہ آپ پر ہے کہ آپ حق کو تسلیم کرتے ہیں یا پھر آپ بھی استکبار ہی کرتے ہیں؟

اور آج آپ پر کھول کھول کر واضح کر دیا گیا کہ اللہ کا رسول احمد عیسیٰ آپ میں موجود ہے جو کہ آیا البیّنات کیساتھ جس نے آکر حق کھول کھول کر واضح کر دیا جس نے الاموات کو الحیا کر دیا، اندھوں کو بینا کر دیا، جو ان کے رزق کے بارے میں اور جو کچھ سہولتوں و آسائشوں یا ضروریات کے نام پر اکٹھا کر رکھا ہے ان کے بارے میں نبا دے رہا ہے یعنی وہ علم دے رہا ہے جو علم اللہ کے علاوہ کسی کے پاس نہیں تھا۔ جس نے آکر الدجّال کا ادراک کر کے اس کا باب لد سے یعنی خالص اللہ کے علم سے قتل کر دیا اور دنیا کی کوئی طاقت اس کا رد نہیں کر سکتی۔

آج جب میری اللہ کے رسول احمد عیسیٰ کی بعثت سے قبل ضلالٍ مبین تھیں جس کی وجہ سے کسی کو بھی حق کا علم نہیں تھا دنیا میں آنے کا مقصد کیا ہے اس کا علم نہیں تھا یعنی ہر کوئی اللہ کے ہاں الاموات میں سے تھا ہر کوئی قبور میں تھا یعنی دنیا میں ہونا اور نہ ہونا ایک جیسا تھا تو میں نے بیّنات کیساتھ الاحیا کر دیا یعنی دنیا میں موجودگی جو بالکل بے مقصد تھی اسے با مقصد بنا دیا دنیا میں آنے کا مقصد کھول کھول کر واضح کر دیا اور ایسے ہی اندھوں کو بینا کر دیا یاجوج اور ماجوج کب کے کھل چکے آج پوری دنیا یاجوج اور ماجوج سے بھری پڑی ہے لیکن اس کے باوجود کسی کو نظر نہیں آ رہے تھے تو میں نے آکر جب کھول کھول کر واضح کر دیا تو مومنین کو یاجوج اور ماجوج بالکل کھلم کھلا سامنے نظر آنا شروع ہو گئے، الدجّال موجود تھا لیکن کسی کو نظر نہیں آ رہا تھا اور جب میں نے آکر کھول کھول کر واضح کر دیا تو مومنین کو نظر آ گیا، دابۃ الارض نہ صرف کب کا نکل چکا بلکہ پوری دنیا میں دھندناتا پھر رہا ہے پوری زمین اس سے بھر چکی اس کے باوجود دنیا میں کوئی ایک بھی شخص ایسا نہیں تھا کہ جسے دابۃ الارض نظر آ رہا تھا بلکہ ہر کوئی اس کے انتظار میں ہی تھا تو جب میں نے آکر کھول کھول کر واضح کر دیا تو مومنین اندھوں سے بینا ہو گئے انہیں دابۃ الارض ہر طرف نظر آنا شروع ہو گیا، ایسے ہی دخانٍ پوری دنیا کی فضا میں بھر چکیں اور عذاب الیم بن چکیں لیکن کسی کو بھی نظر نہیں آ رہی تھیں تو میں نے آکر کھول کھول کر واضح کر دیا جس سے مومنین کو دخانٍ بھی نظر آ گئیں ایسے ہی میں سب کا سب کھول کھول کر واضح کر دیا جس سے مومنین کو وہ سب کا سب نظر آنا شروع ہو گیا جو پہلے موجود ہونے کے باوجود نظر نہیں آ رہا تھا یوں میں نے آکر نہ صرف البیّنات کیساتھ الاموات کو الاحیا کر دیا بلکہ اندھوں کو بینا کر دیا۔

ایسے ہی آج میں نے رزق اور جن جن کو بھی اپنی ضروریات کا نام دے کر استعمال کیا جا رہا تھا ان کے بارے میں وہ علم دے دیا کہ جو علم اللہ کے علاوہ کسی کے پاس نہیں تھا میں نے کھول کھول کر واضح کر دیا کہ جسے تم اپنا رزق بنائے ہوئے ہو یہ تمہارا رزق نہیں یہ سب کا سب تو خبیث ہے اور تمہارا رزق تو طیب ہونا چاہیے۔ یہ جنہیں تم اپنی ضروریات کا نام دے رہے ہو یہی تو فتنہ الدجال ہے جس فتنے کا تم لوگ شکار ہو چکے ہو۔

اور مجھے اسی طرح کے تمام کے تمام ردعمل کا سامنا ہے جس کی تاریخ اللہ نے آج سے چودہ صدیاں قبل ہی اس قرآن میں اتار دی تھی۔ جہاں مجھے پاگل، بے قوف اور جاہل کہا جا رہا ہے تو وہیں مجھے طرح طرح کی گالیاں دی جا رہی ہیں، جہاں میرے خلاف طرح طرح کے محاذ کھولے ہوئے ہیں تو وہیں مجھے قتل تک کرنے کی پوری کوشش کی جا رہی ہے۔ جہاں مجھ پر زمین تنگ کی جا رہی ہے تو وہیں میری دعوت کو تسلیم کرنے والوں پر زمین تنگ کی جا رہی ہے اور انہیں تشدد تک کا نشانہ بنایا جا رہا ہے یہاں تک کہ پاکستانی فوج اور خفیہ اداروں بالخصوص آئی ایس آئی کی طرف سے مجھے نہ صرف دھمکیاں موصول ہو رہی ہیں بلکہ مجھے قتل وقید کرنے کی پوری کوشش کی جا رہی ہے اور میری دعوت کو تسلیم کرنے والوں کو انہی خفیہ اداروں کی طرف سے اغوا کیا جا رہا ہے اور ان پر نہ صرف تشدد کیا جا رہا ہے بلکہ ان پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ واپس ہماری ملت میں آ جاؤ اس دین کو ترک کر دو ورنہ تمہیں نہیں چھوڑیں گے۔ ایسے ہی ملّاں ہوں یا وہ اکثریت جو آنکھیں بند کر کے ان کے پیچھے چل رہی ہے ان کی طرف سے جن ردِ اعمال کا اظہار کیا جا رہا ہے مجھے کہا جا رہا ہے کہ یہ من الکاذبین ہے یعنی جیسے اس سے پہلے کذاب آتے رہے ویسے ہی یہ بھی انہی میں سے ایک ہے اور جو جو بھی میرے خلاف کیا جا رہا ہے اس کی تاریخ تو اللہ نے آج سے چودہ صدیاں قبل ہی اتار دی تھی اور پھر کیا اس سے پہلے ایسا کرنے والے کذب کرنے والے اپنی منصوبہ بندیوں میں کامیاب ہو گئے؟ کیا وہ لوگ سچے ثابت ہو گئے؟ یا پھر ان کو نشان عبرت بنا دیا گیا؟ جب وہ اپنی منصوبہ بندیوں میں کامیاب نہیں ہو پائے الٹا انہیں نشان عبرت بنا دیا گیا تو پھر کیا آج ایسا کرنے والے کامیاب ہو جائیں گے؟ اگر کسی کو کوئی شک ہو تو وہ آج کی تاریخ جاننے کے لیے قرآن کے ایسے تمام مقامات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لے۔ یہ تمہاری افواج تمہاری خفیہ ایجنسیاں جن کے بارے میں تمہارا ظن ہے کہ انہیں کوئی ختم نہیں کر سکتا انہیں کوئی شکست نہیں دے سکتا آل فرعون اور جو ان سے پہلے تھے ان کا بھی یہی ظن تھا لیکن پھر کیا ہوا؟ آج تمہارا حال بھی بالکل وہی ہونے والا ہے۔ تمہاری دنیا کی نمبرون خفیہ ایجنسیاں ہو یا پھر تمہاری افواج ان کا وہی حال کیا جانے والا ہے جو اس سے پہلے کذب کرنے والوں کا کیا جا چکا اور یہ سب تم اپنی آنکھوں سے دیکھنے والے ہو اگر دیر ہے تو صرف اور صرف اتنی کہ ہمارا رسول اپنی اس ذمہ داری کو پورا کر لے جیسے ہی ہمارے رسول نے اپنی ذمہ داری کو پورا کر لیا تو تمہیں نشان عبرت بنا دیا جائے گا۔

اے وہ جو میرے رسول کیساتھ دشمنی کر رہے ہو جنہوں نے مومنین کو قید کیا ہوا ہے جو میرے رسول احمد عیسیٰ کی دعوت کو تسلیم کرنے والوں کو قید کیے ہوئے ہو ان پر تشدد کر رہے ہو تمہیں کھول کھول کر متنبہ کیا جا رہا ہے رجوع کر لو ورنہ تمہیں ہلاکت سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں بچا سکتی یہ تم مجھ سے دشمنی کر رہے ہو میں تمہارا ربّ ہوں اور جان لو کیا تم مجھے عاجز کر سکو گے؟ کیا آج تم پہلے ہو جو استکبار کر رہے ہو؟ نہیں بلکہ تم سے پہلے بھی کئی بار استکبار کیا جا چکا تو پھر ان کا انجام کیا ہوا؟ وہ بھی نہیں مانتے تھے وہ بھی یہی کہتے تھے کہ اس کی اوقات کیا ہے یہ تو ایک بشر ہے لیکن کیا پھر وہ سچے ثابت ہوئے؟ میرے رسولوں کیساتھ دشمنی کرنے کا انجام کیا ہوا؟ کیا تم بچ جاؤ گے؟ نہیں بالکل نہیں اب بھی اگر تم استکبار ہی کرتے ہو تو جان لو مجرمین کے لیے کوئی جائے پناہ نہیں ہوگی نہ ہی دنیا میں اور نہ ہی الآخرہ میں۔

کیا قرآن میں اسم ''احمد عیسیٰ'' کی بھی تصدیق موجود ہے؟

سب سے پہلے تو آپ پر یہ بات واضح ہونی چاہیے کہ قرآن میں ایک نہیں بلکہ دو عیسیٰ کا ذکر کیا گیا ہے جیسا کہ ایک عیسیٰ کا ذکر درج ذیل آیات میں ہے جو کہ عیسیٰ ابن مریم تھا یعنی جو عیسیٰ مریم کا بیٹا تھا۔

وَاِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِىٓ اِسْرَآءِيلَ اِنِّى رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَىَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِىْ مِنْۢ بَعْدِى اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ. الصف ٦

سورۃ الصّف کی اس آیت میں عیسیٰ ابن مریم کا ذکر ہے جسے بنی اسرائیل کی طرف بھیجا گیا۔عیسیٰ ابن مریم نے کہا تھا کہ میرے بعد رسول آئیں گےاور آیت میں لفظ ''رسولٍ'' ہے یعنی لفظ رسول کی ل کے نیچے دوزیریں ہیں جس سے لفظ رسول جمع کا صیغہ بن جاتا ہے۔ایک زیر آئے تو زیر جر کو کہتے ہیں یعنی شئے کا حال سے کٹ کر آگے مستقبل کی طرف بہنا اور دو زیریں آجائیں تو اسکا معنی بنتا ہے کہ جتنا آگے سے آگے جایا جاسکتا ہے یوں لفظ رسولٍ کے معنی ہیں جتنے بھی رسول ہوسکتے ہیں نہ کہ آیت میں ایک رسول کا ذکر ہے کیونکہ اگر عیسیٰ ابن مریم نے یہ کہا ہوتا کہ ایک رسول آئے گا تو پھر رسولٍ نہ ہوتا بلکہ ''رسولاً'' ہوتا۔اور پھر ظاہر ہے جب یہ کہا کہ میرے بعد رسول آئیں گے تو پھر الساعت تو بہت بعد کی بات ہے الساعت سے پہلے الساعت کی اشراط آئیں گی جو کہ سب سے آخری رسول سے پہلے آئیں گے اور جب الساعت کی اشراط آچکیں گی تب ہی آخری رسول بعث کیا جائے گا۔

اللہ نے چونکہ قدر میں کر دیا کہ اللہ ایک ایک کر کے رسول بعث کرتا ہے اور اللہ رسول صرف اور صرف تب ہی بعث کرتا ہے جب امیّن ضلالٍ مبینٍ میں ہو رہے ہو یعنی ہر لحاظ سے ہر طرف کھلم کھلا گمراہیاں ہی گمراہیاں ہوں نور کی حق کی ایک کرن بھی نہ ہو اور یہی وہ وجہ ہے جس وجہ سے آگے عیسیٰ ابن مریم نے کہا کہ رسولوں میں سے میرے بعد جب جب رسول آئے گا تو اس کا اسم احمد ہوگا اور آیت میں یہ بھی واضح کر دیا کہ میں البیّنات کیساتھ آیا ہوں تو میرے بعد جو رسول آئیں گے وہ بھی البیّنات کیساتھ آئیں گے کیوں کہ اللہ نے رسولوں کو بالبیّنات بھیجنا قدر میں کیا۔

بہر حال اس آیت میں آپ پر یہ بات واضح ہو چکی کہ اس آیت میں عیسیٰ ابن مریم کا ذکر ہے جو اپنے بعد رسولوں کے آنے کی آگاہی دے رہا ہے اور پھر اس کے بالکل برعکس درج ذیل آیات میں دیکھیں کیا کہا گیا۔

فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلاً لِّلْاٰخِرِيْنَ. الزخرف ٥٦

سورۃ الزخرف کی آیت نمبر ٥٦ میں کہا گیا کہ الاولین کو یعنی جو اس قرآن کے نزول سے قبل آئے انہیں ایک ایک کو پس گزرا ہوا کر دیا اور پھر نہ صرف گزرا ہوا کر دیا بلکہ مثل کر دیا الآخرین کے لیے یعنی قرآن کے نزول کے بعد والوں کے لیے۔ جس سے یہ بات بالکل کھل کر واضح ہوگئی کہ عیسیٰ ابن مریم کو چونکہ اس قرآن کے نزول سے قبل بعث کیا گیا تو پھر نہ صرف عیسیٰ ابن مریم کو سلف یعنی گزرا ہوا کر دیا گیا بلکہ مثل کر دیا گیا الآخرین کے لیے یوں الآخرین کے آخرین میں بھی عیسیٰ کا بعث کیا جانا ناگزیر ہے لیکن وہ عیسیٰ ابن مریم نہیں بلکہ ابن مریم کو تو سلف کیا جا چکا نہ صرف سلف بلکہ مثل کر دیا گیا اس لیے وہ ابن مریم کی مثل عیسیٰ ہوگا۔
اور یہی بات سورۃ الزخرف میں اگلی درج ذیل آیات میں کہی گئی۔

وَلَمَّا جَآءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَ لِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِىْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنَ. اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّىْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ. فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ. هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ. الزخرف ٦٣ تا ٦٦

ان آیات کے شروع میں کہا گیا کہ عیسیٰ آگیا البیّنات کیساتھ اور یہاں یہ بات بالکل واضح ہو جانی چاہیے کہ آیت میں عیسیٰ ابن مریم کا ذکر نہیں بلکہ صرف عیسیٰ کا لفظ استعمال کیا گیا کہ عیسیٰ آگیا البیّنات کیساتھ۔اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ عیسیٰ وہی عیسیٰ ابن مریم ہے جسے بنی اسرائیل کی طرف بھیجا گیا تو آگے اس سوال کا بھی جواب موجود ہے آگے یہ عیسیٰ کہہ رہا ہے کہ کس کا انتظار کر رہے ہو؟ یعنی جن میں اسے بعث کیا گیا وہ الساعت کی علامات واشراط کا انتظار کر رہے ہیں عیسیٰ چونکہ البیّنات کیساتھ آیا تو عیسیٰ نے آکر وہ سب کا سب کھول کھول کر واضح کر دیا کہ وہ سب کا سب آچکا جس جس کا بھی تم انتظار کر رہے ہو اور آگے کہا کہ اب صرف اور صرف الساعت رہ گئی ہے میرے بعد صرف اور صرف الساعت آئے گی۔

اب آپ خود فیصلہ کریں کہ کیا یہ ایک ہی عیسیٰ ہوسکتا ہے جو ایک مقام پر یہ کہے کہ میرے بعد رسول آئیں گے اور دوسرے مقام پر یہ کہہ رہا ہو کہ سب کا سب آچکا اب صرف اور صرف الساعت رہ گئی اس لیے میرے بعد صرف اور صرف الساعت آئے گی؟ یہ کسی بھی صورت ایک عیسیٰ نہیں ہوسکتا اور نہ ہی ایک ہی عیسیٰ ہے

بلکہ آیات تو ہر لحاظ سے خود کھول کھول کر واضح کر رہی ہیں کہ یہ ایک نہیں بلکہ دو عیسیٰ ہیں ایک عیسیٰ ابن مریم اور دوسرا عیسیٰ ابن مریم نہیں بلکہ ابن مریم کو چونکہ سلف کر دیا گیا اور نہ صرف سلف بلکہ مثل کر دیا گیا الآخرین کے لیے اس لیے دوسرا عیسیٰ ابن مریم کی مثل ہے یوں قرآن خود میری بات کی تصدیق کر رہا ہے کہ قرآن میں ایک نہیں بلکہ دو عیسیٰ کا ذکر کیا گیا۔

آگے بڑھنے سے پہلے یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب قرآن میں بالکل واضح طور پر دو عیسیٰ کا ذکر ہے تو پھر آج تک کسی ایک کو بھی نظر کیوں نہ آیا؟ تو اس کا جواب قرآن خود واضح کر رہا ہے کہ قرآن میں یہ بات بھی موجود ہے کہ قرآن میں اساطیر الاولین نہیں بلکہ الاولین کو سلف کر دیا گیا اور نہ صرف سلف کر دیا گیا بلکہ مثل کر دیا گیا الآخرین کے لیے اس لیے قرآن میں الاولین کی مثلوں سے الآخرین کی تاریخ اتاری گئی تھی اور پھر دوٹوک بھی یہ واضح کر دیا گیا کہ یہ قرآن اپنے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کی تاریخ ہے اور پھر اس سوال کا بھی جواب واضح کر دیا گیا کہ قرآن کی کوئی ایک بھی آیت اس وقت تک بیّن نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ واقعہ نہیں ہو جاتا جس کی وہ تاریخ ہے یوں جب وہ واقعہ ہوگا تو نہ صرف قرآن کی وہ آیت کھل کر واضح ہو جائے گی بلکہ یوں قرآن خود یاد دلا دے گا کہ یہ تھا وہ واقعہ جس کی قرآن میں اس آیت یا ان آیات کی صورت میں اس کے نزول کے وقت ہی تاریخ اتار دی گئی تھی۔ اب ایسا کیسے ممکن ہے کہ جو آیات اس امت کے آخرین میں بعث کیے جانے والے عیسیٰ کی تاریخ پر مبنی ہوں وہ اس عیسیٰ کی بعثت سے قبل ہی بیّن ہو جائیں؟ ایسا ممکن ہی نہیں تھا اگر ایسا ہو جاتا تو اس کا مطلب کہ قرآن میں اختلافات موجود ہیں جس سے یہ ثابت ہو جاتا کہ قرآن اللہ کے ہاں سے نہیں بلکہ غیر اللہ کے ہاں سے ہے اس لیے ان آیات نے تو بیّن ہی تب ہونا تھا جب دوسرے عیسیٰ کو بعث کر دیا جانا تھا اور جیسے ہی دوسرے عیسیٰ کو بعث کیا جانا تھا تو قرآن کی ان آیات نے یاد دلا دینا تھا کہ یہ تھا اللہ کا وہ رسول عیسیٰ جس کی آج سے چودہ صدیاں قبل ہی قرآن میں ان آیات کی صورت میں تاریخ اتار دی گئی تھی یعنی جب اس قرآن میں نہ صرف اس کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کی تاریخ ہے بلکہ کوئی ایک بھی آیت اس وقت تک بیّن نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ واقعہ ہو نہیں جاتا جیسے ہی وہ واقعہ ہو رہا ہو تو قرآن کی اس واقعے کی تاریخ پر مبنی آیات یاد دلا دیں گی کہ یہ تھا وہ واقعہ جس کی ان آیات کی صورت میں تاریخ اتار دی گئی تھی جس سے یہ بات بالکل کھل کر واضح ہو جاتی ہے کہ ہر واقعے کے بارے میں وہ علم جو اللہ کے علاوہ کسی کے پاس نہیں اس کا اپنا اپنا وقت مقرر ہے جیسے جیسے جس جس واقعے کا وقت آتا جائے تو اس کے بارے میں قرآن میں جو آیات ہیں انہیں کھول کھول کر واضح کر دیا جاتا رہے گا لیکن اگر کسی کا وقت نہیں آتا تو کوئی ایک بھی آیت واقعے سے پہلے بیّن نہیں ہو سکتی یعنی اس کا علم اللہ ظاہر نہیں کرتا اور اسی کا درج ذیل آیت میں بھی ذکر کر دیا گیا۔

لِکُلِّ نَبَاٍ مُّسۡتَقَرٌّ ۡ وَّسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ. الانعام ٦٧

تمام کی تمام نبا کے لیے ان کا وقت مقرر ہے یعنی تمام کے تمام وہ واقعات جن کا علم صرف اور صرف اللہ کے ہاں ہے جو کہ قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک ہونے والے تمام کے تمام واقعات ہیں ان تمام کے تمام واقعات کا علم ظاہر کیے جانے کا اپنا اپنا وقت ہے جب تک کسی واقعے کے بارے میں اس کا علم ظاہر کرنے کا وقت نہیں آجاتا تب تک اس کا علم ظاہر نہیں کیا جائے گا اور جیسے جیسے ان میں سے جو جو حدثہ ہو رہا ہے تو اسکا علم تمہیں دیا جا رہا ہے۔

یعنی وہی بات کہ جب قرآن میں جتنی بھی آیات ہیں وہ قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک ہونے والے چھوٹے سے چھوٹے واقعے سے لیکر بڑے سے بڑے واقعے کی تاریخ پر مبنی ہیں تو کوئی ایک بھی آیت اس وقت تک بیّن نہیں کی جائے گی جب تک کہ وہ واقعہ نہیں ہو جاتا جیسے ہی وہ واقعہ ہو رہا ہوگا تو قرآن کی اس واقعے کی تاریخ پر مبنی آیت بیّن کی جا رہی ہوگی جس سے یاد آجائے گا کہ یہ تھا وہ واقعہ جس کی قرآن کے نزول کے وقت اس آیت یا ان آیات کی صورت میں تاریخ اتار دی گئی تھی۔

اب آپ خود غور کریں اور فیصلہ کریں کہ جب حقیقت یہ ہے تو پھر قرآن میں دو عیسیٰ کا ذکر ہے یہ بالکل واضح ہونے کے باوجود دوسرے عیسیٰ کی بعثت سے پہلے کھل کر واضح ہو سکتا تھا؟ ممکن ہی نہیں اسے تو صرف اور صرف تب ہی واضح ہونا تھا جب دوسرے عیسیٰ نے آنا تھا اور اگر آج یہ واضح ہو گیا تو اس کا مطلب بالکل واضح ہے کہ آج وہ عیسیٰ آگیا جس کی ان آیات کی صورت میں آج سے چودہ صدیاں قبل ہی تاریخ اتار دی گئی تھی یوں قرآن اس عیسیٰ کی یعنی میری تصدیق کر رہا ہے جسے دنیا کی کوئی طاقت رد نہیں کر سکتی۔

اب یہاں تک آپ پر بالکل کھل کر واضح ہو گیا کہ قرآن میں ایک نہیں بلکہ دو عیسیٰ کا ذکر ہے۔

اب دیکھیں کہ عیسیٰ ابن مریم نے کیا کہا تھا؟ عیسیٰ ابن مریم نے کہا تھا کہ میں تمہیں آگاہ کر رہا ہوں کہ رسول آئیں گے البیّنات کیساتھ اور ظاہر ہے ان میں سے ایک ایک کر کے آئے گا اور تب تب بعث کیا جائے گا جب جب ضلالٍ مبینٍ ہوں گی اور پھر آگے واضح کیا کہ اس کا اسم احمد ہے۔ ان احمد رسولوں میں سے ایک احمد رسول محمد تھا اور پیچھے پھر ایک احمد رسول رہ گیا اور اسی کے بارے میں محمد نے بھی آگاہ کر دیا تھا جس کا یہ لوگ مہدی کے نام پر انتظار کر رہے ہیں جس کے بارے میں محمد نے خود کہا تھا کہ لا مہدی الا عیسیٰ یعنی نہیں ہے مہدی اگر ہے تو عیسیٰ ہے۔

یوں نہ صرف عیسیٰ ابن مریم نے کہا کہ اس کا اسم احمد ہوگا بلکہ ہر رسول نے یہی کہا تھا کہ میرے بعد رسول آئیں گے اور ہر رسول کا اسم احمد ہوگا محمد کے بعد صرف اور صرف ایک ہی رسول رہ گیا کیونکہ اس کے بعد الساعت آ جائے گی تو اسی لیے محمد نے کہا تھا کہ میرے بعد ایک ہی رسول آئے گا اور اس کا اسم احمد ہوگا یوں آپ نے جان لیا کہ محمد اور عیسیٰ ابن مریم سمیت ہر رسول نے کہا کہ اس کا اسم احمد ہوگا۔

اور قرآن خود کہہ رہا ہے کہ وہ احمد عیسیٰ ہے جسے قوم محمد کے آخرین میں بعث کیا جانا تھا یوں یہ اسم بن گیا ''احمد عیسیٰ''

قرآن نے خود کھول کر واضح کر دیا کہ احمد عیسیٰ کو بعث کیا جانا تھا ایک مقام پر احمد کہا تو دوسرے مقام پر عیسیٰ کہا یوں احمد عیسیٰ بن گیا اور قرآن خود اسم احمد عیسیٰ کی تصدیق کر رہا ہے۔

اس کے علاوہ میرے والدین نے بھی جو میر القب رکھا وہ بھی لقب نہیں بلکہ اسم تھا جس کے معنی یہ بنتے ہیں کہ محمد اور محمد رسول اللہ خاتم النبیّن کے خاتم یعنی فلٹر سے نکل کر آنے والے محمد جو کہ محمدٍ بن جائیں گے ان کی طرف ان کا بھائی احمد۔ یعنی میرے والدین کی طرف سے رکھا گیا میر القب جو کہ آیت ہے جسے اگر آیت ہی کی صورت میں بیّن کیا جائے تو اس کا معنی بنے گا ''الیٰ محمدٍ اخاھم احمد، الیٰ محمدَ اخاھم احمد''۔

جس کے معنی بنتے ہیں محمد کے بعد وقفے وقفے سے مرحلہ بہ مرحلہ محمد کے فلٹر سے نکل کر آنے والے محمدٍ یعنی بہت سارے محمد کے بعد آنے والا احمد۔

یوں اس پہلو سے بھی ہر کسی پر کھول کھول کر واضح کر دیا گیا کہ یہ احمد عیسیٰ ہمارا رسول ہے جس کا دنیا کی کوئی طاقت رد نہیں کر سکتی اور کوئی ایک بھی چاہ کر بھی کفر نہیں کر سکتا اور بالآخر ہر کسی کو تسلیم کرنا پڑے گا لیکن تب ماننا کوئی نفع نہیں دے گا کیوں کہ تب ماننا مجبوری بن جائے گا۔

والی محمدَ اخاھم احمد عیسیٰ

وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ. قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ اَتَنْهٰىنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ. قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ. فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ. وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ. فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ. فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ. وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ. كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَاْ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ. هود ٦١ تا ٦٨

اگر آپ سے سوال کیا جائے کہ ان آیات میں کن کا ذکر کیا جا رہا ہے تو آج تک یہ کہا جاتا رہا ہے کہ ان آیات میں سامنے واضح نظر آ رہا ہے کہ صالح اور قوم ثمود کا

ذکر ہے۔ اب اگر یہ تسلیم کرلیا جائے کہ ان آیات میں جو سامنے نظر آرہا ہے انہی کا ذکر کیا جارہا ہے یعنی صالح اور قوم ثمود کا ذکر کیا جارہا ہے تو پھر اس کا مطلب یہ ہوگا کہ پہلی بات نہ ہی یہ آیات ہیں کیونکہ آیات آیت کی جمع ہے اور آیت کا معنی ہے پوری بات، ذات، وجود یا شئے کو چھپے ہوئے ہونا اور اس کا تھوڑا سا حصہ سامنے ہونا جو کہ آیت کہلاتا ہے اور اصل اور مکمل حقیقت اس وقت تک سامنے نہیں آسکتی جب تک کہ اس کی گہرائی میں جا کر اسے مکمل طور پر جان نہ لیا جائے۔

اور دوسری بات یہ کہ اللہ نے جو اتارا وہ متشابہاً نہیں ہے حالانکہ اللہ نے تو اس قرآن میں کہا کہ اللہ نے جو اتارا تھا وہ متشابھا ہے جس کا مطلب ہے کہ سامنے تو ہر ایک کے ہے لیکن اس کا علم مکمل طور پر چھپا دیا گیا اس کا علم اللہ کے علاوہ کسی کے پاس نہیں اور یہی وہ وجہ ہے جس وجہ سے اللہ کے علاوہ کوئی بھی اسے بیّن نہیں کر سکتا یعنی کھول کر واضح نہیں کرسکتا اور اللہ چونکہ العزیز الحکیم ہے یعنی اپنا ہر کام اپنے صحیح وقت پر کرتا ہے نہ ہی لمحہ بھر پہلے اور نہ ہی اس میں لمحہ بھر تاخیر کرتا ہے اس لیے اللہ نے جو اتارا تھا اس کی کوئی ایک بھی آیت اپنے وقت مقرر سے پہلے بیّن نہیں ہوسکتی اور اگر یہ تسلیم کرلیا جائے کہ جو سامنے نظر آرہا ہے وہی اصل اور مکمل حقیقت ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اللہ نے جو اتارا وہ متشابہاً نہیں بلکہ کھلم کھلا حقیقت ہے یوں قرآن کے متشابہاً ہونے کا کفر ہوگا۔

پھر تیسری بات یہ کہ اگر یہ مان لیا جائے کہ جو سامنے نظر آرہا ہے یہی حقیقت ہے یعنی صالح اور قوم ثمود کا ذکر کیا جارہا ہے تو پھر اس کا مطلب یہ ہوگا کہ قرآن میں اساطیر الاولین ہیں یعنی وہ جو اس قرآن سے پہلے گزر چکے ان کی لائنیں ہیں اور چوتھی بات کہ اللہ العزیز الحکیم نہیں ہے اس کے علاوہ بھی بہت کچھ ایسا ہے جس کا کفر ہوگا اگر یہ بات مان لی جائے کہ جو سامنے نظر آرہا ہے یہی اصل حقیقت ہے۔

آپ نے جان لیا کہ اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ ان آیات میں صالح رسول اللہ اور قوم ثمود کا ذکر ہے جن کی طرف ان کے آخرین میں صالح کو بھیجا گیا تو پھر نہ صرف قرآن میں آیات ہیں اس بات کا کفر ہوگا بلکہ اللہ نے جو اتارا تھا یعنی قرآن اس کے متشابہاً ہونے کا کفر ہوگا پھر ایسا کہنے والے کا عملاً یہ دعویٰ ہوگا کہ قرآن میں اساطیر الاولین ہیں اور پھر اللہ کے العزیز الحکیم ہونے کا بھی کفر ہوگا یوں اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ جو سامنے نظر آرہا ہے یہی اصل حقیقت ہے تو پھر ایسے شخص کے لیے صرف اور صرف گمراہی ہے اسے دنیا کی کوئی طاقت گمراہی سے نہیں بچا سکتی۔

اب آئیں حقیقت کی طرف۔ حقیقت تو یہ ہے کہ جو آپ کو سامنے نظر آرہا ہے یہ آیات ہیں آیات جمع کا صیغہ ہے اور اس کا واحد آیت ہے جس کا معنی ہے کہ جو سامنے نظر آرہا ہے وہ اصل اور مکمل حقیقت نہیں بلکہ اصل اور مکمل حقیقت کا ایک انتہائی چھوٹا سا پہلو ہے چھوٹا سا حصہ ہے اور اصل اور مکمل حقیقت اس وقت تک سامنے نہیں آسکتی جب تک کہ جو سامنے نظر آرہا ہے اس میں غور وفکر نہیں کیا جاتا یعنی اس کی گہرائی میں جا کر اس وقت تک آگے نہیں جایا جاتا جب تک کہ حد نہیں آجاتی اور یوں اسے مکمل طور پر جان نہیں لیا جاتا۔ مثلاً آپ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ سورج زمین کے گرد گھوم رہا ہے سفر کررہا ہے لیکن اصل حقیقت یہ نہیں ہے کیونکہ یہ آیت ہے اور اصل اور مکمل حقیقت اس وقت تک سامنے نہیں آئے گی جب تک کہ آیت میں اس وقت تک غور نہیں کیا جاتا جب تک کہ حد نہیں آجاتی اور اسے مکمل طور پر سمجھ نہیں لیا جاتا۔

پھر دوسری بات کہ اللہ نے اسی قرآن میں یہ بات بالکل کھول کر واضح کردی کہ اللہ نے جو اتارا تھا وہ متشابہاً ہے یعنی سامنے تو ہر کسی کے ہے لیکن اس کا علم اللہ نے مکمل طور پر چھپا دیا اس لیے اللہ کے علاوہ کسی کو بھی اس کا علم نہیں ہے اور یہی وہ وجہ ہے جس وجہ سے اللہ کے علاوہ کوئی بھی قرآن کو بیّن نہیں کرسکتا یعنی اللہ کے علاوہ کوئی بھی قرآن کی کسی ایک بھی آیت کو کھول کر واضح نہیں کرسکتا خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہوجائے اور اسی کا ذکر اللہ نے اسی قرآن میں سورۃ القیامہ میں بھی کردیا اللہ نے واضح کردیا کہ اس قرآن کو اللہ کے علاوہ کوئی بھی بیّن نہیں کرسکتا اس کا بیان کرنا یعنی اسے کھول کر واضح کرنا صرف اور صرف اللہ پر ہے۔ اب اگر کوئی قرآن کو سمجھنے کے لیے اللہ کے علاوہ کسی کی طرف لپکتا ہے تو اللہ کے علاوہ کون ہے جو اسے قرآن سمجھا سکے؟ اس لیے اگر کوئی بھی قرآن کو سمجھنے کے لیے اللہ کے علاوہ کسی کی طرف رجوع کرتا ہے تو اس کے لیے صرف اور صرف ہے ہی گمراہی اور اگر وہ اللہ کی طرف نہیں پلٹتا تو وہ گمراہیوں میں اتنا آگے بڑھ جائے گا کہ اس کے لیے ہدایت کا رستہ ہی بند ہوجائے گا۔

پھر تیسری بات کہ اللہ العزیز الحکیم ہے یعنی اللہ جو بھی کرتا ہے وہ پورے حساب کتاب کیساتھ کرتا ہے اس کے صحیح وقت پر کرتا ہے نہ ہی لمحہ بھر بھی وقت سے پہلے کرتا ہے اور نہ ہی لمحہ بھر تاخیر کرتا ہے اس لیے جب تک کہ وقت نہیں آتا اللہ صبر کرتا ہے یعنی کوئی بھی کام کرنا ہے تو کب کرنا ہے کیوں کرنا ہے کیسے کرنا ہے کتنا کرنا ہے کس لیے کرنا ہے اللہ ان تمام کا صحیح فیصلہ کرتا ہے بالکل صحیح فیصلے کے مطابق کرتا ہے۔

پھر چوتھی بات کہ اللہ نے اسی قرآن میں واضح کر دیا کہ اللہ نے اس قرآن میں اساطیر الاولین نہیں اتاریں یعنی وہ جو اس قرآن کے نزول سے قبل اس دنیا میں آباد تھے ان کی لائنیں نہیں اتاریں بلکہ الاولین کو سلفاً کر دیا یعنی جو بھی اس قرآن کے نزول سے قبل آئے انہیں ایک ایک کو گزرا ہوا کر دیا ان میں سے کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑا اور پھر نہ صرف انہیں گزرا ہوا کر دیا بلکہ انہیں مثل کر دیا الآخرین کے لیے یعنی قرآن کے نزول کے بعد والوں کے لیے یوں اللہ نے اس قرآن میں اس کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک جو کچھ بھی ہونا ہے خواہ وہ چھوٹے سے چھوٹا واقعہ ہو یا پھر بڑے سے بڑا ایک ایک واقعے کی تاریخ اتاری ہے الاولین کی مثلوں سے اور پھر یہ بھی واضح کر دیا کہ قرآن کی کوئی ایک بھی آیت اس وقت تک بیّن نہیں ہو سکتی یعنی کھل کر واضح نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ واقعہ نہیں ہو جاتا جس کی وہ تاریخ ہے یوں جیسے ہی کوئی واقعہ ہو رہا ہو تو قرآن اس واقعے کی تاریخ پر مبنی آیات کی صورت میں یاد دلا رہا ہو گا کہ یہ تھا وہ واقعہ جس کی قرآن کے نزول کے وقت ہی ان آیات کی صورت میں تاریخ اتار دی تھی۔

اب آپ پر یہ بات بالکل کھل کر واضح ہو چکی کہ سورۃ ھود کی ان آیات میں صالح رسول اللہ اور قوم ثمود کا ذکر نہیں ہے کیونکہ وہ تو الاولین میں سے ہیں اور انہیں نہ صرف سلف کر دیا گیا یعنی گزرے ہوئے کر دیا گیا بلکہ مثل کر دیا گیا الآخرین کے لیے یوں قرآن میں ان آیات کی صورت میں صالح کی مثل اللہ کے ایک رسول جسے موجودہ قوم کے آخرین میں بعث کیا جانا تھا اور قوم ثمود کی مثل اس موجودہ قوم کی تاریخ اتاری گئی تھی اور ان آیات نے اس وقت تک بیّن ہونا ہی نہیں تھا جب تک کہ اللہ اپنا وہ رسول بعث نہیں کر دیتا یوں جب اللہ نے اپنا وہ رسول بعث کرنا تھا تو ان آیات نے یاد دلا دینا تھا کہ یہ تھا اللہ کا وہ رسول جس کی آج سے چودہ صدیاں قبل ہی قرآن میں ان آیات کی صورت میں صالح اور قوم ثمود کی مثل سے تاریخ اتار دی گئی تھی۔

اب آتے ہیں ان آیات کی طرف جنہیں سمجھنا اب آپ کے لیے بالکل آسان ہو چکا اور آپ انتہائی آسانی کیساتھ حق کو سمجھ لیں گے۔

آیت:۔ وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا

بیّن:۔ والی محمدَ اخاھم احمد عیسیٰ

قوم ثمود کے شروع میں جب وہ ضلالٍ مبینٍ میں ہو رہے تھے تو اللہ نے اپنا ایک رسول بعث کیا جو کہ خاتم النبیّن تھا کیونکہ وہ رسول جسے تب بعث کیا جاتا ہے جب امیّن ضلالٍ مبینٍ میں ہو رہے ہو تو وہ نہ صرف رسول اللہ بلکہ خاتم النبیّن بھی ہوتا ہے جب تک دوبارہ ضلالٍ مبینٍ نہ آ جائیں اور پھر جب دوبارہ ضلالٍ مبینٍ آ جائیں تو پھر اللہ اپنا ایک رسول و خاتم النبیّن بعث کرتا ہے یہ اللہ نے قدر میں کر دیا اور یہی وہ وجہ ہے جس وجہ سے اس سے قبل ہر رسول نے یہی کہا کہ میرے بعد رسول آئیں گے ان میں سے جب جب رسول آئے گا تو اس کا اسم احمد ہو گا۔ یوں وہ قوم جب ضلالٍ مبینٍ میں تھی تو اللہ نے ان میں انہی سے اپنا ایک رسول بعث کیا یعنی فطرت نے اپنا ایک نمائندہ کھڑا کیا جو نہ صرف رسول اللہ تھا بلکہ خاتم النبیّن بھی تھا یوں جب تک دوبارہ ضلالٍ مبینٍ نہیں آ گئیں تب تک جتنے بھی نبیّن آتے رہے ان کے لیے ثمود خاتم یعنی فلٹر تھا جو نبی ثمود کے فلٹر سے نکل کر آتے رہے تو وہ نبی رسول بنتے گئے اور فلٹر چونکہ ثمود رسول تھا اس لیے فلٹر سے نکلنے کے بعد وہ ثمود ہی بن گئے اور جو نبیّن یعنی انسانیت کی راہنمائی کے دعویدار ثمود کے خاتم یعنی فلٹر سے نہیں نکلتے رہے انہوں نے یہ جرم کیا یوں وہ مجرمین شیاطین تھے انہیں کوئی حق نہیں تھا انسانیت کی راہنمائی کا اس لیے وہ مجرم ٹھہرے۔

یوں جب تک کہ دوبارہ ضلالٍ مبینٍ نہیں آ گئی تب تک ثمود رسول اللہ کے ختم یعنی فلٹر سے نکلر کر آنے والے النبیّن ثمود ہی بنتے رہے جو کہ بہت سے ثمود ہو گئے اور پھر جب وہ ثمودِ سے ثمودَ بن گئے یعنی جب دوبارہ ضلالٍ مبینٍ آ گئیں اور وہ سب کے سب ثمود ماضی کا قصہ بن گئے تو ان کی قوم کی طرف ان کے بھائی ایک رسول صالح کو بھیجا گیا یعنی تب جو لوگ موجود تھے جو کہ ضلالٍ مبینٍ میں تھے کسی کو بھی حق کا علم نہیں تھا سو فیصد کھلم کھلا گمراہیوں میں تھے حالانکہ ہر کوئی حق کا ہی دعویدار تھا تب اللہ نے ان میں انہی سے اپنا ایک رسول صالح بعث کیا جس نے ان پر حق کھول کھول کر واضح کیا یعنی صالح کو بعث کیا گیا البیّنات کیساتھ جو کہ قدر میں کر دیا گیا۔

اب یہ قرآن میں اساطیر الاولین نہیں ہیں بلکہ مثلوں سے الآخرین کی تاریخ ہے یعنی جو قرآن سے پہلے آئے ان کی مثلوں سے قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کی تاریخ ہے۔ جیسے اس قوم کے شروع میں جب وہ ضلالٍ مبینٍ میں ہو رہے تھے تو ثمود رسول اللہ و خاتم النبیّن کو بعث کیا گیا بالکل ایسے ہی موجود قوم کے شروع میں ثمود کی مثل محمد رسول اللہ و خاتم النبیّن کو بعث کیا گیا۔ پھر جیسے ثمود رسول اللہ و خاتم النبیّن کے خاتم یعنی فلٹر سے نکل کر آنے والے النبیّن ثمود

بنتے رہے اور تب تک آتے رہے جب تک کہ پھر ضلالٍ مبینٍ نہیں آ گئیں بالکل اسی طرح محمد کے بعد محمد کے خاتم یعنی فلٹر سے نکل کر النبیّن آتے رہے یوں جو جو بھی محمد کو اپنے لیے خاتم یعنی فلٹر تسلیم کر کے اس فلٹر سے گزرتا رہا وہ بھی محمد بنتا رہا یوں جب تک کہ دوبارہ ضلالٍ مبینٍ نہیں آ گئیں تب تک محمد کے خاتم یعنی فلٹر سے نکل کر آنے والے محمد آتے رہے جو کہ محمدٍ کہلائیں گے پھر محمدٍ جب تک کہ محمدٌ نہیں بن گئے یعنی وہ سارے کے سارے محمد ماضی کا قصہ نہیں بن گئے تب تک ان کی قوم میں ان کے بھائی احمد عیسیٰ کو بعث نہیں کیا جانا تھا یوں جب وہ محمدٍ محمدٌ بن گئے تو یعنی ان کے آنے کا سلسلہ بند ہو گیا اور ہر طرف ضلالٍ مبینٍ تھیں تو اللہ نے جو کہ ربّ ہے یعنی فطرت نے ان میں انہی سے اپنا ایک رسول احمد عیسیٰ بعث کر دیا جس نے آ کر بالکل ویسی ہی دعوت دی جس کی تاریخ آج سے چودہ صدیاں قبل ہی سورۃ ھود کی ان آیات کی صورت میں اتار دی گئی قَالَ يٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَيۡرُهٗ احمد عیسیٰ نے آ کر کہا اے میری قوم یعنی اے وہ لوگو جن کی طرف میں بھیجا گیا ہوں کس کی عبادہ کر رہے ہو؟ یعنی یہ جو تمہیں سننے کی دیکھنے کی اور جو سن اور دیکھ رہے ہو اسے سمجھنے کی صلاحیت دی اس کا کس کے لیے یا کس کے پیچھے استعمال کر رہے ہو؟ تمہیں جو عمل کرنے کی صلاحیت دی کس کے لیے یا کس کے پیچھے اس صلاحیت کا استعمال کر رہے ہو؟ تمہیں جو وجود میں لایا گیا، تمہیں جو وقت دیا گیا، تمہیں جو کچھ بھی دیا گیا ان کا کس کے لیے یا کس کے پیچھے استعمال کر رہے ہو؟ اللہ تھا جس نے تمہیں یہ سب کچھ دیا جس نے تمہیں وجود دیا تو اللہ کی غلامی کیوں نہیں کر رہے؟ کیا اس نے تمہیں اس لیے وجود دیا تھا؟ اس نے تمہیں یہ صلاحیتیں اس لیے دی تھیں؟ یہ جو کچھ بھی تم کر رہے ہو یہ تم اللہ کیساتھ ہی دشمنی کر رہے ہو تو کیا اللہ نے تمہیں وجود اس لیے دیا تھا کہ تم اللہ کیساتھ دشمنی کرو؟ تمہیں جو کچھ بھی دیا گیا تو کیا اللہ نے تمہیں یہ سب کا سب اس لیے دیا تھا کہ تم اللہ ہی کیساتھ دشمنی کرو؟ نہیں بلکہ جان لو اللہ جو کہ یہی وجود ہے جو تمہیں ہر طرف نظر آ رہا ہے اس کے علاوہ کوئی الہٰ نہیں تمہیں جو کچھ بھی دیا اسی وجود یعنی فطرت نے دیا اب اگر تم فطرت کیساتھ ہی دشمنی کرتے ہو تو تمہارا انجام انتہائی بھیانک ہے هُوَ اَنۡشَاَكُمۡ مِّنَ الۡاَرۡضِ یہ جو بھی اپنا وجود رکھتا ہے اور اور کرتے جاؤ جب تک کہ حد نہیں آ جاتی جب حد آ جائے یعنی اور ختم ہو کر ماضی میں چلا جائے تو نہ صرف ایک ہی وجود سامنے آئے گا بلکہ یہی وجود ہے جس نے تمہیں ارض سے وجود میں لانا قانون میں کر دیا یعنی اے عقل کے اندھو یہ جو تم زمین کو پھاڑ کر اس میں سے اس کے غیب سے نکال رہے ہو اللہ کے غیب سے کفر کرتے ہوئے انہیں قدرتی وسائل کا نام دیکر نکال کر زمین میں فسادِ عظیم کر رہے ہو ذرا غور کرو یہ سب کا سب کیا ہے؟ کیا یہ سب کا سب اس لیے زمین میں رکھا تھا کہ تم نکال کر زمین کو جہنم بناؤ؟ یا پھر یہ سب کے سب تو وہ عناصر ہیں جن سے تمہیں وجود میں لایا جاتا ہے؟ ذرا غور کرو یہ جو تمہارے جسم پر ناخن کے نام پر پلاسٹک ہے، تمہارے جسم پر بالوں کی صورت میں نائیلون ہے، تمہارا گوشت، تمہاری ہڈیاں جو کہ تیل اور فائبر سے بنی ہیں، تمہارے دانت وغیرہ یہ سب مواد کہاں سے آیا؟ یہ جو تم خام تیل کے نام پر زمین کا خون نکال رہے ہو اسی سے تو تمہیں بنایا جا رہا ہے یہ جو تم قدرتی وسائل کے نام پر اللہ کے غیب سے نکال رہے ہو اسی سے تو تمہیں بنایا جا رہا ہے اب بتاؤ کیا یہ سب زمین میں اس لیے رکھا تھا جن مقاصد کے حصول کے لیے تم ان کو نکال کر ان کا استعمال کر رہے ہو؟

یعنی ایسے ہی حق کھول کھول کر واضح کرتے کرتے جیسے اس وقت قوم ثمود کو صالح نے القارعہ سے متنبہ کیا یعنی ایٹمی جنگ سے متنبہ کیا اور انہیں تین ایامِ کے بعد القارعہ کے آنے کا کہا تو بالکل ایسے ہی اللہ کے رسول احمد عیسیٰ نے بھی نہ صرف القارعہ یعنی عالمی ایٹمی جنگ سے متنبہ کرنا تھا بلکہ یہ کہنا تھا کہ القارعہ جو کہ عذاب عظیم ہے تین ایامِ انتظار کرو جیسے ہی تین ایامِ ہوں گے تو یہ ایسا وعدہ ہے کہ جس میں رائی برابر بھی جھوٹ ہونے کا شک نہیں یہ وعدہ پورا ہو کر رہے گا القارعہ یعنی عالمی ایٹمی جنگ ہو کر رہے گی۔

اب آپ خود غور کریں کہ قرآن کے نزول کے بعد خود کو مسلمان کہلانے والوں کے آخرین میں اللہ نے اپنا ایک رسول بعث کرنا تھا جس نے آ کر نہ صرف حق کھول کھول کر واضح کرنا تھا یہ کہنا تھا کہ کس کا انتظار کر رہے تو اس نے الساعت کی تمام کی تمام علامات و اشراط کو کھول کھول کر واضح کر دینا تھا کہ وہ سب کی سب آ چکیں بلکہ اس نے القارعہ جو کہ عالمی ایٹمی جنگ ہے اس سے متنبہ کرنا تھا اور پھر اس نے کہنا تھا کہ تین ایامِ انتظار کرو یعنی اللہ کے رسول نے القارعہ سے تین ایامِ پہلے آ کر اس سے متنبہ کرنا تھا۔

اب کیا چودہ صدیوں میں ایسا ہوا؟ نہیں ہوا۔ کیا آج ایسا ہو رہا ہے؟ یعنی کیا آج ایک ایسا بشر موجود ہے جس کا بالکل وہی کردار ہے جو قرآن میں گزشتہ رسولوں کی مثلوں سے اس کی تاریخ اتار دی گئی تھی؟ کیا ایسا رسول موجود ہے جس نے نہ صرف الساعت کی تمام اشراط کو کھول کھول کر واضح کر دیا کہ وہ

سب کی سب آ چکیں اب سوائے الساعت کے کچھ نہیں رہا میرے بعد الساعت آئے گی اور میری موجودگی میں القارعہ اور اس نے القارعہ سے تین ایامِ قبل متنبہ کیا؟ کیا اس نے کہا کہ تین ایامِ انتظار کرو پھر جو عذاب عظیم کا وعدہ ہے القارعہ کی صورت میں وہ آ کر رہے گا؟

اگر تو ایسا کوئی بشر موجود نہیں ہے تو پھر ظاہر ہے ایسا آگے مستقبل میں جا کر ہوگا اور اگر آج ایسا بشر موجود ہے تو پھر بے شک پوری کی پوری دنیا اسے کذاب کہے لیکن کم از کم ایک بار تحقیق کر لینا لازم ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ وہی اللہ کا رسول ہو اور ہم ضد، حسد، بغض، دشمنی یا اکثریت کے پیچھے چل کر دنیا و آخرت میں عذاب الیم کا سودا کر بیٹھیں۔ بے شک پوری دنیا اس کی مخالفت کرے لیکن کم از کم ایک یہ تو چونکا دینے والی بات ہے کہ اگر یہ بھی کذاب ہے تو پھر آخر ایسا کیوں کہ جو کچھ بھی آج سے چودہ صدیاں قبل آج بعث کیے جانے والے رسول کی تاریخ کی صورت میں اتار دیا گیا تھا وہ سارے کا سارا اسی پر صادق آ رہا ہے آخر ایسا کیوں؟ آج تک ایسا نہیں ہوا کہ ایسا بشر نے نہ صرف یہ کہا ہو کہ وہ اللہ کا رسول ہے بلکہ اس نے وہی کہا جو آج تک کسی نے نہیں کہا اور جو اللہ کے ایک رسول نے ہی کہنا تھا تو ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ یہ کذاب ہو اور اگر اکثریت کذاب کہتی ہی ہے تو کیوں نہ ایک بار خود سے تحقیق کر لی جائے؟ جب یہ بات طے شدہ ہے کہ صالح کی مثل اللہ کے ایک رسول کو بعث کیا جانا تھا جس نے آ کر نہ صرف القارعہ سے متنبہ کرنا تھا بلکہ القارعہ سے تین ایامِ قبل متنبہ کرنا تھا اور اگر آج تاریخ میں پہلی بار ایسا ہو رہا ہے تو یہ چونکا دینے والی بات ہے اس لیے کم از کم ایک بار تو تحقیق کر لینی چاہیے اگر تو کذاب ثابت ہو گیا تو اطمینان ہو جائے گا اور اگر واقعتاً اللہ کا رسول ہوا اور ہم نے کذب کر دیا تو دنیا و آخرت میں سوائے خسارے کے کچھ نہیں بچے گا۔

اس پہلو سے بھی نہ صرف آپ پر کھول کھول کر واضح کر دیا گیا کہ احمد عیسیٰ ہمارا رسول ہے وہی رسول جس کی بعثت کا ہم نے وعدہ کیا تھا بلکہ آج قرآن بذاتِ خود ان آیات کی صورت میں آپ کو یاد دلا رہا ہے کہ یہی تھا صالح کی مثل اللہ کا وہ رسول جس کی آج سے چودہ صدیاں قبل ہی صالح کی مثل سے تاریخ اتار دی گئی تھی اور دنیا کی کوئی طاقت اس کا رد نہیں کر سکتی اور نہ ہی کوئی چاہ کر بھی کفر کر سکتا ہے بالآخر ہر ایک کو ماننا پڑے گا کہ ہاں اے احمد عیسیٰ تُو ہی اللہ کا وہ رسول ہے جس کا ہم انتظار کر رہے تھے جس کی بعثت کا وعدہ کیا گیا تھا۔

آج بھی ہمارے رسول احمد عیسیٰ کے ساتھ وہی کیا جائے گا جو اس سے پہلے ہر رسول کیساتھ کیا گیا جیسے کہ انہی آیات میں قوم ثمود کی صورت میں اس موجودہ قوم کی بھی تاریخ اتار دی گئی جیسے قوم ثمود نے صالح کا کفر کیا صالح کا کذب کیا بالکل اسی طرح موجود قوم بھی یہ خود کو مسلمان کہلوانے والے بھی کفر و کذب ہی کریں گے اور پھر بالآخر جو انجام القارعہ یعنی ایٹمی جنگ سے قوم ثمود کا ہوا بالکل وہی انجام آج ہمارے رسول احمد عیسیٰ کا کذب کرنے والوں کا ہوگا۔

قرآن میں سب سے زیادہ میرا ذکر

قرآن میں اساطیر الاولین نہیں ہیں الاولین کو نہ صرف سلفاً یعنی گزرے ہوئے کر دیا بلکہ مثل کر دیا الآخرین کے لیے یعنی قرآن کے نزول کے بعد والوں کے لیے یوں قرآن میں الاولین کی مثلوں سے الآخرین کی تاریخ ہے۔ قرآن میں جہاں جہاں نوح کا ذکر ہے تو نوح کو نہ صرف سلف یعنی گزرا ہوا کر دیا بلکہ مثل کر دیا الآخرین کے لیے تو اس لیے وہاں اصل میں اس قوم کے آخرین میں بعث کیے جانے والے اللہ کے رسول احمد عیسیٰ کا یعنی میرا ذکر ہے۔ ایسے ہی جہاں جہاں ھود کا ذکر ہے، جہاں جہاں صالح کا ذکر ہے، شعیب کا ذکر ہے، ابراہیم کا ذکر ہے، لوط کا ذکر ہے، موسیٰ کا ذکر ہے اور عیسیٰ ابن مریم کا ذکر ہے تو وہاں ان کی مثلوں سے میرا ذکر کیا جا رہا ہے پھر اس کے علاوہ قرآن میں جہاں جہاں آج کی تاریخ ہے اور وہاں اللہ اپنے رسول سے مخاطب ہے تو وہاں وہاں بھی میرا ذکر ہے پھر اس کے علاوہ قرآن میں اسم عیسیٰ سے بھی میرا ذکر موجود ہے اور جب عیسیٰ ابن مریم نے رسولوں کی بشارت دی تو وہاں بھی میرا ذکر ہے اس کے علاوہ بھی قرآن میرے ذکر سے بھرا پڑا ہے اور میں اللہ کا رسول احمد عیسیٰ واحد وہ رسول ہوں جس کا قرآن میں سب سے زائد بار ذکر ہوا ہے۔ اب اگر اس کے باوجود بھی میرا کفر ہی کیا جاتا ہے میرا کذب ہی کیا جاتا ہے تو اس کا انجام کیا ہوگا اس کا اندازہ اسی سے لگا لیں کہ آخر وہ کون سی وجہ ہے جس وجہ سے قرآن میں سب سے زیادہ ذکر میرا کیا گیا؟ اسی وجہ سے کیونکہ اکثریت نے کذب ہی کرنا تھا اور پھر کل کو ان کے پاس کوئی بہانہ یا عذر نہ ہو اس لیے قرآن میں سب سے زیادہ ذکر

میرا ہے۔

آج تم اگر ہمارے رسول احمد عیسیٰ سے کذب کر رہے ہو تو یہ کوئی پہلی بار نہیں کیا جا رہا بلکہ تم سے پہلے والوں نے بھی یہی کیا تھا تو پھر ان کا انجام کیا ہوا تھا؟

اِنۡ اَنۡتَ اِلَّا نَذِیۡرٌ. اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ بِالۡحَقِّ بَشِیۡرًا وَّنَذِیۡرًا وَاِنۡ مِّنۡ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیۡهَا نَذِیۡرٌ. وَاِنۡ یُّکَذِّبُوۡکَ فَقَدۡ کَذَّبَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ جَآءَتۡهُمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالۡکِتٰبِ الۡمُنِیۡرِ. ثُمَّ اَخَذۡتُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا فَکَیۡفَ کَانَ نَکِیۡرِ. فاطر ٢٣ تا ٢٦

اِنۡ اَنۡتَ اِلَّا نَذِیۡرٌ. فاطر ٢٣

نہیں ہے تُو مگر جب تک تُو موجود ہے تیرا کام ہے متنبہ کرنا یعنی انسانوں کے ہاتھوں سے کیے جانے والے مفسد اعمال اور ان اعمال کے انتہائی بھیانک ردعمل کو کھول کھول کر واضح کرنا کہ وہ باز آ جائیں ورنہ انہیں ان کے اعمال کے تباہ کن ردعمل کا شکار کیا ہی جانے والا ہے۔

اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ بِالۡحَقِّ بَشِیۡرًا وَّنَذِیۡرًا وَاِنۡ مِّنۡ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیۡهَا نَذِیۡرٌ. فاطر ٢٤

اس میں کچھ شک نہیں بھیجا ہم نے تجھے حق کیساتھ بَشِیۡرًا یعنی انسانوں پر حق ہر لحاظ سے واضح کر دینے کے لیے کہ کون سے اعمال کرنے سے انہیں دنیا و آخرت میں فائدے اور فلاح ملے گی اور کون سے اعمال کرنے سے دنیا و آخرت میں انتہائی ذلت آمیز ہلاکت کا سامنا کرنا پڑے گا اور نَذِیۡرًا یعنی انسان جو مفسد اعمال کر رہے ہیں نہ صرف ان کے ان مفسد اعمال کو ان پر کھول کھول کر ہر لحاظ سے واضح کر دے بلکہ ان پر یہ بھی واضح کر دے کہ اگر یہ ان مفسد اعمال سے باز نہیں آتے اللہ سے رجوع نہیں کرتے تو جلد ہی انہیں ان کے ان مفسد اعمال کے ردعمل میں آنے والی ہلاکت سے ان کا نام ونشان مٹا دیا جائے گا۔

اب یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ان آیات میں محمد کا ذکر کیا جا رہا ہے یا پھر محمد کے علاوہ کسی اور رسول کا ذکر کیا جا رہا ہے؟ اگر ان آیات میں محمد کا ذکر کیا جا رہا ہے تو پھر دیکھیں اللہ نے سورۃ فاطر کی آیت نمبر چوبیس کے اگلے حصے میں کیا کہا۔

وَاِنۡ مِّنۡ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیۡهَا نَذِیۡرٌ اور نہیں امتوں میں سے کوئی ایک بھی امت مگر ہر امت میں آ کر گزر چکا نَذِیۡرٌ یعنی جب ہر امت کو ہلاک کیا گیا انہیں عذاب عظیم دیا گیا تب ان میں ایک ایسا ضرور موجود رہا جس نے ان پر ان کے مفسد اعمال کو نہ صرف کھول کھول کر ہر پہلو سے واضح کر دیا بلکہ ان پر یہ بھی واضح کر دیا کہ اب بھی وقت ہے باز آ جائیں ورنہ عذاب ان کے سر پر آ چکا ہے انہیں عذاب سے ہلاک کیا ہی جانے والا ہے یوں اس کی موجودگی میں ہر امت کو عذاب دیا گیا، کوئی ایک بھی امت ایسی نہیں کہ جب انہیں ہلاک کیا گیا انہیں صفحہ ہستی سے مٹایا گیا تو عذاب سے عین قبل رسول بھیج کر انہیں کھول کھول کر متنبہ کر کے ان پر حجت نہ کر دی گئی ہو اور پھر بالآخر رسول کی موجودگی میں ہی ان پر عذاب لا کر انہیں صفحہ ہستی سے مٹا دیا گیا اور رسول اور اس کی دعوت کو تسلیم کر کے اسی طرح اس پر عمل کرنے والوں کو بچا لیا گیا اور جب آج بالکل وہی وقت آ چکا یعنی عذاب عظیم سر پر آ چکا تو جب اس سے قبل ہر امت میں نذیر گزر چکا تو پھر ایسا کیسے ممکن ہے کہ آج جب عذاب بالکل سر پر آ چکا اور عذاب سے عین قبل نذیر کو بھیجنا قدر میں کیا جا چکا تو نذیر نہ بھیجا جاتا؟ اس لیے آج ان میں انہی سے تجھے بعث کیا تا کہ تُو انہیں کھول کھول کر متنبہ کر دے ان پر حجت کر دے اور اگر یہ پھر بھی کفر و کذب ہی کرتے ہیں تو انہیں تیری موجودگی میں ہلاک کر دیا جائے انہیں صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے اور تجھے اور تیری دعوت کو دل سے تسلیم کرنے والوں کو بچا لیا جائے اور پیچھے زمین کا وارث بنا دیا جائے۔

لفظ نذیر پر دو پیش ہیں جس سے اس کے معنی بنتے ہیں نذیر اس وقت ان میں موجود ہے جب انہیں عذاب دیا جا رہا ہے یعنی اس رسول کا ذکر کیا جا رہا ہے جس رسول کو عذاب سے عین پہلے متنبہ کرنے کے لیے بھیجا جاتا ہے اور اس کی موجودگی میں ان لوگوں کو اس وقت موجود قوم کو عذاب دیا جاتا ہے اور یہ لفظ بالکل واضح کر دیتا ہے کہ ان آیات میں محمد کا ذکر قطعاً نہیں کیا جا رہا کیونکہ محمد تو اس امت کے اول میں بھیجے گئے اور عذاب تو کسی بھی امت کو آخر میں دیا جاتا ہے اور اگر ان

آیات میں بشیرونذیر محمد ہوتا تو پھر محمد کی موجودگی میں اس امت کو اس قوم کو عذاب دے دیا جاتا بالکل ویسے ہی جیسے قوم نوح، قوم عاد، قوم ثمود، قوم شعیب، قوم لوط، اور آل فرعون کو عذاب دیا گیا۔لیکن کیا ایسا ہوا؟ ہر کوئی جانتا ہے کہ نہیں ایسا نہیں ہوا اور جب ایسا ہوا ہی نہیں تو ظاہر ہے ان آیات میں کسی بھی صورت محمد کا ذکر نہیں کیا جارہا بلکہ یہ تو اس رسول کا ذکر کیا جارہا ہے جسے آخرین میں بعث کیا جانا تھا جیسا کہ اگلی آیت میں اسی بات کو بالکل کھول کر صراحت کیساتھ واضح کر دیا گیا کہ ان آیات میں محمد نہیں بلکہ اس امت کے آخرین میں عذاب کے موقع پر بعث کیے جانے والے رسول ابن مریم کی مثل عیسیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا جارہا ہے جو آکر عذاب سے متنبہ کرے گا اور اس کی موجودگی میں اس امت کو اس قوم کو عذاب دیا جائے گا۔

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ۔ فاطر ۲۵

اور اگر تیرا کذب ہی کیا جارہا ہے یعنی جن میں تجھے بعث کیا گیا جب تُو ان پر حق ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کر رہا ہے انہیں کھول کھول کر متنبہ کر رہا ہے تو بجائے یہ کہ یہ لوگ حق کو تسلیم کریں اور عذاب سے بچ جائیں یہ لوگ الٹا نہ صرف حق کو تسلیم کرنے سے انکار کر رہے ہیں بلکہ الٹا تیرے ساتھ دشمنی کر رہے ہیں اپنے مفسد اعمال کو ترک کرنے کی بجائے انہی پر ڈٹے ہوئے ہیں اور تیرے ساتھ دشمنی کر رہے ہیں تجھے گالیاں دے رہے ہیں، تجھے برا بھلا کہہ رہے ہیں، تجھے پاگل وبیوقوف کہہ رہے ہیں تجھے کاذبین میں سے کہہ رہے ہیں تو پھر یہ کوئی پہلی بار نہیں ہورہا بلکہ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ پس تحقیق کذب کیا ان لوگوں نے بھی جو ان سے پہلے تھے یعنی قوم نوح، قوم عاد، قوم ثمود، قوم لوط، قوم شعیب اور آل فرعون وغیرہ بھی اسی طرح کذب کر چکے تو پھر ان کے کذب کرنے کا انجام کیا ہوا؟ ان کے کذب کرنے کا نتیجہ کیا نکلا کیا وہ سچے ثابت ہوگئے یا پھر انہیں جس سے متنبہ کیا جارہا تھا اس عذاب نے انہیں صفحہ ہستی سے مٹا دیا انہیں نشان عبرت بنا دیا؟ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ جیسے آج ان کے پاس رسول آگیا ہے آج ان میں رسول موجود ہے جو ان پر حق ہر لحاظ سے کھول کھول کر رکھ رہا ہے ان کو ہر لحاظ سے متنبہ کر رہا ہے کہ یہ اپنے مفسد اعمال سے باز آجائیں ورنہ عذاب ان کے سر پر آ کھڑا ہے بالکل اسی طرح ان قوموں کے پاس بھی ایسے ہی رسول آ چکے جنہوں نے ان پر سب کچھ کھول کھول کر رکھ دیا اور جب جب جس جس بات کو کھول کھول کر رکھنے کی ضرورت تھی وہ ان ٹکڑوں کیساتھ آئے اور الکتاب المنیر کیساتھ یعنی جب تک کہ اگلا رسول بعث نہیں کر دیا گیا تب تک کے لیے النبیّن کی تصدیق کرنے والی اور اسی سے حق واضح کرنے والی الکتاب لیکن وہ بھی ان ہی کی طرح کذب ہی کرتے رہے۔

یعنی جیسے آج تُو ان پر حق ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کر رہا ہے سب کچھ کھول کھول کر رکھ رہا ہے اور اس کے باوجود بھی یہ تیری دعوت کو تسلیم کرنے کو تیار نہیں ،ان کو ہر لحاظ سے متنبہ کیے جانے کے باوجود بھی یہ ماننے کو تیار نہیں کہ عذاب ان کے سر پر آچکا ان کو یہی لگ رہا ہے کہ جیسے دنیا چل رہی ہے ایسے ہی چلتی رہے گی کچھ بھی نہیں ہونے والا یہ تو پاگل ہے، بے وقوف ہے، من الکاذبین ہے یوں تیری دعوت کو نظر انداز کر رہے ہیں تیری تحقیر وتذلیل کر رہے ہیں تیرے ساتھ دشمنی ہی کر رہے ہیں تو ایسا کوئی پہلی بار نہیں ہورہا بلکہ ایسا ان سے پہلے بھی ہو چکا ان سے پہلے جو قومیں جو امتیں زمین پر آباد تھیں وہ بھی بالکل ایسا ہی کر چکیں جیسے آج تمہیں اس امت اس قوم کے آخر میں جب عذاب ان کے سر پر آچکا ہے تو اس سے متنبہ کرنے کے لیے بھیجا ہے ایسے ہی ہر امت میں رسول بھیجا گیا اور اس کیساتھ بھی بالکل ایسا ہی ہوتا رہا ہر امت کو عذاب دینے سے پہلے جب رسول کو بھیجا گیا تو اس نے ایک ایک بات کو ان پر کھول کھول کر رکھ دیا سب کچھ ہر پہلو سے ہر لحاظ سے واضح کر دیا لیکن اس کے باوجود انہوں نے بھی انہی کی طرح کیا جو آج یہ لوگ کر رہے ہیں موجودہ امت موجودہ قوم کر رہی ہے تو کیا ان ہی کی طرح کذب کرنے پر انہیں ایسے ہی چھوڑ دیا گیا؟ ان کو جو لگ رہا تھا کہ دنیا ایسے ہی چلتی رہے گی یہ تو پاگل ہے جو آج انہیں لگ رہا ہے اور یہ تجھے پاگل کہہ رہے ہیں ملامتیں کر رہے ہیں الزامات لگا رہے ہیں گالم گلوچ کر رہے ہیں محاذ کھولے ہوئے ہیں تو کیا ان کو بھی ایسے ہی چھوڑ دیا جائے گا؟ کیا تیرے ذریعے ان سے جھوٹ بولا جارہا ہے یا پھر یہ کہ تُو ہمارا بھیجا ہوا ہی نہیں ہے؟ نہیں بلکہ تُو ہمارا بھیجا ہوا ہے اور ان کو بھی ان قوموں کی مثل نہیں چھوڑا جانے والا بلکہ ان کیساتھ بھی بالکل انہی کی مثل کیا جانے والا ہے۔

ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۔ فاطر ۲۶

جیسے آج ان میں انہی سے ہم نے اپنا رسول احمد عیسیٰ بعث کیا جو ان پر حق کھول کھول کر واضح کر رہا ہے اور یہ لوگ تسلیم کرنے کی بجائے کفر ہی کر رہے ہیں بالکل اسی طرح ان لوگوں نے بھی کیا جو ان سے پہلے تھے تو پھر ان کیساتھ کیا ہوا؟ ان کو کیسے پکڑا؟ پس کیسا ہوا تھا انجام ان کا اس کذب کرنے کا؟ تو آج تمہیں بھی

بالکل اسی طرح پکڑنے جا رہے ہیں تمہارا انجام بھی بالکل انہی کی طرح کرنے جا رہے ہیں جو کہ بالکل تمہارے سر پر آ کھڑا ہے۔ یعنی قوم نوح کو جو عظیم طوفان کی صورت میں عذاب نے آ پکڑا، قوم عاد اور قوم ثمود کو تباہ کن ایٹمی بموں کی تباہی نے آ پکڑا، قوم لوط اور قوم شعیب کو زمین سے تباہ کن پھٹنے والے لاوں نے آ پکڑا اور آل فرعون کو سمندر نے آ پکڑا پس کیسی پکڑ پکڑا تھا ہم نے انہیں؟ بالکل ایسی ہی پکڑ ان لوگوں کو موجودہ امت موجودہ قوم کو پکڑا جانے والا ہے جو ہمارے اس رسول احمد عیسیٰ کی موجودگی میں پکڑا جائے گا۔

آپ پر واضح ہو چکا کہ ان آیات میں کسی بھی صورت محمد علیہ السلام کا ذکر نہیں ہے بلکہ ان آیات میں اس رسول کا ذکر ہے جس نے اس امت اس قوم کے آخر میں اس وقت بھیجا جانا تھا جب عذاب عظیم سر پر آ چکا ہوگا اور وہ رسول نہ صرف آ کر اس عذاب سے متنبہ کرے گا بلکہ اس کی موجودگی میں دنیا میں آباد موجودہ امت موجودہ قوم پر عذاب لایا جائے گا بالکل ایسے ہی جیسے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا گیا تب جب اس کی قوم پر عذاب لایا جانا تھا پھر نوح کی موجودگی میں اس کی قوم کو عذاب دیا گیا نوح اور اس کے ساتھیوں کو بچا لیا گیا اور اس کی قوم کو ہلاک کر دیا گیا جیسے قوم عاد کے آخر میں ھود کو بھیجا گیا اور ھود کی موجودگی میں عذاب دیا گیا ھود اور اس کے ساتھیوں کو اس عذاب سے بچا لیا گیا، جیسے صالح کو قوم ثمود کی طرف بھیجا گیا پھر صالح کی موجودگی میں اس قوم کو عذاب دیا گیا صالح اور اس کے ساتھیوں کو بچا لیا گیا، جیسے لوط کی موجودگی میں اس کی قوم کو عذاب دیا گیا لوط اور اس کے ساتھیوں کو بچا لیا گیا، جیسے شعیب کو قوم مدین کی طرف بھیجا گیا شعیب کی موجودگی میں عذاب دیا گیا شعیب اور اس کے ساتھیوں کو اس عذاب سے بچا لیا گیا جیسے موسیٰ کو آل فرعون کی طرف بھیجا گیا موسیٰ کی موجودگی میں آل فرعون کو عذاب دیا گیا موسیٰ اور اس کے ساتھیوں کو بچا لیا گیا بالکل عین اسی طرح آج قوم محمد کی طرف احمد عیسیٰ رسول اللہ کو بھیجا گیا آج احمد عیسیٰ اللہ کا رسول موجود ہے جو حق ہر لحاظ سے کھول کھول کر رکھ رہا ہے ہر لحاظ سے متنبہ کر رہا ہے اور ان قوموں کی مثل آج اللہ کے رسول احمد عیسیٰ کا بھی کذب ہی کیا جا رہا ہے تو آج اس موجودہ امت موجودہ قوم کیساتھ بھی بالکل وہی کیا جانے والا ہے جو پہلوں کیساتھ کیا گیا۔ آج عیسیٰ موجود ہے اور وہ رات دن القارعہ یعنی عالمی ایٹمی جنگ کی صورت میں سر پر آ چکے عذاب سے متنبہ کر رہا ہے اور ساتھ ہی الساعت کا علم بھی کھول کھول کر واضح کر چکا ہے اب جب عیسیٰ اللہ کے رسول یعنی میرا کذب ہی کیا جا رہا ہے تو عذاب بھی آیا ہی چاہتا ہے۔

امت سلف بنی اسرائیل کی مثل خود کو مسلمان کہلوانے والے ہمارے نبیوں کے قاتل

لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلاً كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ. المائدہ ۷۰

لَقَدْ تحقیق کہ یعنی تم اپنے گھوڑے دوڑا لو اپنی تحقیق کر لو جو کہا جا رہا ہے یہی حق ہے یہی طے شدہ ہے جو قدر میں کر دیا گیا جو تمہارے سامنے آئے گا اَخَذْنَا کیا اخذ کیا ہم نے مِيْثَاقَ میثاق تھا جو اخذ کیا تھا ہم نے بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اور جن سے میثاق اخذ کیا تھا وہ بنی اسرائیل تھے۔

آگے بڑھنے سے پہلے یہ جاننا ہوگا کہ میثاق کیا ہے جو اللہ نے بنی اسرائیل سے اخذ کیا تھا بنی اسرائیل نے اللہ سے میثاق باندھا تھا یعنی بنی اسرائیل کا اللہ سے جو معاہدہ ہوا تھا وہ معاہدہ کیا تھا؟

بنی اسرائیل کا بطور امت انتخاب کیا گیا تھا اور امت کی مثال گھر میں والدین کی سی ہے جیسے والدین کی ذمہ داری ہوتی ہے نہ صرف گھر کی دیکھ بھال کرنا بلکہ بچوں کا مکمل خیال رکھنا بچوں کو ہر طرح کے نقصان سے بچانا، بچے کم علمی یا لاعلمی کی وجہ سے بار بار ایسی چیزوں یا ان کاموں کی طرف لپکتے ہیں جن سے ان کو نقصان پہنچ سکتا ہے اور والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کو ایسے تمام کاموں سے روک کر رکھیں ایسی کسی شئے کے قریب بھی مت بھٹکنے دیں والدین کی ذمہ

داری ہے کہ وہ بچوں کوایسا ماحول فراہم کریں کہ بچوں کی بہتر پرورش ہو والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کی بہتر تعلیم وتربیت کریں ان کا ہر طرح سے خیال رکھیں بالکل ایسے ہی دنیا میں آباد انسان بچوں کی مثل ہیں لاعلمی یا کم علمی کی وجہ سے ایسی چیزوں کی طرف لپکتے ہیں جن سے انہیں نقصانات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے ایسے کام کرتے ہیں جن سے ہلاکت کا شکار ہوں گے اور انہی میں سے وہ لوگ جو علم رکھنے والے ہیں جو نہ صرف اس زمین کی بلکہ انسانوں کی دیکھ بھال کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں ان کا بطور امت انتخاب کیا جاتا ہے اور امت کا اللہ سے یہی میثاق ہوتا ہے کہ وہ آسمانوں وزمین کو جو کہ امت کے پاس اللہ کی امانت ہے اس کا ہر لحاظ سے خیال رکھیں گے ان میں کسی کو بھی کسی قسم کی چھیڑ چھاڑ نہیں کرنے دیں گے آسمانوں وزمین میں مداخلت نہیں کریں گے وہ انسانوں کو ہر اس کام سے روکیں گے ہر اس شئے کے قریب بھی جانے سے روکیں گے جس سے آسمانوں وزمین میں خرابی ہو وہ انسانوں کی دیکھ بھال کریں گے ان کو ایسا ماحول فراہم کریں گے کہ انہیں کسی بھی قسم کا نقصان نہ پہنچے اور نہ ہی انسان باقی انسانوں سمیت آسمانوں وزمین میں کسی بھی مخلوق کو نقصان پہنچائیں وہ انسانوں کی بہترین تربیت کریں وہ دنیا میں ایسا نظم قائم کریں کہ جس سے انسانوں پر نہ صرف یہ واضح ہو کہ دنیا میں آنے کا مقصد کیا ہے بلکہ اس مقصد کو پورا کیسے کرنا ہے اور اسے پورا کرنے کے لیے جو کچھ بھی درکار ہو وہ بھی انہیں میسر ہو یہ تھا امت بنی اسرائیل کا اللہ کیساتھ میثاق۔

اسے مزید کھول کر واضح کر دیتے ہیں تا کہ سمجھنے کے لیے کسی بھی قسم کی کوئی مشکل نہ رہے اور ہر کسی کو کھل کر سمجھ میں آ جائے۔ انسان بنیادی طور پر دو گروہوں میں تقسیم ہیں ایک وہ جن کی مثال بچوں کی سی ہے انہیں جو بھی اچھا لگتا ہے وہ اسی کے حصول کے لیے اسی کے پیچھے بھاگ پڑتے ہیں جیسا اکثریت کو کرتے دیکھتے ہیں وہی کرنا شروع کر دیتے ہیں یا جس میں بھی انہیں اپنا فائدہ نظر آتا ہے اس کے پیچھے دوڑ پڑتے ہیں خواہ وہ حقیقت میں ان کے لیے کتنا ہی ہلاکت خیز ہی کیوں نہ ہو اور دوسرے وہ ہیں جن کی مثال بچوں کی سی نہیں بلکہ باشعور کی سی ہے۔

اب اگر انسان کو اس کی حدود میں نہ رکھا جائے یعنی جیسے گھر میں بچوں پر کوئی نگران مقرر نہ کیا جائے تو بچے نہ صرف خود اپنے آپ کو نقصان پہنچا لیں گے بلکہ گھر کو بھی تباہ کر کے رکھ دیں گے بالکل ایسے ہی اگر انسانوں کو ان کی حدود میں نہ رکھا جائے انسانوں پر کسی ذمہ دار کو مقرر نہ کیا جائے تو انسان نہ صرف اپنی خواہشات کی اتباع میں خود اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالیں گے بلکہ آسمانوں وزمین کو فساد زدہ کر کے انہیں تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کریں گے اس زمین کو جہنم بنا دیں گے جس کے لیے لازم تھا کہ ان پر نگران مقرر کیا جائے جس مقصد کے لیے اللہ کا قانون ہے کہ وہ انسانوں سمیت اس زمین کی ذمہ داری یعنی اپنی امانت کی دیکھ بھال کے لیے ان سے میثاق اخذ کرتا ہے جو اس کے نہ صرف اہل ہوتے ہیں بلکہ وہ اس ذمہ داری کو اٹھانے کے طالب ہوتے ہیں یوں اللہ دنیا میں ان لوگوں کا انتخاب کرتا ہے جو نہ صرف آسمانوں وزمین کی ذمہ داری اٹھانے کے اہل ہوتے ہیں بلکہ وہ اس ذمہ داری کو اٹھانے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اللہ ان میں انہی سے اپنا ایک رسول بعث کرتا ہے جس کے ذریعے ان پر اپنا میثاق یعنی حق کھول کھول کر واضح کر دیتا ہے یوں اس دعوت کو اپنی خوشی اور دل سے تسلیم کرنے والوں کی ایک جماعت وجود میں آتی ہے جسے امت کہتے ہیں جو اللہ کیساتھ یہ میثاق باندھتے ہیں کہ وہ الصلاۃ قائم کریں گے یعنی نہ صرف انسانوں میں سے ہر ایک کو اسکے مقام پر رکھیں گے بلکہ آسمانوں وزمین کی مکمل دیکھ بھال کریں گے کسی کو بھی فطرت میں مداخلت نہیں کرنے دیں گے یوں اس کے بدلے میں اللہ ان سے وعدہ کرتا ہے کہ جب تک وہ اپنی اس ذمہ داری کو یعنی اس میثاق کو احسن طریقے سے پورا کریں گے تو اللہ انہیں عزۃ دے گا یعنی دنیا میں بلند مقام دے گا تمام انسان ان کی غلامی میں ہی رہیں گے اور اگر انہوں نے اس میثاق کو توڑا، نظر انداز کیا، غافل ہو گئے یا بھول گئے تو انہیں اس کے بدلے نہ صرف دنیا میں ذلیل کیا جائے گا ان پر ذلت ومسکنت ڈال دی جائے گی عذاب مھین دیا جائے گا یعنی دنیا کے لوگوں کو باقی اقوام کو ان پر مسلط کر دیا جائے گا جو انہیں ذلیل ورسوا کریں گے بلکہ آخرت میں بھی اسکے بدلے عذاب الیم کا شکار کیا جائے گا۔

یہی میثاق بنی اسرائیل سے اخذ کیا گیا اور جب تک انہوں نے اس میثاق کو احسن طریقے سے پورا کیا تو انہیں عزۃ حاصل رہی یعنی دنیا میں بلند مقام حاصل رہا پوری دنیا کی اقوام ان کی غلام رہیں لیکن پھر جیسے ہی انہوں نے اس میثاق سے منہ پھیر لیا، اسے ترک کر دیا، میثاق کو توڑ دیا اور جب اللہ نے النّبیّن کو بھیجا یعنی بار بار اس میثاق کو یاد دلایا تو انہوں نے النّبیّن کو قتل کیا ان کا کذب کیا تو اسکے نتیجے میں ان پر ذلت ومسکنت ڈال دی گئی انہیں عذاب مھین کا شکار کر دیا گیا یعنی دوسری اقوام کو ان پر چڑھا کر نہ صرف انہیں ذلیل ورسوا کر دیا گیا بلکہ دوسری اقوام کی غلامی کا شکار ہو گئے۔ یہ تھا وہ میثاق جو بنی اسرائیل سے اخذ کیا گیا تھا اور اسی میثاق کو یاد دلانے کے لیے اللہ ان میں اپنے رسول بھیجتا رہا جس کا آگے ذکر کر دیا گیا وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلاً اور بھیجے ہم نے ان کی طرف ایک ایک

کر کے رسول كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ وہ تمام کے تمام رسول جب بھی ان میں سے کوئی رسول آموجود ہوا اور وہ جس کے ساتھ آیا وہ ان کی خواہشات نہیں تھیں یعنی رسول جس کے ساتھ آیا وہ ان کے بالکل برعکس دوسری بات لے کر آیا اس نے آکر جب حق کھول کھول کر واضح کیا تو وہ ان کی خواہشات سے نہیں تھا جو انہوں نے خود ہی دین کے نام پر گھڑ رکھا تھا دنیا میں آنے کے مقصد کے نام پر گھڑ رکھا تھا تو جب رسول نے جو بات کی وہ ان کی خواہشات کے مطابق نہیں تھی ان کی خواہشات کے بالکل برعکس تھی ان کی خواہشات سے متصادم تھی تو پھر انہوں نے ان رسولوں کیساتھ کیا کیا فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ان میں سے ایک فریق کا کذب کیا جا رہا ہے ایسے ہی کذب کیا جاتا رہا اور ایک فریق کا قتل کیا جا رہا ہے قتل کیا جاتا رہا۔

اب جب آپ پر ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کر دیا گیا کہ قرآن میں اساطیر الاولین نہیں بلکہ الاولین کی مثلوں سے الآخرین کی تاریخ ہے تو پھر کیا یہ آیت بنی اسرائیل کی اساطیر پر مشتمل ہے؟ نہیں بلکہ یہ تو بنی اسرائیل کی مثل سے آج اس موجودہ امت کی تاریخ بیان کی جا رہی ہے۔ جو بھی اس قرآن کے نزول سے قبل اس دنیا میں آئے انہیں نہ صرف گزرا ہوا کر دیا بلکہ انہیں مثل کر دیا قرآن کے نزول کے بعد والوں کے لیے اس لیے قرآن میں جہاں جہاں بھی قرآن کے نزول سے پہلے والوں کا ذکر آتا ہے تو وہ اصل میں ان کا ذکر نہیں بلکہ تمہارا ذکر ہے ان کی مثلوں سے تمہاری تاریخ ہے وہ قرآن کے نزول کے بعد والوں کی تاریخ ہے اس لیے اس آیت اور ایسی ہی قرآن کی باقی آیات کی صورت میں آج اس امت کی تاریخ اتاری گئی تھی۔ اور پھر کیا وہ میثاق آج بھی بنی اسرائیل کے ساتھ ہے یا پھر بنی اسرائیل پر تو آج سے چودہ صدیاں قبل لعنت کر دی گئی انہیں نظر انداز کر دیا گیا جب انہوں نے بار بار میثاق کو توڑا تو ان پر لعنت کر کے یعنی انہیں نظر انداز کر کے اس موجود امت سے میثاق باندھا گیا؟ تو حقیقت بالکل واضح ہے کہ آج سے چودہ صدیاں قبل نہ صرف بنی اسرائیل پر لعنت کر دی گئی بلکہ محمدؐ کی بعثت سے ایک نئی امت کو وجود میں لا کر ان سے میثاق اخذ کیا گیا تھا اور اس آیت میں اسی امت کا ذکر کیا جا رہا ہے اسی امت کی پچھلے چودہ سو سال کی تاریخ ہے۔

امت بنی اسرائیل سے اللہ نے میثاق اخذ کیا تھا لیکن جب اس امت نے بار بار اس میثاق کو توڑ ڈالا اسے پورا نہ کیا اس کے خلاف کیا تو اللہ نے ان پر حجت کے بعد ان پر لعنت کرتے ہوئے اس مقصد اس ذمہ داری کے لیے ایک دوسری امت کا انتخاب کیا ایک دوسری امت وجود میں لائی گئی بنی اسرائیل کو ترک کر دیا گیا اور موجودہ امت سے وہی میثاق اخذ کیا گیا اور پھر موجودہ امت نے کیا کیا؟ موجودہ امت نے بھی بالکل ویسے ہی کیا جیسے بنی اسرائیل امت سلف نے کیا۔
اب ذرا غور کریں ہر شخص یہ جانتا ہے کہ اس سے پہلے بنی اسرائیل کا بطور امت انتخاب کیا گیا اللہ نے بنی اسرائیل سے میثاق اخذ کیا تھا لیکن جب بنی اسرائیل نے بار بار میثاق کو توڑا یہاں تک کہ ترک ہی کر دیا وہ اللہ سے اپنے میثاق کو بھول گئے تو اللہ نے بنی اسرائیل کو ترک کر کے موجودہ امت سے میثاق اخذ کیا۔ اب سوال تو یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب میثاق وہی ہے صرف امت تبدیل ہوئی تو پھر اس امت میں نبوت کا دروازہ کیسے بند ہو گیا؟ کیونکہ بنی اسرائیل میں تو اللہ نے نبوت کا دروازہ بند نہیں کیا تھا تو اس امت میں دروازہ کیسے بند کر دیا؟
جب میثاق اللہ کی راہنمائی کے بغیر پورا کرنا ممکن ہی نہیں اور اللہ راہنمائی کرتا ہے اپنے بھیجے ہوئے یعنی رسولوں کے ذریعے تو پھر اللہ ہدایت کے دروازے کو بند کیسے کر سکتا ہے النبیین کو بھیجنا بند کیسے کر سکتا ہے؟
یہ آیت بالکل واضح کر رہی ہے کہ اللہ نے کہیں بھی نبوت و رسالت کا دروازہ بند نہیں کیا بلکہ اس امت نے بھی وہی کیا جو امت سلف بنی اسرائیل نے کیا، بنی اسرائیل نے بھی یہی کیا کہ نبوت کا دروازہ بند کر بیٹھے اور پھر نتیجہ کیا نکلا؟ جب آپ اپنے راہنما کی ہی بات نہیں مانیں گے یا اس کا قتل کر دیں گے تو آپ کی راہنمائی کون کرے گا؟ پھر آپ کو ذلیل و رسوا ہونے سے، بلندیوں سے پستیوں کی طرف گرنے سے کون روک سکتا ہے؟ ایسے ہی امت بنی اسرائیل ذلت و رسوائی کا شکار ہوئی اور بالکل ایسے ہی یہ موجودہ امت بھی ذلت و رسوائی کا شکار ہو چکی ہے۔ اس امت نے اللہ اور اس کے رسول پر بہتان عظیم باندھا کہ اللہ نے رسولوں کا سلسلہ بند کر دیا۔
پھر یہ بھی جان لیں کہ قرآن میں آیات ہیں آیات آیت کی جمع ہے آیت کہتے ہیں جو سامنے نظر آ رہا ہوتا ہے وہ حقیقت نہیں ہوتی وہ اصل نہیں ہوتا بلکہ اصل اور حقیقت تب تک سامنے نہیں آسکتی جب تک کہ اس کی گہرائی میں نہ جایا جائے۔ جو سامنے نظر آ رہا ہوتا ہے وہ اصل پر ڈالا گیا پردہ ہوتا ہے اس لیے آیت میں بنی

اسرائیل کا ذکر کیا گیا یہ کہ اصل نہیں ہے حقیقت نہیں ہے بلکہ اصل اور حقیقت تو تب تک سامنے نہیں آسکتی جب تک اس آیت میں غور نہیں کیا جاتا یعنی اس کی گہرائی میں نہیں اترا جاتا اور یہ آیت جو کہ اصل پر ڈالا گیا پردہ ہے جب اس پردے کو ہٹایا جائے اس آیت کی گہرائی میں اترا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ اصل میں ذکر اس موجودہ امت کا کیا جارہا ہے نہ کہ امت بنی اسرائیل کا۔

پھر اللہ نے قرآن میں یہ واضح کر دیا کہ قرآن میں مثلیں بیان کی گئیں نہ کہ اساطیر الاولین، اگر یہ بات مان لی جائے یا کہا جائے یہ آیت بنی اسرائیل کا ذکر کر رہی ہے تو پھر یہ ہر ایک پر واضح ہے کہ بنی اسرائیل تو گزر چکے اب اگر گزرے ہوؤں کا ذکر کیا جارہا ہے تو قرآن میں یہ اساطیر الاولین بن جاتی ہیں جو کہ بالکل غلط ہے اللہ نے قرآن میں اساطیر الاولین نہیں بلکہ مثلیں بیان کی ہیں اس لیے اس آیت میں بنی اسرائیل مثل ہے اور اصل موجودہ امت ہے موجودہ امت کا ذکر کیا جارہا ہے کیونکہ اللہ نے الاولین کو سلف کر دیا اور جنہیں سلف کر دیا انہیں مثل کر دیا الآخرین یعنی بعد والوں کے لیے اس لیے امت بنی اسرائیل تو سلف ہو چکی اور جب سلف ہو چکی تو سلف کو مثل کر دیا الآخرین کے لیے یوں موجودہ امت جو کہ بعد والی امت ہے یہ امت بنی اسرائیل کی مثل ہے یا بنی اسرائیل موجودہ امت کی مثل ہے۔

اس آیت میں اصل میں ذکر بنی اسرائیل کا نہیں بلکہ موجودہ امت کا ہے اب جب اس آیت میں اصل میں ذکر موجودہ امت کا ہے تو اس آیت میں بالکل دوٹوک الفاظ میں اس امت کے جرائم میں سے عظیم جرم کا ذکر کیا جارہا ہے اللہ کے بھیجے ہوؤں یعنی رسولوں میں سے کچھ کا کذب اور کچھ کا قتل کیا جاتا رہا۔ یہ آیت نہ صرف عقیدہ ختم نبوت کے نام پر آج تک دیئے جانے والے عظیم دھوکے کو چاک کر کے رکھ دیتی ہے بلکہ ختم نبوت کے نام پر عقیدے والے مجرمین کی حقیقت اور ان کا انجام بھی بالکل کھول کر واضح کرتی ہے اور اس امت کی موجودہ حالت کی اصل وجہ کیا ہے اسے بھی کھول کھول کر واضح کرتی ہے کہ جب راہنماؤں کا ہی قتل کر دیا جائے گا تو ظاہر ہے ذلت ہی مقدر بن جائے گی۔

دنیا کی کوئی طاقت محمد کو نہ ہی آخری رسول ثابت کرسکتی ہے اور نہ ہی آخری نبی۔

پھر جب یہ بات بھی کھول کھول کر واضح کی جاچکی کہ اللہ نے جو اتارا تھا وہ متشابہاً ہے یعنی سامنے تو سب کے ہے لیکن اس کا علم مکمل طور پر چھپا دیا گیا اس کا علم اللہ کے علاوہ کسی کے پاس نہیں تو پھر ظاہر ہے اللہ کے علاوہ اسے کوئی بھی بیّن نہیں کرسکتا یعنی کھول کر واضح نہیں کرسکتا اور یہی اللہ نے سورۃ القیامہ میں بھی واضح کر دیا کہ اس قرآن کو اللہ کے علاوہ کوئی بھی بیّن نہیں کرسکتا یعنی کھول کر واضح نہیں کرسکتا اور پھر اسی قرآن میں یہ بھی واضح کر دیا کہ کوئی ایک بھی آیت اس وقت تک بیّن نہیں ہوسکتی یعنی کھل کر واضح نہیں ہوسکتی جب تک کہ وہ حدثہ نہیں ہورہا ہوتا جس کی وہ تاریخ ہے یوں جیسے ہی حدثہ ہورہا ہوگا تو نہ صرف قرآن کی اس کی تاریخ پر مبنی آیات کھل کر واضح ہوجائیں گی بلکہ یاد دلا دیں گی کہ یہ تھا وہ حدثہ جس کی قرآن کے نزول کے وقت ہی ان آیات کی صورت میں تاریخ اتار دی گئی تھی۔

ویسے بھی جب اس قرآن کو اللہ کے علاوہ کوئی بھی کھول کر واضح نہیں کرسکتا یہ کام صرف اور صرف اللہ کا ہے اور اللہ ہی نے واضح کرنا ہے تو پھر اللہ العزیز الحکیم ہے یعنی اللہ اپنا کوئی بھی کام اپنے وقت پر کرتا ہے نہ ہی لمحہ بھر پہلے اور نہ ہی اس میں لمحہ بھر تاخیر کرتا ہے اس لیے ظاہر ہے جب تک کسی بھی آیت کے بیّن ہونے کا وقت نہیں آجاتا اللہ اسے بیّن کیوں کرے گا؟ اللہ نے اس قرآن کی آیات کو اپنے اپنے وقت پر بیّن کرنا تھا اور کرنا ہے نہ کہ اپنے وقت سے پہلے اور نہ ہی اس میں لمحہ بھر تاخیر سے اور یہی بات ایک اور پہلو سے بھی قرآن میں سامنے لا رکھی گئی جیسا کہ درج ذیل آیت میں آپ دیکھ رہے ہیں۔

لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ. الانعام ۶۷

تمام کی تمام نبا کے لیے ان کا وقت مقرر ہے یعنی تمام کے تمام وہ واقعات جن کا علم صرف اور صرف اللہ کے ہاں ہے جو کہ قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک ہونے والے تمام کے تمام واقعات ہیں ان تمام کے تمام واقعات کا علم ظاہر کیے جانے کا اپنا اپنا وقت ہے جب تک کسی واقعے کے بارے میں اس کا علم ظاہر کرنے کا وقت نہیں آجاتا تب تک اس کا علم ظاہر نہیں کیا جائے گا اور جیسے جیسے ان میں سے جو جو حدثہ ہورہا ہے تو اسکا علم تمہیں دیا جارہا ہے۔ یعنی وہی بات کہ جب قرآن میں جتنی بھی آیات ہیں وہ قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک ہونے والے چھوٹے سے چھوٹے واقعے سے لیکر بڑے سے بڑے واقعے کی تاریخ پر مبنی ہیں تو کوئی ایک بھی آیت اس وقت تک بیّن نہیں کی جائے گی جب تک کہ وہ واقعہ نہیں ہوجاتا جیسے ہی وہ واقعہ ہورہا ہوگا تو

قرآن کی اس واقعے کی تاریخ پر مبنی آیت بیّن کی جارہی ہوگی جس سے یاد آجائے گا کہ یہ تھا وہ واقعہ جس کی قرآن کے نزول کے وقت اس آیت یا ان آیات کی صورت میں تاریخ اتار دی گئی تھی۔ یوں جیسے جیسے نبا کا مستقر آتا چلا جارہا ہے یعنی جیسے جیسے واقعات ہوتے چلے جارہے ہیں اور ان کے علم کے ظاہر کیے جانے کا وقت آتا جارہا ہے تو ویسے ویسے وہ علم دیا جارہا ہے جو اس سے پہلے اللہ کے علاوہ کسی کے بھی پاس نہیں تھا جیسے کہ جو علم آج اللہ نے ظاہر کرنا تھا جس نبإٍ کا مستقر آج تھا تو آج اللہ نے اپنا رسول احمد عیسیٰ بھیج کر وہ علم دے رہا ہے وہ علم کھول کھول کر واضح کر دیا ہے جو اس سے قبل اللہ کے علاوہ کسی کے پاس نہیں تھا اور نہ ہی آج سے پہلے اسے بیّن کیا جانا تھا نہ کیا گیا۔

یوں آپ نے جان لیا کہ نہ صرف ختم نبوت نامی بت کو پاش پاش کر کے رکھ دیا گیا اور کھول کھول کر واضح کر دیا گیا کہ ماضی میں تم لوگ جنہیں قتل کرتے رہے جیسے کہ حسین بن منصور ہو یا ایسی ہی باقی شخصیات وہ اللہ کے بھیجے ہوئے تھے تم لوگوں نے انہیں قتل کر کے ایسے جرم کا ارتکاب کیا کہ جس کا بدلہ نہ صرف آج تم دنیا میں عذاب مھین کی صورت میں پا رہے ہو بلکہ آخرت میں بھی تمہارے لیے عذاب الیم ہے اور پھر ایسے ہی تم لوگ ختم نبوت کے نام پر اللہ کے بھیجے ہوؤں کا کذب بھی کرتے رہے۔ اور یہ بھی ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کر دیا گیا کہ یہ جو آج تم پر حق کھول کھول کر واضح کر رہا ہے یہی وہی اللہ کا رسول عیسیٰ ہے جس کا تم لوگ انتظار کر رہے تھے جو آج نہ صرف تم میں موجود ہے بلکہ آج دنیا کی کوئی بھی طاقت ہمارے رسول احمد عیسیٰ کو غلط ثابت نہیں کر سکتی اور کذب کرنے والوں کا انجام بھی بالکل وہی ہونے والا ہے جو کہ اس سے پہلے کذب کرنے والوں کا کیا جا چکا۔

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحۡسَنَ الۡحَدِيۡثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِىَ. الزمر ۲۳

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ روایات کو احادیث کا نام دیکر انہیں قرآن کے ساتھ لازم و ملزوم قرار دینے اور روایات سے راہنمائی لینے سے انکار کرنے والوں پر کفر وارتداد کے فتوے لگانے والے سورۃ الزمر کی اسی آیت کو اپنے لیے بطور دلیل پیش کرتے ہیں اس آیت میں لفظ الحدیثِ سے مراد روایات کو قرار دیتے ہیں پھر کہتے ہیں کہ دیکھو اللہ نے اس آیت میں کہا ہے کہ اللہ نے حدیث کو بھی اتارا ہے اور حدیث وہی ہے جو مختلف روایات کی کتابوں کی صورت میں موجود ہے اس لیے جیسے قرآن پر ایمان لانا فرض ہے لازم ہے بالکل ایسے ہی حدیث کے نام پر روایات پر ایمان لانا بھی فرض ہے لازم ہے اگر کوئی حدیث کے نام پر روایات کا کفر کرتا ہے انہیں رد کرتا ہے یا انہیں تسلیم کرنے سے انکار کرتا ہے تو ایسا شخص کافر، مشرک، مرتد اور نہ جانے کیا کیا ہے۔

اس آیت کی بنیاد پر آج تک جو دھوکہ دیا جاتا رہا ہے اسے آپ پر بالکل کھول کر ہر لحاظ سے واضح کرتے ہیں۔

قرآن کی اس آیت میں بلا شک وشبہ کہا جارہا ہے کہ **اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحۡسَنَ الۡحَدِيۡثِ** لیکن کیا اس کا مطلب وہی ہے جو ان لوگوں نے سمجھ لیا یا زبردستی لوگوں پر مسلط کرنے کی سرتوڑ کوششیں کیں؟ کیونکہ لفظ حدیث ''حدث'' سے ہے جس کے معنی کسی بھی واقعہ کے رونما ہونے کے ہیں کچھ وقوع پذیر ہونے کے، جو کہ آسمانوں وزمین میں ہر لمحے حدث ہو رہے ہیں کچھ نہ کچھ وجود میں آرہا ہے کسی کی موت ہو رہی ہے مختلف تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں اور حدیث کہتے ہیں یہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے اس کا مسلسل ہو رہے ہونا یعنی ہوتے ہوتے آگے مستقبل میں جارہے ہونا۔ اب اگر آپ کچھ لکھتے ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ یہ حدیث ہے تو پھر آپ کو واضح کرنا پڑے گا کہ حدیثَ ہے یعنی یہ اس کے بارے میں لکھا ہے جو آج تک پیچھے ماضی میں ہوتا رہا یا پھر حدیثُ ہے یعنی وہ ہے جو آج ہو رہا ہے یا پھر حدیثِ ہے یعنی وہ ہے جو آگے مستقبل میں ہو رہا ہے تو قرآن کی اس آیت میں الحدیثِ ہے جس کا معنی ہے کہ اس قرآن میں اس کے نزول سے لیکر آگے مستقبل میں جو ہو رہا ہے اس کے بارے میں درج ہے یعنی آسان الفاظ میں حدیث کے معنی ہیں تاریخ، اس آیت میں لفظ حدیث کے شروع میں ''ال'' کا استعمال ہونے سے اس لفظ کے معنی بن جاتے ہیں مخصوص تاریخ اور لفظ الحدیث کے ''ث'' کے نیچے زیر آنے سے مستقبل کا صیغہ بن جاتا ہے یوں لفظ

الحدیثِ کے معنی بنتے ہیں مخصوص تاریخ جوکہ مستقبل کی ہے آگے آنے والے وقت کی تاریخ۔
لفظ الحدیثِ کوآپ نے جان لیا اب اس کے پیچھے استعمال ہونے والے الفاظ کوآپ پر واضح کرتے ہیں تاکہ آپ آسانی کیساتھ اس آیت میں بیان کی جانے والی باتوں کوسمجھ سکیں، لفظ الحدیثِ سے پہلے لفظ استعمال ہوا ہے اَحْسَنَ جوکہ دوالفاظ کا مجموعہ ہے پہلا لفظ ایک حرف الف ہے اور دوسرا لفظ ''حسن''، الف جب بھی کسی لفظ کے شروع میں استعمال ہوتا ہے تو وہ آگے آنے والے لفظ یا بات کو اس طرح سوالیہ بنا دیتا ہے کہ آگے اس سوال کا جواب بھی موجود ہوتا ہے اس لفظ کے شروع میں الف کا استعمال اسے سوالیہ بنا دیتا ہے آگے لفظ ہے حسن اور حسن عربی میں کہتے ہیں جو بہترین ہو ہر لحاظ سے مکمل پرفیکٹ جس سے احسان ہو کسی کا بھی رائی برابر بھی کوئی نقصان نہ ہو بلکہ الٹا ہر لحاظ سے فائدہ ہی فائدہ ہو، جس میں کسی بھی قسم کی کوئی خامی وخرابی یا کجی وکوتاہی نہ ہو یعنی ایسا بہتر کہ جس سے بہتر کوئی نہ ہو یوں احسن کے معنی بنتے ہیں کیا ہے حسن یعنی کیا ہے سب سے بہترین جس سے بہتر کوئی نہیں آگے اسی کا جواب بھی دے دیا گیا الحدیثِ۔
اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ اللہ ہے جس نے اتاری تھی احسن الحدیثِ یعنی اللہ نے ایسی تاریخ اتاری تھی جو نہ صرف احسن تھی کہ جس سے حسن کوئی نہیں یعنی جس سے بہترین کوئی اور تاریخ تھی نہ ہی کوئی ہوسکتی ہے اور پھر وہ کوئی عام تاریخ نہیں بلکہ مخصوص تاریخ جوکہ مستقبل کی تاریخ ہے اس وقت کی تاریخ جو اس کے اتارے جانے کے بعد آنے والا تھا۔
آپ اگر کوئی عمل کرتے ہیں یا کچھ بھی کسی مقصد کے لیے اخذ کرتے ہیں تو وہی کیا جائے گا یا اخذ کیا جائے گا جو احسن ہوگا یعنی جس سے حسن کوئی اور نہ ہو اور جو احسن نہیں ہوگا اسے رد کر دیا جائے گا اس کی طرف دیکھا بھی نہیں جائے گا اسے کوڑے میں پھینک دیا جائے گا اسے ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا جائے گا اس آیت میں اللہ نے کہا کہ اللہ نے اتاری تھی احسن الحدیثِ یعنی اللہ کی اتاری ہوئی حدیث نہیں بلکہ ایک تو وہ الحدیثِ ہے اور دوسرا وہ احسن الحدیثِ ہے تو جو احسن الحدیثِ ثابت ہوجائے اسے اللہ نے اتارا ہے اور جو احسن الحدیثِ ثابت نہ ہو وہ اللہ کی اتاری ہو ہی نہیں سکتی اور پھر جو اللہ کی اتاری ہوئی ہے ہی نہیں جو احسن ہی نہیں تو اس سے راہنمائی کسی بھی صورت نہیں لی جاسکتی۔
اب ذرا غور کریں کیا اس قرآن کے علاوہ کوئی دوسری حدیث ایسی ہے جو الحدیثِ ہو اور وہ احسن بھی ہو؟ اگر اس قرآن کے علاوہ کوئی احسن الحدیثِ ثابت ہو جائے تو اس کا مطلب بالکل واضح ہے کہ قرآن احسن الحدیثِ نہیں رہتا کیونکہ قرآن اس کے نیچے آجاتا ہے اور اگر آپ اس قرآن کے علاوہ کسی دوسری حدیث کو اس آیت میں مذکور احسن الحدیثِ قرار دیتے ہیں تو اس کا مطلب بھی بالکل واضح ہے کہ آپ دوٹوک الفاظ میں یہ اعلان کر رہے ہیں کہ یہ قرآن احسن الحدیثِ نہیں ہے کیونکہ اس قرآن کے علاوہ کسی اور کو احسن الحدیثِ کہیں گے تو قرآن خود بخود احسن نہیں رہتا۔
اس کے علاوہ جیسا کہ آپ جان چکے ہیں کہ جو احسن ہو صرف اور صرف اسے ہی اخذ کیا جائے گا جو احسن نہیں اسے کسی بھی صورت اخذ کرنے کی اجازت نہیں دی گئی بلکہ اسے کوڑے میں پھینک دیا جائے گا اسے ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا جائے گا اسے بالکل نظرانداز کر دیا جائے گا اور اگر آپ اس قرآن کے علاوہ کسی کو بھی احسن الحدیثِ یا حدیث کا نام دیکر اخذ کرتے ہیں تو آپ اپنے عمل سے اس قرآن کے احسن الحدیثِ ہونے کا کفر کرتے ہیں۔
یہاں تک اس آیت کی وضاحت کے بعد آپ خود فیصلہ کریں کہ کیا اس آیت میں ان روایات کی کتابوں کا ذکر کیا گیا جنہیں حدیث کا نام دیکر قرآن کے ساتھ نتھی کیا جاتا ہے؟ جنہیں قرآن کے ساتھ لازم وملزوم قرار دیا جاتا ہے؟ ان کا کفر قرآن کا کفر قرار دیا جاتا ہے؟ اس کے باوجود بھی اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ ہاں اس آیت میں قرآن کے علاوہ حدیث کے نام پر روایات کی کتابوں کا ذکر ہے تو پھر اس پر لازم ہے کہ وہ اپنے دعوے کو سچا ثابت کرے ان روایات کی کتابوں کو یا اس قرآن کے علاوہ کچھ بھی ہے تو اسے احسن الحدیثِ ثابت کر کے دکھائے جوکہ دنیا کی کوئی طاقت نہیں کرسکتی کیونکہ جب احسن الحدیثِ ہے ہی وہ جسے اللہ نے اتارا جوکہ القرآن ہے تو القرآن کے علاوہ کچھ بھی احسن ثابت نہیں ہوسکتا۔ اس لیے قرآن میں سورۃ الزمر کی اس آیت میں حدیث کے نام پر ان کی تاریخی روایات کی کتابوں کا قطعاً ذکر نہیں کیا گیا بلکہ الٹا ان کا رد کیا گیا ہے کیونکہ ان کا کہنا ہے کہ حدیث وہ ہے جو روایات کی کتابوں میں مذکور ہے اور ان کے برعکس اللہ کا ان کے دعوے کا رد کرتے ہوئے کہنا ہے کہ حدیث وہ ہے جسے اللہ نے اتارا ہے اور اللہ نے جسے اتارا وہ احسن الحدیثِ ہے تو اگر تم اپنے دعوؤں میں سچے ہو تو جو بھی القرآن کے علاوہ ہے اسے احسن الحدیثِ ثابت کر کے دکھاؤ جوکہ تم کبھی بھی نہیں کرسکتے کیونکہ احسن الحدیثِ صرف اور صرف القرآن ہے نہ کہ القرآن کے علاوہ کچھ اور۔ کوئی بھی اگر اس قرآن کے علاوہ کسی کو بھی قرآن کی اس آیت میں مذکور احسن الحدیثِ قرار دیتا ہے یہاں تک کہ قرآن کے نام پر

قرآن کے تراجم وتفاسیر ہی کیوں نہ ہوں ان میں کچھ بھی احسن الحدیثِ یعنی قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کی احسن تاریخ ثابت نہیں ہوتا جس سے اصل متن قرآن کے علاوہ نہ تو کسی بھی قسم کی حدیث کے نام پر روایت کی کتاب کی کوئی اہمیت وحیثیت رہتی ہے اور نہ ہی قرآن کے نام پر قرآن کے تراجم و تفاسیر کی کوئی اہمیت وحیثیت رہتی ہے یوں قرآن کے اصل متن کے علاوہ سب کا سب شیاطین کا کلام ثابت ہوجاتا ہے جس کا اصل مقام کوڑے کا ڈھیر ہے۔

آپ نے جان لیا کہ اس آیت میں تو الٹا ان کے حدیث کے نام پر روایات کا زبردست طریقے سے رد کیا گیا ہے اور القرآن کو ہی احسن الحدیثِ قرار دیا گیا، حق اس قدر واضح ہونے کے باوجود بھی اگر ایک لمحے کے لیے مان لیا جائے کہ اس آیت میں الحدیث قرآن کے علاوہ روایات کی کتابوں کو قرار دیا گیا ہے تو پھر دیکھیں اسی آیت میں آگے اسی احسن الحدیثِ کی مزید علامت وپہچان واضح کی گئی کِتٰبًا اللہ نے جو اتارا وہ نہ صرف احسن الحدیثِ ہے بلکہ ایک ہی کتاب ہے، عربی کا اصول ہے کہ زبر ماضی میں لے جاتا ہے زبر کے استعمال سے ماضی کا صیغہ بن جاتا ہے یعنی پیچھے کو جانا اور دوزبر کا استعمال کیا جائے تو اس کا معنی بنتا ہے پیچھے سے پیچھے جانا جتنا پیچھے جایا جاسکتا ہے لفظ کتاب کی ''ب'' پر دوزبر کے استعمال سے معنی بنتے ہیں کتاب کو جتنا پیچھے سے پیچھے لے جایا جاسکتا ہے تو وہ ایک ہی کتاب بنے گی یعنی کِتٰبًا کے معنی ہیں صرف اور صرف ایک ہی کتاب۔

اب اگر یہ کہا جاتا ہے کہ اس آیت میں اس قرآن کے علاوہ دوسری شئے کو احسن الحدیث کہا گیا تو پھر اللہ نے یہ بھی واضح کر دیا کہ جسے اللہ احسن الحدیثِ کہہ رہا ہے وہ نہ صرف احسن الحدیثِ ہے بلکہ وہ ایک ہی کتاب ہے، اب قرآن کے علاوہ جو کچھ بھی ہے اسے حدیث کہنے والوں کو چیلنج ہے کہ وہ اپنی حدیث کو ایک ہی کتاب ثابت کر کے دکھائیں؟ جنہیں یہ حدیث قرار دیتے ہیں پوری دنیا جانتی ہے کہ وہ ایک ہی کتاب نہیں بلکہ ایک سے زائد سینکڑوں کی تعداد میں کتابیں ہیں روایات کی کتابیں جن میں سرفہرست بخاری، مسلم، نسائی، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، احمد بن حنبل، موطا، مشکوٰۃ سمیت سینکڑوں کتابیں ہیں۔ جن کو یہ حدیث ثابت کرنے کی آج تک ناکام کوشش کرتے رہے جب وہ ایک ہی کتاب ہے ہی نہیں بلکہ اس کے برعکس سینکڑوں کتابیں ہیں تو پھر اس آیت میں ان روایات کی صورت میں احادیث کے نام پر کوڑے کے ڈھیر کو احسن الحدیثِ نہیں کہا جارہا ہے بلکہ اسی قرآن کو احسن الحدیثِ کہا جارہا ہے جسے لوگ ترک کیے ہوئے ہیں۔

پھر آگے دیکھیں اللہ نے یہی نہیں بلکہ مزید اور بھی علامت وپہچان بیان کردی مُّتَشَابِهًا اللہ نے جو اتارا وہ متشابہاً ہے۔ متشابہاً شبہ سے ہے جس کے معنی ہیں شئے ہے تو آنکھوں کے سامنے آپ دیکھ سن رہے ہیں لیکن اس کا علم نہیں دیا گیا علم صرف اور صرف اسی کے پاس ہے جس کی شئے ہے جو مالک ہے۔ اللہ نے اتاری تھی احسن الحدیثِ جو کہ صرف اور صرف ایک ہی کتاب تھی اور وہ ایسی کتاب جو ہر ایک کے سامنے موجود تو ہے ہر کوئی اسے دیکھ سن اور پڑھ رہا ہے لیکن اللہ نے اس کا علم مکمل طور پر چھپا دیا اللہ کے علاوہ کسی کے پاس اس کا علم نہیں۔

اب ذرا غور کریں یہ علامت وپہچان کس پر صادق آتی ہے؟ کیا قرآن کے علاوہ کچھ بھی ایسا ہے جو مُّتَشَابِهًا ہو؟ ان کی روایات کی کتابیں جنہیں یہ احادیث قرار دیتے ہیں ان میں تو جو کچھ بھی لکھا ہے بالکل واضح لکھا ہے اس میں کچھ چھپا ہوا تو ہے ہی نہیں۔ بچہ، بوڑھا، جوان، مرد، عورت جو بھی پڑھے گا وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ اسے سمجھ نہیں آرہا اس میں کیا کہا جارہا ہے اس میں جو لکھا ہوا ہے اس کا علم اللہ کے علاوہ کسی کو نہیں اور ان کے برعکس یہ قرآن واحد ایسی کتاب ہے جو مُّتَشَابِهًا ہے جس کا علم اللہ کے علاوہ کسی کے پاس نہیں کیونکہ اللہ نے اسے اتارا ہی ایسے ہے کہ بڑے سے بڑا اعرب دان بھی اسے نہیں سمجھ سکتا سوائے اللہ کی طرف سے راہنمائی کے، اللہ کے علاوہ کوئی بھی اس قرآن کو بیین نہیں کرسکتا کیونکہ جب یہ ہے ہی متشابہاً اللہ کے علاوہ کسی کو اس کا علم نہیں ہے تو پھر ظاہر ہے اس کو اللہ کے علاوہ کوئی بھی نہیں کھول سکتا، اللہ کے علاوہ کوئی بھی اسے بیان نہیں کرسکتا اور یہی وجہ ہے جس وجہ سے اللہ نے سورۃ القیامہ کی درج ذیل آیت میں یہی بات کہی ہے۔

ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ. القیامہ ۱۹

پھر اس میں کچھ شک نہیں ہم پر ہی ہے اس قرآن کو بیان کرنا یعنی اس کو کھول کھول کر ہر لحاظ سے ہر پہلو سے واضح کرنا۔

پورے کے پورے قرآن میں آیات ہیں، لفظ آیات جمع کا صیغہ جس کا واحد آیت ہے اور آیت ضد ہے بیّن کی بیّن کہتے ہیں شئے، بات یا ذات کا ہر لحاظ سے ہر پہلو سے انگ انگ واضح ہونا کھلم کھلا واضح ہونا اس کا کوئی ایک بھی پہلو پوشیدہ نہ ہونا چھپا ہوا نہ ہونا اور اس کے برعکس آیت کے معنی ہیں پوری شئے، بات یا

ذات کا چھپے ہوئے ہونا سوائے اسکے چھوٹے سے تھوڑے سے حصے کے۔اصل اور مکمل شئے، بات، ذات یا وجود اس وقت تک سامنے نہیں آ سکتا جب تک کہ وہ جو تھوڑا سا حصہ جو کہ آیت کہلاتا ہے اس میں مکمل طور پر غور نہیں کیا جاتا۔

قرآن میں آیات ہیں اور یہ آیات اللہ کی اتاری ہوئی ہیں اس لیے صرف اور صرف اللہ ہی کو علم ہے کہ اس نے کیا کچھ چھپایا اور اللہ کے علاوہ کوئی دوسرا قرآن کو بیّن نہیں کر سکتا یہ وجہ ہے جس وجہ سے اللہ نے احسن الحدیثِ کو نہ صرف ایک ہی کتاب بلکہ متشابہاً بھی قرار دیا اللہ کی اتاری ہوئی حدیث نہ صرف احسن الحدیثِ ہے بلکہ وہ ایک ہی کتاب اور پھر وہ ایسی کتاب ہے جو نظر آنے میں تو بالکل سامنے ہے لیکن اس کا علم اللہ کے علاوہ کسی کے پاس نہیں اسے اللہ کے علاوہ کوئی بھی بیّن نہیں کر سکتا۔

اب ذرا غور کریں جن کو یہ حدیث قرار دینے پر بضد ہیں اور آج تک سر توڑ کوششیں کرتے رہے کیا ان کی حدیث کے نام پر روایات کی کتابیں ایسی ہیں کہ ان میں آیات ہیں جن کا علم اللہ کے علاوہ کسی کو نہیں؟ ان کی حدیث کے نام پر روایات کی کتابیں جو کہ اللہ کی نظر میں کوڑا ہے وہ کسی بھی صورت متشابہاً نہیں ہیں اس لیے یہ دو کوڑی کے ملّاں کیا دنیا کی کوئی طاقت روایات کی کتابوں کو احسن الحدیثِ کتاباً متشابہاً ثابت نہیں کر سکتی۔ پھر یہی نہیں بلکہ اللہ نے اس سے بھی بڑھ کر مزید اور بھی علامت و پہچان واضح کر دی مَّثَانِیَ اللہ نے جو اتارا وہ نہ صرف احسن الحدیثِ ہے یعنی اپنے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کی احسن تاریخ ہے، ایک ہی کتاب ہے، متشابہاً ہے یعنی ہے تو سب کے سامنے لیکن اس کا علم مکمل طور پر چھپا دیا گیا جو سامنے نظر آ رہا ہے وہ اصل اور مکمل حقیقت نہیں اصل اور مکمل حقیقت کا علم اللہ کے علاوہ کسی کے پاس نہیں بلکہ وہ مثانی بھی ہے مثانی عربی میں کہتے ہیں جیسے ایک کے بعد دو، دو کے بعد تین، تین کے بعد چار ہوتا ہے کہ ہر ایک کا آپس میں گہرا ربط قائم ہے ایک کے بعد دو ہی آئے گا تین یا اس کے علاوہ کچھ بھی اور نہیں آ سکتا، دو کے بعد تین آئے گا تب ہی مثانی بنے گا ورنہ کسی بھی صورت مثانی نہیں ہو سکتا، جیسے آپ اپنے ہی جسم میں غور کریں ہر عضو کا دوسرے عضو کیساتھ گہرا ربط قائم ہے اسے مثانی کہتے ہیں جیسے مشین کے اندر ہر پرزے کا دوسرے سے گہرا ربط قائم ہوتا ہے جس سے مشین میں نہ صرف توازن بلکہ ربط، تسلسل اور نظم قائم رہتا ہے۔

اللہ نے جو حدیث اتاری تھی وہ نہ صرف احسن الحدیثِ تھی، وہ کتاباً ایک ہی کتاب تھی، متشابہاً جو سب کے سامنے تو ہے لیکن اللہ کے علاوہ کسی کو اس کا علم نہیں اس کے علاوہ کوئی اسے بیّن نہیں کر سکتا بلکہ وہ مثانی بھی تھی اس میں تمام آیات ہر آیت میں الفاظ کا آپس میں اس طرح گہرا ربط قائم ہے جیسے جسم میں تمام اعضاء کا آپس میں گہرا ربط قائم ہوتا ہے جیسے مشین میں پرزوں کا آپس میں گہرا ربط ہوتا ہے۔

اب ذرا غور کریں اس قرآن کے علاوہ کوئی بھی ایسی کتاب ہے جسے یہ حدیث کا نام دیتے ہیں جو مثانی ثابت ہو جائے اس میں تمام کی تمام روایات کا آپس میں ایسا ربط ہو جیسے جسم میں ہر عضو کا دوسرے کیساتھ ہوتا ہے؟ اگر تو کوئی مثانی ثابت ہو جائے تو بلا شک وشبہ اسے قرآن کی اس آیت میں مذکور احسن الحدیثِ مان لیا جائے گا اور اگر قرآن کے علاوہ کچھ بھی مثانی ثابت نہیں ہو سکتا تو چاہے کوئی کتنا ہی زور کیوں نہ لگا لے قرآن کے علاوہ کسی کو بھی احسن الحدیثِ نہیں مانا جا سکتا تو جو احسن الحدیثِ ہے ہی نہیں اسے اخذ کیسے کیا جا سکتا ہے؟ اس سے راہنمائی کیسے لی جا سکتی ہے؟ ضرورت پڑنے پر اس کی طرف رجوع کیسے کیا جا سکتا؟ ہرگز نہیں بلکہ نہ تو اسے کسی بھی صورت میں اخذ کیا جا سکتا ہے اس سے راہنمائی لی جا سکتی ہے اور نہ ہی اسے کوئی توجہ دی جا سکتی ہے وہ محض کوڑا ہے اس کے علاوہ اس کی کوئی اہمیت وحیثیت نہیں ہے۔

یہاں تک آپ جان چکے ہیں کہ جن حدیث کے نام پر روایات کی کتابوں کو بنیاد بنا کر بڑے بڑے نعرے بلند کیے جاتے ہیں ان سے عقائد ونظریات اخذ کیے جاتے ہیں، ان سے راہنمائی لینے کے دعوے کیے جاتے، انہیں قرآن کے ساتھ لازم وملزوم قرار دیا جاتا ہے ان کی اپنی ہی کوئی بنیاد نہیں قرآن نے ان کی بنیادیں ہی اکھاڑ کر رکھ دیں یوں احادیث کے نام پر روایات کی کتابوں کی بنیاد پر جتنے بھی عقائد ونظریات کھڑے ہیں وہ سب کے سب کالعدم ہو جاتے ہیں وہ سب کے سب زمین بوس ہو جاتے ہیں۔ اگر کوئی اپنے ایسے عقیدے ونظریے یا بات کو حق کہتا یا سمجھتا ہے جس کی بنیاد الکتاب کے علاوہ احادیث کے نام پر روایات کی کتابیں ہیں تو اسے چاہیے کہ اپنی بات کو حق سمجھنے یا کہنے سے پہلے اپنی بات، اپنے عقیدے ونظریے کی بنیاد کو تو سچا ثابت کر لے، جب اس کی بات اس کا عقیدہ ونظریہ جن احادیث کے نام پر روایات کی کتابوں پر کھڑا ہے ان روایات کی ہی کوئی بنیاد نہیں ان کی اپنی کوئی حقیقت نہیں تو پھر اس کی بات، عقیدے ونظریے کی خود بخود موت واقع ہو جاتی ہے اس کا وجود ہی کالعدم ہو جاتا ہے وہ محض دھوکے کا شکار ہے۔

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحۡسَنَ الۡحَدِيۡثِ آپ جان چکے ہیں کہ اللہ نے اتاری تھی ایسی بہترین مخصوص تاریخ جس سے بہتر کوئی اور تاریخ ہو ہی نہیں سکتی اور پھر آپ نے یہ بھی جان لیا کہ لفظ الحدیثِ کے ''ث'' کے نیچے زیر کا استعمال اس کے معنی بنا دیتا ہے جب اس تاریخ کو اتارا گیا تب سے لیکر آگے آنے والے وقت یعنی مستقبل کی تاریخ۔ یہ بات بھی واضح ہو چکی کہ اللہ نے جو احسن الحدیثِ اتاری وہ یہ قرآن ہے یعنی یہ قرآن تاریخ ہے اس قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کی۔

اور تاریخ کہتے ہیں پہلے کوئی واقعہ وقوع پذیر ہوتا ہے مشاہدے کے بعد اس کے بارے میں جو لکھا جاتا ہے یعنی پہلے کچھ وقوع پذیر ہوتا ہے اس کے بعد اس کی تاریخ لکھی جاتی ہے۔ ہر تاریخ دان کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ اس کی تاریخ معتبر ترین تاریخ ہو زیادہ سے زیادہ لوگ اس کی تاریخ پر اعتماد کریں اب ذرا غور کریں اگر کوئی تاریخ دان ایسا ہو جو حال کیساتھ ساتھ ماضی و مستقبل میں بھی دیکھنے کی صلاحیت رکھتا ہو تو کیا وہ مستقبل کی تاریخ لکھنے کے لیے واقعات کے وقوع پذیر ہونے کا انتظار کرے گا؟ یا پھر جب کہ وہ باقی سب کے برعکس پہلے ہی مستقبل کو دیکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے تو وہ باقیوں کے نزدیک ان واقعات کے رونما ہونے کا انتظار کیے بغیر ہی جو وہ دیکھ رہا ہے اس کی پہلے ہی تاریخ لکھ دے گا؟ جواب بالکل واضح ہے کہ جب اس سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں وہ مستقبل کی تاریخ لکھنے کے لیے مستقبل کے انتظار کا محتاج نہیں نہ ہی ماضی کی تاریخ کے لیے وہ کسی ذریعے کا محتاج ہے تو وہ بغیر کسی انتظار کے تاریخ لکھ دے گا اور اس کی تاریخ ظاہر ہے احسن تاریخ ہوگی اس سے بہتر کسی دوسرے کی تاریخ ہو ہی نہیں سکتی۔

اللہ ماضی حال مستقبل کا محتاج نہیں اللہ پر سب واضح ہے اب اگر اللہ تاریخ لکھتا ہے تو ظاہر ہے وہ انسانوں کے نزدیک واقعات کے رونما ہونے کا انتظار نہیں کرے گا اللہ نے آج سے چودہ صدیاں قبل اس قرآن کی صورت میں اس قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کی احسن تاریخ اتار دی تھی اس قرآن میں اللہ نے قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک جو کچھ بھی ہونا تھا اس سب کی پہلے ہی تاریخ اتار دی تھی۔

لفظ الحدیثِ یعنی ''ث'' کے نیچے زیر کا استعمال یہ واضح کرتا ہے کہ اس قرآن میں قرآن کے نزول سے لیکر آگے آنے والے وقت الساعت کے قیام تک کی تاریخ اتاری گئی لیکن جب ہم اس قرآن میں دیکھتے ہیں تو ہمیں اس قرآن کے نزول سے پہلے جو کچھ ہو چکا ان میں سے بڑی تعداد میں واقعات کا ذکر اس قرآن میں ملتا ہے اور اس کے برعکس مستقبل میں ہونے والے واقعات کا ذکر نہ ہونے کے برابر ملتا ہے یہاں تک کہ ملتا ہی نہیں جس سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہ قرآن اپنے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک یعنی مستقبل کی تاریخ تھی تو پھر اس میں اس کے نزول سے پہلے یعنی ماضی کے واقعات کا ذکر کیوں موجود ہے مستقبل کے واقعات کا ذکر کیوں نہیں؟ یوں تو یہ مستقبل نہیں بلکہ ماضی کی تاریخ بن جاتی ہے۔

جیسا کہ پیچھے واضح کیا جا چکا ہے کہ قرآن نہ صرف احسن الحدیثِ ہے بلکہ یہ متشابہاً بھی ہے یعنی یہ قرآن ہے تو سب کے سامنے ہر کوئی اس کو دیکھ سن رہا ہے لیکن اس کا علم مکمل طور پر چھپا دیا گیا اس کا علم اللہ کے علاوہ کسی کے پاس نہیں اور اسی وجہ سے یہ سوال پیدا ہوا۔ اس سوال کے پیدا ہونے کی وجہ یہی ہے کہ نظر آنے میں تو اس میں ماضی کی تاریخ نظر آ رہی ہے لیکن حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے جس کا علم صرف اور صرف اللہ ہی کو ہے جب اللہ اسے بیّن کرے گا تب آپ کو سمجھ میں آئے گا کہ ہاں واقعتاً یہ نہ صرف احسن الحدیثِ ہے بلکہ متشابہاً بھی ہے۔

اس قرآن میں مستقبل کے برعکس ماضی کے واقعات کا ذکر اس لیے نظر آتا ہے کیونکہ اللہ نے اس قرآن میں جو کچھ بھی سامنے لا رکھا جو کچھ بھی سامنے لایا ہے وہ مثلوں سے بیان کیا مثلوں سے سامنے لایا ہے جیسا کہ درج ذیل آیت میں اسی بات کو سامنے لا رکھا۔

فَجَعَلۡنٰهُمۡ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلۡاٰخِرِيۡنَ. الزخرف ۵۶

پس کر دیا ہم نے انہیں سلفاً یعنی الاولین جو کہ اس قرآن کے نزول سے قبل اس زمین پر آباد تھے انہیں ایک ایک کو گزرے ہوئے کر دیا، جو دنیا میں آئے تھے اب گزرے ہوئے ہو چکے اور جنہیں ایک ایک کو گزرے ہوئے کر دیا انہیں مثل کر دیا الآخرین کے لیے یعنی قرآن کے نزول کے بعد والوں کے لیے۔

مثل کہتے ہیں ایک شئے کی بالکل عین اسی طرح کی دوسری شئے کو یعنی فوٹو کاپی کو، جو اس قرآن کے نزول سے پہلے اس زمین پر آباد تھے نہ صرف وہ گزر چکے بلکہ انہیں مثل کر دیا اس قرآن کے نزول کے بعد والوں کے لیے اس لیے اس قرآن میں جہاں جہاں بھی گزشتہ اقوام کا ذکر ملتا ہے وہاں اصل میں ان کی تاریخ بیان نہیں کی جا رہی ہے بلکہ قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کے لوگوں کی وقت کی تاریخ بیان کی جا رہی ہے لیکن مثلوں سے، یہی وجہ ہے جس وجہ سے

اللہ نے اس قرآن کو متشابہاً کہا ہے ہر ایک کے سامنے ہونے کے باوجود بھی اس کا علم اللہ کے علاوہ کسی کے پاس نہیں جب بھی اسے تبّین کیا جائے گا یعنی کھولا جائے گا تو اللہ کے علاوہ کوئی دوسرا اس قرآن کو نہیں کھول سکتا اس لیے صرف اور صرف اللہ ہی اسے کھولے گا۔

آپ نے جان لیا کہ اس قرآن میں جہاں جہاں بھی ماضی کے واقعات کا ذکر کیا جا رہا ہے وہ ماضی کی تاریخ بیان کرنا مقصد نہیں ہے بلکہ وہ اصل میں موجودہ قوم موجودہ امت کی تاریخ بیان کی گئی اس قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کے وقت اور لوگوں کی تاریخ بیان کی گئی لیکن مثلوں سے اور اسی کا قرآن میں اللہ نے ایک اور پہلو سے بھی ذکر کر دیا جیسا کہ آپ درج ذیل آیات میں دیکھ رہے ہیں۔

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ .الزمر ۲۷

اور تحقیق کہ یعنی تمہیں سننے دیکھنے اور جو سن اور دیکھ رہے ہو اسے سمجھنے کی صلاحیت دی تو یہ صلاحیتیں اسی لیے دیں کہ جو تمہیں آج کھول کھول کر سنایا اور دکھایا جا رہا ہے اسے نہ صرف سنو اور دیکھو بلکہ اسے سمجھو اور جب تم سمجھو گے تو بالآخر یہی تمہارے سامنے آئے گا جو ہم کہہ رہے ہیں جو آج ہم کھول کھول کر تمہارے سامنے لا رہے ہیں جو کہ طے شدہ ہے جو آج ہم کھول کھول کر ہر پہلو سے سامنے لا رہے ہیں اس سے پہلے بھی ہم نے اسے بالکل اسی طرح کھول کھول کر سامنے لا رکھا تھا لیکن اسے چھپا دیا گیا اس پر دھول مٹی چڑھا دی گئی اسے بالکل چھپا دیا گیا اسے چھپا دینے کے باوجود بھی لوگوں کے لیے سامنے لے آئے اس قرآن میں تمام کا تمام مثلوں سے۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا. الاسراء ۸۹

وَلَقَدْ اور تحقیق کہ یعنی تمہیں سننے دیکھنے اور جو سن اور دیکھ رہے ہو اسے سمجھنے کی صلاحیتیں دیں تو اسی لیے کہ تم اپنی طرف سے پوری تحقیق کر لو اپنے گھوڑے دوڑا لو جو کہا جا رہا ہے وہی تمہارے سامنے آئے گا یہ اللہ کے قانون میں قدر میں طے شدہ ہے صَرَّفْنَا ہم ہر پہلو سے ہر لحاظ سے پھیر پھیر کر سامنے لے آئے لِلنَّاسِ لوگوں کے لیے فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ اس قرآن میں مِنْ كُلِّ مَثَلٍ وہ تمام کا تمام جو کچھ بھی لوگوں کو اس قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک پیش آنا ہے جو کچھ بھی ان کے درمیان ہونا ہے انہیں پیش آنا ہے وہ سب کا سب تمام کا تمام مثلوں سے سامنے لے آئے یعنی اس قرآن میں ماضی میں پیش آنے والے واقعات میں سے صرف ان کا اور اس طرح کے الفاظ میں ذکر کیا جو ہو بہو اسی طرح قرآن کے نزول سے الساعت کے قیام تک پیش آئیں گے فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاس پس اس بات کو ماننے سے انکار کر دیا لوگوں کی اکثریت نے یعنی لوگوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد نے اس بات کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا کہ اس قرآن میں اللہ نے وہ سب کا سب مثلوں سے سامنے رکھ دیا اور ہر پہلو سے سامنے رکھ دیا جو کچھ بھی اس قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک لوگوں کو پیش آنا ہے جس جس حوالے سے بھی انہیں راہنمائی درکار ہے سب کا سب مثلوں سے ہر پہلو سے ان کے سامنے رکھ دیا۔ اور کیوں انسانوں کی اکثریت نے اس بات کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اس کی وجہ بھی اللہ نے آگے واضح کر دی اِلَّا كُفُوْرًا مگر اس لیے کہ جو کچھ بھی انہیں دیا گیا سننے دیکھنے اور جو سنتے اور دیکھتے ہیں اسے سمجھنے کی صلاحیتیں، وہ مال ہو، اولاد ہو، ذہانت ہو، کچھ کرنے کی صلاحیتیں ہوں، کوئی عہدہ مرتبہ یا مقام ہو، ان کو جو جسم دیا جو اعضاء دیئے، جو زندگی دی، جو وقت دیا یا جو کچھ بھی دیا ان میں سے کسی کا بھی یا ان کا اس مقصد کے لیے استعمال نہیں کرنا چاہتے جس مقصد کے لیے انہیں یہ سب دیا گیا، انسانوں کی اکثریت ان سب کا اپنی خواہشات کی اتباع میں اپنی مرضیوں کے مطابق استعمال کرنا چاہتی ہے اس لیے انہوں نے اس بات کو ماننے سے انکار کر دیا کہ اس قرآن میں سب کا سب موجود ہے کیونکہ اگر یہ اس بات کو مان لیتے ہیں اور قرآن سے اپنے ہر سوال کا جواب تلاش کرتے ہیں تو پھر جسے قرآن دین کہتا اس پر قائم ہونے سے ان کی خواہشات پر کاری ضرب پڑے گی، یہ قرآن جسے الصلاۃ کہتا ہے اسے قائم کرنے سے ان کی خواہشات کا قتل ہو جائے گا اور یہی اکثریت نہیں چاہتی کہ ایسا ہو اس لیے یہ انکار کر دیتے ہیں اور قرآن کے برعکس اوروں سے رجوع کرتے ہیں قرآن کے شریک گھڑ کر قرآن کے شریکوں کی طرف جاتے ہیں۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا. الكهف ۵۴

اس آیت کے پہلے حصے میں بھی وہی کہا گیا جو پچھلی آیت کے پہلے حصے میں کہا گیا اور اس آیت کے اگلے حصے میں کہا گیا وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا

اور یہ تو اللہ کے قانون میں، قدر میں طے شدہ ہے کہ انسان اکثریت معاملات میں جھگڑا کرنے والا ہے سو جھگڑا ہی کیا یعنی قرآن کی بات تسلیم کرنے کی بجائے اپنی خواہشات واپنے خود ساختہ الٰہوں کی باتوں کو قرآن پر ترجیح دی جب بھی قرآن نے کسی معاملے میں راہنمائی کی تو اپنی جہالت وفضولیات کو دلائل کے نام پر قرآن پر پیش کیا اور قرآن کے مدمقابل اور اشیاء کو لا کھڑا کیا، وہ بات نہ تسلیم کی جو قرآن نے کی، جو بھی اللہ کا بھیجا ہوا آیا اور اس نے قرآن کی طرف دعوت دی تو قرآن کی بات ماننے کی بجائے اس کیساتھ جدل ہی کیا کہ نہیں قرآن میں راہنمائی موجود نہیں ہے قرآن میں سب کچھ نہیں ہے، کیا ہمارے آباؤ اجداد، ہمارے ملاں وغیرہ سب کے سب غلط اور تُو اکیلا سچا ہے؟ ایسے ہی آج جس طرح قرآن کی بات کرنے والے سے جدل کیا جاتا ہے۔

ان آیات نے یہ بات بھی واضح کردی کہ قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک انسانوں کو جو جو معاملات بھی پیش آنے تھے ان کے ہر سوال کا جواب اسی قرآن میں بیان کر دیا نہ صرف بیان کر دیا بلکہ پھیر پھیر کر ہر پہلو سے مثلوں کیساتھ سامنے لا رکھا یعنی اس قرآن میں اس قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک جو کچھ بھی ہونا تھا یا ہونا ہے اس سب کی تاریخ پہلے ہی لکھ دی اور مثلوں سے لکھی گئی۔

مطلب یہ کہ آپ اس قرآن میں دیکھتے ہیں بار بار جگہ جگہ وہ لوگ جو گزر چکے ان کا ذکر آتا ہے بہت سے واقعات کا ذکر آتا ہے جو ماضی میں ہو چکے جس وجہ سے بظاہر ایسا لگتا ہے کہ قرآن گزرے ہوؤں کی کہانیاں سنا رہا ہے لیکن وہ کہانیاں نہیں ہیں بلکہ وہ سب کی سب مثلیں ہیں۔ ماضی میں جو کچھ بھی ہوا اس میں سے وہ اور ایسے بیان کیا جو آگے مستقبل میں ہونے والے واقعات کا احاطہ کرے یعنی اس قرآن میں اس قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کی تاریخ اس طرح مثلوں سے لکھی گئی کہ جس سے نہ صرف ماضی کی تاریخ بھی آجاتی ہے اور مستقبل میں کیا کچھ ہونا ہے اس سب کی تاریخ بھی بن جاتی ہے۔

جہاں امت بنی اسرائیل کا ذکر کیا جا رہا ہے تو اگر اس سے مراد یہ لے لیا جائے کہ یہاں بنی اسرائیل کا ذکر کیا جا رہا ہے تو پھر بنی اسرائیل تو گزر چکے ماضی کا قصہ بن چکے اس کا مطلب یہ ہوگا کہ قرآن بنی اسرائیل کی کہانی سنا رہا ہے یوں قرآن میں بنی اسرائیل سے متعلق جو کچھ بھی آیا ہے وہ محض چند سطروں کے علاوہ کچھ نہیں جنہیں عربوں کی زبان عربی میں اساطیر الاولین کہا جائے گا لیکن قرآن خود یہ کہہ رہا ہے کہ اساطیر الاولین نہیں بلکہ مثلیں ہیں مطلب اصل میں ذکر بنی اسرائیل کا نہیں کیا گیا اصل میں ذکر موجود امت کا کیا جا رہا ہے لیکن مثل سے اس کے بہت سے فائدے ہو جاتے ہیں ایک تو یہ کہ اس طرح نہ صرف اصل مقصد مستقبل کی تاریخ بن گئی دوسرا بنی اسرائیل یعنی ماضی کی تاریخ بھی لکھی گئی تیسرا یہ کہ قرآن جو بار بار غور وفکر کا کہتا ہے جو غور وفکر نہیں کریں گے وہ اسی کے ذریعے گمراہی کا شکار ہوں گے وہ یہی سمجھیں گے کہ یہ بنی اسرائیل کی کہانی سنائی جا رہی ہے یہ اساطیر الاولین ہیں اور جو غور وفکر کریں گے وہ اس سے ہدایت پائیں گے ان پر واضح ہو جائے گا کہ یہ اساطیر الاولین نہیں بلکہ مثلیں ہیں جہاں گزشتہ لوگوں کا ذکر کیا گیا اصل میں وہاں ان کا ذکر نہیں بلکہ موجودہ لوگوں کا ذکر ہے قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک آنے والوں کی تاریخ لکھی گئی ہے۔

آپ پر یہ بات ہر لحاظ سے کھل کر واضح ہو چکی ہے کہ یہ قرآن اپنے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کی تاریخ ہے اس قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک جو کچھ بھی ہونا تھا اور ہونا ہے سب کے سب کی تاریخ اس قرآن میں آیات کی صورت میں اتاری گئی تھی لیکن مثلوں سے اتاری گئی جس وجہ سے لوگوں نے یہ سمجھ لیا کہ اس قرآن میں جو گزشتہ لوگوں کا ذکر ہے ان کے واقعات بیان کیے گئے ہیں ان کی کہانیاں سنائی جا رہی ہیں جو محض اساطیر الاولین کے سوا کچھ نہیں، لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ اس قرآن کے نزول سے قبل جو بھی گزر چکے ان کے بارے میں جو کچھ بھی قرآن میں لایا گیا وہ ان کی کہانیاں نہیں سنائی گئیں بلکہ وہ تو مثلوں سے مستقبل کی تاریخ بیان کی گئی جہاں قوم نوح، قوم عاد، قوم ثمود، قوم لوط، قوم شعیب، آل فرعون اور امت بنی اسرائیل کا ذکر کیا گیا وہ اصل میں موجودہ قوم موجودہ امت کی تاریخ بیان کی گئی، جہاں گزشتہ اقوام کی طرف رسولوں کے بھیجا جانے کا ذکر کیا گیا اور پھر جو ان رسولوں کیساتھ کیا گیا وہ اس موجودہ قوم کا ذکر کیا گیا اس موجودہ قوم نے جو رسولوں کیساتھ کرنا تھا اس کی تاریخ لکھ دی گئی تھی مثلوں سے، جہاں بنی اسرائیل کا یہ کہنا بیان کیا گیا کہ یوسف کے بعد کوئی نبی ورسول نہیں نبوت کا دروازہ بند تو وہاں اس موجودہ امت کی تاریخ بیان کی گئی اس موجودہ امت کا ذکر کیا گیا لیکن امت سلف بنی اسرائیل کی صورت میں مثل سے، جہاں بنی اسرائیل کی طرف سے النبیّن کے قتل کا ذکر کیا گیا تو وہاں موجودہ امت کی طرف سے النبیّن کے قتل کی تاریخ بیان کی گئی یعنی جو کچھ بھی بنی اسرائیل سے منسوب قرآن میں بیان کیا گیا ہے وہ اصل میں امت بنی اسرائیل کا ذکر نہیں کیا جا رہا امت بنی اسرائیل کی تاریخ بیان نہیں کی جا رہی بلکہ امت

بنی اسرائیل کی صورت میں مثلوں سے اس موجودہ امت کی تاریخ بیان کردی گئی۔

ایسے ہی قرآن میں جہاں جہاں گزشتہ ہلاک شدہ اقوام کی طرف رسولوں کو بھیجا جانے کا ذکر ہے ان رسولوں کی دعوت ان کا اپنی قوموں کو متنبہ کرنا وہ سب کی سب موجودہ قوم کی تاریخ بیان کی گئی ہے اس امت اس قوم کے آخر میں آنے والے اس رسول کی مثلوں کیساتھ تاریخ بیان کی گئی جس کو عین عذاب سے پہلے بعث کیا جانا تھا جس نے نہ صرف آ کر عذاب سے متنبہ کرنا ہے بلکہ اس کی موجودگی میں عذاب دیا جانا ہے اور وہ محمد نہیں بلکہ احمد عیسیٰ کا ذکر کیا گیا مثلوں سے۔ جیسے نوح کے بارے میں مذکور ہے وہ نوح اور قوم نوح کی تاریخ بیان نہیں کی جارہی بلکہ وہ نوح کی مثل اس امت اس قوم کے آخر میں آنے والے عیسیٰ اور محمد کی امت محمد کی قوم کی تاریخ بیان کی گئی، جہاں ھود اور قوم ثمود کا ذکر ہے تو وہاں اصل میں ھود نہیں بلکہ ھود کی صورت میں اس کی مثل اس امت اس قوم کے آخر میں آنے والے احمد عیسیٰ رسول اللہ کا ذکر ہے اس کی اور موجودہ قوم کی تاریخ بیان کی گئی مثلوں سے،

جہاں صالح اور قوم ثمود کا ذکر ہے تو وہاں اصل میں صالح کی مثل اس امت اس قوم کے آخر میں آنے والے احمد عیسیٰ رسول اللہ اور قوم ثمود کی مثل موجودہ امت موجودہ قوم کا ذکر ہے، جہاں شعیب اور قوم شعیب کا ذکر ہے تو وہاں اصل میں شعیب کی مثل اس امت کے آخر میں آنے والے احمد عیسیٰ رسول اللہ اور امت و قوم محمد کی تاریخ بیان کی گئی مثلوں سے۔

ان حقائق کی روشنی میں اللہ کی آیات کی بیّنات کے سامنے دنیا کی کوئی طاقت نہ ہی نبوت ورسالت کے بند ہونے کو سچا ثابت کرسکتی ہے اور نہ ہی محمد کو آخری نبی و رسول ثابت کرسکتی ہے، جس سے نہ صرف ختم نبوت نامی بت جو کہ ایک دجل عظیم تھا اسے پاش پاش کردیا گیا بلکہ کھول کھول کر واضح کیا جاچکا کہ یہ جو آج تم پر کھول کھول کر واضح کیا جارہا ہے یہ ہمارا رسول احمد عیسیٰ ہی ہے جو تم پر حق ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کررہا ہے جو کہ نوح کی مثل ہے، ھود کی مثل ہے، صالح کی مثل ہے، شعیب کی مثل ہے، لوط کی مثل ہے، ابراہیم کی مثل ہے، یوسف کی مثل ہے، موسیٰ کی مثل ہے اور عیسیٰ ابن مریم کی مثل ہے یوں قرآن میں جہاں جہاں بھی الاولین کے آخرین میں بھیجے جانے والے ان رسولوں کا ذکر تمہیں نظر آرہا ہے وہ اصل میں ان کی مثلوں سے آج ہمارے اسی رسول احمد عیسیٰ کی تاریخ ہے جو تم میں موجود ہے جو تمہیں کھول کھول کر متنبہ کررہا ہے اور بالآخر اس کی موجودگی میں نہ صرف تمہیں ہلاک کردیا جائیگا بلکہ ہم اپنے رسول اور اس کی دعوت کو تسلیم کرنے والوں کو بچالیں گے جیسے ہم نے ان رسولوں اور ان کی دعوت کو ماننے والوں کو بچایا تھا۔

آپ نے جان لیا کہ یہ قرآن تو تاریخ ہے اس کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کے لوگوں کی جو کہ الاولین کی مثلوں سے اتاری گئی نہ کہ قرآن میں اساطیر الاولین ہیں یعنی ان کی لائنیں ہیں جو اس قرآن سے قبل دنیا میں آئے تھے اب آپ خود غور کریں اور بتائیں کہ جہاں نوح کا اس کی قوم کی طرف بھیجے جانے کا ذکر ہے نوح نے متنبہ کیا اس کی قوم مفسد اعمال سے باز نہ آئی تو نوح کی موجودگی میں اس قوم کو عذاب سے ہلاک کردیا گیا نوح اور اس کے ساتھیوں کو اس عذاب سے نہ صرف بچالیا گیا بلکہ پیچھے زمین کا وارث بنادیا گیا تو کیا یہ محمد اور محمد کو جب بعث کیا گیا اس وقت کی تاریخ ہے قرآن میں مثل سے؟ یا پھر یہ قوم محمد کے آخر میں جب اس قوم پر عین اسی طرح عذاب سر پر آجائے گا ان کے اپنے ہی ہاتھوں سے کیے جانے والے مفسد اعمال کے سبب جیسے قوم نوح کے سر پر آ چکا تھا تو اس قوم میں امت محمد کی طرف نوح کی مثل اللہ کا رسول بعث کیا جائے گا جو نہ صرف آ کر نوح کی مثل متنبہ کرے گا بلکہ اس کی موجودگی میں عذاب آئے گا اسے اور اس کے ساتھیوں کو اس عذاب سے بچالیا جائے گا اور پیچھے زمین کا وارث بنایا جائے گا؟ حقیقت آپ کے سامنے ہے کہ یہ کسی بھی صورت نہ ہی محمد اور اس وقت جب محمد کو بعث کیا گیا کی تاریخ ہے اور نہ ہی دنیا کی کوئی طاقت اسے اس وقت کی تاریخ ثابت کرسکتی ہے بلکہ جیسے اس قوم کے آخر میں جب عذاب عظیم بالکل سر پر آ کھڑا تھا تو نوح کو بعث کیا گیا بالکل عین اسی طرح یہ آج کی تاریخ ہے جب قوم محمد کے آخرین میں عذاب بالکل سر پر آ کھڑا ہے تو اللہ نے ان میں انہی سے نوح کی مثل اپنے رسول احمد عیسیٰ کو بعث کردیا جو کھول کھول کر متنبہ کررہا ہے اور پھر احمد عیسیٰ رسول اللہ کی موجودگی میں نہ صرف انہیں قوم نوح کی مثل ہلاک کیا جانے والا ہے بلکہ احمد عیسیٰ اور اس کی دعوت کو تسلیم کرنے والوں کو بچالیا جائے گا اور پیچھے زمین کا وارث بنادیا جائے گا یوں قرآن میں جہاں جہاں بھی نوح اور اس کی قوم کا ذکر کیا گیا ہے وہ اصل میں ان کی مثلوں سے آج اللہ کے رسول احمد عیسیٰ اور اس قوم کی تاریخ ہے۔

ایسے ہی جہاں ھود کو قوم عاد کی طرف بھیجا جانے کا ذکر کیا گیا پھر ھود کی موجودگی میں عذاب جو کہ القارعہ یعنی ایٹمی تباہ کن جنگ تھی کی صورت میں اس قوم کو ہلاک

کر دیا گیا اور ھود کو اس کے ساتھیوں سمیت بچا لیا گیا اور پیچھے زمین کا وارث بنا دیا گیا یہ محمد اور اس وقت کے لوگوں کی تاریخ ہے یا پھر آج جب قوم محمد امت محمد کو ہلاک کیے جانے کا وقت آ گیا اس وقت بھیجے جانے والے ھود کی مثل اللہ کے رسول احمد عیسیٰ کی تاریخ اتاری گئی تھی مثلوں سے؟ جیسے ھود کو قوم عاد کی طرف بھیجا گیا بالکل اسی طرح احمد عیسیٰ رسول اللہ کو قوم محمد کی طرف بھیجا جانا تھا اس نے نہ صرف آ کر متنبہ کرنا تھا بلکہ اس کی موجودگی میں عذاب آنا تھا اسے اور اس کے ساتھیوں کو نہ صرف اس عذاب سے بچا لیا جائے گا بلکہ پیچھے زمین کا وارث بنا دیا جائے گا۔

پھر اسی طرح جہاں صالح کا ذکر کیا گیا صالح کو قوم ثمود کی طرف بھیجا گیا صالح نے اس قوم کو القارعہ سے تین ایامِ قبل متنبہ کیا پھر جب وہ باز نہ آئے ان پر حجت ہو گئی تو انہیں القارعہ یعنی ایٹمی تباہ کن جنگ کی صورت میں عذاب کا شکار کر دیا گیا صالح اور اس کے ساتھیوں کو بچا لیا گیا اور انہیں پیچھے زمین کا وارث بنا دیا گیا کیا یہ محمد اور اس وقت ان لوگوں کی تاریخ ہے مثلوں سے یا پھر یہ آج موجودہ وقت جب بالکل ویسا ہی عذاب القارعہ سر پر آ چکی ہے اس وقت صالح کی مثل عیسیٰ رسول اللہ کی تاریخ اتاری گئی تھی؟ کہ جیسے صالح کا ذکر کیا جا رہا ہے وہ اصل میں صالح نہیں بلکہ اس امت اس قوم کے آخر میں جب القارعہ کی صورت میں عذاب سر پر آ چکا ہو گا تو اس وقت نہ صرف صالح کی مثل عیسیٰ کو بعث کیا جائے گا بلکہ احمد عیسیٰ رسول اللہ القارعہ یعنی عالمی ایٹمی جنگ سے ٹھیک تین ایامِ قبل متنبہ کرے گا انہیں کہے گا کہ تم اگر حق سے کفر ہی کر رہے ہو میرا کذب ہی کر رہے ہو تو پھر تین ایامِ انتظار کرو اور ٹھیک تین ایامِ بعد رسول کی موجودگی میں انہیں ہلاک کر دیا جائے گا اور عیسیٰ رسول اللہ اور اس کے ساتھیوں کو نہ صرف القارعہ سے بچا لیا جائے گا بلکہ انہیں پیچھے زمین کا وارث بنا دیا جائے گا۔

ایسے ہی شعیب، لوط اور موسیٰ کا بھی ذکر ہے تو وہ محمد کی تاریخ نہیں بیان کی گئی بلکہ قوم محمد کے آخر میں ان کی طرف بھیجے جانے والے عیسیٰ رسول اللہ کی تاریخ اتاری گئی تھی ان رسولوں اور ان کی قوموں کی مثلوں سے کیونکہ اگر ان تمام مقامات میں محمد کی تاریخ ہوتی مثلوں سے تو محمد کی موجودگی میں وہ سب ہو چکا ہوتا جس کا ذکر کیا گیا اس لیے ایسی تمام آیات میں محمد نہیں بلکہ قوم محمد کے آخرین میں بعث کیے جانے والے اللہ کے رسول احمد عیسیٰ کا ذکر کیا گیا جو آج آپ میں موجود ہے جو آپ پر اللہ کی آیات ہر لحاظ سے ہر پہلو سے کھول کھول کر رکھ رہا ہے جو آپ کو عذاب عظیم القارعہ سے متنبہ کر رہا ہے جس نے وہ سب کا سب کھول کھول کر واضح کر دیا جس میں آج تک آپس میں اختلافات کا شکار تھے۔

دنیا کی کوئی طاقت میرا یعنی احمد عیسیٰ رسول اللہ وخاتم النبیین کا رد نہیں کر سکتی ہاں البتہ مجھے تسلیم کرنے سے میرے دعوت کو تسلیم کرنے سے صرف اور صرف اس وجہ سے انکار کیا جائے گا کہ میں انہی کی طرح ایک بشر ہوں جو انہی کی زبان بولتا ہوں، کھاتا پیتا ہوں، انہی کی طرح بیوی بچے ہیں، ٹانگوں پر چلتا ہوں، انہی کی طرح دکھتا ہوں، انہی میں سے ہوں اور اگر محض اس وجہ سے انکار کیا جاتا ہے تو کون سا یہ کوئی نئی بات ہو گی ایسا تو شروع سے ہی ہوتا آیا لیکن یہ بات کان کھول کر جان لیں کہ پہلے جنہوں نے ایسا کیا ان کیساتھ جو ہوا بالکل ویسا ہی آپ کیساتھ بھی ہونے والا ہے آپ کا انجام بھی بالکل ویسا ہی ہونے والا ہے جو کہ آپ کے سر پر کھڑا ہے صرف اور صرف اتنی دیر ہے کہ ہمارا رسول احمد عیسیٰ پیغام کھول کھول کر نہیں پہنچا لیتا اور جیسے ہی ہمارے رسول نے یہ ذمہ داری پوری کر دی اور اس کی زبان سے یہ نکلا کہ اے میرے ربّ میں مغلوب ہو گیا ہوں تو جان لو ہم نے قدر میں کیا ہی نہیں کہ ہم اور ہمارا رسول مغلوب ہو جائے اس لیے ہم تمہیں ہلاک کر دیں گے تمہیں صفحہ ہستی سے مٹا دیں گے اور مومنین کو بچانا ہم پر حق ہے جیسے ہم نے اس سے قبل ہر رسول اور اس کی دعوت کو تسلیم کرنے والوں کو بچایا بالکل اسی طرح آج بھی ہم اپنے رسول احمد عیسیٰ اور اس کیساتھ اپنے وجود مومنین کو بچانے والے ہیں اور پیچھے زمین کا وارث بنانے والے ہیں۔

آج جب تم ضلالٍ مبینٍ میں ہو رہے تھے تو ہم نے اپنے وعدے کے مطابق تم میں تمہی سے اپنا رسول احمد عیسیٰ بعث کر دیا جس نے تم پر حق ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کر دیا تمہیں کھول کر متنبہ کر دیا تم پر حجت کی جا چکی تمہارے صدیوں سے چلے آ رہے ختم نبوت نامی بت کو پاش پاش کر دیا اس دجل عظیم کو چاک کر دیا اور تم پر واضح کر دیا کہ احمد عیسیٰ ہمارا رسول ہے وہی رسول جس کا آج تک تم انتظار کر رہے تھے جس کے لیے رات دن دعائیں کر رہے تھے اب اس کے باوجود بھی اگر تم کذب ہی کرتے ہو تو جان لو یہ کوئی پہلی بار نہیں ہونے والا بلکہ وہ جو تم سے پہلے تھے وہ بھی کذب کر چکے تو پھر ان کا انجام کیا ہوا؟ اگر تو وہ سچے ثابت ہو گئے تو تم بھی سچے ثابت ہو جاؤ گے اور اگر الٹا وہ خود کذاب اور مجرمین ثابت ہوئے انہیں صفحہ ہستی سے مٹا دیا گیا تو پھر تمہارا انجام بھی بالکل وہی ہے جو تمہارے سر پر آ چکا ہے جسے تم آج اپنی آنکھوں سے دیکھنے والے ہو۔ جیسے ہی تم ہمارے رسول احمد عیسیٰ کا کذب کرتے ہوئے اس کے خلاف محاذ کھولے ہوئے ہو گے اور تمہارا ظن یہ ہو گا کہ تم ہمارے رسول احمد عیسیٰ کے خلاف اپنی منصوبہ بندی میں کامیاب ہو رہے ہو تو تمہیں ہلاک کر دیا جائے گا تم اپنی منصوبہ

بندی میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے کیونکہ یہ اصل میں ہماری منصوبہ بندی ہے جس کا تم شکار ہو چکے ہو تم اپنے اس اقدام سے مجرم ثابت ہو جاؤ گے یوں تمہیں تمہارے اس جرم کی سزا دی جائے گی۔

تمہیں کیا لگتا ہے کہ یہ الشیطان کا کلام ہے؟ جان لو یہ الشیطان الرجیم کا کلام نہیں یہ تمہارا ربّ تم سے کلام کر رہا ہے اور جلد ہی تم خود اس بات کی گواہی دے رہے ہو لیکن تب تمہیں کوئی نفع حاصل نہیں ہوگا کیونکہ تب ماننا تمہاری مجبوری بن جائے گی جیسے آل فرعون سمیت ان قوموں نے تسلیم کیا گواہی دی لیکن تب تسلیم کرنا انہیں کوئی نفع نہ دیا۔ آج تم استکبار تو کر رہے ہو لیکن کب تک؟ اب تو وقت ختم ہو چکا یہ استکبار تو تم صدیوں سے کرتے چلے آ رہے ہو آج تمہیں تمہاری اوقات دکھائی جانے والی ہے۔

وَلَقَدۡ اٰتَيۡنَا مُوۡسَى الۡكِتٰبَ وَقَفَّيۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ بِالرُّسُلِ‌ وَاٰتَيۡنَا عِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ الۡبَيِّنٰتِ وَاَيَّدۡنٰهُ بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ‌ؕ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمۡ رَسُوۡلٌۢ بِمَا لَا تَهۡوٰٓى اَنۡفُسُكُمُ اسۡتَكۡبَرۡتُمۡ‌ۚ فَفَرِيۡقًا كَذَّبۡتُمۡ وَفَرِيۡقًا تَقۡتُلُوۡنَ ۔ البقرۃ ۸۷

اس آیت میں کہا گیا کہ موسیٰ کو الکتاب دی گئی اور اس کے بعد رسول آتے رہے اور پھر عیسیٰ ابن مریم کا ذکر کیا گیا کہ وہ البیّنات کیساتھ آیا تو جب بھی کوئی رسول آیا تو اس کے ساتھ کیا کیا گیا کچھ کا کذب کیا گیا تو کچھ کو قتل کر دیا گیا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کیا قرآن کی اس آیت میں جو گزر چکے ان کی محض کہانی سنائی جا رہی ہے یا پھر اس کا کوئی مقصد ہے؟ اگر خود کو امت محمد کہلوانے والے خود کو مسلمان کہلوانے والوں سے پوچھا جائے تو ان کا کہنا یہی ہے کہ یہ موسیٰ و عیسیٰ ابن مریم اور بنی اسرائیل کی کہانی سنائی جا رہی ہے جسے عربوں کی زبان میں اساطیر الاولین کہا جاتا ہے یعنی ان کی لائینیں جو اس قرآن کے نزول سے قبل گزر چکے لیکن جب اللہ سے پوچھا جائے تو اللہ نے بار بار قرآن میں کہا کہ قرآن میں الاولین کی مثلوں سے الآخرین کی تاریخ ہے نہ کہ اساطیر الاولین۔

جب قرآن میں اساطیر الاولین نہیں بلکہ مثلیں ہیں الاولین کی مثلوں سے الآخرین کی تاریخ ہے تو اس کا مطلب کہ جہاں موسیٰ کا ذکر ہے وہاں اصل میں اصل کوئی اور ہے جس کا ذکر کیا جا رہا ہے اور وہ ہے موسیٰ کی مثل جو کہ اس امت کے شروع میں آئے محمد اور اس آیت میں جہاں عیسیٰ ابن مریم کا بالبیّنات کیساتھ آنے کا ذکر ہے تو وہ اصل میں اس امت اس قوم کے آخرین میں بعث کیے جانے والے احمد عیسیٰ کا ذکر ہے ابن مریم کی مثل سے۔ اسی طرح رسولوں میں سے کچھ کو قتل کیا گیا اور کچھ کا کذب تو یہ بنی اسرائیل کی کہانی نہیں یہ بنی اسرائیل کی لائینیں نہیں بلکہ بنی اسرائیل کی صورت میں موجودہ امت محمد کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

اَلَّذِيۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيۡنَاۤ اَلَّا نُؤۡمِنَ لِرَسُوۡلٍ حَتّٰى يَاۡتِيَنَا بِقُرۡبَانٍ تَاۡكُلُهُ النَّارُ‌ؕ قُلۡ قَدۡ جَآءَكُمۡ رُسُلٌ مِّنۡ قَبۡلِىۡ بِالۡبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِىۡ قُلۡتُمۡ فَلِمَ قَتَلۡتُمُوۡهُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ۔ آل عمران ۱۸۳

قرآن اپنے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کی احسن تاریخ ہے اور کوئی ایک بھی آیت اس وقت تک بیّن نہیں ہو سکتی یعنی کھل کر واضح نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ حدثہ نہیں ہو رہا ہوتا جس کی وہ تاریخ ہے اس لیے یہ آیت بھی قرآن کے نزول کے بعد الساعت کے قیام تک کے دوران اللہ کے کسی رسول اور ان لوگوں کی تاریخ ہے جن میں اس رسول کو بعث کیا جانا تھا اور اس آیت نے اس وقت تک کھل کر واضح نہیں ہونا تھا جب تک کہ اللہ اپنا وہ رسول بعث نہیں کر دیتا اور پھر جیسے ہی اللہ اپنا وہ رسول بعث کرے گا تو نہ صرف قرآن کی یہ آیت بالکل کھل کر واضح ہو جائے گی بلکہ قرآن اس آیت کی صورت میں یاد دلا دے گا کہ یہ تھا اللہ کا وہ رسول جس کی قرآن کے نزول کے وقت ہی اس آیت کی صورت میں تاریخ اتار دی گئی تھی۔

اب یہ کس رسول کی تاریخ ہے یہ آیت خود کھول کھول کر واضح کر رہی ہے کہ یہ اس رسول کی تاریخ ہے جس کے آنے سے قبل رسولوں کا دروازہ بند کیا ہوا ہوگا اور

ان کا کہنا یہ ہوگا کہ پہلی بات کہ اللہ نے ہم سے عہد لیا ہوا ہے اب کوئی رسول نہیں آنا اس لیے اگر کوئی بھی آ کر کہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو تم نے اسے تسلیم نہیں کرنا بلکہ اس کا کذب ہی کرنا اسے قتل ہی کرنا اور دوسری بات کہ اللہ نے کہا کہ ایک مسیح میں بھیجوں گا لیکن اس کی پہچان یہ ہوگی کہ وہ جیسے پہلے رسول آتے تھے بالکل اسی طرح معجزات کیساتھ آئے گا جو کچھ ہم میں اس کے بارے میں پایا جاتا ہے یوں جب وہ آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے کیونکہ وہ اس کیساتھ آئے گا جس کیساتھ ہم کہہ رہے ہیں یعنی ایک تو وہ آسمانوں سے نیچے اترے گا اور دوسرا وہ معجزات کیساتھ آئے گا اور پھر جب اللہ کا وہ رسول آ گیا تو ان لوگوں نے اس کا کذب کر دیا۔

یعنی یہ آیت خود کو مسلمان کہلوانے والوں کے آخرین والوں اور ان میں بعث کیے جانے والے اللہ کے رسول احمد عیسیٰ کی تاریخ ہے یعنی آج کی تاریخ ہے۔ دیکھیں اب جب آیت پر بات کرتے ہیں تو نہ صرف آج یہ آیت بالکل کھل کر واضح ہو چکی بلکہ آج قرآن اس آیت کی صورت میں آپ کو یاد دلا رہا ہے کہ یہ تھا اللہ کا وہ رسول جس کی آج سے چودہ صدیاں قبل ہی اس آیت کی صورت میں تاریخ اتار دی گئی تھی۔

اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ جیسے اس سے قبل بنی اسرائیل کا کہنا تھا کہ اللہ نے ہم سے عہد لے رکھا ہے کہ اب کوئی رسول نہیں آنا اس لیے کسی ایک بھی رسول کے لیے نہیں ہے کہ تم اسے تسلیم کرو یہاں تک کہ وہ قربانٍ کیساتھ نہ آئے جسے النار کھا رہی ہو یعنی بنی اسرائیل جب ضلالٍ مبینٍ میں تھے تو ان کا رسولوں کے بارے میں عقیدہ ونظریہ یہ تھا کہ جو بھی اللہ کا رسول ہوتا ہے وہ قربانٍ کیساتھ آتا ہے تو اس کی قربانٍ کو آگ کھا رہی ہوتی ہے یوں واضح ہو جاتا ہے کہ وہی اللہ کا رسول ہے اس لیے جب تک کوئی ایسا نہیں آتا تب تک کوئی بھی رسول ہونے کا دعویدار ہو ہم اسے تسلیم نہیں کریں گے ہم اسے قتل ہی کریں گے ہم اس کا کذب ہی کریں گے اس کا کفر ہی کریں گے تو بالکل بنی اسرائیل کی مثل آج خود کو مسلمان کہلوانے والوں کا بھی یہی کہنا ہے کہ اللہ نے ہم سے عہد لے رکھا ہے کہ کسی ایک بھی رسول کے لیے نہیں کہ تم اسے مانو یعنی اب کوئی رسول نہیں آئے گا یہ دروازہ بند ہو چکا سوائے عیسیٰ کے اور پھر ان لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ زندہ آسمانوں سے اترے گا اور وہ معجزات کیساتھ آئے گا اس لیے جب تک کہ کوئی زندہ آسمانوں سے نہیں اترتا اور اس کے پاس معجزات نہیں ہوتے تب تک ہم کسی کو بھی اللہ کا بھیجا ہوا تسلیم نہیں کریں گے کیوں کہ اللہ نے ہم سے عہد لے رکھا ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہ لوگ اپنے اس قول میں اپنے اس دعوے میں سچے ہیں تو پھر بنی اسرائیل کو بھی سچا ہونا چاہیے تو کیا بنی اسرائیل اپنے اس دعوے میں سچے ثابت ہوئے؟ جب بنی اسرائیل نے بھی بالکل یہی کہا تھا ان کے بھی ایسے ہی عقائد ونظریات تھے اور پھر جب اللہ کے رسول کی بعثت کا وقت آیا تو وہ بے بنیاد وجھوٹے ثابت ہو گئے تو آج خود کو مسلمان کہلوانے والے کس بنیاد پر سچے ثابت ہو سکتے ہیں؟

آج جب وہ وقت آ گیا یعنی آج جب یہ ضلالٍ مبینٍ میں ہو رہے ہیں اور ان میں مومنین موجود ہیں یعنی ایسے لوگ جو اللہ سے گڑگڑا کر دعائیں کر رہے ہیں کہ اے اللہ ہر طرف گمراہیاں ہی گمراہیاں ہیں ہمیں ہدایت دے تو اللہ نے ان کی دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے ان پر احسان کیا ان میں انہی سے اپنا ایک رسول احمد عیسیٰ بعث کر دیا تو آگے سے خود کو مسلمان کہلوانے والوں کا بالکل وہی کہنا ہے جو اس سے قبل بنی اسرائیل کہہ چکے۔ ان کا کہنا ہے کہ اللہ کا ہماری طرف عہد ہے اللہ نے ہم سے یہ کہا ہوا ہے کہ محمد آخری رسول تھا محمد کے بعد کوئی رسول نہیں سوائے عیسیٰ کے اور عیسیٰ آئے گا پہلی بات کہ آسمانوں سے اترے گا اور دوسری بات کہ معجزات کیساتھ آئے گا اس لیے کوئی بھی رسول ہونے کا دعویٰ کرے تو ہم اسے ہرگز تسلیم نہیں کریں گے ہم اس کا کفر ہی کریں گے ہم اس سے کذب ہی کریں گے کیونکہ یہ ہم کو اللہ نے کہا ہوا ہے اللہ نے ہم سے عہد کیا ہوا ہے کہ اب کوئی رسول نہیں۔ اب سوائے عیسیٰ کے ہم کسی کو بھی تسلیم نہیں کریں گے اور عیسیٰ کی پہچان یہ ہے کہ اول تو وہ زندہ آسمانوں سے اترے گا اور دوم وہ معجزات کیساتھ آئے گا۔ تو آج اللہ اپنے رسول احمد عیسیٰ کو کہہ رہا ہے قُلْ قَدْ انہیں کہہ ہونا وہ ہے جو اللہ نے طے کر دیا جو اللہ نے قدر میں کر دیا، اللہ نے جو قدر میں کر دیا اس کے خلاف ہو ہی نہیں سکتا بس اس کے ہونے کا وقت آنے کی دیر ہوتی ہے اور جب اس کے ہونے کا وقت آ جائے جو اللہ نے طے کر دیا یعنی قدر میں کر دیا تو دنیا کی کوئی بھی طاقت اسے ہونے سے نہیں روک سکتی کیونکہ ہر اس شئے پر اللہ ہے جو اس نے قدر میں کر دیا ہوا ہے تو اے عقل کے اندھو تمہیں سننے کے لیے کان دیئے دیکھنے کے لیے آنکھیں جو سنائی اور دکھائی دے رہا ہے اسے سمجھنے کی صلاحیت بھی دی تو ذرا غور وفکر کرو تم پر یہ بات بالکل کھل کر واضح ہو جائے گی جو اللہ نے قدر میں کر دیا جس کے خلاف ہو ہی نہیں سکتا کہ رسول اس طرح آتا ہے جس کیساتھ تم کہہ رہے ہو یعنی معجزات کیساتھ آتا ہے یا پھر رسول اس کیساتھ آتا ہے جس کیساتھ میں کہہ رہا ہوں یعنی البیّنات کیساتھ وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ

قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ میں کہہ رہا ہوں رسول آتا ہے البیّنات کیساتھ اللہ نے رسول بالبیّنات بھیجنا قدر میں کیا اور تم کہہ رہے ہو رسول آتے ہیں معجزات کیساتھ اب اگر تم لوگ اپنے دعوے میں سچے ہو تو اے عقل کے اندھو پھر تو کسی ایک بھی رسول کو قتل نہیں کیا جانا چاہیے تھا کسی ایک کا بھی کذب نہیں کیا جانا چاہیے تھا لیکن تم لوگ تو اس سے پہلے بھی رسولوں کو قتل کرتے رہے اب اگر تم لوگ سچے ہو تو بتاؤ انہیں کیوں قتل کرتے رہے؟ اے عقل کے اندھو جب کہ یہ بات طے شدہ ہے مجھ سے پہلے جتنے بھی رسول آئے کوئی ایک بھی رسول ایسا نہیں کہ جسے اللہ کا رسول تسلیم کیا گیا ہو بلکہ ہر رسول کا کذب کیا گیا بعض کا کذب اور بعض کو قتل کیا جاتا رہا تو ان کیساتھ تم لوگوں نے کیوں ایسا کیا؟ اگر وہ بالکل اسی طرح آتے جیسے تم کہہ رہے ہو یعنی وہ لوگوں کی خواہشات کیمطابق آتے وہ معجزات کیساتھ آتے تو کیا ان کا کذب و قتل کیا جاتا؟ نہیں بالکل نہیں بلکہ تب تو ہر رسول کو تسلیم کیا جانا چاہیے تھا لیکن پھر اس سے قبل ہر رسول کیساتھ اس کے بالکل برعکس ہی کیوں ہوا؟ تم لوگوں نے اس سے قبل بھی ہر رسول کا کذب و قتل ہی کیوں کیا اگر تم لوگ سچے ہو تو؟

اسی بات سے اندازہ لگا لو کہ آج تم لوگ اگر میرا کذب کر رہے ہو مجھے قتل تک کرنے کی پوری کوشش کر رہے ہو تو کیوں؟ کیا اسی وجہ سے نہیں کہ میں تمہاری خواہشات کیساتھ نہیں آیا بلکہ تمہاری خواہشات کے برعکس آیا ہوں اسی لیے تم میرا کذب کر رہے ہو مجھے قتل تک کرنے کی کوشش کر رہے ہو اور اگر میں تمہاری خواہشات کے ساتھ آتا تمہاری خواہشات کے عین مطابق آتا یعنی میں اسی طرح آتا جیسے تم کہہ رہے ہو کہ میں آسمانوں سے اترتا اور پھر میرے پاس وہی معجزات ہوتے جو کچھ بھی تم کہہ رہے ہو تو کیا پھر بھی تم میرا کذب ہی کرتے؟ کیا پھر بھی تم لوگ مجھے قتل تک کرنے کی کوشش کرتے یا پھر تم میں سے ہر کوئی مجھے رسول تسلیم کر لیتا؟ حق بالکل واضح ہے کہ اگر میں تمہاری خواہشات کے ساتھ آتا تو تم میرا کذب کرنے کی بجائے مجھے نہ صرف رسول تسلیم کرتے بلکہ میری راہوں میں اپنی پلکیں بچھاتے۔ یہی وجہ ہے کہ تم نے مجھ سے پہلے بھی ہر رسول کو کذب و قتل ہی کیا کیوں کہ کوئی ایک بھی رسول تمہارے خواہشات کے مطابق نہیں آیا بلکہ ہر رسول اسی طرح آیا جیسے رسول بھیجنا اللہ نے قدر میں کر دیا اللہ نے رسول معجزات کیساتھ بھیجنا قدر میں نہیں کیا بلکہ اللہ نے رسول البیّنات کیساتھ بھیجنا قدر میں کیا۔ تو اے عقل کے اندھو غور و فکر کرو کیا وہ ہو سکتا ہے جو اللہ نے قدر میں ہی نہیں کیا؟ کیا اس کے خلاف ہو سکتا ہے جو اللہ نے قدر میں کیا ہو؟ اور کیا اسے ہونے سے دنیا کی کوئی بھی طاقت روک سکتی ہے جو اللہ نے قدر میں کر دیا؟ حق تم پر کھول کھول کر واضح کر دیا گیا اب اس کے باوجود بھی تم لوگ میرا یعنی اللہ کے رسول احمد عیسیٰ کا کذب ہی کرتے ہو تو پھر جان لو تمہاری تاریخ آج سے چودہ صدیاں قبل ہی اسی قرآن میں اتار دی گئی تھی۔

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ. آل عمران ۱۸۴

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ پس اگر تیرا کذب ہی کر رہے ہیں فَقَدْ تو پس تحقیق یعنی انہیں سننے کے لیے کان دیئے دیکھنے کے لیے آنکھیں دیں اور جو جو بھی سنائی اور دکھائی دے رہا ہے اسے سمجھنے کی صلاحیت دی تو کیوں دی؟ ظاہر ہے اسی لیے کہ جو سنائی دے رہا ہے اسے سنو جو دکھائی دے رہا ہے اسے دیکھو اور پھر صرف سنو اور دیکھو نہیں بلکہ اسے سمجھو جب تم سمجھو گے تو تم پر یہ بات بالکل کھل کر واضح ہو جائے گی جو ہم نے قدر میں کر دیا جس کے خلاف ہو ہی نہیں سکتا، جو آج تم ہمارے رسول کا کذب کر رہے ہو اس کذب کا انجام کیا ہے وہ بھی تم پر کھل کر واضح ہو جائے گا فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ پس اگر تیرا کذب ہی کر رہے ہیں تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہو رہی یہ کوئی پہلی بار نہیں ہو رہا بلکہ یہ لوگ اپنی تحقیق کر لیں تجھ سے پہلے بھی رسولوں کا کذب کیا جا چکا وہ بھی بالکل اسی طرح آئے جیسے آج تجھے بھیجا گیا یعنی وہ بھی آئے تھے البیّنات کیساتھ نہ کہ معجزات کیساتھ اور اسی وجہ سے ان کا بھی کذب کیا گیا وہ آئے جب جب جس جس ہدایت کی ضرورت تھی اس کیساتھ اور الکتاب المنیر کیساتھ لیکن جب ان کا بھی کذب کیا گیا تو پھر کذب کرنے والوں کا انجام کیا ہوا؟ کیا کذب کرنے والے سچے ثابت ہوئے اپنی منصوبہ بندیوں میں کامیاب ہو گئے یا پھر انہیں ہمارے رسولوں کے کذب کرنے کا مزا چکھنا پڑا انہیں عذاب عظیم نے آ لیا اور وہ صفحہ ہستی سے مٹا دیئے گئے؟ جو ان کیساتھ ہوا بالکل اسی طرح آج ان کیساتھ بھی ہونے والا ہے عذاب عظیم ان کے بالکل سر پر آ کھڑا ہے۔

جان لو کہ مجھ سے پہلے بھی یہ سب ہو چکا یعنی یہ کوئی پہلی بار نہیں ہو رہا کہ تم پر جس نے سب کچھ کھول کھول کر رکھ دیا تم اس کی دعوت کو تسلیم کرنے کی بجائے اس کیساتھ دشمنی کرنا شروع کر دو اس کے خلاف محاذ کھول دو اس پر الزامات و بہتانات لگانا شروع کر دو اور وہی کرتے رہو جو تم پہلے سے کر رہے تھے تو جنہوں نے تم سے پہلے رسولوں کیساتھ ایسا کیا تو ان کا انجام کیا ہوا؟ بالکل وہی انجام تمہارا ابھی ہونے والا ہے جو تمہارے سر پر آ چکا ہے۔

وَلَقَدۡ اٰتَیۡنَا مُوۡسَی الۡکِتٰبَ وَقَفَّیۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِہٖ بِالرُّسُلِ وَاٰتَیۡنَا عِیۡسَی ابۡنَ مَرۡیَمَ الۡبَیِّنٰتِ وَاَیَّدۡنٰہُ بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ اَفَکُلَّمَا جَآءَکُمۡ رَسُوۡلٌۢ بِمَا لَا تَہۡوٰۤی اَنۡفُسُکُمُ اسۡتَکۡبَرۡتُمۡ فَفَرِیۡقًا کَذَّبۡتُمۡ وَ فَرِیۡقًا تَقۡتُلُوۡنَ. البقرة ۸۷

وَلَقَدۡ اور تم کو ایسا قدر میں کیا تو کیوں کیا؟ یعنی تم کو سننے کے لیے کان دیکھنے کے لیے آنکھیں پھر جو سنائی اور دکھائی دے رہا ہے اسے سمجھنے کی بھی صلاحیت دی تو آخر کیوں؟ اسی لیے تا کہ جو کچھ بھی تمہیں سنائی اور دکھائی دے رہا ہے اسے سمجھو جب تم سمجھو گے تو تم پر کھل کر واضح ہو جائے جو ہم نے قدر میں کر دیا جو طے شدہ ہے جس کے خلاف ہو ہی نہیں سکتا اور جب اس کے ہونے کا وقت آ جائے تو اسے ہونے سے دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی اٰتَیۡنَا مُوۡسَی الۡکِتٰبَ جو تم کہہ رہے ہو ہم نے موسیٰ کو وہ نہیں دیا تھا بلکہ دی تھی ہم نے موسیٰ کو بھی الکتاب وَقَفَّیۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِہٖ بِالرُّسُلِ اور موسیٰ کے بعد پے در پے اسی کیساتھ رسول بھیجتے رہے جس کیساتھ موسیٰ کو بھیجا وَاٰتَیۡنَا عِیۡسَی ابۡنَ مَرۡیَمَ الۡبَیِّنٰتِ اور پھر جب وہ رسولوں میں سے بعض کا کذب اور بعض کا قتل کرتے رہے جس وجہ سے وہ ضلالٍ مبینٍ میں چلے گئے تو ہم نے ان کے آخرین میں بھیجا عیسیٰ ابن مریم کو اور عیسیٰ ابن مریم کو وہ نہیں دیا تھا جو تم کہہ رہے ہو کہ عیسیٰ ابن مریم کو معجزات دئے تھے بلکہ دی تھیں ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو بھی البیّنات یعنی عیسیٰ ابن مریم کو البیّنات کیساتھ بھیجا گیا عیسیٰ ابن مریم نے آ کر حق کھول کھول کر واضح کر دیا وَاَیَّدۡنٰہُ بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ اور روح القدس کیساتھ وہ ہمارا اید تھا یعنی جب عیسیٰ ابن مریم نے ہماری آیات کو کھول کھول کر واضح کیا تو اس وقت عیسیٰ ابن مریم کا کذب کیا گیا اس کیساتھ دشمنی کی گئی یہاں تک کہ کفر کرنے والوں نے اپنی طرف سے قتل تک کر دیا تو آخر تک عیسیٰ ابن مریم ڈٹا رہا وہ لڑکھڑایا نہیں تو اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ روح القدس تھا یعنی وہ ہمارا طیب بشر تھا جو طیب سے وجود میں آیا تھا اَفَکُلَّمَا جَآءَکُمۡ رَسُوۡلٌۢ بِمَا لَا تَہۡوٰۤی اَنۡفُسُکُمُ اسۡتَکۡبَرۡتُمۡ فَفَرِیۡقًا کَذَّبۡتُمۡ وَ فَرِیۡقًا تَقۡتُلُوۡنَ کیا کیا تم لوگوں نے جب جب بھی تم میں تمہی سے رسول آیا؟ تمام کے تمام رسولوں میں سے جب جب بھی تم میں تمہی سے رسول آیا تو کوئی ایک بھی رسول ایسا نہیں جو تمہاری خواہشات کے مطابق آیا ہو بلکہ ہر رسول جس کیساتھ آیا وہ تمہاری خواہشات نہیں تھیں وہ تمہاری خواہشات کے برعکس آیا تو تم لوگوں نے رکیا یعنی تم لوگوں نے کہا کہ نہیں اس کی نہیں مانیں گے اسے رسول تسلیم نہیں کریں گے یہ جو کچھ بھی کہہ رہا ہے اسے تسلیم نہیں کریں گے بلکہ ہم تو اسی پر ڈٹے رہے ہیں گے جس پر ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو پایا یوں تم لوگوں نے استکبار کیا خود کو بڑا کہا کہ ہماری مانی جائے گی اور رسولوں میں سے ایک گروہ کا کذب کرتے رہے جیسے آج تم اللہ کے رسول احمد عیسیٰ کا کذب کر رہے ہو جو تمہاری خواہشات کے برعکس آیا ہے اور ایک گروہ کو قتل کرتے رہے جیسے آج تم اللہ کے رسول احمد عیسیٰ کو قتل کرنے کی پوری کوشش کر رہے ہو۔

یہ بات یاد رکھیں کہ قرآن میں کہیں بھی جہاں جہاں ماضی کی اقوام کا ذکر کیا گیا ہے وہاں بات ایسے نہیں کی گئی کے ماضی میں کوئی قوم گزر چکی تو ان کی کہانی سنائی جا رہی بلکہ آیات میں جو الفاظ استعمال کیے گئے وہ ایسے ہیں کہ ہر مقام پر حال کی بات کی جا رہی ہے اور ساتھ ساتھ کہا جا رہا ہے کہ یہ ماضی میں ہو چکا مثلاً آپ اسی آیت کے ہی آخری حصے کو لے لیجئے فَفَرِیۡقًا کَذَّبۡتُمۡ وَ فَرِیۡقًا تَقۡتُلُوۡنَ یہاں کہا جا رہا ہے پس ان میں سے ایک فریق کا تم کذب اور ایک فریق کو قتل کر رہے ہو تَقۡتُلُوۡنَ کے ن سے زبر ہٹا دی جائے تو معنی بنیں گے قتل کر رہے ہو یعنی حال کی بات ہو رہی ہے قتل کر رہے ہو اور آگے ن پر زبر لانے سے اس کے معنی بن جائیں گے قتل کر رہے ہو یہ ماضی میں بھی ہو چکا۔ اور اگر اس آیت میں سیدھا سیدھا یہی مان لیا جائے کہ بنی سرائیل کی بات کی جا رہی ہے بنی اسرائیل میں موسیٰ اور موسیٰ کے بعد جو نبی رسول آتے رہے اور پھر عیسیٰ ابن مریم وغیرہ کی بات ہو رہی ہے اس لیے اس آیت میں بنی اسرائیل کا ذکر کیا جا رہا ہے تو اس صورت میں بھی جان لیجئے کہ بنی اسرائیل کو تو سلف کیا جا چکا یعنی بنی اسرائیل تو گزر چکے ماضی کا قصہ بن چکے اب اگر اس آیت میں یا ایسی ہی باقی آیات میں محض بنی اسرائیل جو کہ گزر چکے ان کا ذکر کیا جا رہا ہے تو یہ اساطیر الاولین بن جاتی ہیں کہ ان آیات میں جو گزر چکے ان کا ذکر کیا جا رہا ہے جس کو ان کے علاوہ

یعنی موجودہ قوم یا امت کیساتھ کوئی تعلق نہیں تو یہ محض الاولین یعنی قرآن کے نزول سے قبل والوں کی لائینیں ہی رہ جاتی ہیں لیکن کیا حقیقت یہی ہے کہ یہ اساطیر الاولین ہیں؟

جب یہی سوال اللہ سے کیا جائے تو اللہ اس کا جواب قرآن میں بالکل واضح کر دیتا ہے کہ قرآن میں اساطیر الاولین نہیں بلکہ مثلیں ہیں جیسا کہ پہلے آپ ان آیات کو دیکھ لیں جن میں یہ کہا گیا کہ جن پر قرآن کی آیات کھول کھول کر رکھی جا رہی ہیں ان کا کہنا یہ ہے کہ نہیں ہے یہ یعنی اس قرآن میں جو گزشتہ اقوام کا ذکر کیا گیا وہ کچھ بھی نہیں سوائے اساطیر الاولین کے یعنی وہ محض گزشتہ لوگوں کے بارے میں لکھی گئی لائینیں ہیں جن کا اس کے علاوہ کوئی مقصد نہیں۔

اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ. القلم ۱۵، المطففین ۱۳

جب تلاوہ کی گئی اس پر ہماری آیات یعنی جب انسان پر اللہ کے بھیجے ہوئے اللہ کے رسول کی طرف سے اللہ کی آیات کی تلاوہ کی گئی اللہ کی آیات کو بیّن کیا گیا کھول کھول کر واضح کیا گیا قَالَ کہا یعنی آگے سے انسان کا ردعمل کیا ہے جواب کیا ہے اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اساطیر الاولین ہیں یعنی یہ جو بھی قرآن میں گزشتہ لوگوں کے بارے میں آیات آئی ہیں یہ تو محض پہلوں کی سطریں ہیں اس سے بڑھ کر کچھ نہیں۔

پیچھے آپ پر واضح کیا جا چکا کہ اساطیر الاولین اس طرح ثابت ہوتی ہیں جب یہ کہا جائے کہ یہ تو گزشتہ لوگوں کی بات کی جا رہی ہے جس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔اور یہی موجودہ انسانوں کا کہنا ہے وہ جو قرآن پر ایمان رکھنے کے دعویدار ہیں اور مزید کیا کہتے ہیں یہ بھی اللہ نے قرآن میں بیان کر دیا۔

لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ . النمل ۶۸

تحقیق کہ یعنی تم اپنی تحقیق کر لو تمہارے سامنے یہی بات آئے گی وعدہ ہے ہمارا یہ ہم اور ہمارے آباؤاجداد اس سے پہلے نہیں ہے یہ مگر اساطیر الاولین۔ یعنی یہ ہمارا وعدہ ہے تم اپنی تحقیق کر لو تمہارے سامنے یہی آئے گا ہم یعنی موجودہ وہ لوگ جو قرآن کی ترجمانی کے دعویدار ہیں جو علماء ومفسر ہیں اور جو ہمارے آباؤ اجداد یعنی وہ جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں جنہوں نے قرآن کی تفسیریں لکھیں تمہیں اس کے سوا اور کوئی بات نہیں ملے گی کہ یہ جو کچھ بھی ہے یہ محض ان کی سطریں یعنی محض قصے وکہانیاں ہیں جو قرآن کے نزول سے پہلے گزر چکے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّا ذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ. النحل ۲۴

اور جب کہا گیا ان کو جو اس وقت دنیا میں موجود ہیں یعنی قرآن کے نزول کے بعد جب اللہ نے ان میں انہی سے اپنا رسول بعث کر دیا تو اللہ نے اس وقت موجودہ لوگوں کو اپنے رسول کی صورت میں کہا کیا اتارا تھا تمہارے ربّ نے؟ تو آگے سے جواب دے رہے ہیں اساطیر الاولین یعنی اللہ نے اس قرآن میں وہ جو اس قرآن سے قبل گزر چکے ان کی لائینیں اتاری ہیں ان کا ذکر کیا ہے ان کے بارے میں بتایا ہے ان کی کہانیاں سنائی ہیں۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ . الانفال ۳۱

آج سے چودہ صدیاں قبل آج کی تاریخ اتارتے ہوئے کہا گیا اور جب آگے چل کر مستقبل میں تلاوہ کی گئیں ان پر آیات ہماری یعنی آج سے چودہ صدیاں قبل اللہ نے آج کے بارے میں کہا کہ جب اللہ نے ان کے آخرین میں اپنا رسول احمد عیسیٰ بعث کیا اور احمد عیسیٰ نے ان پر اللہ کی آیات کو پوری ترتیب کے ساتھ کھول کھول کر واضح کیا تو اس وقت موجود لوگ جن میں اللہ نے اپنا رسول احمد عیسیٰ بعث کیا وہ آگے سے جواب دے رہے ہیں ردعمل کا اظہار کر رہے ہیں تحقیق سن چکے ہم اگر ہمارا قانون ہوتا یعنی اگر یہی دین ہوتا ہمارے نزدیک تو ہم اس کے لیے بالکل ایسے ہی کہتے یعنی ہمارے نزدیک یہ دین نہیں ہے اگر ہم بھی اسے دین سمجھتے جسے تُو دین کہہ رہا ہے تو ہم بھی یہی سب کہتے جو تُو کہہ رہا ہے کہ یہ مثلیں ہیں الاولین کی مثلوں سے ہماری تاریخ ہے لیکن ایسا نہیں ہے۔ نہیں ہے یہ مگر اساطیر الاولین ہیں یعنی یہ قرآن میں جو کچھ بھی گزشتہ لوگوں کے بارے میں آیا ہے اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں یہ دین نہیں ہے یہ تو محض الاولین کی سطریں ہیں ان کے قصے وکہانیوں سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں۔

اب دیکھیں قرآن میں اللہ نے اس کا کیا جواب دیا کہ اس قرآن میں جو گزشتہ لوگوں کا ذکر کیا گیا وہ اساطیر الاولین نہیں بلکہ مثلیں ہیں قرآن میں قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک جو کچھ ہونا تھا اس سب کا ذکر کر دیا لیکن مثلوں سے۔

وَلَقَدۡ صَرَّفۡنَا لِلنَّاسِ فِىۡ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ مِنۡ كُلِّ مَثَلٍ فَاَبٰٓى اَكۡثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوۡرًا. الاسراء ۸۹

وَلَقَدۡ اورتم کوایساقدر میں کیاتو کیوں کیا؟ یعنی تم کو سننے کے لیےکان دیکھنے کے لیے آنکھیں پھر جو سنائی اور دکھائی دے رہا ہے اسے سمجھنے کی بھی صلاحیت دی تو آخر کیوں؟ اسی لیے تا کہ جو کچھ بھی تمہیں سنائی اور دکھائی دے رہا ہے اسے سمجھو جب تم سمجھو گے تو تم پر کھل کر واضح ہو جائے جو ہم نے قدر میں کر دیا جو طے شدہ ہے جس کے خلاف ہو ہی نہیں سکتا اور جب اس کے ہونے کا وقت آجائے تو اسے ہونے سے دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی صَرَّفۡنَا پھیر پھیر کر ہر پہلو سے ہم نے سامنے لا رکھا لِلنَّاسِ فِىۡ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ لوگوں کے لیے اس القرآن میں مِنۡ كُلِّ مَثَلٍ تمام کا تمام یعنی جو کچھ بھی اس قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک موجود ہے جو کچھ بھی اس قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک لوگوں کو پیش آنا ہے وہ سب کا سب مثلوں سے فَاَبٰٓى اَكۡثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوۡرًا پس انکار کر دیا لوگوں کی اکثریت نے مگر اس لیے کہ جو کچھ بھی انہیں دیا گیا وہ اس مقصد کے لیے استعمال نہیں کرنا چاہتے جس مقصد کے لیے انہیں دیا گیا وہ اپنی خواہشات کی اتباع کرنا چاہتے ہیں اس لیے لوگوں کی اکثریت نے اس کا انکار کر دیا کہ اس قرآن میں اس کے نزول سے لیکر جو کچھ بھی ہونا ہے یا ہونا تھا وہ سب کا سب مثلوں سے پھیر پھیر کر ہر پہلو سے سامنے لا رکھا، بڑے سے بڑا واقعہ ہو یا چھوٹے سے چھوٹا سب کا سب ہر پہلو سے پھیر پھیر کر اس قرآن میں سامنے لا رکھا۔

وَلَقَدۡ صَرَّفۡنَا فِىۡ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ لِلنَّاسِ مِنۡ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَكَانَ الۡاِنۡسَانُ اَكۡثَرَ شَىۡءٍ جَدَلًا. الکھف ۵۴

اور تحقیق کہ یعنی تم کو قدر میں سننے دیکھنے اور جو سنتے اور دیکھتے ہو اسے سمجھنے والا کیا تو آخر کیوں کیا؟ اسی لیے کیا تا کہ جو کچھ بھی سنائی اور دکھائی دے رہا ہے اسے سمجھو جب اسے سمجھو گے تو تم پر وہ سب کا سب کھل کر واضح ہو جائے گا جو بھی قدر میں کر دیا گیا جو کہ حق ہے اس لیے تم اپنی طرف سے پوری تحقیق کر لو اپنے گھوڑے دوڑا لو جو کہا جا رہا ہے وہی تمہارے سامنے آئے گا ہم ہر پہلو سے ہر لحاظ سے پھیر پھیر کر سامنے لے آئے اس القرآن میں لوگوں کے لیے تمام کا تمام مثلوں سے یعنی اس قرآن میں ماضی میں پیش آنے والے واقعات میں سے صرف ان کا ذکر کیا جو ہو بہو اسی طرح قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک پیش آئیں گے لوگوں کے ہر سوال کا جواب ہر پہلو سے ہر لحاظ سے پھیر پھیر کر اس قرآن میں سامنے لا رکھا، قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک لوگوں کو جب جب جو جیسے جیسے راہنمائی درکار تھی سب کا سب اس قرآن میں ہر پہلو سے پھیر پھیر کر تمہارے سامنے لے آئے۔ اور تھا انسان اکثریت معاملات میں جھگڑا کرنے والا سو جھگڑا ہی کیا یعنی قرآن کی بات تسلیم کرنے کی بجائے اپنی خواہشات واپنے خود ساختہ الٰہوں کی باتوں کو قرآن پر ترجیح دی، جب بھی قرآن نے کسی معاملے میں راہنمائی کی تو اپنی بے ہودہ دلیلوں کو قرآن پر پیش کیا اور قرآن کے مدمقابل اور اشیاء کو لا کھڑا کیا وہ بات نہ تسلیم کی جو قرآن نے سامنے لا رکھی۔

ان آیات نے یہ بات بھی واضح کر دی کہ قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک لوگوں کو جو جو معاملات بھی پیش آنے تھے ان کے ہر سوال کا جواب اسی قرآن میں سامنے لا رکھا اور پھر نہ صرف اس قرآن میں سامنے لا رکھا بلکہ پھیر پھیر کر ہر پہلو سے مثلوں کیساتھ سامنے لا رکھا یعنی اس قرآن میں اس قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک جو کچھ بھی ہونا تھا یا ہونا ہے اس سب کی تاریخ پہلے ہی لکھ دی اور مثلوں سے لکھی گئی۔

مطلب یہ کہ آپ اس قرآن میں دیکھتے ہیں بار بار جگہ جگہ وہ لوگ جو گزر چکے ان کا ذکر آتا ہے بہت سے واقعات کا ذکر آتا ہے جو ماضی میں ہو چکے جس وجہ سے بظاہر ایسا لگتا ہے کہ قرآن گزرے ہوؤں کی کہانیاں سنا رہا ہے لیکن وہ کہانیاں نہیں ہیں بلکہ وہ سب کی سب مثلیں ہیں۔ ماضی میں جو کچھ بھی ہوا اس میں سے وہ اور ایسے بیان کیا جو آگے مستقبل میں ہونے والے واقعات کا احاطہ کرے یعنی اس قرآن میں اس قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک کی تاریخ اس طرح مثلوں سے لکھی گئی کہ جس سے نہ صرف ماضی کی تاریخ بھی آجاتی ہے بلکہ مستقبل میں کیا کچھ ہونا ہے اس سب کی تاریخ بھی بن جاتی ہے۔

جہاں امت بنی اسرائیل کا ذکر کیا جا رہا ہے تو اگر اس سے مراد یہ لے لیا جائے کہ یہاں بنی اسرائیل کا ذکر کیا جا رہا ہے تو پھر بنی اسرائیل تو گزر چکے ماضی کا قصہ بن چکے اس کا مطلب یہ ہو گا کہ قرآن بنی اسرائیل کی کہانی سنا رہا ہے یوں قرآن میں بنی اسرائیل سے متعلق جو کچھ بھی آیا ہے وہ محض چند سطروں کے علاوہ کچھ نہیں جنہیں عربی میں اساطیر الاولین کہا جائے گا لیکن قرآن خود یہ کہہ رہا ہے کہ اساطیر الاولین نہیں بلکہ مثلیں ہیں مطلب اصل میں ذکر بنی اسرائیل کا نہیں کیا گیا اصل میں ذکر موجود امت کا کیا جا رہا ہے لیکن مثل سے اس کے بہت سے فائدے ہو جاتے ہیں ایک تو یہ کہ اس طرح نہ صرف اصل مقصد مستقبل کی تاریخ

بن گئی دوسرا بنی اسرائیل یعنی ماضی کی تاریخ بھی لکھی گئی تیسرا یہ کہ قرآن جو بار بار غور وفکر کا کہتا ہے جو غور وفکر نہیں کریں گے وہ اسی کے ذریعے گمراہی کا شکار ہوں گے وہ یہی سمجھیں گے کہ یہ بنی اسرائیل کی کہانی سنائی جا رہی ہے یہ اساطیر الاولین ہیں اور جو غور وفکر کریں گے وہ اس سے ہدایت پائیں گے ان پر واضح ہو جائے گا کہ یہ اساطیر الاولین نہیں بلکہ مثلیں ہیں جہاں گزشتہ لوگوں کا ذکر کیا گیا اصل میں وہاں ان کا ذکر نہیں بلکہ موجودہ لوگوں کا ذکر ہے ان کی تاریخ لکھی گئی ہے۔

اور اسی بات کو اللہ نے قرآن میں ایک اور پہلو سے بالکل کھول کر واضح کر دیا۔

فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلاً لِّلْاٰخِرِیْنَ. الزخرف ۵۶

پس کر دیا ہم نے انہیں سلفاً یعنی ایک ایک کو گزرے ہوئے کر دیا جو دنیا میں آئے تھے اب گزرے ہوئے ہو چکے اور جنہیں ایک ایک کو گزرے ہوئے کر دیا انہیں مثل کر دیا الآخرین کے لیے یعنی جو الاولین تھے وہ جو اس قرآن کے نزول سے پہلے اس زمین پر آباد تھے جتنی بھی قومیں تھیں ان سب کے سب کو ایک ایک کو نہ صرف گزرا ہوا کر دیا گیا بلکہ انہیں مثل کر دیا گیا قرآن کے نزول کے بعد والوں کے لیے۔

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کن کو سلفاً کر دیا یعنی جو بھی دنیا میں آئے ان میں ایک ایک کو گزرا ہوا کر دیا؟ آیت کے آخر میں لفظ الآخرین آیا ہے جو کہ الاولین کی ضد ہے جس سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ الاولین کو سلفاً کر دیا اس کے علاوہ بھی اگر آپ سورت الزخرف کی اس آیت سے پچھلی آیات کو دیکھیں تو آپ پر واضح ہو جائے گا کہ پیچھے الاولین کا ہی ذکر کیا جا رہا ہے۔

اس آیت میں اللہ نے یہ بات بالکل کھول کر اور دوٹوک الفاظ میں واضح کر دی کہ اس قرآن کے نزول سے پہلے جو بھی دنیا میں آیا خواہ وہ کوئی رسول تھا، امت تھی یا قوم ایک ایک کو گزرے ہوئے کر دیا۔ اس قرآن کے نزول سے پہلے جو بھی دنیا میں آیا جو الاولین تھے ان کو گزرے ہوئے کر دیا اور نہ صرف گزرے ہوئے کر دیا بلکہ انہیں مثل کر دیا الآخرین یعنی بعد والوں کے لیے۔

یہ وہ وجہ ہے جس وجہ سے اللہ نے قرآن میں کئی مقامات پر یہ بات بار بار واضح کی اور ہر پہلو سے واضح کی کہ اس قرآن میں ہر شئے کو مثلوں سے بیان کر دیا۔ اس قرآن میں اساطیر الاولین نہیں بلکہ مثلیں ہیں۔ جہاں قوم نوح کا ذکر کیا جا رہا ہے تو وہ اصل میں قوم نوح نہیں بلکہ موجود قوم یعنی جو لوگ دنیا میں آباد ہیں ان کا ذکر کیا جا رہا ہے کیونکہ قوم نوح تو الاولین میں سے تھی الاولین کو ہم نے سلف کر دیا اور نہ صرف سلف کر دیا بلکہ مثل کر دیا الآخرین کے لیے اس لیے جہاں قوم نوح کے الفاظ آئے ہیں تو وہاں اصل میں ذکر ان کی مثل موجودہ قوم کا ہے اسی طرح قرآن میں جہاں جہاں الاولین کا ذکر آیا ہے تو وہاں اصل میں ان کا ذکر نہیں قوم عاد وثمود، قوم لوط، قوم شعیب یا آل فرعون کا ذکر نہیں بلکہ وہ تو تمہاری ہی تاریخ بیان کر دی گئی مگر مثلوں سے۔ اسی طرح جہاں جہاں امت بنی سرائیل کا ذکر آتا ہے تو وہاں اصل میں ذکر بنی اسرائیل کا نہیں بلکہ بنی اسرائیل کو تو سلف یعنی گزرے ہوئے کر دیا اور انہیں نہ صرف گزرے ہوئے کر دیا بلکہ مثل کر دیا بعد والوں کے لیے تو ذرا غور کریں امت بنی اسرائیل تو سلف ہو چکی وران کی مثل کون سی امت ہوئی جو ان کے بعد والی ہے؟ موجودہ امت، امت محمد، قرآن میں جہاں جہاں امت بنی اسرائیل کا ذکر کیا جا رہا ہے تو وہاں اصل میں بنی اسرائیل کا ذکر نہیں بلکہ اصل میں ذکر موجودہ امت محمد جو کہ ان کی مثل ہے اس کا کیا جا رہا ہے جہاں جہاں بنی اسرائیل کی ذلت کا ذکر کیا گیا ان کی ذلت کے اسباب کا ذکر کیا گیا کہ نبوت کا دروازہ بند کر لینا نبیوں کو قتل کرنا یہ سب انہوں نے کیا تو وہاں وہاں اصل میں ذکر موجودہ امت کا ہے کہ یہ امت آج جس حال میں ہے یہ کہاں سے کہاں آ چکی کہ دنیا میں اگر کتا مر جائے تو پوری دنیا بلبلا اٹھتی ہے لیکن اس امت کے کروڑوں مر جائیں تو کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی بالکل وہی حال جو بنی اسرائیل کا ہوا اسی وجہ سے ہوا جس وجہ سے بنی اسرائیل کا یہی حال ہوا تھا نبوت کا دروازہ بند، نبیوں کو قتل ان کا کذب، خبائث کھانا اور سور و بندر بن جانا اللہ کے قانون میں الاموات ہو جانا غور وفکر کی بجائے اندھوں کی طرح اپنے ملاؤں کے پیچھے چلنا۔

آپ پر ہر لحاظ سے یہ بات کھل کر واضح ہو چکی ہے کہ قرآن میں جہاں بھی بنی اسرائیل اور ان کے بارے میں جو بھی بات کی گئی ہے وہ اصل میں بنی اسرائیل کا ذکر نہیں کیا جا رہا بلکہ اصل میں ذکر موجودہ امت کا کیا جا رہا ہے لیکن مثل سے کیونکہ بنی اسرائیل کو تو سلف کیا جا چکا اور جنہیں سلف کیا جا چکا انہیں مثل کر دیا بعد والوں کے لیے اس لیے امت بنی اسرائیل کو سلف اور بعد والی یعنی موجودہ امت کے لیے مثل کر دیا یوں قرآن میں جہاں بھی امت بنی اسرائیل کے بارے میں

آیات آئی ہیں وہاں اصل میں ذکر موجودہ امت کا ہے جیسے کہ جس آیت پر ہم بات کر رہے ہیں۔

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ وَقَفَّیْنَا مِنْ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ وَاٰتَیْنَا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ الْبَیِّنٰتِ وَاَیَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ اَفَکُلَّمَا جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ بِمَا لَا تَهْوٰۤی اَنْفُسُکُمُ اسْتَکْبَرْتُمْ فَفَرِیْقًا کَذَّبْتُمْ وَ فَرِیْقًا تَقْتُلُوْنَ. البقرة ۸۷

اس آیت میں موسیٰ سلف یعنی گزر راہوا ہو چکا اور سلف کو مثل کر دیا الآخرین یعنی بعد والوں کے لیے تو اصل میں موسیٰ کی مثل اس امت کے شروع میں محمد کا ذکر کیا جا رہا ہے یوں اصل میں یہ آیت یوں بنے گی وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُحَمَّدَ الْکِتٰبَ وَقَفَّیْنَا مِنْ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ وَاٰتَیْنَا اَحْمَدُ عِیْسَی الْبَیِّنٰتِ وَاَیَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ اَفَکُلَّمَا جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ بِمَا لَا تَهْوٰۤی اَنْفُسُکُمُ اسْتَکْبَرْتُمْ فَفَرِیْقًا کَذَّبْتُمْ وَ فَرِیْقًا تَقْتُلُوْنَ. البقرة ۸۷

وَلَقَدْ اور تم کو ایسا قدر میں کیا تو کیوں کیا؟ یعنی تم کو سننے کے لیے کان دیکھنے کے لیے آنکھیں پھر جو سنائی اور دکھائی دے رہا ہے اسے سمجھنے کی بھی صلاحیت دی تو آخر کیوں؟ اسی لیے تا کہ جو کچھ بھی تمہیں سنائی اور دکھائی دے رہا ہے اسے سمجھو جب تم سمجھو گے تو تم پر کھل کر واضح ہو جائے جو ہم نے قدر میں کر دیا جو طے شدہ ہے جس کے خلاف ہو ہی نہیں سکتا اٰتَیْنَا مُحَمَّدَ الْکِتٰبَ تمہارا کہنا ہے کہ ہم نے محمد کو القرآن دیا؟ نہیں بلکہ دی ہم نے محمد کو الکتاب جو کہ ہم نے قدر میں کر دیا جس کے خلاف ہو ہی نہیں سکتا یعنی ہم نے رسولوں کو الکتاب دیا جانا قدر میں کیا اس لیے محمد کو الکتاب دی تھی نہ کہ وہ دیا جو تم کہہ رہے ہو وَقَفَّیْنَا مِنْ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ اور پے در پے اس کے بعد الکتاب کیساتھ رسول بھیجتے رہے یعنی محمد کے بعد اسی کیساتھ رسول آتے رہے جس کے ساتھ محمد کو بھیجا گیا جو محمد کو دیا گیا اور پھر جب خود کو مسلمان کہلوانے والے محمد کے بعد محمد کے خاتم یعنی فلٹر سے نکل کر آنے والے رسولوں کو کذب وقتل کرتے رہے، انہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ محمد کے بعد اب کوئی رسول نہیں تو ان پر ان کے اس عمل کے سبب ذلت ومسکنت ڈال دی گئی یہاں تک کہ یہ ضلالٍ مبینٍ میں چلے گئے تب ان کے آخرین میں بھیجا ہم نے احمد عیسیٰ کو جس کی بعثت کا وعدہ کیا گیا تھا وَاٰتَیْنَا اَحْمَدُ عِیْسَی الْبَیِّنٰتِ اور احمد عیسیٰ کو ہم نے اس کیساتھ نہیں بھیجا جو کہ ان کی خواہشات ہیں یعنی احمد عیسیٰ کو آسمانوں سے نہیں اتارا اور نہ ہی اسے معجزے دیئے ہیں بلکہ احمد عیسیٰ کو وہی دیا جو ہر رسول کو دیا جانا قدر میں کیا جس کے خلاف کچھ ہو ہی نہیں سکتا یعنی احمد عیسیٰ کو دیں ہم نے البیّنات یوں احمد عیسیٰ نے آ کر حق کھول کھول کر واضح کر دیا احمد عیسیٰ نے وہ سب کا سب ان پر کھول کھول کر واضح کر دیا جس میں بھی یہ اختلاف میں پڑے ہوئے تھے وَاَیَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ اور آج جب احمد عیسیٰ کو بعث کر دیا جو حق ہر لحاظ سے کھول کھول کر واضح کر رہا ہے تو اس کی بھرپور مخالفت کی جا رہی ہے اس کیساتھ دشمنی کی جا رہی ہے اس پر زمین تنگ کی جا رہی ہے طرح طرح سے ڈرایا دھمکایا جا رہا ہے اس سب کے باوجود احمد عیسیٰ پر کوئی فرق نہیں پڑ رہا اپنی ذمہ داری پر ڈٹا ہوا ہے اور یہ جو احمد عیسیٰ کر رہا ہے اس وجہ سے کر رہا ہے کیوں کہ ہم نے اسے یہ کرنے کی قوت دی روح القدس سے یعنی احمد عیسیٰ روح القدس ہے یہ ہماری تقدیس کرنے والی روح ہے دنیا کی کوئی بھی طاقت اس کا نہ تو مقابلہ کر سکتی ہے اور نہ ہی اسے اس کی ذمہ داری سے ہٹا سکتی ہے خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے اَفَکُلَّمَا جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ بِمَا لَا تَهْوٰۤی اَنْفُسُکُمُ اسْتَکْبَرْتُمْ فَفَرِیْقًا کَذَّبْتُمْ وَ فَرِیْقًا تَقْتُلُوْنَ کیا کیا تم لوگوں نے جب جب بھی تم میں تمہی سے رسول آیا؟ تمام کے تمام رسولوں میں سے جب جب بھی تم میں تمہی سے رسول آیا تو کوئی ایک بھی رسول ایسا نہیں جو تمہاری خواہشات کے مطابق آیا ہو بلکہ ہر رسول جس کیساتھ آیا وہ تمہاری خواہشات نہیں تھیں وہ تمہاری خواہشات کے برعکس آیا تو تم لوگوں نے استکبار کیا یعنی تم لوگوں نے کہا کہ نہیں اس کی نہیں مانیں گے اسے رسول تسلیم نہیں کریں گے یہ جو کچھ بھی کہہ رہا ہے اسے تسلیم نہیں کریں گے یوں تم نے رسولوں کے ایک گروہ کا کذب کیا اور ایک کو قتل کرتے رہے بالکل ایسے ہی جیسے آج تم اللہ کے رسول احمد عیسیٰ کا کذب کر رہے ہو اور اسے اپنی طرف سے قتل کرنے کی پوری کوشش کر رہے ہو۔

جیسے امت بنی اسرائیل کے شروع میں موسیٰ رسول اللہ وخاتم النبیّن تھے بالکل اسی طرح امت سلف بنی اسرائیل کی مثل موجودہ امت کے شروع میں موسیٰ کی مثل محمد رسول اللہ وخاتم النبیّن تھے اور پھر جیسے موسیٰ کے بعد عیسیٰ ابن مریم کے آنے تک موسیٰ کے خاتم یعنی فلٹر سے نکل کر آنے والے نبی ہی اللہ کے بھیجے ہوئے تھے جن کے ایک فریق کا کذب کیا جاتا رہا اور ایک فریق کو قتل کیا جاتا رہا جو کہ بنی اسرائیل میں موسیٰ کے فلٹر سے نکل کر آنے والے النبیّن سلف ہو چکے تو موجودہ

امت میں ان کی مثل النبیّن نے محمد کے فلٹر سے نکل کر آنا تھا جب تک کہ اس امت کے آخر میں عیسیٰ ابن مریم کی مثل عیسیٰ کی بعثت نہیں ہو جاتی اور ان النبیّن کیساتھ بھی وہی کیا جانا تھا جو بنی اسرائیل النبیّن کیساتھ کرتے رہے یعنی ان میں ایک فریق کا کذب اور ایک فریق کا قتل، اس کذب وقتل کی وجہ یہ ہے جب بھی اللہ کا بھیجا ہوا آتا ہے تو وہ حق بیان کرتا ہے جو لوگوں کی خواہشات سے متصادم ہوتا ہے لوگ چاہتے ہیں کہ جو ان کی خواہشات ہیں جنہیں وہ دین کا نام دے کر اس پر عمل پیرا ہیں جو بھی دعوت دینے والا آئے انہی کی خواہشات کی تصدیق کرے جو ان کی خواہشات کی تائید وتصدیق کرے گا انہیں ہی دین کہے گا تو اسے وہ سر پر بٹھائیں گے اسے عزت دیں گے لیکن جو صرف اور صرف حق کی طرف دعوت دینے والا ہو گا اور حق جو کہ ان کی خواہشات سے متصادم ہو گا تو ظاہر ہے ایسوں کا انجام یا تو کذب ہے کہ ان کی کسی بھی بات کو تسلیم نہیں کیا جائے گا اور انہیں تحقیر وتذلیل کا نشانہ بنایا جائے گا یا پھر انہیں قتل کر دیا جائے گا عوام کو ان کے خلاف مشتعل کیا جائے گا یا پھر بذریعہ ریاستی قوانین کے ان کو قتل کر دیا جائے گا۔ یہی بنی اسرائیل نے کیا اور موجودہ امت بنی اسرائیل کی ہی مثل ہے اس لیے اس امت نے بھی بالکل وہی سب کا سب کیا۔

آپ یہ جان چکے کہ اس آیت میں اصل میں ذکر بنی اسرائیل کا نہیں بلکہ موجودہ امت کا ذکر ہے جس سے یہ بات بھی کھل کر واضح ہو جاتی ہے کہ آج جو نبوت کا دروازہ بند کر کے بیٹھے ہوئے ہیں یہ اللہ کے دشمن شیاطین کس قدر دھوکے باز، چالاک اور مکار ہیں یہ ختم نبوت کے نام پر عقیدہ جو اللہ اور اس کے رسول محمد سے منسوب کیا جاتا ہے یہ بالکل باطل اور بے بنیاد ہے یہ ان کی اپنی خواہشات ہیں اس کا حق کیساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں یہ کھلم کھلا اللہ اور اس کے رسول محمد پر افتراء ہے۔

حق اس قدر واضح ہو جانے کے باوجود جو لوگ یہ کہہ رہے ہیں یا کہتے ہیں کہ محمد آخری رسول و نبی تھا تو وہ جان لیں کہ ان کے منہ کی پھونکوں سے حق بدلنے والا نہیں اور ان کا یہ عمل علی الاعلان نہ صرف اللہ کے العزیز الحکیم ہونے کا کفر ہے بلکہ قرآن کے الحکیم ہونے کا کفر، اللہ کہتا ہے کہ اللہ نے سب کچھ مثلوں سے اس قرآن میں سامنے لا رکھا اور یہ لوگ اللہ کی اس بات کا کفر کر رہے ہیں ماننے کو تیار ہی نہیں دوٹوک انکار کر رہے ہیں، اللہ کہتا ہے کہ اس قرآن میں اساطیر الاولین نہیں بلکہ مثلیں بیان کی گئی ہیں تو یہ لوگ ماننے کو تیار ہی نہیں نہ صرف اللہ کی اس بات کا کفر کر رہے ہیں بلکہ الٹا اس کے برعکس اللہ ہی کو کہہ رہے ہیں کہ اس قرآن میں مثلیں نہیں بلکہ اساطیر الاولین ہی ہیں۔

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْ ۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِىْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ يَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ. البقرة ٦١

اس آیت میں بنی اسرائیل کی ذلت کی وجہ بیان کی گئی اگر اس آیت سے مراد یہ لے لیا جائے کہ اس میں صرف بنی اسرائیل کا ذکر کیا جا رہا ہے تو پھر ظاہر ہے امت بنی اسرائیل تو سلف ہو چکی گزر چکی اس لیے ایسی آیات تو اساطیر الاولین بن جائیں گی لیکن پیچھے آپ پر ہر لحاظ سے کھول کر واضح کیا جا چکا کہ اللہ نے اس قرآن میں اساطیر الاولین نہیں بلکہ مثلیں بیان کی ہیں اس قرآن میں قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک جو کچھ بھی ہونا تھا اسی کا ذکر کیا گیا اسی کی تاریخ بیان کی گئی مگر سلف کی مثلوں سے۔ اور یہ بات بھی واضح کی جا چکی کہ الاولین کو سلف یعنی گزرے ہوئے کر دیا اور انہیں مثل کر دیا الآخرین یعنی بعد والوں کے لیے اس قرآن کے نزول سے لیکر الساعت کے قیام تک والوں کے لیے۔

اس لیے اس آیت میں یا ایسی ہی باقی آیات میں امت سلف بنی اسرائیل کی کہانی نہیں سنائی جا رہی بلکہ موجود امت کا ذکر کیا جا رہا ہے موجودہ امت کی ہی تاریخ بیان کر دی گئی تھی مثلوں سے، اصل میں ذکر امت بنی اسرائیل کا نہیں بلکہ اصل میں ذکر سلف کی مثل اس موجودہ امت کا ہے۔

امت سلف بنی اسرائیل پر موسیٰ کے ذریعے طیبات کو حلال اور خبائث کو حرام کر دیا گیا لیکن جلد ہی وہ طیب رزق سے اکتا گئے کیونکہ وہ نسل در نسل مصر میں خبائث کے عادی ہو چکے تھے یوں انہیں کچھ عرصہ ذلت کا ہی سامنا کرنا پڑا لیکن بعد میں آنے والے النبیّن نے ان کے رزق پر سب سے زیادہ توجہ دی ان کو طیب رزق پر لائے جس سے ان کا تزکیہ ہوا اور یوں بنی اسرائیل کو اللہ کا فضل حاصل ہوا یعنی انہیں اقوام عالم پر ترجیح دی گئی ان کا بطور امت انتخاب کیا گیا اور پھر انہیں زمین میں مکن دیا گیا یہاں تک کہ پوری کی پوری زمین میں انہیں مکن دیا گیا یوں امت بنی اسرائیل عزت کی بلندیوں پر پہنچ گئی لیکن جیسے ہی بعد میں

الکتاب

آیات بیّنات

جاء عیسیٰ بالبیّنات

حصہ پنجم

فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا

احمد عیسیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وخاتم النبیّن